

قواعد زبان قرآن

www.KitaboSunnat.com

مُرتَّب:

پروفیسر خلیل الرحمن چشتی حفظہ اللہ

جلد اول



یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لیے، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ تعلیم یافتہ افراد کو فہم قرآن میں مدد مل سکے۔





معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

قواعدِ زبانِ قرآن

(حصہ اول)

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمن چشتی

House # 1, Street # 15A,
E-11/4, Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455
051-22 22 466

Email: khaleelchishti@yahoo.com

جملہ حقوق بحق خلیل الرحمن چشتی محفوظ ہیں

نام کتاب	:	قولید زبان قرآن (حصہ اول)
مرتب	:	خلیل الرحمن چشتی
کمپوزر	:	محمد وقاص، محمد ایاز
چھٹا ایڈیشن	:	نومبر 2011ء (قلمی کتابت پر مشتمل پہلا ایڈیشن)
صفحات	:	700
قیمت	:	900/- روپے
طالع	:	المکتبہ السلفیہ، 31 شیش محل روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ

- 1۔ خلیل الرحمن چشتی E-11/4، اسلام آباد فون نمبر: 0300-55-60-900
- 2۔ ادارہ منشورات اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔
فون نمبر: 042-378 40 584
- 3۔ دار المکتبہ السلفیہ، اقراء سٹریٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون نمبرز
042-3724-4404, 3736-1506, 0333-433-4804, 0324-433-6126
- 4۔ ادارہ معارف اسلامی، Block 5، D-35، فیڈرل B ایریا، کراچی۔
فون نمبر: 021-3634- 9840 , 0307-235 8829
- 5۔ مکتبہ تحریک محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، پاکستان۔ فون نمبر: 051-453 5334

﴿ہماری آرزو﴾

قرآن و سنت کی خالص، بھوس، مستند اور اساسی تعلیمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس کے ذریعے، تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانا ہماری آرزو ہے۔

قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے لیے ایسی آسان اور عام فہم کتابیں مرتب کرنا ہمارا ہدف ہے، جن سے جدید تعلیم یافتہ ذہین افراد کم عرصے میں دین اسلام کو اس کے اصلی مصادر اور ماخذ تک رسائی کے ذریعے سمجھ سکیں اور دنیا کو سمجھا سکیں۔

ہمارا مقصد عربی کی ایسی استطاعت پیدا کرنا ہے کہ انسان قرآن و سنت کو اس کی اپنی اصلی زبان میں راست سمجھنے اور مختلف تفاسیر سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اصول تفسیر، اصول حدیث اور اصول فقہ کا فہم حاصل کر کے غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

امید کی جاسکتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مختلف کورسز کے ذریعے اپنی فکری اور عملی تربیت کر کے دعوت دین کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے گا اور اسلامی تعلیمات اخوت سے لسانی، نسل، صوبائی اور دیگر گروہی تعصبات کا خاتمہ کر کے، باہمی اسلامی رواداری اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۱۶	ابتدائیہ	
۲۵	تقاریظ : مولانا خالد مسعود (مرحوم)	
۲۸	مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب	
۳۰	حافظ محمد ادریس صاحب	
۳۳	ڈاکٹر انیس احمد صاحب	
۳۵	مولانا حافظ محمد امیر نواز صاحب	
۳۷	ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	
۳۹	ہدایات برائے طلبہ	
۴۱	تعریفات	
	پہلا باب	
۴۲	حروف تہجی	۱
۴۵	حروف کی قسمیں (حرکات کے اعتبار سے)	
۴۷	چارٹ نمبر ۱	
۴۸	حروف صحیح اور حروف غلط	
۴۹	حروف شمسی اور حروف قمری	۲

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
	دوسرا باب	
۵۱	کلمہ	۳
۵۵	اسم نکرہ اور اسم معرفہ	۴
۵۷	اسم معرفہ کی سات قسمیں	۵
۶۱	چارٹ نمبر ۳	
۶۳	خلاصہ اسم نکرہ اور اسم معرفہ کی قسمیں	
۶۶	فعل اور حروف کی قسمیں	۶
۶۶	عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم	۷
۶۸	چارٹ نمبر ۴	
۷۱	خلاصہ عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم	
۷۱	وزن، موزون اور جمع مکسر	۸
	تیسرا باب	
۹۷	جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں	۹
۱۰۰	چارٹ نمبر ۵	
۱۰۲	خلاصہ جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں	
۱۰۲	مؤنث اسماء کی ۱۲ قسمیں	۱۰
۱۰۵	چارٹ نمبر ۶	
۱۰۵	خلاصہ مؤنث اسماء کی ۱۲ قسمیں	
۱۰۹	جملہ اسمیہ مبتدأ اور خبر (سادہ) نمبر ۱	۱۱
۱۱۳	اعرابی حالت کے اعتبار سے اسم کی قسمیں	۱۲
۱۱۶	اسم کی اعرابی حالتیں ایک نظریں	۱۳

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۱۸	چارٹ نمبر ۷	خلاصہ اسم کی قسمیں (اعرابی حالت کے اعتبار سے)
۱۲۲		۱۳ اعراب کی قسمیں ثقیل اور خفیف
۱۲۸	چارٹ نمبر ۸	خلاصہ ثقیل و خفیف اعراب
۱۳۱		۱۴ اسم کی قسمیں - معرب و مبنی
۱۳۴	چارٹ نمبر ۹	اسم کی قسمیں (معرب و مبنی)
۱۳۵		۱۵ اسم مرفوع
۱۳۸		۱۶ اسم منصوب
۱۴۱		۱۷ اسم مجرور
۱۴۷		۱۸ حروفِ اضافت یا حروفِ جر
	پوچھا باب	
۱۵۳		۱۹ مرکب اضافی
۱۵۸		۲۰ مرکب اضافی پر مشتمل جملہ اسمیہ (مبتداً اور خبر نمبر ۲)
۱۶۴		۲۱ اسم ضمیر
۱۶۵	چارٹ نمبر ۱۰	ضمیر کی قسمیں
۱۶۷		۲۲ ضمیر مرفوع
۱۷۰		۲۳ ضمیر پر مشتمل (مبتداً اور خبر نمبر ۳)
۱۷۳		۲۴ ضمیر منصوب

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۱۷۷	ضمیر مجرور	۲۵
۱۸۰	مُرکب اضافی کی مجرور ضمیریں	۲۶
۱۸۷	مُرکب توصیفی	۲۷
۱۹۶	حروف عطف اور مرکب عطفی	۲۸
	پانچواں باب	
۱۹۹	حروفِ استفہام	۲۹
۲۰۱	اسماء الاستفہام	۳۰
۲۰۶	اسماء اشارہ	۳۱
۲۱۱	اسم موصول	۳۲
	چھٹا باب	
۲۱۶	جملہ مفیدہ اور جملہ غیر مفیدہ	۳۳
۲۲۰	مبتدأ اور خبر کی اعرابی حالت جملہ اسمیہ کے قواعد	۳۴
۲۳۲	شبہ جملہ	۳۵
۲۳۸	فاعل اور مفعول بہ	۳۶
	ساتواں باب	
۲۴۰	منصوبات ستہ (چھ ۶)	۳۷
۲۴۲	بنیادی منصوبات ایک نظر میں	۳۸

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۲۴۳	مفعول بہ	۳۹
۲۴۹	مفعول فیہ (طرف زمان و مکان)	۴۰
۲۵۳	منصوب حال	۴۱
۲۵۹	مفعول لہٗ۔ عَلَتْ یا مفعول لِأَجْلِہٗ	۴۲
۲۶۳	تمییز	۴۳
۲۶۷	مفعول مطلق (مصدر)	۴۴
آٹھواں باب		
۲۷۵	علم اشتقاق	۴۵
۲۷۷	مصدر	۴۶
۲۷۸	اسم مشتق اور اسم جامد	۴۷
۲۸۰	مادہ اور حروف زائدہ	۴۸
۲۸۲	وزن اور موزون	۴۹
۲۸۴	حروف اصلیہ کے اعتبار سے فعل کی قسمیں	۵۰
۲۸۶	خلاصہ۔ اسم کی تمام قسمیں	
	چارٹ نمبر ۱۱	
	مُشْتَقَاتِ اِسْمِیَّہ	
نواں باب		
۲۸۸	اسم فاعل	۵۱
۲۹۲	اسم مفعول	۵۲

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۲۹۴	اسم ظرف	۵۳
۲۹۸	اسم آلہ	۵۴
۳۰۱	اسم مبالغہ	۵۵
۳۰۴	اسم مصدر کے اوزان	۵۶
۳۰۹	اسم تفضیل	۵۷
۳۱۴	اسم صفت مشبہۃ	۵۸
۳۱۹	اسماء مشتقہ	
دواں باب		
۳۲۰	حروف مشبہ بفعل	۵۹
۳۳۰	افعال ناقصہ	۶۰
۳۳۵	کان	۶۱
۳۴۱	دعاؤں کے لیے فعل ماضی اور مضارع کا استعمال	۶۲
۳۴۳	اصبح اور امسئی	۶۳
۳۴۵	اضحیٰ	۶۴
۳۴۶	صار	۶۵
۳۴۸	ظل	۶۶
۳۵۰	بات	۶۷

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۳۵۱	دام اور مادام	۶۸
۳۵۳	زال اور مازال	۶۹
۳۵۵	برح اور ما برح	۷۰
۳۵۷	فتی اور ما فتی	۷۱
۳۵۸	انفک اور ما انفک	۷۲
۳۵۹	لیس	۷۳
گیارہواں باب		
۳۶۲	لا نفیء جنس اسم کا اعراب	۷۴
۳۶۶	اسم مستثنیٰ کا اعراب	۷۵
۳۷۳	ما اور لا کی وجہ سے تختہ منصوب	۷۶
۳۷۶	اسم منادی کا اعراب	۷۷
۳۸۲	اسمائے ستہ اور ان کا اعراب	۷۸
۳۹۱	یائے ضمیر متکلم کا اعراب	۷۹
۳۹۶	اسم منقوص کا اعراب	۸۰
۳۹۹	اسم مقصور کا اعراب	۸۱
۴۰۲	اعراب تقدیری	۸۲
۴۰۵	ضمیر جمع کی تین مختلف حالتیں	

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۴۰۶	اسم ممدود کا اعراب	۸۳
	پارہواں باب	
۴۰۸	الفعل	۸۴
۴۱۲	فعل ماضی معروف	۸۵
۴۱۸	فعل مضارع معروف	۸۶
۴۲۲	فعل امر معروف	۸۷
۴۲۹	فعل لازم اور فعل متعدی	۸۸
	تیسرا باب	
۴۳۲	افعال ثلاثی مجرد کے چھ (۶) ابواب	۸۹
۴۳۴	باب نصر	۹۰
۴۳۷	باب ضرب	۹۱
۴۴۰	باب سحر	۹۲
۴۴۲	باب فتح	۹۳
۴۴۵	باب کرم	۹۴
۴۴۸	باب حسب	۹۵
	چودھواں باب	
۴۶۱	فعل ماضی مجہول	۹۶

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۴۶۳	فعل مضارع مجهول	۹۷
۴۶۴	نائب فاعل	۹۸
۴۶۸	جملہ فعلیہ اور اس کے قواعد	۹۹
	پندرھواں باب	
۴۸۰	فعل مضارع کی پانچ قسمیں	۱۰۰
۴۸۲	فعل مضارع کی پانچ قسمیں	
۴۸۳	مضارع معروف سے پہلے آنے والے حروف	۱۰۱
۴۸۴	فعل ماضی معروف کی آٹھ صورتیں	۱۰۲
۴۸۷	حرف قد	۱۰۳
۴۸۹	فعل مضارع سے ماضی استمراری	۱۰۴
	سولہواں باب	
۴۹۰	حروف جازمہ	۱۰۵
۴۹۳	دوسری قسم - فعل مضارع مجزوم	۱۰۶
۵۰۱	شرطیہ الفاظ	۱۰۷
۵۰۳	شرطیہ جملے کی ترکیب	۱۰۸
۵۰۴	شرطیہ جملے کی ترکیب	
	سترھواں باب	

چارٹ نمبر ۱۲

چارٹ نمبر ۱۳

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۵۱۷	حروف مستقبل	۱۰۹
۵۲۱	چارٹ نمبر ۱۴	حروف ناصبہ
۵۲۲	حروف ناصبہ	۱۱۰
۵۲۳	تیسری قسم - فعل مضارع منصوب	۱۱۱
	اٹھارواں باب	
۵۳۳	فعل مضارع ثقیل و انقل سے پہلے استعمال ہونے والے حروف	۱۱۲
۵۳۴	چوتھی قسم - فعل مضارع انقل	۱۱۳
۵۴۱	پانچویں قسم - فعل مضارع ثقیل	۱۱۴
۵۴۳	خلاصہ - فعل مضارع کی قسمیں	
	چارٹ نمبر ۱۵	
	انیسواں باب	
۵۴۵	فعل امر کی تین قسمیں	۱۱۵
۵۵۰	فعل امر ثقیل و انقل	۱۱۶
۵۵۳	فعل نہی کی تین قسمیں	۱۱۷
	بیسواں باب	
۵۵۸	ماڈہ ، مصدر اور الجواب	۱۱۸
۵۵۹	ایک ہی ماڈہ سے مختلف الجواب	۱۱۹
۵۶۰	ایک ہی ماڈہ اور ایک ہی باب سے مختلف مصادر	۱۲۰

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
۵۶۲	عربی لغت سے استفادہ کیسے کیا جائے۔ ایک سو باب	۱۲۱
۵۶۴	فعل صحیح اور فعل معتل خلاصہ فعل صحیح و فعل معتل	۱۲۲
۵۶۶	چارٹ نمبر ۱۶	
۵۶۸	مرکب فعل معتل	۱۲۳
۵۶۹	ادغام، تخفیف اور تعلیل	۱۲۴
۵۷۲	فعل مثال	۱۲۵
۵۸۶	فعل اجوف	۱۲۶
۶۰۰	فعل ناقص	۱۲۷
۶۱۶	فعل مہموز	۱۲۸
۶۲۸	فعل مضعف	۱۲۹
۶۴۱	فعل معتل	۱۳۰
۶۴۷	فعل لفیف مفروق	۱۳۱
۶۵۶	فعل لفیف مقرون	۱۳۲
۶۶۰	باب ایک سو باب فعل ثلاثی مجرد اور فعل ثلاثی مزید کا فرق	۱۳۳

صفحہ نمبر	عنوان	سبق نمبر
	تیسواں باب	
۶۶۳	فعل رباعی مجرد	۱۳۴
۶۶۵	فعل رباعی مزید	۱۳۵
۶۷۰	چارٹ نمبر ۱۷	خلاصہ فعل رباعی
۶۷۱	چارٹ نمبر ۱۸	خلاصہ فعل کی کل قسمیں
۶۷۲	(مولانا حمید الدین فراہی)	منظوم قواعد نحو - تحفة الاعراب
۶۸۰		انگریزی مترادفات
۶۹۲		کتابیات
۶۹۳	چارٹ نمبر ۱۹	چارٹ معربات اصلیه
۶۹۴	چارٹ نمبر ۲۰	چارٹ منصوبات اصلیه
۶۹۶	چارٹ نمبر ۲۱	اسم کی اعرابی حالتیں مرفوعات ایک نظر میں
۶۹۷		مؤلف کی دیگر کتابوں کا تعارف
		۱۳۷

ابتدائیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالب علم
ہے، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتب کر سکے جس میں
اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ، مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ
بھی شامل ہو کسی اجنبی زبان کا سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ اگرچہ عربی زبان سیکھنے کے لیے بہت
ساری کتابیں دستیاب ہیں تاہم مولانا حمید الدین فراہیؒ (المتوفی ۱۴۱۳ھ) جیسے عربی زبان کے
ماہر و نبض شناس تک کو کہنا پڑا۔

فَدَّمَ قَاءَ كَاتِحًا رَاسْتَهُ دُشَوَارَ
بِیٹھ جاتا تھا راہ روتھ کر

راہ تاریک اور منزل دور
اور پھر ہر قدم پہ اک ٹھوکر

چنانچہ خود مولانا فراہی نے اپنے رسالے ”اَسْبَاقُ التَّحْوِ“ میں اس فن کو بطور دیگر ترتیب
دیار یہ کتاب گو کہ نہایت مفید ہے، لیکن نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے اس میں مثالوں کی تعداد
بہت کم ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اسم کے معرباتِ اَصْلِیَّہ کی

جو تعداد میں دس (۱۰) ہیں، بڑے دانشین انداز میں وضاحت کی گئی ہے اور علیم نَحْو میں اعراب کی بحث کو آسان طریقے سے سمجھایا گیا ہے جو دراصل علیم نَحْو کا مشکل ترین حصہ ہے لیکن اس مفید اور دلچسپ کتاب کا کسی ایسے شخص کے لیے سمجھنا انتہائی مشکل ہے، جو عربی زبان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو مگر وہ نہ تو عربی مدارس کے مروجہ نظام تعلیم سے مستفید ہوا ہو اور نہ اس زبان کی معمولی شہد بد رکھتا ہو۔ مولانا فراہیؒ کی اس کتاب کو کسی استاد کی رہنمائی کے بغیر سمجھنا سخت مشکل ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب کو آسان بنا کر اس طرح پیش کروں کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ، بہت حد تک اسے بغیر استاد کے پڑھ اور سمجھ سکے نیز اس کی مشقوں کو آسانی سے حل کر سکے استاد کی ضرورت اور جگہ بہر حال خالی رہتی ہے، جدید طریقہ تدریس کے مطابق، پہلے اصول بتایا گیا ہے پھر مثال دی گئی ہے اور آخر میں چند مثالوں کی تحلیل کر دی گئی ہے، تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں اس کتاب میں Sloution اور Solved Problems بھی دیے دیے گئے ہیں تاکہ طالب علم کو اصول و قواعد کے سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن مجید کی مثالیں کثرت سے دی گئی ہیں تاکہ عربی زبان کے قواعد کے ساتھ ساتھ طالب علم، قرآن سے بھی مانوس ہوتا چلا جائے۔ مرتب کی نیت بھی یہی ہے کہ عربی قواعد کی ایک ایسی کتاب عوام الناس کے سامنے پیش کی جائے جو ان کے فہم قرآن کے لیے نافع ہو، تاکہ وہ قرآن کو صحیح طور سے اس کی اپنی زبان میں پڑھ اور سمجھ سکیں اور قرآن و سنت کی اساسی تعلیمات سے روشناس ہو کر انہیں معاشرے میں عام کر سکیں۔

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں

۱۔ جمع مُکسّر کے مختلف اوزان کی مشق تقریباً بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ گویا یہ کتاب ایک

ورک بک (Work Book) بھی ہے۔ سبق کے فوراً بعد ایسی مشقیں رکھی گئی ہیں کہ آپ اسی کتاب کے خالی کالموں کو پر کر کے سبق پر مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ کتاب میں جان بوجھ کر تکرار رکھی گئی ہے تاکہ پچھلے اسباق کا اعادہ ہوتا رہے۔

۳۔ مرتب نے چونکہ خود دو مرتبہ اس کتاب کی پڑھا ہے، اس لیے اس کو کئی بار کتاب کی ترتیب بدلتی پڑی ہے، لہذا اب امید کی جاتی ہے کہ طلبہ کے لیے یہ ترتیب بہت حد تک مناسب ہوگی۔

۴۔ مرتب نے اسباق کے اختتام پر بعض ایسے چارٹس (Charts) بھی فراہم کر دیے ہیں جن میں تمام اسباق کا خلاصہ آگیا ہے۔ اس طرح طالب علم، اسم اور فعل کی مختلف اقسام کا بیک نظر جائزہ لے سکتا ہے۔

۵۔ منصوباتِ سنتہ کے ابوابِ خصوصی توہمہ کے مستحق ہیں۔

۶۔ فعل مضارع مجزوم اور فعل مضارع منصوب کے تحت بے شمار قرآنی آیات بطور مثال نقل کر دی گئی ہیں تاکہ شرطیہ جملوں پر مکمل گرفت حاصل ہو سکے۔

۷۔ گردانوں کو رٹانے کی بجائے، فعل کے ظاہری تغیر کی مناسبت سے معنوی تبدیلی کو ذہن نشین کرانے کے لیے ایسے جداول (Charts) وضع کیے گئے ہیں کہ طالب علم ان کو پُر کر کے صیغوں پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح فعل کے مختلف ابواب پر مہارت حاصل کرنے کے لیے نئی مشقیں وضع کی گئی ہیں۔

۸۔ فعل مُعْتَل کو طلبہ بہت مشکل گردانتے ہیں۔ چنانچہ اس کو آسان بنانے کے لیے اس کی زیادہ سے زیادہ مشق کروائی گئی ہے۔

یہاں یہ تذکرہ دلچسپی سے، خالی نہ ہوگا کہ ۱۵ جولائی ۱۹۹۹ء تا ۳۰ جولائی ۱۹۹۹ء Read Foundation کے زیر اہتمام خواتین اساتذہ اور دخترانِ اسلام اکیڈمی کی معلومات کے لیے ایک پندرہ (۱۵) روزہ عربی کورس پڑھانے کی سعادت مرتب کو حاصل

ہوئی۔ یہ پروگرام ہمہ وقتی اور Intensive تھا اور صبح پانچ تا ساڑھے چھ بجے اور شام چار تا ساڑھے پانچ بجے کلاسیں ہوتیں۔ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ایک بجے تک کلاس ورک کیا جاتا اور ان کی چیکنگ کی جاتی۔ اس عرصے میں خواتین کو صرف اور صرف یہی دیر نظر کتاب پڑھانی گئی نہایت حیرت اور خوشی کی بات تھی کہ بارہ (۱۲) دن بعد، یہ خواتین، قرآنی آیات کی نحوی اور صرفی تحلیل کے (بہت حد تک) قابل ہو چکی تھیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ معلومات اپنے اپنے کالجوں اور اکیڈمیوں میں، اس کتاب کو شامل نصاب کر کے پڑھانا شروع کر دیں گی۔ درس قرآن دینے والے حضرات و خواتین، دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں میں منہمک افراد، معاشرے کا تعلیم یافتہ طبقہ، بیرون ملک قیام پذیر اردو دان مسلمان اور قرآن و سنت سے شغف رکھنے والے دیگر حضرات و خواتین اس کتاب سے ان شاء اللہ بھرپور استفادہ کریں گے۔

الفوز اکیڈمی اسلام آباد، اس کتاب کو انٹرنیٹ (Internet) پر بھی روشناس کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

کچھ حصہ دوم کے بارے میں

حصہ دوم ان شاء اللہ فعل مزید اور اس کی قرآنی مثالوں پر مشتمل ہوگا۔ علاوہ ازیں بَدَل، حَذَف، اور حروف کو قرآنی مثالوں کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔ (الحمد للہ حصہ دوم بھی منظر عام پر آچکا ہے)

اس موقع پر، میں اپنے تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری تصور کرتا ہوں اور اللہ کے حضور ان کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ بالخصوص مولانا عبد القدیر

صاحب اصلاحی (بھارت)، مولانا امین خان رضوی صاحب (بنگلہ دیش)، مولانا رفیق نثار صاحب مولانا رحمت جلیل صاحب اور مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)، جن کی خصوصی توجہ اور شفقت کو میں تمام عمر فراموش نہیں کر سکتا۔

مولانا خالد محمود صاحب (ریجنل بیج جامعہ امام محمد) کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی صرف طلبہ کے ایک گروہ کو اس کتاب سے پڑھایا، بلکہ کتاب کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں گراں قدر مشورے بھی دیے۔

مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور ڈاکٹر محمد سلیم صاحب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ دونوں نے حرفاً حرفاً کتاب کا جائزہ لیا۔ اغلاط کی نشاندہی کی اور تصحیح کے فرائض انجام دیے۔

برادر محمد نصیر صاحب اور محمد خان منہاس صاحب نے بھی اول نا آخر مطالعہ کر کے مفید مشورے دیے۔

مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب اور پروفیسر حبیب الرحمن عاصم صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کتاب کا جائزہ لیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اجر عظیم سے نوازے۔

استاذی مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب کے ذاتی نوٹس کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے، جن کو اس کتاب میں جا بجا استعمال کیا گیا ہے خصوصاً فعل مُعْتَل کی مشقوں کے سلسلے میں۔

حصہ دوم میں بھی بالخصوص فعل مزید کی مشقوں کے لیے مولانا کے نوٹس سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کہیں کوئی سُقم محسوس کریں،

اس کے مرتب کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطیوں کا تدارک ہو سکے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے تاکہ زیادہ سے زیادہ
افراد کے لیے فہم قرآن کی منزلیں آسان سے آسان تر ہوتی جائیں۔

طالب دعائے خیر
خلیل الرحمن چشتی

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ
مطابق ۳۱ اگست ۱۹۹۹ء

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری اس کتاب کی اندرون ملک اور بیرون ملک زبردست پذیرائی ہوئی۔ تعلیم یافتہ طبقے نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اس کا پہلا ایڈیشن ۶ ماہ کی قلیل مدت میں فروخت ہو گیا۔ اب بفضل تعالیٰ اس کا تیسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔

پچھلے ایڈیشن میں کمپیوٹر کی تکنیکی مجبوریوں کے سبب بہت ساری غلطیاں رہ گئیں تھیں۔ اب اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ کتابت کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب نے شروع سے آخر تک انتہائی باریک بینی سے پروف کا جائزہ لیا اور اصلاح فرمائی ہے۔ اس کے باوجود اب بھی اگر کوئی غلطی نوٹ کی جائے تو ہمیں اطلاع دی جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے علاوہ ازیں، خود میں نے محسوس کیا کہ بعض مقامات پر ابہام اور تشنگی پائی جاتی ہے، جسے دور کرنے کے لیے مزید اضافوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ ایڈیشن ان اضافوں سے مزین ہے۔ بعض جگہ بے جا تکرار تھی، جسے حذف کر دیا گیا ہے۔

سب سے خوش آئند بات یہ ہے کہ استاد محترم مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب مدظلہ (بھارت) نے ضعیف العمری اور دیگر مصروفیات کے باوجود، میرے شدید اصرار پر کتاب کو شروع سے آخر تک دیکھ کر نہ صرف غلطیوں کی اصلاح فرمائی، بلکہ نہایت مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے ان کے حق میں صدقہ جاریہ بنا دے۔ مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب نے خیال کیا ان کی تنقید شاید مجھ پر گراں گزے۔ میں نے جواباً مولانا کو لکھا ”مولانا! تنقید کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ

”وہی ذبح بھی کرے ہے، وہی لے ثواب اُلٹا“

مولانا کا جواب آیا ”آپ کا خط ملا۔ جس سے تنقید کا مزید حوصلہ ملا۔ اور مزید کتاب کے حصوں کو دیکھ ڈالا۔ جس قدر کنکر چنے کی توفیق ملی، حاضر خدمت ہے۔ ممکن ہے کہیں میرے مشورے پر آپ کو اطمینان نہ ہو۔ کیونکہ مجھ سے بھی خطا کا امکان اسی قدر ہے جس قدر امکان آپ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔“ یہ مولانا کی کسر نفسی اور تواضع ہے۔ مولانا نے مزید لکھا۔ ”میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں اس کتاب کو نصاب میں رکھوں مگر یہ اتنی ضخیم ہو گئی ہے کہ طلبہ اس کی قیمت ادا نہیں کر سکیں گے۔ بعض دیگر پاکستانی احباب نے بھی اس خیال کا اظہار کیا کہ لوگوں کی جیب کا خیال کرتے ہوئے، اس کا پیپر بیک ایڈیشن بھی شائع کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ اعلیٰ اور سستا ایڈیشن دونوں ایک ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔“

مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب مدظلہ کے مشورے کے مطابق، مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۹ھ) کے اشعار خلاصے میں جا بجا درج کر دیے گئے ہیں۔ اشعار بہت جلد حافظے پر نقش ہو جاتے ہیں۔ اور سبق کا اعادہ بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ طلبہ اسے مفید پائیں گے۔

اس موقع پر یہ احساں ہوتا ہے کہ والد محترم عبدالرحمن صاحب چشتی مرحوم حیات ہوتے اور اس کاوش کو دیکھتے تو کس قدر مسرور ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ہر چند تصحیح کی کوشش کی گئی ہے، لیکن انسانی کام غلطیوں سے مکمل پاک نہیں ہو سکتا۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں غلطیوں سے آگاہ کریں۔ ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

طالب دعائے خیر

خلیل الرحمن چشتی

۲ رجب ۱۴۲۱ھ

مطابق یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء

کچھ تیسرے ایڈیشن کے بارے میں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى
آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَارْوَاحِهِمْ أَجْمَعِينَ

کتاب کا تیسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔ اور یہ پہلے نقوش سے یقیناً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ
ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے مرتب اور کاتب دونوں کی غلطیوں کی
نشاندہی کی۔

مولانا عبداللہ کھوسو صاحب مدظلہ العالی ہتھم مدرسہ سراج العلوم، الہ آباد، کشمور،
ضلع جیکب آباد، سندھ خصوصی شکر یہ کہ مستحق ہیں، جنہوں نے اول تا آخر کتاب کا جائزہ لے
کر مفید مشورے دیے اور اصلاح فرمائی۔

مولانا محمد امیر نواز صاحب مدظلہ العالی مدرس التفسیر والحديث، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے
بھی درجہ خود جامع الصرف جیسی مفید کتاب کے مصنف ہیں، اور جس سے خود اس مرتب نے
استفادہ کیا ہے، میری گزارش پر اول تا آخر کتاب کا مطالعہ کیا اور تسامحات کی طرف
اشارہ فرمایا۔

میرے ایک فلاحی ہندوستانی عالم دوست نے بھی جو مدرستہ الفلاح، اعظم گڑھ کے
فارغ التحصیل ہیں، پرانے نقوش کو بہتر بنانے میں میری مدد فرمائی۔
اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعائے خیر

خلیل الرحمن چشتی

۱۲ شعبان ۱۴۲۲ھ

مطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی، مدیر رسد ماہی، تدبیر قرآن، لاہور

محترم جناب خلیل الرحمن چشتی، ایک خاموش لیکن محترک و بیدار مفسر خادم قرآن ہیں۔ انہوں نے درس قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غلطہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیڑ جمع کرنے کے بجائے، قرآن مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے، وہ راہیں اختیار کیں، جو ہیں تو صبر آزما، لیکن تفہیم قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا، البتہ اگرچہ ساختھی بھی استفادہ کی نیت سے، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں تو وہ کلام اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیم قرآن کی راہ کھولنے کے لیے، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے، قواعد زبان قرآن سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔ کہا جاسکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعد عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے، جس میں طلبہ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود، زبان فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح صرف ونحو کی کتابیں، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں اس نے قواعد کو مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے، ایک طرف قواعد زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں، اور طلبہ کو قلبی تسلیم و امت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتب کرتے

وقت، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا، جو زیر درس مسئلے کو نمایاں کر کے پیش کرتے اور طالب علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب قواعد زبان قرآن کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعد زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت، بکثرت آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالب علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ، فی الجملہ کلام اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔

اس وقت قواعد زبان قرآن، کا حصہ دوم منظر عام پر آچکا ہے، جو صرف ونحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر حروف، زیر بحث آئے ہیں۔ خاصیات ابواب فعل اور ثنائی مزید فیہ کے تنوعات پر تو اتنی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث پر آسانی گرفت میں آ جاتی ہے۔ ہر بحث میں قرآنی استعمالات کی کثرت ہے۔

محترم چشتی صاحب اسی علمی کام پر اکتفا کر لیتے تب بھی وہ اہل علم کی طرف سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتاب تیار کر دی، جو قرآن فہمی میں یقیناً نگہ دار ثابت ہوگی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے کتاب کی تدریس کا مناسب انتظام کیا۔ تحصیل علم کے خواہش مندوں کے لیے، انہوں نے 'الفوز اکید می'، قائم کی، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالب علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا اعلیٰ انطباق اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا

حصہ بنا دیتا ہے۔

اس کے بعد کے مراحل میں، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر، آیات قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔

کام کرنے کا یہ بیج، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عرق ریزی اور جانفشانی، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔

محترم چشتی صاحب اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرم عمل ہیں، جو یقیناً ایک اعلیٰ و ارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود

۱۸ محرم ۱۴۲۳ھ
۲ اپریل ۲۰۰۲ء

ادارۃ تدبیر قرآن و حدیث

رحمن اسٹریٹ، مسلم کالونی
سمن آباد، لاہور ۵۴۵۰۰

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبہ علوم قرآن و سنت،
ادارۃ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

قرآن کریم کو پڑھنا، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور و فکر کے ساتھ تلاوت،
دل و دماغ کے تمام درجہوں کو کھول دیتی ہے۔
قرآن میں غور و فکر نہ کرنے کو ہی، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔
ارشاد باری ہے۔

(اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا) (محمد: ۲۷)

اس آیت میں، قرآن پر تدبر نہ کرنے کی کیفیت کو، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے تعبیر کیا
گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ہم قرآن کریم
کو اُس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں، ترجمے کے ذریعے وہ چاشنی اور لذت محسوس
ہی نہیں کی جاسکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے برادر م غلیل الرحمن
چشتی نے، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآن کریم سے لی
ہیں۔ اس طرح طالب علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی، قواعد کو سمجھنے اور
یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں کے ذریعے
سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل، انگریزی زبان میں
تحریر کرنے سے، انگریزی دان طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گروایں رٹانے

کے بجائے، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔
 مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد، اس کی افادیت واضح ہو گئی ہے
 اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہل علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد، اس کی علمی
 حیثیت میں دوچند اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے، کہیں کوئی طالب علم ان دو ضخیم جلدوں
 کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں
 چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اور قرآن کریم کے سمجھنے میں آسانی
 محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہو گئی ہے۔
 یہی وہ ہدف ہے، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمن چشتی صاحب نے یہ ہفت
 خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللَّهُمَّ آمین

سہیل حسن

ادارۃ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

۹ مارچ ۲۰۰۲ء

تقریظ

قواعدِ زبانِ قرآنِ تفہیمِ عربی کے لیے ایک نادر کتاب
(حافظ محمد ادریس صاحب مظلہ العالی، ادارۃ معارف اسلامی لاہور)

اللہ رب العالمین نے انسان کو احسنِ تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اسے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کے اعضاء و جوارح کو مناسب، متناسب، مفید، مستفید اور حصولِ علم کے قابل بنایا ہے۔ انفس و افاق کے اس وسیع کارخانہ قدرت میں معلومات جمع کرنے، علم حاصل کرنے، تحقیق و جستجو کے میدان میں اپنی جولانیاں دکھانے اور اس کائنات کو مسخر کرنے کے لیے انسان کی خدا داد صلاحیتیں عطیہ اور نعمت بھی ہیں، اور آزمائش و جواب دہی کے منطقی مطالبہ کی مقتضی بھی۔

علم حاصل کرنے کا اولین ذریعہ انسان کی قوتِ نطق اور زبانِ دانی ہے۔ دنیا کی ہر زبان کی اپنی خصوصیات ہیں، مگر اس سے انکار نہیں کہ ہر زبان اس کے بولنے والوں کے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا سب سے سیدھا، صاف اور انسب وسیلہ ہے۔ زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو اللہ رب العالمین نے اپنی آیات میں شمار کیا ہے۔ زبانوں کے وسیع و عریض سلسلے میں بعض زبانوں کو خصوصی امتیازی مقام حاصل ہے۔ ان میں سب سے ممتاز اور ارفع حیثیت زبانِ عربی کا مقدّم ٹھہری کہ اس میں اللہ کا کلام اصلی صورت میں قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اسی زبان کو اہل جنت کی زبان بنائے جانے کی فضیلت حاصل ہوئی۔

عربی زبان ایک وسیع و عریض دنیا رکھتی ہے۔ اپنے قواعد و ضوابط، فصاحت و بلاغت اور بیان و اسلوب کے لحاظ سے بھی یہ انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے۔ دنیا کی زبانوں میں جس تیزی

کے ساتھ تغیر و تبدل ہوتا ہے اس کے مقابلے میں یہ زبان، صدیوں سے اپنی اصل اساس اور بنیادی خصوصیات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس کا ”لسان القرآن“ ہونا ہے۔ ہر زبان کے قواعد و گرامر کے کچھ منضبط اصول پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

دورِ جدید میں بعض ماہرینِ لسانیات نے عربی زبان کی تسہیل اور ابلاغ کو عام فہم اور سلیس بنانے میں بڑی قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ تمام علمائے لغت قابلِ تحسین ہیں۔ اس عظیم الشان کہکشاں میں ایک چمکتا ہوا تارہ چند سال قبل نمودار ہوا اور اپنی محنت، مہارت، ذہانت اور شوقِ پرواد کی بدولت اس کہکشاں کا قابلِ قدر اور قابلِ فخر حصہ بن گیا۔ ہمارے عزیز دوست اور بھائی جناب غلیل الرحمن چشتی صاحب کا پیشہ ورانہ میدان تو شجرِ کاری اور پودوں کی دنیا دارٹی کلچر سے متعلق تھا، مگر اپنے ذوق اور قرآن و سنت سے شغف کے سبب وہ علمی موضوعات پر قلم اٹھانے والے کامیاب ادیب اور مصنف بن کر بھی ابھرے۔

چشتی صاحب کی کئی کتابیں اہل علم و ہنر سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مگر ان کا قلمی شاہکار ”قواعد زبانِ قرآن“ ہے۔ یہ کتاب علومِ قرآنی اور عربی لغت کے شائقین کے لیے قطع نظر اس سے کہ وہ مبتدی ہیں یا منتہی، عام طلبہ ہیں یا مدرسین و علماء، یکساں مفید اور ایک بے بہا علمی خزانہ ہے۔ چشتی صاحب نے ساہا سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ ایک ایسا کام کیا ہے جو طویل مدت تک قواعدِ زبانِ عربی کے میدان میں بنیادی ماحذ قرار دیا جاتا رہے گا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد انہوں نے یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں مرتب کی۔ پہلی جلد کم و بیش ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۹۹۹ء میں چھپی۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن چھپنے کو ہے۔

دوسری جلد تقریباً ۹۵ صفحات کو محیط ہے اور پہلی مرتبہ اپریل ۲۰۰۲ء میں منظرِ عام پر آئی۔ حروف و اسماء اور کلمات و افعال جو زبانِ عربی سیکھنے کے لیے بنیاد و اساس ہیں، قرآن مجید سے یوں اخذ کیے گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے خواص نے بحرِ ذخار کی تہوں میں غوطہ زنی کا حق ادا کیا ہے

اور میرے جواہر اور موتی تلاش کر کے صفحہ قرطاس پر بکھیر دیے ہیں۔
 عربی زبان کو قرآن مجید سے سمجھنے کا یہ تصور میرے نزدیک علمی و فنی لحاظ سے بھی بڑا قابل قدر
 ہے، لیکن روحانی لحاظ سے اس میں کلام مجید کی وجہ سے جو ایک تقدس پایا جاتا ہے، اس سے بھی
 صرف نظر ممکن نہیں۔ میری مخلصانہ رائے ہے کہ کوئی ذہین طالب علم، ان کتابوں کو اپنے طور پر
 بھی پوری عرق ریزی سے پڑھ لے تو عربی زبان کے قواعد میں کبھی مات نہیں کھائے گا اور اگر کوئی
 جہاں دیدہ صاحب علم، عربی دان اس کتاب کی ورق گردانی کرے تو اس کی سہی بھی بار آور اور یقینی
 طور پر ثمر خیز ثابت ہوگی۔ ہر شخص اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ وقت نکال کر ان دو
 ضخیم کتابوں کو پڑھ سکے۔

جناب خلیل الرحمن چشتی باذوق بھی ہیں اور صاحب دل بھی، علم کے شائق بھی ہیں، اور عالم باعمل
 بھی۔ الفوز اکاڈمی کے زیر اہتمام انہوں نے جو عظیم الشان علمی و تربیتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔
 ان سے یقیناً ملک و قوم کو گراں قدر فائدہ ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کو مزید ہمت
 عطا فرمائے اور وہ اپنے علمی منصوبوں کو جاری رکھ سکیں اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب
 ہو سکیں۔

قواعد زبان قرآن ہر لائبریری کی زینت بن جائے اور عربی زبان سے متعلق ہر شخص کی اس
 تک رسائی ہو جائے، تو یہ دور جدید میں امت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ہمارے ادارے کی
 لائبریری میں اس کتاب کی دستیابی طلبہ و طالبات اور تشنگان علم کے لیے ایک عظیم اثاثہ
 ثابت ہوا ہے۔

حافظ محمد ادریس

ڈائریکٹر

ادارۂ معارف اسلامی منصورہ لاہور

۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء

حوالہ نمبر: ۵۔۱۱۱

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب
ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

برادر م غلیل الرحمن حشقی صاحب نے، قواعد زبان قرآن مرتب کر کے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے، جس پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ گزشتہ دو دہائیوں میں، وطن عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و عورتیں میں، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیل قرآنی کی پیش گوئی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور سید قطب شہیدؒ نے کی تھی، اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔

اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآن کریم کے مطالب کو، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے، لیکن روایتی طرز تدریس لغت قرآن میں، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ زیر نظر کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دور کرتے ہوئے، یہ انہیں براہ راست قرآن کریم کی بلغت کو، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ اگر ان دونوں جلدوں کو بغور کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کر لیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے تو کم سے کم عرصے میں ایک طالب علم، لغت قرآن سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں، شعبہ عربی کے کسی استاد کے کرنے کا تھا، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا۔ جس کا تخصص، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش و زیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور طالبانِ قرآن کے لیے رہنمائی کا

ذریعہ بنائے۔

انیس احمد

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا، اس کے قواعد و گرائمر، کو سمجھ کر ازبر کر لینے اور ان کی مثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہل علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے، قواعد کی تشریح اور مثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی۔ فجزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین

لیکن موجودہ دور میں، گرائمر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشہ عافیت سمجھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علوم عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شذوذاتہ قلیلہ کے، بیشتر زبان کے اتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں، اس کمی کا تذکرہ کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجال کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔ محترم مولانا ظلیل الرحمن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور شب و روز کی محنت سے ”قواعد زبان قرآن“ کے نام سے قواعد و انشاء کا مجموعہ مرتب کیا، جس میں خاص طور پر قرآنی

مشائوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔
میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی کو قبول فرمائے اور طلبہ علوم عربیہ و اسلامیہ کو
بھرپور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد امیر نواز
مدرس التفسیر والحديث جامعہ عربیہ
گوجرانوالہ

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

تقریظ

ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی

قرآن اکیڈمی ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان۔ فون: ۵۸۶۹۵۰۱-۳

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ ربانی ہے:

وَاللّٰهُمَّ ۝ عَلِّمْنَا الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

(سورة الرحمن)

ان تین آیات مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت گویائی، قوت بیان عطا فرمائی ہے اس کا بہترین مصرف قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ اسی بات کو نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

(بخاری)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

”تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے“
لیکن قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(الزخرف: ۳)

رَأَيْنَا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

”کہ ہم نے اسے قرآن عربی بنا کر نازل فرمایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو“

لہذا قرآن مجید کے مفہوم تک رسائی کے لیے عربی دانی ضروری ہے، اور جن لوگوں کی مادری زبان عربی نہیں ہے، انہیں عربی زبان کی تحصیل کرنا ہوگی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ کسی دوسری زبان کا سیکھنا خاما مشقت طلب کام ہوتا ہے۔ اس کام میں ممکنہ حد تک آسانی اور دلچسپی پیدا

کرنے کے لیے۔

محترمی غلیل الرحمن حشقی صاحب نے ”قواعد زبان قرآن“ مرتب کرنے کا جو فریضہ انجام دیا ہے وہ میرے نزدیک بہت ہی لائق تحسین ہے۔ انہوں نے گویا عربی قواعد پر ایک انسائیکلو پیڈیا تیار کر دیا ہے، جو پڑھے لکھے طبقہ کے لیے خاص طور پر سہولت کا باعث ہوگا۔

یہ امر ہم سب کے لیے باعث مسرت ہے کہ حالیہ دور میں قرآن مجید کی جانب رجوع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کے علاوہ ملک بھر میں ہابجا عربی زبان اور ترجمہ قرآن کی تدریس کے مراکز قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ایک قابل ذکر تعداد ان سے استفادہ کر رہی ہے۔ فالحمد لله على ذلك

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور انہیں قومی و ملکی سطح پر بالفعل نافذ کرنے کی بھی توفیق دے کہ ہم اسی ذوق و شوق کے ساتھ پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کے لیے کمر بستہ ہو جائیں، جس ذوق و شوق کے ساتھ ہم عربی زبان سیکھنے اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد

۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

ہدایات برائے طلبہ

۱۔ افعال کی گردانوں کو، رٹنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ افعال کی شکلوں میں تبدیلی سے، معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے، انہیں ذہن نشین کر لیں۔

۲۔ کتاب میں دیے گئے قواعد اور مثال دونوں، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کے موقع پر غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اور اس سے معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ حصہ اول کی تکمیل کے بعد، حصہ دوم کا مطالعہ ضروری ہے، جس میں فعل ثلاثی مزید کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حروف سے بحث کی گئی ہے۔

۴۔ طالب علم کے پاس مُفْرَدَاتُ الْقُرْآنِ (از امام راغب اصفہانی المتوفی ۵۰۰ھ) کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا اردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ نے کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے، ایک ہی لفظ کے مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔ عربی زبان میں نیز خود قرآن میں، ایک لفظ ایک جگہ، ایک معنی میں اور دوسری جگہ دوسرے معنی میں اور تیسری جگہ تیسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مبتدی کے لیے یہ مذکورہ کتاب ایک نعمت ہے۔ اس کی طرف بار بار رجوع کرنے سے، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاء اللہ آسان ہو جائیں گی۔

۵۔ طالب علم کے پاس، عربی، اردو و کشمیری مصباح اللغات (از مولانا عبد الحفیظ بلیاوی یا المنجد یا القاموس الوحید از مولانا وحید الزمان کیسرانوی) کا ہونا ضروری ہے۔ ان کتابوں سے جی، بار بار رجوع کرنے سے، طالب علم کی دشواریاں دور ہو سکتی ہیں۔

۶۔ جو طالب علم، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لیے مندرجہ ذیل کتب، ان شاء اللہ فائدہ مند رہیں گے۔

(۱) مَعْلَمُ الْإِسْلَامِ (حصہ اول و دوم و سوم)

از مولانا عبد الماجد ندویؒ و مولانا محمد رابع حسنی ندوی
مجلس نشریات اسلام، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

(۲) التَّحْوِيلُ (حصہ اول و دوم و سوم)

از استاذ علی الجارمؒ و استاذ مصطفیٰ امینؒ

یہ کتاب دارالمعارف، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان میں دستیاب ہے۔
۲۔ عربی زبان سیکھنا، بذات خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب
اور رسولؐ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو، اس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اسلام کی
خالص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے بڑا معلم ہے۔ قرآن مجید کی
تدبر و تفکر کے ساتھ، روزانہ باقاعدہ تلاوت اور صحیح احادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ
جس میں عربی متن بھی موجود ہو، ایک داعی اور مبلغ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر
ذریعہ ہے۔

تعریفات

۱۔ عِلْمُ الصَّرْفِ The Conjection

صَرْف وہ علم ہے جس میں کلمے (یعنی Words یا لفظ) کے اندر تبدیلی کے اصول بتائے جاتے ہیں، یعنی یہ لفظی تَغْيِیْرَات کے علم کا نام ہے۔

مثلاً: لفظ عِلْم سے بے شمار الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے عَالِمٌ، مَعْلُومٌ، مُتَعَلِّمٌ، یَعْلَمُونَ، تَعْلَمُونَ، عُلُومٌ، مُعَلِّمٌ

۲۔ عِلْمُ النَّحْوِ

۱۔ وہ علم ہے جس میں، الفاظ، کلمات، Words اور کلام (Sentences) کو صحیح طور پر جوڑنے کے قواعد بتائے گئے ہوں۔

۲۔ وہ علم ہے جس میں، اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملے بنانے کی ترکیب بتائی جاتی ہو۔

۳۔ علم نحو کے ذریعے اسماء کے آخری حصے یا آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی جملے میں، اسم کی حیثیت اور مقام کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً

كِتَابٌ ، كِتَابًا ، كِتَابِ

اَلْكِتَابُ ، اَلْكِتَابِ ، اَلْكِتَابِ

نوٹ کیجیے کہ اوپر کی مثالوں میں آخری حرف 'ب' پر کہیں پیش ہے کہیں زبر اور کہیں زیر اور کہیں ایک کے بجائے دو دو پیش، دو دو زبر اور دو دو زیر ہیں۔

۳۔ عِلْمُ الْبَيَانِ

علم بیان، ایک مضمون کو نت نئے انداز سے مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ مضمون زیادہ واضح، زیادہ دلکش ہو جائے اور بہت حد تک صحیح تصویر کشی ممکن ہو سکے

اس مقصد کے حصول کے لیے تشبیہات، استعارات وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ عِلْمُ الْمَعَانِي

علم معانی، کلام کو مقتضائے حال بنانے کی قدرت فراہم کر لے والا علم ہے۔ تاکہ کہنے والا پڑھنے والے اور سننے والے کے حالات، اور موضوع کلام کی مناسبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف اسالیب بیان کو اختیار کر لے۔ چنانچہ وہ کبھی خبر، کبھی انشاء، کبھی ایجاز، کبھی اطناب، کبھی فصل اور کبھی وصل سے کام لیتا ہے۔

۵۔ عِلْمُ الْبَدِیْح

علم بدیع، کلام کے اندر صوری اور معنوی حسن لطافت پیدا کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ کلام فقط اور معنوی اعتبار سے خوبصورت ہو کر زیادہ مؤثر بن سکے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک یہ علم معانی ہی کا ایک حصہ ہے۔

۶۔ عِلْمُ الْبَلَاغَةِ

علم بیان، علم معانی اور علم بدیع، یہ تینوں علم بلاغت کا حصہ ہیں۔

زبانوں کے بارے میں، یہ بنیادی بات ذہن میں رکھیے کہ پہلے زبانیں بنتی ہیں اور پھر زبان کے مطابق قواعد بنائے جاتے ہیں تاکہ غیر اہل زبان کو ایک اجنبی زبان کے سیکھنے میں سہولت ہو۔ قواعد کے مطابق، زبان نہیں بنائی جاتی، زبان کی صحت کا دار و مدار "سَمَاع" پر ہوتا ہے۔

فرمان الہی

إِنَّا جَعَلْنَاكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا تَعْلَمُونَ

(الزحرف: ۳)

”ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، امید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔“

فرمان رسول ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(بخاری)

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فرمان عمر فاروقؓ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ

”عربی زبان سیکھو! اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔“

باب نمبر

سبق نمبر

The Alphabet

حُرُوفِ تَهْجِی

عربی زبان میں کل حروفِ تہجی ۲۸ ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

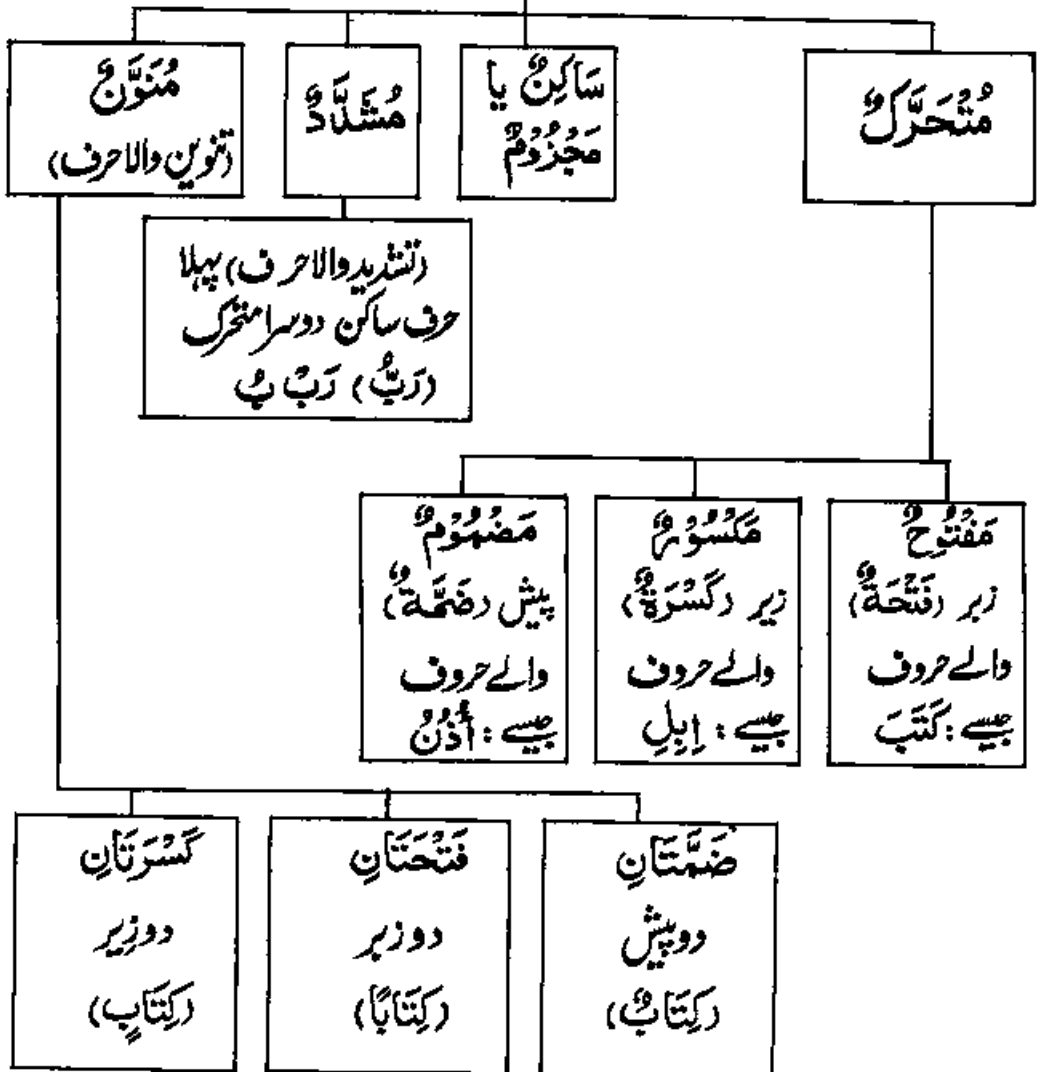
۱۔ ا (اَلِف)	۱۱۔ ز (زَاۓ)	۲۱۔ ق (قَاۓ)
۲۔ ب (بَاۓ)	۱۲۔ س (سِیۓ)	۲۲۔ ک (کَاۓ)
۳۔ ت (تَاۓ)	۱۳۔ ش (شِیۓ)	۲۳۔ ل (لَاۓ)
۴۔ ث (ثَاۓ)	۱۴۔ ص (صَاۓ)	۲۴۔ م (مِیۓ)
۵۔ ج (جِیۓ)	۱۵۔ ض (ضَاۓ)	۲۵۔ ن (نُوۓ)
۶۔ ح (حَاۓ)	۱۶۔ ط (طَاۓ)	۲۶۔ و (وَاۓ)
۷۔ خ (خَاۓ)	۱۷۔ ظ (ظَاۓ)	۲۷۔ ہ (ہَاۓ)
۸۔ د (دَاۓ)	۱۸۔ ع (عِیۓ)	۲۸۔ ہَمْزَہ
۹۔ ذ (ذَاۓ)	۱۹۔ غ (غِیۓ)	۲۹۔ یَا (یَاۓ)
۱۰۔ ر (رَاۓ)	۲۰۔ ف (فَاۓ)	

اَلِف، ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ لیکن یہ جب متحرک نظر آئے تو جان لیجیے کہ دراصل یہ ”ہَمْزَہ“ ہے۔ بعض کے نزدیک یہ دونوں الگ الگ حروف ہیں اور کل حروف ۲۹ ہیں۔

حروف کی قسمیں

(حرکات کے اعتبار سے)

حَرْفٌ



۱۔ حرکات (The Vowels)

حرکات دو قسم کی ہیں چھوٹی اور بڑی۔ تین چھوٹی حرکتوں کو زَبَر، زَبَرِ اَوَّلِیٰ اور زَبَرِ ثانی کہا جاتا ہے۔
تین بڑی حرکتیں اَلِف، یاء اور واؤ سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

۲۔ متحرک حرف (The letter With a Vowel)

جس حرف پر کوئی حرکت ہو، اسے متحرک کہتے ہیں۔

۳۔ مَقْشُورٌ (The Letter with a Short Vowel A)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر فَتْحَة زَبَر ہو جیسے، کَتَبَ میں تینوں حروف۔

۴۔ مَكْسُورٌ (The Letter with a Short Vowel I)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر کَسْرَة زَبَر ہو جیسے، اِبِلَ میں تینوں حروف۔

۵۔ مَضْمُومٌ (The Letter with a Short Vowel U)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر ضَمَّة پیش ہو جیسے، اُذُنَ میں تینوں حروف۔

۶۔ سَاكِنٌ یَا مَجْزُومٌ (The Vowelless)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر جَزْم سُکُون ہو۔ جیسے حَمْدًا میں وِیْم

۷۔ مُشَدَّدٌ (The Double Letter)

اس حرف کو کہتے ہیں، جو پہلے ساکن ہو اور پھر متحرک ہو جائے اور اس طرح دوبارہ پڑھا جائے

جیسے، رَبُّ (رَبّ + ب) پہلا ب، ساکن اور دوسرا متحرک ہے۔

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر تنوین ہو، اور

۸۔ مُنَوَّنٌ

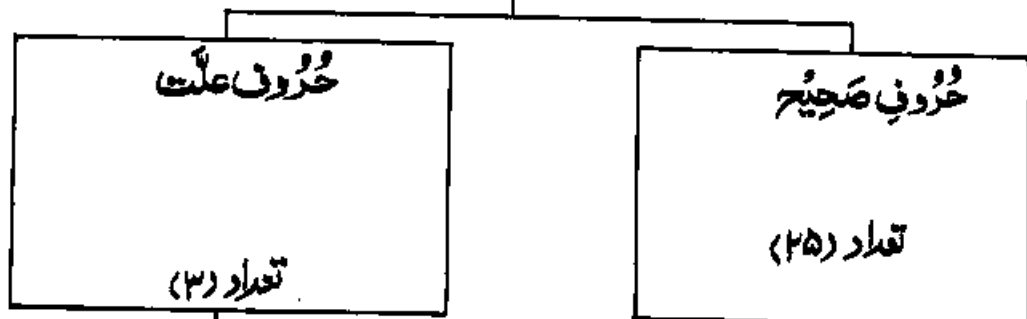
جو آخر میں نون ساکن کی آواز دے۔ مُنَوَّنٌ حرف پہلے متحرک ہوتا ہے اور آخر میں ساکن نون کی

آواز دیتا ہے۔ جیسے کَتَبٌ، کَتَابٌ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ یہاں ب متحرک ہے۔ اور نون

ساکن ہے۔

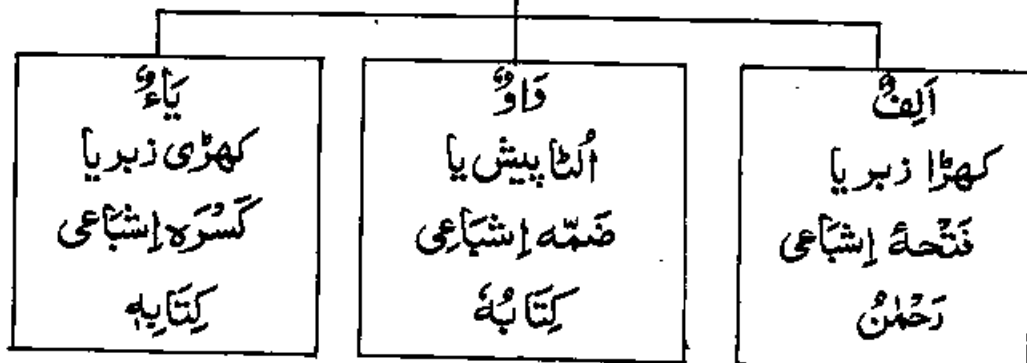
حُرُوفِ تَهَجِّي (حُرُوفِ هَجَائِي)

کل تعداد (۲۸)



اَلِفْ وَاوْ یَاءُ

حُرُوفِ مَدَّه (طویل حرکت)



الف (Vowel) ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ متحرک نظر آئے تو جان لیجیے کہ واصل
یہ ہمزہ (Consonant) ہے لیکن الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

۱۔ حُرُوفِ عِلَّتْ:

عربی زبان میں حُرُوفِ عِلَّتْ تین ہیں۔ الف، واؤ اور یاء

۲۔ حُرُوفِ صَحِیح: (The Sound Letters)

کل حروف تہی ۲۸ ہیں۔

تین حُرُوفِ عِلَّتْ کے علاوہ بقیہ ۲۵ حُرُوفِ صَحِیح کہلاتے ہیں۔

۳۔ حُرُوفِ مَدَّہ: (The Lengthening Letters)

حُرُوفِ عِلَّتْ ہی حُرُوفِ مَدَّہ ہیں۔ ان کی حرکت طویل ہوتی ہے۔

۱۔ ضَمَّہ اِشْبَاع (الٹا پیش) (The long Vowel U)

پیش والے حرف کے بعد، اگر واؤ ساکن آجائے تو پیش کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو اُٹے پیش یا ضَمَّہ اِشْبَاعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے کِتَابٌ

ب۔ فَتْحہ اِشْبَاع (کھڑا زبر) (The Long Vowel A)

زبر والے حرف کے بعد، اگر الف ساکن آجائے تو زبر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑے زبر یا فَتْحہ اِشْبَاعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے رَحْمٰن۔

ت۔ کَسْرہ اِشْبَاع (کھڑی زیر) (The Long Vowel I)

زیر والے حرف کے بعد یا تے ساکن آئے تو زیر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑی زیر یا کَسْرہ اِشْبَاعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے کِتَابِہ۔

سبق نمبر ۲

حُرُوفِ شَمْسِی اور حُرُوفِ قَمَرِی

اسم کے شروع میں جو "اَلْ" (لام تعریف) لگایا جاتا ہے، اس "الف لام" کے لام کی آواز کے اعتبار سے حُرُوف کی دو قسمیں ہیں، حُرُوفِ شَمْسِی اور حُرُوفِ قَمَرِی۔
حُرُوفِ شَمْسِی کی تعداد چودہ (۱۴) اور حُرُوفِ قَمَرِی کی تعداد بھی چودہ ہے۔

حُرُوفِ شَمْسِی: حروفِ شمس وہ حروف ہیں، جن سے شروع ہونے والے الفاظ سے پہلے لام تعریف، الف لام وال، لگادیا جائے تو، الف لام کے لام کی آواز، لفظ کے پہلے حرف کی آواز، میں بدل جاتی ہے۔ الف لام کا لام نکھا تو جاتا ہے، لیکن پڑھا نہیں جاتا

مثلاً شَمْسٌ سے پہلے الف لام لگانے سے اَلشَّمْسُ ہو جاتا ہے۔ یہاں غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ پہلا حرف شین مُسْتَلَد ہو گیا ہے۔ حُرُوفِ شَمْسِی حسب ذیل ہیں۔

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س

ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن

صحح تلفظ کے لیے مندرجہ ذیل تحلیل ملاحظہ فرمائیے۔

تحلیل: اَلْ + شَمْسٌ = اَشْ + شَمْسٌ = اَلشَّمْسُ

تَسْتَدْرِئِدًا :-

کسی لفظ میں کسی حرف کی آواز کو دوسرے ادا کرنے کا نام ہے۔ جس میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا مُتَحَرِّک ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال الشَّمْسُ میں پہلا ثین ساکن ہے اور دوسرا ثین مُتَحَرِّک ہے۔

مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجیے۔ یہ سب اَسْمَاء حُرُوفِ شَمْسِی سے شروع ہوتے ہیں۔
الضَّلَوةُ ، الزَّكوةُ ، الزَّسُولُ ، الدَّافِعُ

حُرُوفِ قَمَرِی ، حُرُوفِ قَمَرِی سے شروع ہونے والے الفاظ پر کلامِ تَعْرِیْف (اَلْ، اَلِیف لام لگانے سے لام کی اصلی آواز میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور لفظ جس طرح لکھا جاتا ہے، اُسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل چودہ حروف، حروفِ قمری کہلاتے ہیں۔

اَب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ز، ی

تحلیل : اَلْ + قَمَرٌ = اَلْقَمَرُ

مندرجہ ذیل اسمائے الہی پر غور کیجیے جو حروفِ قمری سے شروع ہوتے ہیں۔

اَلْعَزِيزُ الْعَفَّارُ ، اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ ، اَلْمُؤْمِنُ
اَلْمُهَيِّمُ ، اَلْجَبَّارُ ، اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ

مشق : سُورَةُ الْبَقَرَةِ میں سے ۲۰ ایسے الفاظ تلاش کیجیے جو لامِ تَعْرِیْف (اَل) اور حُرُوفِ شَمْسِی سے شروع ہوتے ہوں۔

مشق : سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ میں سے ۲۰ ایسے الفاظ تلاش کیجیے جو لامِ تَعْرِیْف (اَل) اور حُرُوفِ قَمَرِی سے شروع ہوتے ہوں۔

باب نمبر

سبق نمبر ۳

کَلِمَة Word (لفظ)

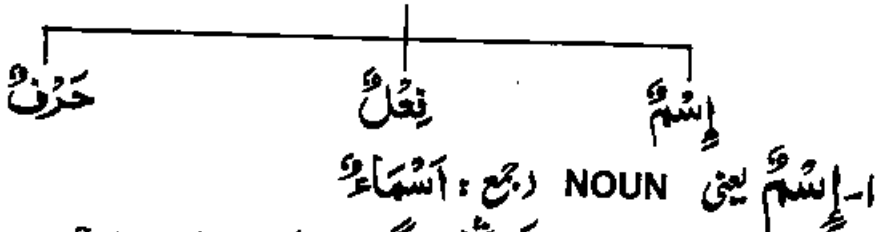
عربی زبان میں، لفظ کو کَلِمَة کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مُفْرَد ہے۔

عربی زبان میں کَلِمَات یعنی الفاظ Words تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

مُفْرَد کَلِمَة



۱۔ اسم یعنی NOUN (جمع : اَسْمَاءُ)
اسم وہ لفظ ہے، جس سے کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام معلوم ہو اور جس سے زمانہ ظاہر ہوتا ہو۔ مثلاً مَسْجِدٌ، رَیْدٌ، کِتَابٌ۔

۲۔ فعل یعنی VERB (جمع اَفْعَالُ)
فعل وہ لفظ ہے، جو کسی کام کے ہونے کو، کسی خاص زمانے کے تعین کے ساتھ، ظاہر کرے۔ مثلاً

ذَهَبَ : وہ گیا ، فَعَلَ : اس نے کیا ، أَكَلَ : اس نے کھایا

۳۔ حرف یعنی Prepositions (جمع حُرُوفُ)

حرف وہ لفظ ہے، جو اپنا مفہوم دینے کے لیے، اسم یا فعل یا دونوں کا متاج ہو۔ یہ

ایک حرفی، دو حرفی، سہ حرفی بھی ہوتے ہیں مثلاً
اَلِیٰ یٰنَک ، مِنْ ءِ سَ ، عَلٰی = اوپر

اسم کو پہچاننے کے بعض طریقے

۱۔ اسم پر لام تعریف "ال" آسکتا ہے۔

جیسے اَلْحَمْدُ ، اَلْكِتَابُ ، الرَّسُولُ ، الْعَزِيزُ ، وغیرہ جب کہ فعل پر کبھی "ال" نہیں آتا (الایہ کہ ضرورت شرعی ہو)۔

۲۔ اسم پر "تنوین" آسکتی ہے۔

جیسے کتابُ ، کتابًا ، کتابِ ، مُسْلِمَاتُ ، یکہ فعل پر کبھی "تنوین" نہیں آتی۔

۳۔ اسم جمع مذکر سالم کے آخر میں "وَن" اور "اِیْن" آسکتا ہے۔

جیسے : مُؤْمِنُونَ ، مُسْلِمُونَ ، عَابِدُونَ ، سَاجِدُونَ وغیرہ۔ اور اسی طرح فعل پر بھی

آسکتا ہے۔ جیسے یَعْمَلُونَ ، تَعْلِمُونَ وغیرہ۔ اسم جمع مؤنث سالم کے آخر میں "اَتُ" یا "اِیْت" آتا ہے۔ جیسے : مُؤْمِنَاتُ ، مُسْلِمَاتُ۔

فعل کو پہچاننے کے بعض طریقے

۴۔ فعل "الف" (ہمزہ) سے شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے اَنْظُرْ ، اَذْبَحْ ، اَقْتُلْ ،

اَنْصُرْ ، اَضْرِبْ ، اَفْتَحْ ، اُكْرِمْ ، اِسْمَعْ وغیرہ۔

ہمزہ سے اسم بھی شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے : اَلْبَرُّ ، اَلْکَرُّ ، اَحْمَرُ وغیرہ

- ۵۔ فعل "ت" سے شروع ہو سکتا ہے۔ تَفَعَّلُ ، تَعَلَّمَ ، تَذَكَّرُ ، تَعَلَّمُونَ ، تَشْعُرُونَ ، تَسْتَهْزِئُونَ ، تَعْبُدُونَ ، تَسْجُدِينَ ، تَفْعَلَنَ ، تَحْقُظَنَ ، وغیرہ۔
- ۶۔ فعل "ن" سے شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے : نَفَعَلُ ، نُنْزِلُ ، نَشْرَحُ ۔
نُؤُونُ ، نَتَوَكَّلُ ، نَزِيدُ۔ اور اسم بھی جیسے : نُمِيؤُ۔
- ۷۔ فعل "یا" سے شروع ہو سکتا ہے جیسے يَفْعَلُونَ ، يَعْلَمُونَ ، يَفْتَرُونَ ، يَأْخُذُ ، يَأْكُلُ ، يَذْهَبُ ، يَضْرِبُ ، وغیرہ اور اسم بھی جیسے : يَأْسِرُ۔
- ۸۔ فعل ماضی کے آخر میں زبر ہوتا ہے۔ جیسے قَتَعَ ، ضَرَبَ ، نَصَرَ وغیرہ
- ۹۔ فعل مضارع صحیح کے آخر میں زبر، پیش اور جزم ہو سکتا ہے۔ لیکن فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی۔ جیسے : يَفْتَحُ ، لَنْ يَفْتَحَ ، لَمْ يَفْتَحْ وغیرہ۔
- ۱۰۔ فعل امر کے آخر میں جزم آتا ہے۔
جیسے اِفْتَحْ ، اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ ، قُلْ وغیرہ۔
- ۱۱۔ فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی، البتہ جب فعل کا آخر ساکن ہو اور اسے اگلے لفظ سے ملانا ہو تو زیر لگا کر متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے قُلِ اللّٰهُ۔
- ۱۲۔ فعل سے پہلے "س" یا "سَوْفَ" آ سکتا ہے جیسے سَيَعْلَمُونَ ، سَوْفَ تَعْلَمُونَ
- مشق : مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسماء اور افعال کو پہچان کر قوسین میں لکھیے۔

مَنَافِعُ ()	الْبَيْتُ ()	جَعَلْنَا ()	مُخْبِتِينَ ()
أَجَلٌ ()	الْعَيْنُ ()	أَسْلَمُوا ()	الَّذِينَ ()
أَذْكُرُوا ()	يُفْقُونَ ()	صَابِرِينَ ()	هَذَا ()
وَجِبَتْ ()	خَيْرٌ ()	قُلُوبُهُمْ ()	ذَكَرَ ()
يَنَالُ ()	يُدَافِعُ ()	حَقٌّ ()	مُنْكَرٌ ()
مُحْسِنِينَ ()	يُجِبُ ()	بَيْعٌ ()	عَادٌ ()

مشق

سورۃ فاتحہ کے الفاظ پر غور کیجیے۔ اور اس سورت میں پائے جانے والے
(۱۶) اَسماء ، (۴) اَفعال اور (۳) حروف کو انگ کیجیے۔

اَسماء (۱۶)	اَسماء	اَفعال (۴)
۱۔	۹۔	۱۔
۲۔	۱۰۔	۲۔
۳۔	۱۱۔	۳۔
۴۔	۱۲۔	۴۔
۵۔	۱۳۔	حروف (۳)
۶۔	۱۴۔	۱۔
۷۔	۱۵۔	۲۔
۸۔	۱۶۔	۳۔

سبق نمبر ۴

اِسْمِ نَكْرَةٍ اور اِسْمِ مَعْرِفَةٍ

اِسْمِ نَكْرَةٍ (Common Noun)

اسم نکرہ، غیر معین، غیر معروف، عام چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ، سے مراد ایک کتاب یا کوئی کتاب ہے۔

اِسْمِ مَعْرِفَةٍ (Definite Noun)

اسم معرفہ کسی معین چیز پر دلالت کرتا ہے۔ یہ اسم کسی معروف یعنی جانے پہچانے، خاص شخص یا چیز یا جگہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً لاہور، ایک خاص شہر کا نام ہے یہ اسم معرفہ ہے۔ اسم معرفہ کی سات (۷) قسمیں ہیں۔
ذکر آگے آ رہا ہے۔

مشق

اگلے صفحے پر ایک چارٹ دیا گیا ہے۔ سُورَةُ الْمَائِدَةِ سے، اسمائے نکرہ اور اسمائے معرفہ تلاش کیجیے۔ اور پیچھے دیے ہوئے خانوں میں لکھیے۔
یاد رکھیے کہ اس کتاب سے آپ صرف اس صورت میں صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ اس کی قرآنی مشقوں پر بھرپور توجہ دیتے جائیں۔ اس طرح آپ قرآنی الفاظ سے بتدریج مانوس ہوتے چلے جائیں گے۔

اَسْمَاءُ مَعْرُوفَةٌ	اَسْمَاءُ نَكِيرَةٌ
۱۔	۱۔
۲۔	۲۔
۳۔	۳۔
۴۔	۴۔
۵۔	۵۔
۶۔	۶۔
۷۔	۷۔
۸۔	۸۔
۹۔	۹۔
۱۰۔	۱۰۔
۱۱۔	۱۱۔
۱۲۔	۱۲۔
۱۳۔	۱۳۔
۱۴۔	۱۴۔
۱۵۔	۱۵۔
۱۶۔	۱۶۔
۱۷۔	۱۷۔
۱۸۔	۱۸۔

سبق نمبر ۵

اسم معرفہ کی سات (۷) قسمیں

۱۔ اسم علم (Proper Noun)

کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا ذاتی نام، علم کہلاتا ہے۔ اسم علم، اپنی ذات ہی میں خاص یعنی معروفہ ہوتا ہے۔

جیسے آدم، خالہ، لاهور، اسلام آباد

۲۔ اسم معرف باللام :

اسم نکرہ سے پہلے لام تعریف، (ال)، لگا کر عام اسم، کو خاص اسم، بنایا جاتا ہے۔
ایسا اسم معرف باللام کہلاتا ہے۔ جیسے کتاب سے اَلْكِتَاب۔

۳۔ اسم ضمیر :

اسم ضمیر وہ اسم معرف (خاص) ہے جو اسم علم کی جگہ استعمال کیا جائے۔ یہ متکلم بھی ہو سکتا ہے۔ حاضِر، بھی اور غائب، بھی۔ چونکہ یہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے، لہذا معرفہ ہوتا ہے۔

جیسے اَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، هُوَ (وہ)، أَنْتَ (تُو)

۴۔ اسم اشارہ :

اسم اشارہ وہ اسم ہے، جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔
جیسے هَذَا (یہ)، ذَلِكَ (وہ)، اُولَئِكَ (وہ) وغیرہ
اسم اشارہ بھی، چونکہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے اس لیے معرفہ ہوتا ہے۔

۵۔ اِسْمُ مَوْصُول :

اسم موصول وہ اسم ہے جس کا مطلب ایک پورا جملہ ظاہر کرے۔ جیسے اَلَّذِي، اَلَّتِي، اَلَّذِيْنَ
اسم موصول بھی معرف ہوتا ہے۔ اسم موصول کے بعد ایک پورا جملہ ملایا جاتا ہے۔ جسے ”صِلَّة“ کہتے ہیں۔

۶۔ اِسْمُ مُنَادِي :

منادی، وہ اسم ہے جس کو پکارا جائے۔ یہ بھی نکرہ اسم کو، معرف میں تبدیل کر دیتا ہے
مثلاً آپ ایک ٹرک کے کو پکار رہے ہیں۔ تو وَلَدُكَ کے بجائے ”يَا وَلَدُكَ“ کہیں گے یا
آدمی کو يَا رَجُلُ کہہ کر آواز دیں گے۔ چونکہ آپ ایک ”مخصوص ٹرک“، یا ”مخصوص آدمی“
کو آواز دے رہے ہیں، اس لیے یہ نکرہ اسم بھی، معرف (خاص) بن گیا ہے۔ مختصر یہ کہ حرف
نداء، اپنے منادی کو معرف بنا دیتا ہے۔

۷۔ اِسْمُ مُضَاف :

بعض اوقات دو (۲) اسموں کو ملا کر مُرَكَّب بنایا جاتا ہے۔ ایسے مُرَكَّب کی ایک قسم
مُرَكَّب اضافی ہے۔ اس کا پہلا اسم مُضَاف اور دوسرا مُضَافُ اِلَيْهِ کہلاتا ہے۔ مُضَاف
بھی، مُضَافُ اِلَيْهِ سے نسبت کی وجہ سے ”مَعْرِفہ“، (خاص) بن جاتا ہے، بشرطیکہ مُضَاف
الیه بھی معرف ہو۔ مثلاً: عَلَامٌ، نکرہ ہے۔ لیکن آپ عَلَامٌ زَيْدٌ (زید کا غلام) کہیں
گے تو یہاں ایک ”خاص غلام“ مراد ہے۔ اس لیے یہ غلام جو مُضَاف ہے، وہ بھی ”مَعْرِفہ“
بن گیا ہے۔

غور کیجیے۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں سارے مُضَاف، مَعْرِفہ بن گئے ہیں۔

عَلَامٌ زَيْدٌ : زید کا غلام : عَلَامَةُ : اُس کا غلام

عَلَامٌ اَلَّذِيْ عِنْدَكَ : اُس شخص کا غلام، جو آپ کے پاس ہے۔

کِتَابُ هَذَا التِّلْمِیْدُ : اس شاگرد کی کتاب
نوٹ : البتہ اگر مضاف الیہ، نکرہ ہو تو مضاف نکرہ ہی رہتا ہے، جیسے : کتاب رَحُلٍ : ایک آدمی کی کتاب۔ اس مثال میں مضاف کتاب ہے اور نکرہ ہی ہے۔

اِسْمِ نِکِرَہ سے اِسْمِ مَعْرِفَہ

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

یہ اِسْمِ نِکِرَہ کو، اَلْ، لگا کر معرف بنانے کی مثالیں ہیں۔ یاد رہے کہ تَلْفِظ میں لام کی آواز بالکل نہ لکھنے پائے اور حروفِ شَمْسِ مُشَدَّد ہو کر دوبار پڑھے جائیں اور اِم کے آخر میں دو پیش کے بجائے ایک رہ جائے۔

اِسْمِ نِکِرَہ	حروفِ شَمْسِ سے اِسْمِ مَعْرِفَہ بِاللَّام
ت سے تِلْمِیْدٌ : کوئی شاگرد	اَلتِّلْمِیْدُ : خاص شاگرد
ث سے ثَابِتٌ : ایک ٹھہرنے والا	اَلثَّابِتُ : خاص ٹھہرنے والا
د سے دُعَاؤُ : ایک دُعا	اَلدُّعَاؤُ : خاص دُعا
ذ سے ذَنْبٌ : ایک گناہ	اَلذَّنْبُ : خاص گناہ
ظ سے ظُلْمٌ : ایک ظلم	اَلظُّلْمُ : خاص ظلم
ط سے طَیْرٌ : کوئی پرندہ	اَلطَّیْرُ : خاص پرندہ
ل سے لَفْظٌ : کوئی لفظ	اَللَّفْظُ : خاص لفظ
ن سے نَافِعٌ : فائدہ پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ : خاص نفع پہنچانے والا

مَعْرِفَ بِاللَّامِ کی مندرجہ ذیل مثالوں کے اعراب پر غور کیجئے اور ترجمہ پر توجہ فرمائیے۔

اسم نکرہ	نکرہ کا ترجمہ	اسم معرف باللّام	معرفہ کا ترجمہ
کِتَابٌ	ایک کتاب	اَلْکِتَابُ	خاص کتاب
رَسُولٌ	کوئی رسول	الرَّسُولُ	خاص رسول
وَلَدٌ	ایک لڑکا	اَلْوَلَدُ	خاص لڑکا
صَنَمٌ	ایک بت	اَلصَّنَمُ	خاص بت
عَبْدٌ	کوئی غلام	اَلْعَبْدُ	خاص غلام

قاعدہ

۱۔ اسم نکرہ کا ترجمہ کوئی کسی، ایک یا اسی طرح کے ملتے جلتے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک غیر معین اسم ہے۔

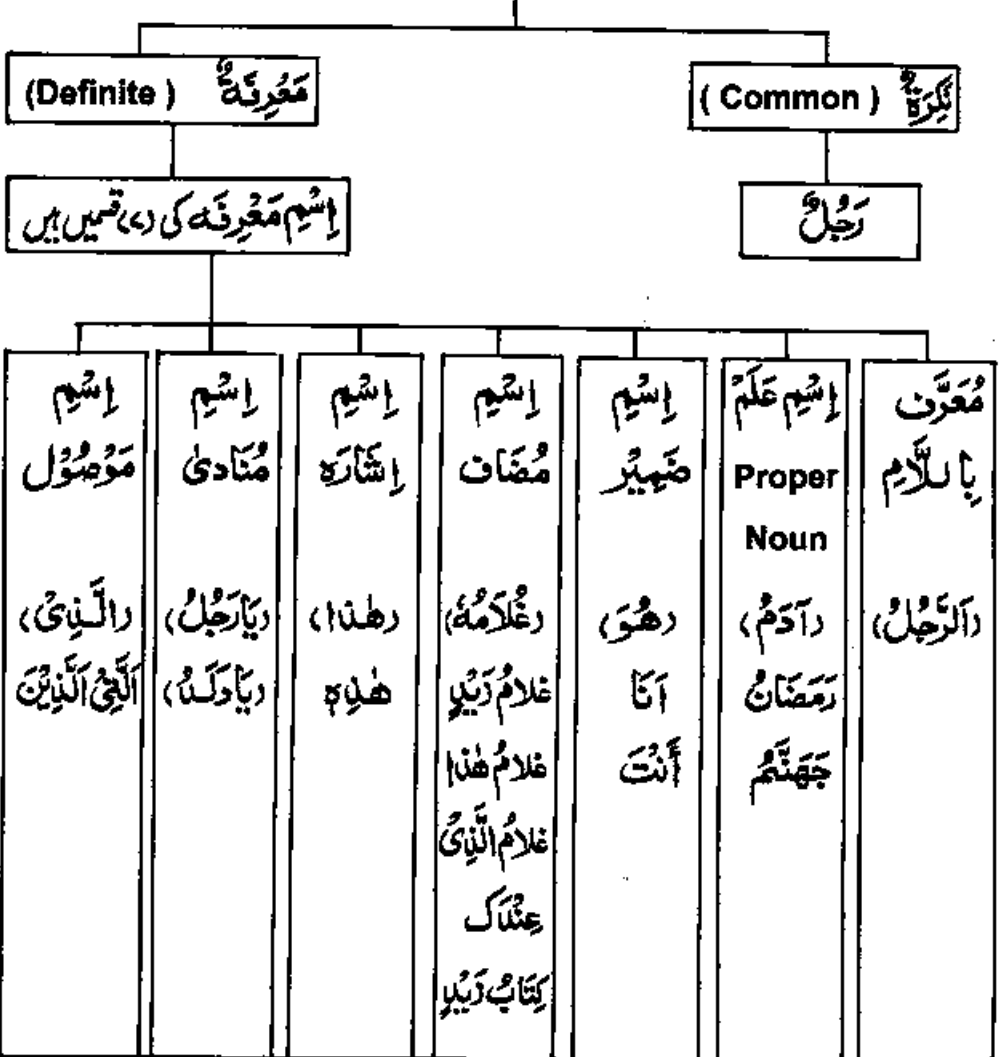
۲۔ نکرۃ اسم کے آخری حرف پر دو پیش آتے ہیں۔ اسم نکرہ کا اعراب، ثقیل اعراب (بجاری) ہوتا ہے۔

۳۔ اسم معرف باللّام کے آخری حرف پر صرف ایک پیش آتا ہے۔ دو پیش میں سے، ایک پیش نکال دیا جائے تو اسم کا اعراب ثقیل (بجاری) سے خفیف (ہلکا) ہو جاتا ہے۔

اسم کی قسمیں

(عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)

اسْمُ



مشق : سورة الاعراف میں سے، اسیم معرفہ کی ہر قسم کی، پانچ پانچ مثالیں تلاش کیجئے اور کاپی پر لکھیے۔

۱۔ اسیم علم (Proper) کی مثالیں :

۲۔ اسیم معرف باللام کی مثالیں :

۳۔ اسیم ضمیر کی مثالیں :

۴۔ اسیم اشارہ کی مثالیں :

۵۔ اسیم موصول کی مثالیں :

۶۔ اسیم منادی کی مثالیں :

۷۔ اسیم مضاف کی مثالیں :

مشق : سورۃ الاعراف ہی سے اٹھارہ ایسے اسمائے نکرہ تلاش کیجئے، جو حروفِ شمس سے شروع ہوتے ہوں۔ پھر ان اسمائے نکرہ کو اسمائے معرفہ میں تبدیل کیجئے۔

اسمائے معرفہ	(حروفِ شمس سے شروع ہونے والے) اسمائے نکرہ
	۱۔
	۲۔
	۳۔
	۴۔
	۵۔
	۶۔
	۷۔
	۸۔
	۹۔
	۱۰۔
	۱۱۔
	۱۲۔
	۱۳۔
	۱۴۔
	۱۵۔
	۱۶۔

سبق نمبر ۶

فعل کی قسمیں

فعل، کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔ فعل کے اندر، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔
فعل کی تفصیلات سبق نمبر ۸۷ میں آرہی ہیں۔ یہاں مختصر تعارف مطلوب ہے۔
زمانے کے اعتبار سے فعل، ماضی، مضارع، یا امر ہوتا ہے۔

جیسے : ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، اِذْهَبْ

۲۔ فاعل کے ذکر کے اعتبار سے فعل، معروف یا مجهول ہوتا ہے۔

جیسے : نَصَرَ ، نُصِرَ اور يَنْصُرُ ، يُنْصَرُ۔

۳۔ ضرورت مفعول کے اعتبار سے فعل، لازم یا مُتَعَدّی ہوتا ہے۔

جیسے : قَامَ ، جَلَسَ ، لازم ہیں اور جَعَلَ ، ذَبَحَ ، مُتَعَدّی ہیں۔

۴۔ حروفِ علت کے اعتبار سے فعل، صحیح یا مُعْتَلّ ہوتا ہے۔

جیسے : ذَهَبَ (سالم) ، أَكَلَ (مہموز) اور فَزَّ (مضاعف) افعال صحیح ہیں۔

اور وَعَدَا (مثال) ، قَالَ (أَجَوَف) اور خَشِيَ (ناقص) افعال مُعْتَلّ ہیں۔

۵۔ حروفِ مادہ کے اعتبار سے فعل، ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے۔

جیسے : ذَهَبَ ، نَصَرَ اور فَتَحَ وغیرہ افعال ثلاثی ہیں۔ اور سَلَسَلَ ،

ذَلَّزَلَ اور دَسَوَسَ وغیرہ افعال رباعی ہیں۔

۶۔ عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو، چھ (۶) مشہور ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، فَتَحَ ، سَمِعَ ، كَرَّمَ ، حَسِبَ۔

حُرُوف کی قسمیں

حُرُوف، وہ الفاظ ہیں، جو نہ اسم کی طرح، کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہیں، اور نہ ان میں، فِعْل کی طرح، کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں جو، اپنا مفہوم دینے کے لیے، اسم یا فعل کے محتاج ہوتے ہیں۔

(یہ الفاظ، مفہوم کے اعتبار سے حروف ہیں۔ اور حروفِ تہجی سے مختلف ہیں)۔
حُرُوف کی کئی قسمیں ہیں۔ حُرُوف کا تفصیلی ذکر قواعدِ زبانِ قرآنِ حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں مختصراً چند قسموں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱	حُرُوفِ جَزْر	جیسے: مِنْ، إِلَى، عَنْ، بِ، عَلَى وغیرہ
۲	حُرُوفِ اسْتِفْہَام	جیسے: هَلْ اور أ
۳	حُرُوفِ مُسْتَقْبِل	جیسے: سَ، سَوْفَ اور لَنْ
۴	حُرُوفِ مُشَبَّہ بِالْفِعْلِ	جیسے: إِنَّ، اِنَّ، لَکِنَّ، کَأَنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ
۵	حُرُوفِ عَطْف	جیسے: وَ، فَ اور ثُمَّ
۶	حُرُوفِ نَفِی	جیسے: مَا، لَا، لَمْ اور لَمَّْا وغیرہ
۷	حُرُوفِ تَنْبِیْہ	جیسے: اَلَا، اَمَّا اور هَا
۸	حُرُوفِ تَصْدِیْق	جیسے: بَلٰی، نَعَمْ وغیرہ
۹	حُرُوفِ شَرْط	جیسے: اِنْ، لَوْ وغیرہ
۱۰	حُرُوفِ اسْتِثْنَاء	جیسے: اِلَّا وغیرہ

سبق نمبر ۷

عَدَد کے لحاظ سے اِسْم کی تقسیم

عدد کے اعتبار سے، اسم کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱۔ وَاحِدٌ ۲۔ مُثَنًی ۳۔ جَمْعٌ

۱۔ اِسْمِ وَاحِدٍ The Singular Noun

مُسْلِمٌ، كِتَابٌ، قَلَمٌ وغیرہ واحد ہیں

۲۔ اِسْمِ مُثَنًی The Dual Noun

دو کو مُثَنًی کہتے ہیں۔ واحد سے مُثَنًی بنانے کے لیے الف اور نون یعنی 'اُن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + اُن = مُسْلِمَانِ : دو مسلمان

۲۔ كِتَابٌ + اُن = كِتَابَانِ : دو کتابیں

۳۔ قَلَمٌ + اُن = قَلَمَانِ : دو قلم

۳۔ اِسْمِ جَمْعٍ سالم The Sound Plural Noun

اسم جمع کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم جمع سالم کہلاتی ہے۔ اور دوسری جمع مُکَمَّر۔

جمع سالم میں واحد سے جمع بنانے کے لیے واؤ اور نون یعنی 'وَن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جمع سالم میں، واحد کے اصلی حروف، جوں کے توں برقرار رہتے ہیں۔

مثلاً

- ۱۔ مُسْلِمٌ + وَنَ = مُسْلِمُونَ = کئی مسلمان
 ۲۔ قَادِرٌ + وَنَ = قَادِرُونَ = قدرت رکھنے والے
 ۳۔ عَامِلٌ + وَنَ = عَامِلُونَ = عمل کرنے والے

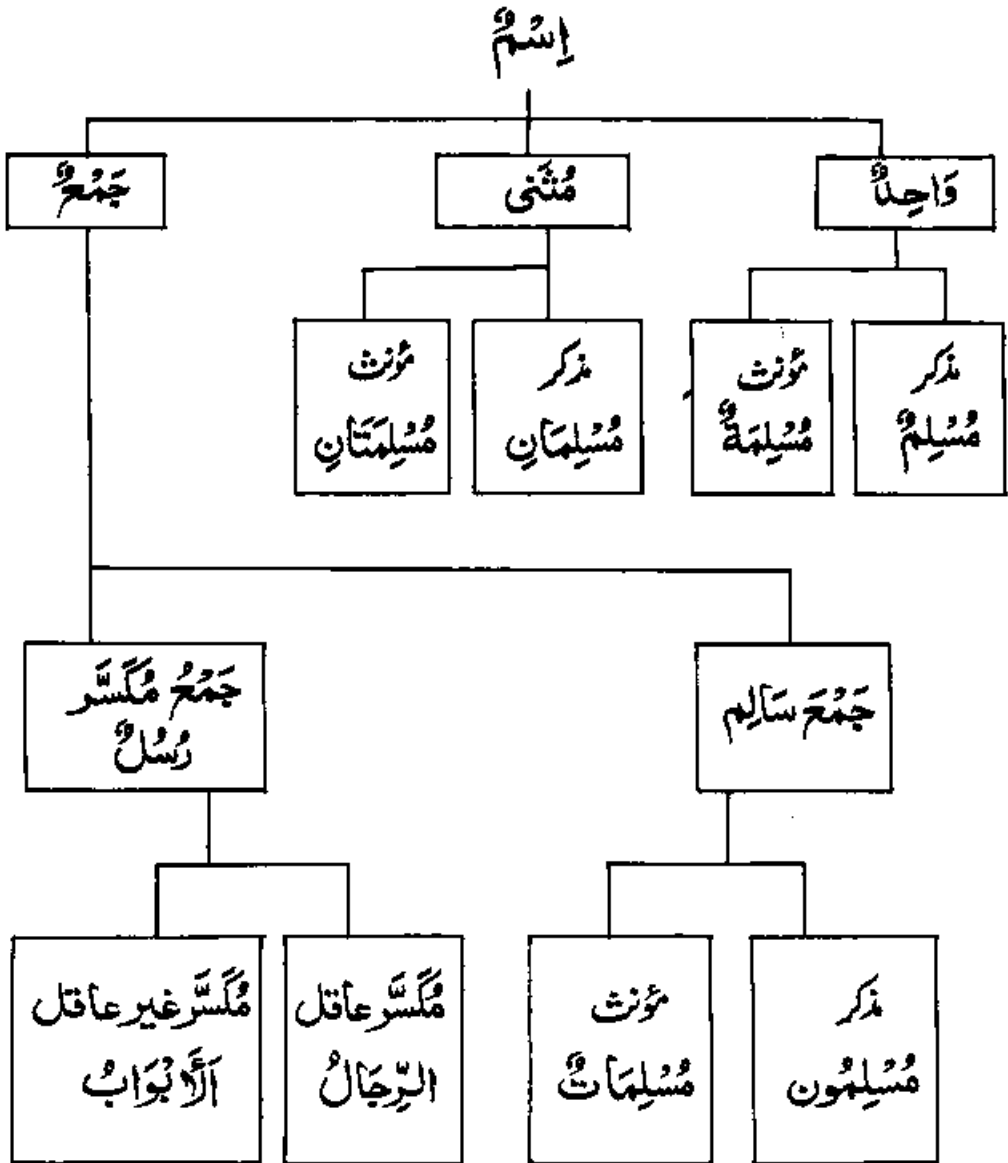
۴۔ اِسْمُ جَمْعٍ مُّكْسَرٍ The Broken Plural Noun

جمع سالم میں، ماؤں کے اصلی حروف، اپنی ترتیب کے ساتھ جوں کے توں رہتے ہیں۔ جمع بنانے کے لیے، اُن کے آخر میں وَنَ، آت وغیرہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل ترتیب حروف برقرار رہتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس، جَمْعُ مُّكْسَرٍ میں، اسم واحد کے اصلی حروف ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور ان کے درمیان حروف زائدہ، آجاتے ہیں یا پھر کسی کسی حرف کی کمی کر دی جاتی ہے۔

مثلاً:

- ۱۔ عَبْدٌ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، عِبَادٌ ہے، جو فِعَالٌ کے وزن پر ہے۔
 اس میں حرف ب کے بعد ”الف“ کا اضافہ کیا گیا ہے۔
 ۲۔ رُسُولٌ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، رُسُلٌ ہے، جو فُعُلٌ کے وزن پر ہے۔
 اس میں ایک حرف ”واو“ (و) کی کمی کر دی گئی ہے۔
 ۳۔ نَبِیٌّ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، أَنْبِیَاءُ کے وزن پر، اَنْبِیَاءُ ہے۔
 ۴۔ إِلَہٌ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، اَلْعِلَہُ کے وزن پر، اِلَہُہُ ہے۔
 ۵۔ عَمَلٌ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، اَفْعَالٌ کے وزن پر، اَعْمَالٌ ہے۔
 ۶۔ صَحِیْفَةٌ کی جَمْعُ مُّكْسَرٍ، فُعُلٌ کے وزن پر، صُحُفٌ ہے۔

عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم



جَمْعُ قِلَّتٍ اور جمع کثرت

جَمْعُ مُکَسَّر کی دو قسمیں ہیں۔ جَمْعُ قِلَّتٍ اور جَمْعُ کَثَرَت۔ جمع سالم مذکر اور جمع سالم مؤنث دونوں ”ال“ کے بغیر جمع کثرت ہی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

جَمْعُ قِلَّتٍ :

جَمْعُ قِلَّتٍ تین سے دس (۳-۱۰) کی تعداد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے جمع قلت استعمال نہیں ہوتی، بلکہ جمع کثرت استعمال کی جاتی ہے۔ جَمْعُ قِلَّتٍ کے صرف چار اوزان ہیں۔ جو یہ ہیں۔

- ۱۔ اَفْعُلُ (رَأْنَهْرُ، أَبْحُرُ) ۲۔ اَفْعَالُ (أَصْحَابُ، أَشْخَاصُ)
- ۳۔ اَفْعِلَةٌ (أَسْلِحَةٌ، أَلْسِنَةٌ) ۴۔ فَعْلَةٌ (رَفِئِيَّةٌ، غِلْمَةٌ)

جمع کثرت :

دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے، جمع کثرت کے اوزان استعمال ہوتے ہیں۔ جَمْعُ مُکَسَّر کے (۳۰) تیس سے زیادہ اوزان ہیں۔ ان میں صرف چار جَمْعُ قِلَّتٍ کے ہیں اور باقی تمام جمع کثرت کے ہیں۔ علاوہ ان میں جمع کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے جمع سالم بھی ”ال“ کے بغیر استعمال کی جاتی ہے۔

- ۱۔ جمع مذکر سالم (ال کے بغیر) جیسے : ضَارِبُونَ
- ۲۔ جمع مؤنث سالم (ال کے بغیر) جیسے : ضَارِبَاتُ
- ۳۔ چار اوزان کے علاوہ، جَمْعُ مُکَسَّر کے باقی تمام اوزان رُبْعِ اوقات، جمع قلت کے بجائے، جمع کثرت استعمال کی جاتی ہے۔
- جیسے قرآن میں ثَلَاثَةُ أَقْرَاءَ کے بجائے ثَلَاثَةٌ قُرُوءٌ استعمال ہوا ہے)

اسم جمع اور شبہ جمع

اسم جمع : (The Collective Noun)

اسم جمع، ایسا مفرد اسم ہے، جو معنوی اعتبار سے جمع ہے۔ لیکن ظاہری اعتبار سے واحد ہے۔ دراصل یہ ایک گروہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
جیسے : خَیْلٌ ، قَوْمٌ ، رَهْطٌ ، جَيْشٌ ، حِزْبٌ

شبہ جمع :

شبہ جمع، ایسا اسم ہے، جو جمع کے معنی کو ظاہر کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
ایک ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتی ہے اور دوسری غیر ذوی العقول کے لیے۔
غیر ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :
جیسے ذَرَقَةٌ کی جمع، ذَرَقٌ ہے اور ثَمَرَةٌ کی جمع ثَمَرٌ ہے۔
یہ غیر ذوی العقول کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔
واحد کے آخر میں، ة ہوتی ہے۔ اور جمع میں حذف کر دی جاتی ہے۔

ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :

ذوی العقول کے لیے، جمع میں یا ئے نسبتی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔
جیسے الذُّؤْمِی (ایک رومی) کی جمع، الذُّؤْمُ (کئی رومی) ہے۔
اور الْمَجُوسِی (ایک مجوسی) کی جمع، الْمَجُوسُ (کئی مجوسی) ہے۔

سبق نمبر ۸

وَزْنٌ اور مَوْزُون

عربی زبان میں، ہر لفظ کا وزن ہوتا ہے، وزن کی جمع اَوْزَان ہے۔ اشیاء کو تولنے کے لیے آپ کلو، سیر اور پاؤنڈ کے وزن (دباٹ) استعمال کرتے ہیں۔ الفاظ کو تولنے کے لیے اَفْعَالٌ، فُعَالٌ، فَعَالٌ، فَعُولٌ وغیرہ ”اَوْزَان“ استعمال کرتے ہیں۔

وَزْن (The Measure) کے مساوی لفظ کو ”مَوْزُون“ کہتے ہیں۔ دراصل تولی ہوئی چیز، مَوْزُون (The Measured) کہلاتی ہے۔

پہلی مثال:

اَفْعَالٌ ایک ”وَزْن“ ہے۔ اس وزن پر ”مَوْزُون“ الفاظ، اَوْزَانٌ، اَصْحَابٌ، اَرْبَابٌ، اَقْلَامٌ، اَشْعَارٌ، اَخْلَاقٌ وغیرہ ہیں۔

دوسری مثال:

فَعَالٌ ایک وَزْن ہے۔ اس وَزْن پر ”مَوْزُون“ الفاظ کَلَابٌ، صِيَامٌ، نِيَابٌ، قِيَامٌ، ظِلَالٌ، حَسَانٌ، حَبَالٌ، شِدَادٌ وغیرہ ہیں۔

عربی زبان کے طالب علم کو، اوزان کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جمع مُکسَّر کے مختلف اوزان

جمع مُکسَّر، مختلف اوزان پر آتی ہے۔ اردو میں بھی بہت سے الفاظ مستعمل ہیں۔ چند مشہور اوزان دیے جا رہے ہیں۔ ان اوزان کی روشنی میں، اگلی مشق کیجئے۔

اوزان	جمع مُکسَّر موزون الفاظ کی تین مثالیں
۱۔ اَفْعَالٌ	قَلَمٌ (اَقْلَامٌ)، رَبٌّ (اَرْبَابٌ)، صَاحِبٌ (اَصْحَابٌ)
۲۔ يَفْعَالٌ	عَبْدٌ (عِبَادٌ)، حَبْلٌ (حِبَالٌ)، كَيْسٌ (كَيْسَاتٌ)
۳۔ نَعُولٌ	قَلْبٌ (قُلُوبٌ)، نَجْمٌ (نُجُومٌ)، بَيْتٌ (بُيُوتٌ)
۴۔ اَفْعِلَةٌ	إِسَانٌ (اَلِئْسَنَةُ)، سِلَاحٌ (اَسْلِحَةٌ)، هِلَالٌ (اَهْلَةٌ)
۵۔ اَفْعِلَاءٌ	عَبِيٌّ (اَعْبِيَاءٌ)، وَلِيٌّ (اَوْلِيَاءٌ)، حَبِيبٌ (اَحْبِبَاءٌ)
۶۔ نَعْلَاءٌ	شَاعِرٌ (شُعَرَاءٌ)، عَلِيمٌ (عُلَمَاءٌ)، فَقِيرٌ (فُقَرَاءٌ)
۷۔ نَعْلٌ	رَسُولٌ (رُسُلٌ)، كِتَابٌ (كُتُبٌ)، أَسَدٌ (أُسْدٌ)
۸۔ نَعَلٌ	سُنَّةٌ (سُنَنٌ)، أُمَّةٌ (أُمَمٌ)، سُورَةٌ (سُورٌ)
۹۔ نَعْلٌ، نَعْلِيٌّ	إِحْيَاءٌ (رُحَى)، قَرْيَةٌ (قُرَى)، عَلِيًّا (عَلَى)
۱۰۔ نَعْلِيٌّ	مَرِيضٌ (مَرْضَى)، قَتِيلٌ (قَتْلَى)، أَسِيرٌ (أَسْرَى)
۱۱۔ فَعْلٌ	شَرٌّ (شَرَرٌ)، عِمَادٌ (عَمَدٌ)
۱۲۔ فِعْلٌ	بَيْعٌ (بَيْعٌ)، شَيْعَةٌ (رَشِيعٌ)، قِطْعَةٌ (قِطَعٌ)
۱۳۔ فَعْلَانٌ	حُوتٌ (حَيْتَانٌ)، غُلَامٌ (غُلَمَانٌ)، جَارٌ (جَيْرَانٌ)
۱۴۔ فُعْلَانٌ	بَلَدٌ (بُلْدَانٌ)، رَاهِبٌ (رُهَبَانٌ)، شَجَاعٌ (رَشْجَعَانٌ)

۱۵۔ فَعَلَهُ	سَاحِرٌ (سَحَرَهُ)، فَاجِرٌ (فَجَرَهُ)، كَاذِبٌ (كَفَرَهُ)
۱۶۔ فَعَلْتُ	رَاكِعٌ (رُكِعَ)، غَارِيٌّ (غُرِيَّ)، شَارِعٌ (شُرِعَ)
۱۷۔ فُعَالٌ	كَافِرٌ (كُفِّرَ)، ذَارِعٌ (زُرِعَ)، عَامِلٌ (عُمِّلَ)
۱۸۔ فَعَلَهُ	فَتَى (فَتِيَّةٌ)، آخٍ (إِخْوَةٌ)، غَزَالٌ (غَزَلَةٌ)
۱۹۔ أَفْعَلُ	رَجُلٌ (رَأْجُلٌ)، نَفْسٌ (أَنْفُسٌ)، بَحْرٌ (أَبْحُرُ)
۲۰۔ فَعِيلٌ	نِعْمَةٌ (نُعِيْمٌ)، نَحْلَةٌ (نَحِيلٌ)، حِمَارٌ (حَمِيرٌ)
۲۱۔ فَوَاعِلُ	كَاعِبٌ (كَوَاعِبٌ)، كَاغِرَةٌ (كَوَاغِرٌ)، قَاعِدَةٌ (قَوَاعِدُ)
۲۲۔ فَعَائِلُ	خَبِيئَةٌ (خَبَائِثٌ)، خَزِينَةٌ (خَزَائِنٌ)، قَبِيلَةٌ (قَبَائِلُ)
۲۳۔ أَفْعَالُ	أَرْدَلٌ (أَرْدَلٌ)، أَكْبَرٌ (أَكْبَرٌ)، أَسُورَةٌ (أَسَاوِرُ)
۲۴۔ أَفْعَائِلُ	أُسْطُورَةٌ (أَسَاطِيرُ)، حَدِيثٌ (أَحَادِيثُ)، إِبْرِيْقٌ (أَبَارِيْقُ)
۲۵۔ فَعَائِلُ	سَلْسِلَةٌ (سَلَسِلٌ)، سُنْبَلَةٌ (سَنَابِلُ)، دَرْهَمٌ (دَرَاهِمُ)
۲۶۔ مَفَاعِلُ	مَنْزِلٌ (مَنَازِلُ)، مَسْجِدٌ (مَسَاجِدُ)، مِرْفَقٌ (مِرْفَاقُ)
۲۷۔ فَعَائِلَةٌ	أُسْتَاذٌ (أَسَاتِذَةٌ)، تَلْمِيزٌ (تَلَامِيذَةٌ)، مَلِكٌ (مَلَائِكَةٌ)
۲۸۔ فَعَائِلُ	قِرْطَاسٌ (قِرَاطِيسُ)، خَنْزِيرٌ (خَنَازِيرُ)، شَيْطَانٌ (شَيَاطِينُ)
۲۹۔ مَفَاعِلُ	مَصْبَاحٌ (مَصَابِيحُ)، مِفْتَاحٌ (مِفْتَاحَاتُ)، مَوْزُونٌ (مَوَازِينُ)
۳۰۔ مُتَفَرِّقُ	إِبْنٌ (بَنُونَ)، بَيْتٌ، ابْنَةٌ (بَنَاتٌ)، بَيْتَانِ، إِمْرَأَةٌ
	(نِسَاءٌ، نِسْوَةٌ)، عَرَبِيٌّ، أَبْيَضُ (بَيْضٌ)، غِلَافٌ (غُلْفٌ)

۱۔ بعض اُسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'أَفْعَال' کے وزن پر آتی ہے:
 اُفْعَالُ جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں : ۱۔ قَلَمٌ کی جَمْعُ مُکَسَّرٌ اَمْلَکٌ ہے۔
 ب۔ رَبٌّ کی جَمْعُ مُکَسَّرٌ اَرْبَابٌ ہے۔
 ت۔ صَاحِبٌ کی جَمْعُ مُکَسَّرٌ اَصْحَابٌ ہے۔

تنبیہ : جَمْعُ مُکَسَّرٌ اَفْعَالُ کے وَذْنُ پڑاتی ہے اور مَضْنَدُ اِفْعَالُ کے وَذْنُ پر آتا ہے۔ ان دونوں کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔ اکثر لوگ اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے۔
 ہَمْزہ سے شروع ہونے والے واحد اسماء کی جمع، اگر اَفْعَالُ کے وَذْنُ پر آئے تو دو ہَمْزہ مل کر مَدّ میں بدل جاتے ہیں۔

جیسے : اَدَبٌ کی جمع اَدَابٌ اور اَلَمٌ کی جمع اَلَامٌ اور اَثَرٌ کی جمع اَثَارٌ۔
 مشتق : مندرجہ ذیل اَسْمَاءُ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور اَفْعَالُ کے وَذْنُ پر ان کی جَمْعُ مُکَسَّرٌ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا دیکھ لیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکَسَّرٌ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکَسَّرٌ
اُنُقٌ	آسمان کا کنارہ	بُرٌّ	نیک آدمی	جَمْعُ مُکَسَّرٌ	
یَبُکْرٌ	کنواری	ذِکْرٌ	ذکر		
یَتْرِبٌ	ہم عمر دوست	سُوقٌ	بازار		
صِخْتُ	پراگندہ خشک تر	نَهْرٌ	نہر		
شَخْصٌ	شخص	عَمَلٌ	عمل		
شَرِیفٌ	شریف	حِزْبٌ	گروہ		
عُنُقٌ	گردن	شِعْرٌ	شعر		
سَبَبٌ	ذریعہ	وِزْرٌ	بوجھ، بار		

وَتَتْ	وقت	خَبَرٌ	خبر
جَبْرٌ	یہودی عالم، دانا	أَصِيلٌ	شام کا وقت
أُذُنٌ	کان	بَصْرٌ	آکھ، بصارت
ثَقُلُ	بوجھ، وزن	جَدَتْ	قبر
حُطِبٌ	اسی سال یا زمانہ دراز	حُلُمٌ	خواب جماع
حَيٌّ	زندہ علم و ہوش والا	دُبُرٌ	پشت

۲۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّر 'فَعِيل' کے وزن پر آتی ہے:

- ۱۔ تَخْلَةٌ (دھڑکا درخت)، کی جَمْع مُکَسَّر تَخِيلٌ ہے۔
جَمَارٌ (گدھا)، کی جَمْع مُکَسَّر حَمِيرٌ ہے۔

نوٹ: بعض الفاظ کی ایک سے زیادہ جمع آتی ہے۔ جیسے نَهْرٌ کی جمع أَنْهَارٌ اور أَنْهَرٌ اور بَحْرٌ کی جمع أَبْحَارٌ، أَبْحَرٌ اور بُحُورٌ وغیرہ

۳۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّر 'فِعَال' کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ۱۔ عَبْدٌ کی جَمْع مُکَسَّر عَبَادٌ ہے۔
ب حَبَلٌ (رستی) کی جَمْع مُکَسَّر حَبَالٌ ہے۔
ث عَظِيمٌ کی جَمْع مُکَسَّر عِظَامٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے۔ ان کے معنی یاد کیجئے اور فِعَال کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا دہوئیے۔

اسم واحد	اردو معانی	جمع مکسر	اسم واحد	اردو معانی	جمع مکسر
جَفْنَةٌ	پیالہ	سَهْمٌ	تیر	جَمْعُ مَكْسَرٍ	
بَقْلَةٌ	نجر	عَظْمٌ	ہڈی		
كَبِيرٌ	بڑا	صَغِيرٌ	چھوٹا		
خَيَمَةٌ	خیمہ	رَبِيشَةٌ	لوک قلم (Nib)		
خَيْرٌ	مجلاتی	ظِلٌّ	سایہ		
رَقَبَةٌ	گردن	قَائِمٌ	ٹھہرنے والا		
غَلِيظٌ	مستحکم مضبوط	رَمَحٌ	تیر		
رَحْلٌ	سجاولہ	دُهْنٌ	لکھن، تیل		
دَارٌ	گھر	خَفِيفٌ	ہلکا		
بَحْرٌ	سمندر	ثَوْبٌ	کپڑے		
كَرِيمٌ	معزز، باوقار	صَوْمٌ	روزہ		
شَدِيدٌ	مضبوط زور آور	رَهْنٌ	ضمانت		
جَبَلٌ	پہاڑ	خَصَمٌ	جھگڑا کرنیوالا		
حَسَنٌ	خوبصورت نیک	كَلْبٌ	کُتا		

۴۔ بعض اُسماء کی جمع مُکسّر، فُعْلَانُ، کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ا۔ بَلَدًا (دک، وطن) کی جمع مُکسّر بُلْدَانٌ ہے۔
 ب۔ رَاہِکَ (پادری) کی جمع مُکسّر رُہْبَانٌ ہے۔
 ت۔ شُجَاعًا (بہادر) کی جمع مُکسّر شُجَعَانٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلَانُ کے وزن پر ان کی جمع مُکسّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکسّر	اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکسّر
رَاکِبٌ	سوار	اَقَمَی	اندھا		
حَمَلٌ	بکری کا بچہ	فَارِسٌ	گھوڑا سوار		
تَضِیْبٌ	کانٹا ہونی شاخ	دَکْرٌ	مرد		
سَرِیْعٌ	تیز چلنے والی				

۵۔ بعض اُسماء کی جمع مُکسّر، فُعُولٌ، کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ا۔ قَلْبٌ (دل) کی جمع مُکسّر قُلُوبٌ ہے۔
 ب۔ شَهِدٌ (گواہ) کی جمع مُکسّر شُهَدَآءُ ہے۔
 ت۔ نَجْمٌ (ستارہ) کی جمع مُکسّر نَجُومٌ ہے۔
 نوٹ: مُضَاعَف اسماء کی جمع میں، اِذْغَام کھل جاتا ہے۔ جیسے قَلْبٌ کی جمع قُلُوبٌ اور حَدٌّ کی جمع حُدُودٌ۔

مشق : مندرجہ ذیل اَسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعال کے وزن پر ان کی جَمْع مَکسَر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مَکسَر	اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مَکسَر
خِذْرٌ	پردہ	قَرُونٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
جُنْدٌ	سپاہی	ذَنْبٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
نَجْمٌ	تارہ	سَقْفٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
شَحْمٌ	چربی	رَاقِدٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
بَيْتٌ	گھر	وَجْدٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
حَدٌّ	حد	أَلْفٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
ذَكَرٌ	مرد	رَأْسٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
رَجْمٌ	پتھر مارنا	جَنْبٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
حَرْفٌ	کنارہ		اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
جَبَبٌ	گریبان سینہ	چَدْعٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
أَجْرٌ	اجر	قَنْنٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
أَمْرٌ	حکم	شَيْخٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
زَيْجٌ	تیل	نَفْسٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	
نَذْرٌ	نذر، منت	مَلِكٌ	اردو معانی	جَمْع مَکسَر	

۶۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّر 'فَعْلَةٌ' کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ا۔ سَاحِرٌ (جادوگر) کی جَمْع مُکَسَّر سَحَرَةٌ ہے۔
 ب۔ قَاحِرٌ (بدکار) کی جَمْع مُکَسَّر قَجَرَةٌ ہے۔
 ت۔ کَافِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر کَفَرَةٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعْلَةٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا دھویے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
سَافِرٌ	کھنٹے والا		طَائِفٌ	طاب علم	
مَخَافِئٌ	داروغہ، نگہبان		حَافِظٌ	محافظ، نگران	
حَافِئٌ	پوتا		بَازٌ	نیک، متقی	
كَاتِبٌ	کھنٹے والا		ظَالِمٌ	ظالم	

۷۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّر 'أَفْعَلَةٌ' کے وزن پر آتی ہے:

- اَفْعَلَةٌ بھی جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
 مثالیں: ا۔ لِسَانٌ (زبان) کی جَمْع مُکَسَّر اَلْسِنَةٌ ہے۔
 ب۔ اِلَہٌ کی جَمْع مُکَسَّر اِلِهَةٌ ہے۔
 ت۔ وَادٍ (وادی) کی جَمْع مُکَسَّر اَوْدِيَةٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور اَفْعَلَةٌ کے وزن پر ان

کی جمع مُکْسَرٌ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

نوٹ: ہر ھِلاَلٌ کی جمع آھِلَکٌ بنتی ہے۔ لیکن اہل زبان، دِلاَمٌ ملا کر آھِلَکٌ کہتے ہیں۔ اسی پر، أَحِبَّةٌ، أَكِيَّةٌ، أَيْمَنَةٌ، أَشِدَّةٌ، أَجْدَدٌ وغیرہ کو قیاس کیجئے۔
مُضَاعَفٌ میں جمع أَفْئِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جمع مُکْسَرٌ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جمع مُکْسَرٌ
وِعَامٌ	برتن	سِلَاحٌ	ہتھیار		
فَوَادٌ	دل، باطن	مَتَاعٌ	اسباب، گھر، عیال		
جَنَاحٌ	پر، بازو	عَمُوْدٌ	ستون		
جِذَاءٌ	جوتے	رَهِيْفٌ	روٹی		
طَعَامٌ	کھانا	وِلَالٌ (ھَلٌّ)	نیا چاند	أَمَلَةٌ	
شَجِيحٌ (شَحْرٌ)	بخیل، حریص	جَبِيْنٌ (جَبْنٌ)	پیٹ کے اندر کا کچھ		
يَكْنَانٌ (كَنْتٌ)	غلاف، پردہ	إِمَامٌ (رَأْمٌ)	سرور، لیڈر		
أَعْوَانٌ		أَعْوَنَةٌ			

۸۔ بعض اَسْمَاءُ کی جمع مُکْسَرٌ 'فُعَلٌ' کے وزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ زَاكِيَةٌ (رکوع کرنے والا) کی جمع مُکْسَرٌ زُكَّاءٌ ہے۔
ب۔ غَاظٌ (مجاہد) کی جمع مُکْسَرٌ غَزَّاءٌ ہے۔
ت۔ شَارِعٌ (سطح آب کی مچھلی) کی جمع مُکْسَرٌ شَرَّعٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاءُ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَلٌ کے وزن پر ان کی

جَمْعُ مُكْسَرٍ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدًا	اُردو معانی	جَمْعُ مُكْسَرٍ	اِسْمٌ وَاحِدًا	اُردو معانی	جَمْعُ مُكْسَرٍ
قُمَّلَةٌ	جُون، چھوٹی چھوٹی		كَانِيسٌ	چھپ جانے والا	
سَاجِدٌ	سجدہ کرنے والا		كَائِمٌ	سوئے والا	
جَائِعٌ	بھوکا				

۹۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْعُ مُكْسَرٍ، فِعْلَةٌ، کے وزن پر آتی ہے:

فِعْلَةٌ بھی جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
 مثالیں: ا۔ فَتًی (نوجوان) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ فَتِيَّةٌ ہے۔
 ب۔ غِلَامٌ (لڑکا) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ غِلَمَةٌ ہے۔

۱۰۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْعُ مُكْسَرٍ، اَفْعِلَاءُ، کے وزن پر آتی ہے:

یہ جمع غیر مُنْصَرِف ہے۔ اس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں: ا۔ عَفِيٌّ کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اَعْفِيَاءُ ہے۔
 ب۔ نَبِيٌّ کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اَنْبِيَاءُ ہے۔
 ت۔ شَقِيٌّ (بدبخت) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اَشْقِيَاءُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور اَفْعِلَاءُ کے وزن پر ان کی جَمْعُ مُكْسَرٍ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

نوٹ :- مُضَاعَف کی جمع اَفْعَلَاءُ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَحْبَاءُ اور اِخْلَاءُ

اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
دَرَعِي	منتہی، لے پالک		تَقِي	پرہیزگار	
قَرِيب	قرب		قَوِي	طاقت ور	
صَدِيق	دوست		صَفِي	پاک و صاف	
وَرِي	کار ساز		خَلِيل (خَلّ)	دوست	
شَدِيد (شَدّ)	سخت		حَبِيب (حَبّ)	دوست	اَحْبَاءُ

مضاعف اسماء کی جمع : شَدِيدُ کی جمع، قاعدے کے مطابق اَشْدَادُ ہونا چاہیے تھی، لیکن اہل زبان، کلام کو رواں بنانے کے لیے اَشْدَاءُ کہتے ہیں۔

۱۱۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فُعْلَاءُ، کے وزن پر آتی ہے :

اس وزن کے اسماء، غیر مُنْصَرِف ہوتے ہیں۔ جن پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : ا۔ شَاعِر شَاعِرُ کی جَمْع مُکَسَّر شُعَرَاءُ ہے۔

ب۔ عَلِيم عَلِيمُ کی جَمْع مُکَسَّر عَلَمَاءُ ہے۔

ت۔ فَقِير فَقِيرُ کی جَمْع مُکَسَّر فَقَرَاءُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلَاءُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
رَحِيم	رحم دل		حَنِيف	یکسو	

خَلِيفَةُ	جانشین	خَلِیْطُ	شریک
صَرِیفُ	کمزور	عَرِیْبُ	اجنبی
أَحْمَقُ	بے وقوف	شَهِیدُ	گواہ
شَفِیعُ	سفارتی کرنے والا	قَدِیْنُ	ساتھی
حَکِیمُ	دانا	جَبَانُ	بزدل
شُجَاعُ		سَفِیرُ	
وَزِیرُ		أَمِیرُ	
أَمِینُ		وَكِیلُ	
شَرِیفُ		عَاقِلُ	
کَرِیمُ		وَارِثُ	

۱۲۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّرٌ فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے:

مثالیں: طَرِیقُ راستہ کی جَمْع مُکَسَّرٌ طُرُقٌ ہے۔

خَشَبَةُ تختہ کی جَمْع مُکَسَّرٌ خُشُبٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّرٌ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّرٌ	إِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّرٌ
سَفِینَةٌ	کشتی		صَحِیفَةٌ	کاغذ، کتابچہ	

نَصَابٌ	جھنڈا	فِرَاشٌ	قالین، گدہ آرام دہ	
شُغْلٌ	کام، مصروفیت	سَقْفٌ	چھت	
أَسَدٌ	شیر	رَسُولٌ	رسول	
دِسَارٌ	کیل، میخ	خِمَارٌ	اوڑھنی، چادر	
خَشَبٌ	لکڑی، شتیر	جِدَارٌ	دیوار	
کِتَابٌ	کتاب	زُبُورٌ	حضرت داؤد کی کتاب	
حَرَامٌ	منوع	حِمَارٌ	گدھا	
حَبِیْکَۃٌ	ستاروں کے درمیان کا راستہ	بَدَنٌ	حرم کی قربانی کے جانور	
یَشْمَکٌ	شعلہ، انگارہ، ٹوٹنے والا ستارہ	سَبِيلٌ	راستہ	
سَرِیْرٌ	تخت، چارپائی	کَذِیْبٌ	ڈرانے والا	

۱۳۔ بعض اُسماء کی جَمْع مُکَسَّرٌ فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ا۔ صُورَةٌ کی جَمْع مُکَسَّرٌ صُورٌ ہے۔
 ب۔ سُوْرَةٌ کی جَمْع مُکَسَّرٌ سُوْرٌ ہے۔
 ت۔ اُمَّةٌ کی جَمْع مُکَسَّرٌ اُمَمٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّرٌ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعٌ مُكْسَرٌ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعٌ مُكْسَرٌ
رُطْبَةٌ	تازہ کھجور		رُطْبَةٌ	گروہ، جماعت	
رُفْقَةٌ	رات کا حصہ		رُفْقَةٌ	کرہ	
رُفْلَةٌ	سایہ		رُفْلَةٌ	گرہ، گانٹھ	
رُفْلَانٌ			رُفْلَانٌ		
رُسْنَةٌ	عادت		رُسْنَةٌ	رات کی تاریکی	
رُطْبَةٌ	طریقہ		رُطْبَةٌ	اندھیرا	
رُشْبَةٌ	شاخ		رُشْبَةٌ	تصیلی، بڑھ	
رُطْبَةٌ	دُور		رُطْبَةٌ		
رُطْبَةٌ	جملہ		رُطْبَةٌ	اندھیرا	

۱۲۔ بعض اَسْمَاءُ کی جَمْعٌ مُكْسَرٌ 'فُعْی' کے دَوزن پڑاتی ہے:

جَمْعٌ مُكْسَرٌ لُحْی (ناقص)

مثالیں: ا۔ یَحْیَیْہُ

جَمْعٌ مُكْسَرٌ قُرْیَہُ

ب۔ قُرْیَہُ

نوٹ: فُعْی دراصل فَعْلٌ ہی کا وزن ہے۔ لیکن آخر میں حرف علت آنے کی وجہ سے فُعْی میں بدل گیا ہے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعٌ مُكْسَرٌ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعٌ مُكْسَرٌ
رُطْبَةٌ	طاقت		رُطْبَةٌ	ریور	
رُطْبَةٌ	قُوئی		رُطْبَةٌ	حِلّی/حُلّی	

۱۵۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فَعْلٰی، کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ۱۔ مَرِيضٌ (بیمار) کی جَمْع مُکَسَّر مَرَضٰی ہے۔
 ب۔ قَتِيلٌ (مقتول) کی جَمْع مُکَسَّر قَتَلٰی ہے۔
 ت۔ اَسِيرٌ (قیدی) کی جَمْع مُکَسَّر اَسْرٰی ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعْلٰی کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا سیکھ لیے۔

اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مَيِّتٌ	میت		صَرِيحٌ	بے ہوش	

۱۶۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فَعْلٌ، کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ۱۔ شَرٌّ (شر) کی جَمْع مُکَسَّر شَرٌّ ہے۔
 ب۔ عَمُوٌّ (ستون) کی جَمْع مُکَسَّر عَمَدٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعْلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا سیکھ لیے۔

اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
قَتَرٌ	گردوغبار، تاریکی		حَدَسِيٌّ	پوکیدار	
نَمَلَةٌ	چھوٹی		طَبَقَةٌ	گروہ	

۱۷۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فِعْلٌ' کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ۱۔ قِصَّةٌ کی جَمْع مُکَسَّر قِصَصٌ ہے۔
 ب۔ بِنْعَةٌ (دُجرا، چرچ) کی جَمْع مُکَسَّر بِنَعٌ ہے۔
 ت۔ شِيعَةٌ (قوم، گروہ) کی جَمْع مُکَسَّر شِيعٌ ہے۔
 مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
عِصْمَةٌ	ناموس، اُبرو		لِبْدَةٌ	بھیڑ، ہجوم	
حِجَّةٌ	ایک سال		حِیْلَةٌ	بہانہ	حِیْلٌ
مِیلَةٌ	وقت	مِیْلٌ	نَوَاقٌ	گھسی	نَوِیٌ

۱۸۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فِعْلَانٌ' کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ۱۔ حُوتٌ (مچھلی) کی جَمْع مُکَسَّر حِیَّتَانٌ ہے۔
 ب۔ غُلَامٌ (لڑکا) کی جَمْع مُکَسَّر غُلَمَانٌ ہے۔
 ت۔ چَاڑ (پڑوسی) کی جَمْع مُکَسَّر چِیْرَانٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فِعْلَانٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
صَبِیٌّ	نابالغ لڑکا		اَعْرٌ	بھائی	

صَنُوْ	ایک جڑ سے دو شاخ والا درخت	فَتَى	نوجوان
عُرَابٌ	کوا	عَذَائٌ	ہرن کا بچہ
تَاخِرٌ	شاہی ٹوپی	نَارٌ	آگ
خَرْدُوْ	مذکر بھیڑ		

۱۹۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فُعَال' کے وزن پر آتی ہے:

مثالیں:

- ۱۔ گَافِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر 'كُفَّارٌ' ہے۔
 ب۔ ذَارِعٌ (کسان) کی جَمْع مُکَسَّر 'زُرَاعٌ' ہے۔
 ت۔ عَامِلٌ کی جَمْع مُکَسَّر 'عُمَّالٌ' ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَال کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَّاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
صَانِعٌ	کاری گر		سَاكِنٌ	رہائشی	
طَالِبٌ	طالب علم		خَادِمٌ	نوکر	
حَاكِمٌ	حاکم		رَاكِبٌ	دیارت کرنے والا	
صَائِمٌ	روزے دار		نَائِمٌ	سونے والا	

۲۰۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فَعَالِلَةٌ، کے وزن پر آتی ہے:

- مثالیں: ا۔ اُسْتَاذُ کی جَمْع مُکَسَّر اَسَاتِذَةٌ ہے۔
 ب۔ تَلْمِیْذُ کی جَمْع مُکَسَّر تَلَامِیْذٌ ہے۔
 ت۔ مَلِکُ (فرشتہ) کی جَمْع مُکَسَّر مَلَاِئِکَةُ ہے۔

۲۱۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، اَفْعُلُ، کے وزن پر آتی ہے:

- اَفْعُلُ بھی جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
 مثالیں: ا۔ رِجُلُ (پاؤں) کی جَمْع مُکَسَّر اَرْجُلٌ ہے۔
 ب۔ نَفْسُ (نفس) کی جَمْع مُکَسَّر اَنْفُسٌ ہے۔
 ت۔ بَحْرُ (مندر) کی جَمْع مُکَسَّر اَبْحُرٌ ہے۔

نوٹ:۔ بَحْرُ کی جمع بِحَارُ، بُحُورُ، اور اَبْحُرُ بھی آتی ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجئے اور اَفْعُلُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا سیکھ لیے۔

اِسْمُ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمُ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
عَيْنٌ	آنکھ		شَهْرٌ	مہینہ	
نَهْرٌ	نہر		عَضْدٌ	بازو	

۲۲۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فَوَاعِلُ، کے وزن پر آتی ہے:

یہ غیر مُنْصَرَف ہوتی ہے۔ غیر مُنْصَرَف پر تَمَرِین نہیں آتی۔

- مثالیں: ا۔ کَاْعِبُ (نوجوان لڑکی) کی جَمْع مُکَسَّر کَوَاعِبُ ہے۔

ب۔ گَوَکِبٌ (ستارہ) جَمْعُ مُکْسَرٍ گَوَاکِبٌ ہے۔

ت۔ کَاغِرَةٌ (غیر مسلم عورت) جَمْعُ مُکْسَرٍ گَوَاغِرُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاءُ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَائِلُ کے وزن پر ان کی جَمْعُ مُکْسَرٍ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے (ان کے درمیان میں وَ آتا ہے)

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکْسَرٍ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکْسَرٍ
جَوْهَرٌ	قیمتی پتھر		خَاتِمٌ	انگوٹھی	
فَاكِهَةٌ	میوہ		رَاكِدٌ	ساکن، ٹھہرا ہوا	
فَاحِشَةٌ	بے حیائی		فَاعِدَةٌ	نیو، بنیاد	
عَامِلٌ	عمل کرنے والا		شَاهِدٌ	گواہ	
رَاسِيَةٌ	پہاڑ	رَوَاسِيٌ	نَاصِيَةٌ	پیشانی	نَوَاصِيٌ

۲۳۔ بعض اَسْمَاءُ کی جَمْعُ مُکْسَرٍ، فَعَائِلُ کے وزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرَفِ ہوتی ہے جس پر تنوین نہیں آتی۔ ان کے درمیان میں هَمْزہ (ء) آتا ہے۔

مثالیں: ا۔ اَرِيْكَةٌ (آراستہ) کی جَمْعُ مُکْسَرٍ اَرَاكِيْکٌ ہے۔

ب۔ خَبِيئَةٌ (ناپاک) کی جَمْعُ مُکْسَرٍ خَبَائِثٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاءُ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَائِلُ کے وزن پر ان کی جَمْعُ مُکْسَرٍ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکْسَرٍ	اِسْمٌ	اُردو معانی	جَمْعُ مُکْسَرٍ
صَحِيْفَةٌ	کتابچہ		رِسَالَةٌ	خط، پیغمبری	
حَلِيْلَةٌ	بیوی		خَزِيْنَةٌ	خزانہ	

اِسْمُ وَاحِدٍ	اُرْدُو مَعَانِی	جَمْعُ مُكْسَرٍ	اِسْمُ وَاحِدٍ	اُرْدُو مَعَانِی	جَمْعُ مُكْسَرٍ
خَزَانَةٌ	الماری		بَصِيرَةٌ	دلیلِ عبت	
سَرِيَّةٌ	بھید		خَلِيفَةٌ	جانشین	
زَيْلِيَّةٌ	پہلے شوہر یا پہلی بیوی کی اولاد		طَرِيقَةٌ	راستہ/مسک	
قَبِيلَةٌ	خاندان ایک باپ کی اولاد		قَلَادَةٌ	گردان کا پٹہ	
كَبِيرَةٌ	بڑی		صَغِيرَةٌ	چھوٹی	
مَدِينَةٌ	بڑا شہر		عَقِيدَةٌ	عقیدہ	

۲۴۔ بعض اُسماء کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اُفَاعِلٌ کے وزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر مُنْصَرَف ہے جس پر تنوین بھی نہیں آتی اور زیر بھی نہیں آتی۔

ان اسماء کی جمع ہمزہ (الف) سے شروع ہوتی ہے۔

مثالیں: (ا) اُسْطُوْرَةٌ (کہانی) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اُسَاطِیْرُ ہے۔

(ب) حَدِیْثٌ (گفتگو) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اَحَادِیْثُ ہے۔

(ت) اِبْرَئِیْقٌ (مراحی) کی جَمْعُ مُكْسَرٍ اَبَارِیْقٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور اُفَاعِلٌ کے وزن پر ان کی جَمْعُ مُكْسَرٍ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمُ وَاحِدٍ	اُرْدُو مَعَانِی	جَمْعُ مُكْسَرٍ	اِسْمُ وَاحِدٍ	اُرْدُو مَعَانِی	جَمْعُ مُكْسَرٍ
اَقْوَالٌ	بات		اَنْقَامٌ	موسیعی	

نوٹ: قول کی جمع اقوال ہے اور اقوال کی جمع الجمع، اقادیل ہے۔
نعم کی جمع انعام ہے اور انعام کی جمع الجمع، اناعیم ہے۔

۲۵۔ بعض اُسماء کی جمع مُکسّر، اَفَاعِلُ، کے وزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں: ۱۔ اِصْبَعُ (انگلی) کی جمع مُکسّر اَصَابِعُ ہے۔
ب۔ تَسَوَّرُ (رنگن) کی جمع مُکسّر اَسَاوِرُ ہے۔
ت۔ اَکْبَرُ کی جمع مُکسّر اَکَابِرُ ہے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُرْدُو معانی	جمع مُکسّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُرْدُو معانی	جمع مُکسّر
اَرْدَلُ	یہج		اَنْبِلَةُ	انگیلو کے بالائی سرے	

۲۶۔ بعض اُسماء کی جمع مُکسّر، فَعَالِلُ، کے وزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔

مثالیں: ۱۔ سَلْسِلَةٌ (درخیر) کی جمع مُکسّر سَلَسِلٌ ہے۔
ب۔ سُنْبِلَةٌ (بالیں) کی جمع مُکسّر سَنَابِلٌ ہے۔
ت۔ ضِفْلَةٌ (مینڈک) کی جمع مُکسّر ضَفَادِعُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَالِلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکسّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا دھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُرْدُو معانی	جمع مُکسّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُرْدُو معانی	جمع مُکسّر
مَحِيشَةٌ	میشیت		نُزْرَةٌ	نکیہ، گدہ	

عَنْصَرٌ	غنصر	زَلْزَلَةٌ	زلزلہ مہونچال
دِرْهَمٌ	روپیہ	حَنْجَرَةٌ	نرخہ

۲۷۔ بعض اُسماء کی جمع مُکَسَّرٌ مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر منصرف ہے۔ نہ اس پر تہوین آتی ہے اور نہ زیر آتی ہے۔
یہ جمع میم سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ اسم ظرف کے اوزان ہیں۔ ظرف، مکانی بھی ہو سکتا ہے۔ اور زمانی بھی۔ بعض اوقات اسم آلہ کی جمع بھی اسی وزن پر آ جاتی ہے۔
مثال: مَصْنَعٌ کی جمع مُکَسَّرٌ مَصَائِعُ ہے (کارخانہ)
مشق: مندرجہ ذیل اُسماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور مَفَاعِلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّرٌ ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جمع مُکَسَّرٌ	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جمع مُکَسَّرٌ
مَنْزِلٌ	اُترنے کی جگہ	مَسْجِدٌ	مسجد	مَسْجِدٌ	مَسْجِدٌ
مِرْقُوقٌ	ٹیک لگالے کی جگہ	مَكْتَبٌ	مکتب	مَكْتَبٌ	مَكْتَبٌ
مَجْلِسٌ	مجلس	مَدَارِسَةٌ	مدرسہ	مَدَارِسَةٌ	مَدَارِسَةٌ
مَقْعَدٌ	بیٹھنے کی جگہ	مَنْسَكٌ	قربانی کی جگہ، رسم	مَنْسَكٌ	مَنْسَكٌ
مَضْجَعٌ	خواب گاہ، قبر	مَكْنَسَةٌ	جھاڑو	مَكْنَسَةٌ	مَكْنَسَةٌ
مَشْرِقٌ	مشرق	مَعْرِبٌ	مغرب	مَعْرِبٌ	مَعْرِبٌ

۲۸۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، فَعَالِلُ، کے وزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر منصرف ہے جس پر تین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں: ا عُصْفُورٌ کی جَمْع مُکَسَّر عَصَافِیْرُ ہے
 ب قِرْطَاسٌ کی جَمْع مُکَسَّر قِرَاطِیْسُ ہے
 ت خِزْرِیْرٌ کی جَمْع مُکَسَّر خَزَارِیْرُ ہے

مشق: مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَالِلُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
تَقْرِیْبٌ	تقریب		شَیْطَانٌ	شیطان	
سِرْبَانٌ	کرتہ قمیص		جِلْبَابٌ	چادر، دوپٹہ	
تَمَثَالٌ	بھسمہ		صَنْدُوقٌ	تابوت صندوق	
فِنْجَانٌ	پیالہ		قَنْدِیْلٌ	چراغ، فانوس	
بُسْتَانٌ	باغ		سُلْطَانٌ	بادشاہ، دلیل	
قِنْطَارٌ	ڈھیر		اَنْبُوبَةٌ	پائپ	

۲۹۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، مَفَاعِلُ، کے وزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر منصرف ہے، اس پر تنوین بھی نہیں آتی اور زیر بھی نہیں لگتی۔
یہ اسمائے ظرف اور اسمائے آلہ کے اوزان ہیں۔ میم سے شروع ہوتے ہیں۔
مثال: مَصْبَاحٌ کی جَمْع مُکَسَّر مَصَابِيحُ ہے۔
مشق :- مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور مَفَاعِلُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا دہویسے۔

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مِفْتَاحٌ	کئی		مِحْرَابٌ	گھر کی اچھی جگہ	
مِقْدَارٌ	مقدار		مَوْعِدٌ	جس کا وعدہ کیا گیا	
مَكْتُوبٌ	لکھا گیا		مَوْزُونٌ	وزن کیا گیا	
مِيقَاتٌ	معین وقت یا جگہ		مَشْهُورٌ	شہرت یافتہ	

۳۰۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر، مُتَفَرِّق اُوزَان، پر آتی ہے

اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْمٌ وَاحِدٌ	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
اِبْنٌ	بیٹا	بَنُوْنَ	اِبْنَةٌ	بیٹی	بَنَاتٌ
اَخٌ	بھائی	اِخْوَةٌ / اِخْوَانٌ	اِمْرَأَةٌ	عورت	نِسَاءٌ / رِيسَاءٌ

۱۴۱	ماں	اُمَّہَاتُ	اَبَیضُ	سفید	بَیضُ
اَحْمَرُ	سرخ	حُمْرُ	اَحْوَرُ	خوبصورت آنکھ والا مرد یا عورت	حَوْرُ
اَزْرَقُ	نیلا	زُرْقُ	اَخْضَرُ	سبز	خُضْرُ
جَارِیۃٌ	کشتی	جَعَالۃٌ	قَرَدٌ	بندر	قِرَدۃٌ
عِزَّةٌ	جماعت گروہ	عِزُّونَ	قَرَدٌ	ایک	قُرَادِی
کَلِمَۃٌ	لفظ	کَلِمٌ	عِلَاقٌ	پرہہ	عُلَاقٌ
نَحْلۃٌ	شہد کی مکھی	نَحْلٌ	طَائِرٌ	پرندہ، ہڈگونی	طَیْرٌ
اَصَمٌ	بہرا	صَمٌ	اِنْسٌ	انسان، مانوس	اِنَاسٌ
اَیِّمٌ	بیوہ یا زندہ	اَیَّامِی	اُخْرٰی	دوسری	اُخْرُ
ضَائِنٌ	دنبہ	مَنَانٌ	اُنْثٰی	مادہ	اِنَاثٌ

سبق نمبر ۹

جنس کے اعتبار سے اِسْم کی قسمیں

جنس کے اعتبار سے، اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مُذْکَر اور مُؤنَّث۔ لیکن واحد، مثنی اور جمع کے ساتھ ان کی کل سات قسمیں ہو جاتی ہیں۔

۱۔ وَاحِدٌ مُذْکَرٌ :

جیسے : مُسْلِمٌ ، کِتَابٌ ، بَيْتٌ ، رَسُوْلٌ

۲۔ مُثْنٰی مُذْکَرٌ :

واحد مذکر سے، مثنی مذکر بنانے کے لیے آخر میں الف اور نون یعنی 'اَرْن' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور مثنی بناتے وقت واحد کی تین کو فتح (دُبر) سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + اَرْن = مُسْلِمَانِ = دو مسلمان مرد

۲۔ کِتَابٌ + اَرْن = کِتَابَانِ = دو کتابیں

۳۔ رَسُوْلٌ + اَرْن = رَسُوْلَانِ = دو پیغمبر

۳۔ جَمْعٌ مُذْکَرٌ (سَالِم) :

واحد مذکر سے، جمع مذکر بنانے کے لیے، آخر میں واو اور نون یعنی 'وَان' کا اضافہ کیا جاتا ہے

اور جمع مذکر سالم بنانے کے لیے واحد کی تنوین کو ضمہ سے بدل دیا جاتا ہے۔

- مثلاً ۱۔ مُسْلِمٌ + وَن = مُسْلِمُونَ = کئی فرماں بردار
 ۲۔ عَابِدٌ + وَن = عَابِدُونَ = کئی عبادت کرنے والے
 ۳۔ آوِرٌّ + وَن = آوِرُونَ = کئی حکم دینے والے
 ۴۔ وَاحِدٌ مُؤَنَّثٌ :

فاعد مذکر کو، واحد مؤنث بنانے کے لیے، لفظ کے آخر میں "ة" (تائے مربوط) یا تائے مذکورہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور واحد کی تنوین فتح دزبر سے بدل دی جائے گی۔ مثلاً

- ۱۔ مُسْلِمٌ + ة = مُسْلِمَةٌ
 ۲۔ خَالٌ + ة = خَالَةٌ
 ۳۔ صَالِحٌ + ة = صَالِحَةٌ
 ۴۔ عَابِدٌ + ة = عَابِدَةٌ
 ۵۔ سَاجِدٌ + ة = سَاجِدَةٌ
 ۶۔ آخِرٌ + ة = آخِرَةٌ

۵۔ مُثْنِيٌّ مُؤَنَّثٌ :

واحد مؤنث سے، مثنیٰ مؤنث بنانے کے لیے، ام کے آخر میں الف اور لون یعنی 'اُن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

- ۱۔ مُسْلِمَةٌ + اُن = مُسْلِمَتَانِ = دو مسلمان عورتیں
 ۲۔ صَالِحَةٌ + اُن = صَالِحَتَانِ = دو نیک عورتیں
 ۳۔ خَالَةٌ + اُن = خَالَتَانِ = دو خالائیں

۶۔ جَمْعٌ مُؤَنَّثٌ سَالِمٌ :

واحد مؤنث سے جمع مؤنث سالم بنانے کے لیے الف اور تاء یعنی 'اُن' کا آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے اور واحد کی تنوین ختم کر کے فتح دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً
 ۱۔ مُسْلِمٌ + اُنَّ = مُسْلِمَاتٌ

۲۔ صَالِحٌ + آتٌ = صَالِحَاتٌ

۳۔ خَالٌ + آتٌ = خَالَاتٌ

۴۔ جمع مُكْسَرٌ :

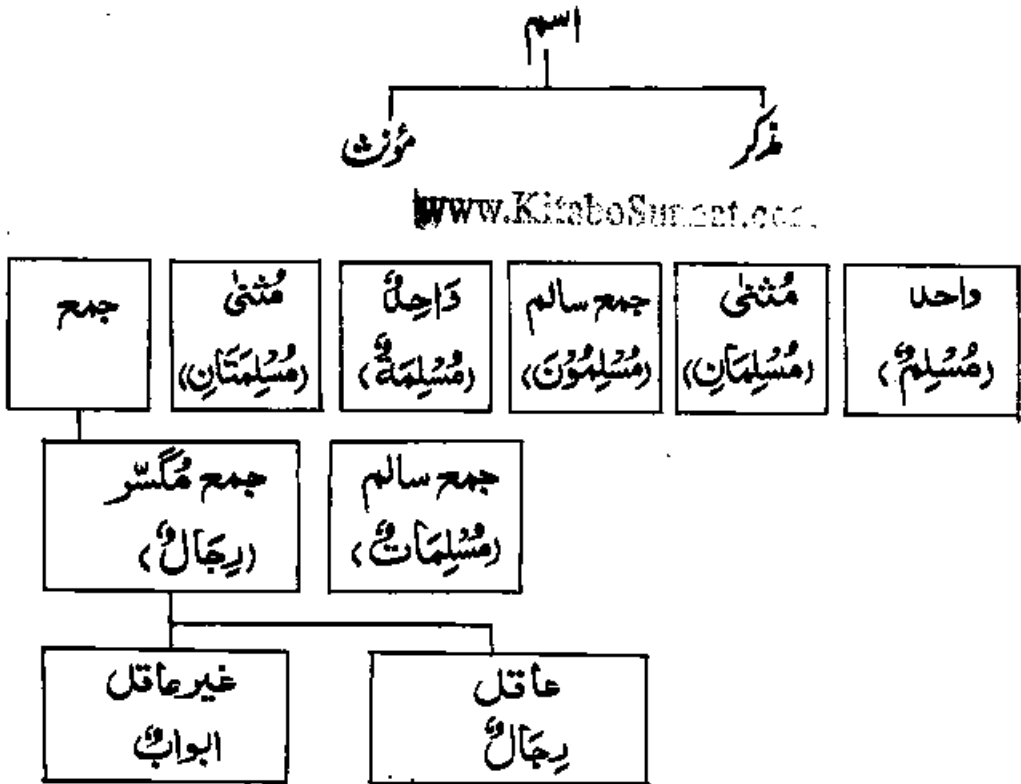
جمع مُكْسَرِ اسم کی وہ قسم ہے جس میں اسم واحد کی اصل صورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اصل اسم واحد میں چند حروف کی کمی بیشی (ابتداء میں، وسط میں یا آخر میں) ہو جاتی ہے۔ اس کے کئی اوزان ہیں۔ تفصیل پہلے بتائی جا چکی ہے۔ اس وقت ان مثالوں پر غور کیجئے۔

واحد	وزن	جمع مُكْسَرٌ	واحد	وزن	جمع مُكْسَرٌ
رَسُولٌ	فُعْلٌ	رُسُلٌ	طِفْلٌ	أَفْعَالٌ	أَطْفَالٌ
طَالِبٌ	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	رَجُلٌ	فِعَالٌ	رِجَالٌ

جمع مُكْسَرِ کی دو قسمیں ہیں۔ عاقل اور غیر عاقل
علمِ نحو میں، عاقل سے مراد، انسان، جنات اور فرشتے ہیں۔
اسمائے جمع مُكْسَرِ (عاقل)، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔
اسمائے جمع مُكْسَرِ (غیر عاقل)، واحد مؤنث کے حکم میں ہیں۔

اہم نوٹ : عربی زبان میں، جمع مُكْسَرِ، عموماً مؤنث بھی جاتی ہے۔
چاہے وہ مردوں کے لیے ہی کیوں نہ استعمال کی جائے
جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ۔ اسے مؤنث لفظی قیاسی کہتے ہیں۔
مذکر اور مؤنث کی تفصیلی بحث، سبق نمبر ۹۹ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیے۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں



جمع مکسر، لفظی اور قیاسی مؤنث ہوتی ہے۔ مؤنث حقیقی نہیں ہوتی۔

۱۔ جمع مکسر "عاقل" مذکور و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ - قَالَتِ يَسْرُورَةُ - قَالَ الرِّجَالُ - تِلْكَ الرُّسُلُ

۲۔ جمع مکسر "غیر عاقل" کی صفت لازماً "واحد مؤنث" استعمال ہوتی ہے۔

أَشْجَارٌ عَلِيَّةٌ دُجُوءٌ خَاشِعَةٌ سُرُورٌ مَرْفُوعَةٌ

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے اور خالی کالموں کو پُر کیجئے۔ آپ کو جمع سے واحد کی طرف یا واحد سے جمع کی طرف آنا ہے۔ ان کے معنی بھی لکھیے۔

مذکر واحد	مذکر مثنیٰ	مذکر جمع سالم	مؤنث واحد	مؤنث مثنیٰ	مؤنث جمع سالم
مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَاتٌ
					مُؤْمِنَاتٌ
					ظَالِمَاتٌ
					طَيِّبَاتٌ
					صَالِحَاتٌ
					عَابِدَاتٌ
					قَانِنَاتٌ
					سَائِحَاتٌ
تَائِبٌ					
تَيِّبٌ					
مُجْتَنِبٌ					
عَمٌّ					
خَالٌ					

سبق نمبر ۱۰

مُؤنَّث اَسْمَاء کی (۱۲) قسمیں

مؤنث اسماء کی بارہ (۱۲) قسمیں ہیں۔

۱۔ مُؤنَّث حَقِیقَی :

- ۱۔ عورتوں کی جنس کے نام مؤنث ہیں۔ مثلاً اُمّ، اُحْت، پُتّ، عُدوس (دلہن)، حائض وغیرہ
- ۲۔ عورتوں کے نام مؤنث ہیں۔ مثلاً: زَیْنَب، مَرْیَم، عَائِشَةُ وغیرہ

۲۔ مُؤنَّث لَفْظی :

مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی۔

- ۱۔ قیاسی :- قیاسی مؤنث، وہ اسماء ہیں، جنہیں کسی ظاہری علامت سے مؤنث قیاس کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۳۔ وہ اسماء، جس کے آخر میں 'ة'، (تائے مَرْبُوطَة یا تائے مُدَوَّرَة) ہو، مؤنث ہیں۔

۱۔ تانیث کی 'ة' جیسے: آیة، جَنَّة، آخِرَة، سَاعَة، عَابِدَة

یہ تاء 'ة' تائے تانیث کہلاتی ہے۔

ب۔ جمع کی 'ة' : جیسے مَلَائِكَة،

ت۔ مصدر کی 'ة' : جیسے رُجُولِیَّة، عَالِمِیَّة

ث۔ اسم جنس کی 'ة' : جیسے شَجَرَةٌ
ج۔ وحدت کی 'ة' : جیسے تَمَرَةٌ (جمع تَمَرٌ)

استثناء:

گنتی کے دو چار اسم ایسے بھی ہیں، جن کے آخر میں 'ة' آتی ہے، لیکن وہ مؤنث نہیں ہیں بلکہ مذکر ہیں۔ جیسے :

۱۔ مردوں کے نام : جیسے : خَلِيفَةٌ ، طَلْحَةُ ، سُمَرَةُ
۲۔ مبالغے کی 'ة' : جیسے : عَلَامَةٌ ، قَهَامَةٌ ،

۳۔ وہ اسماء جن کے آخر میں الف مقصورة (می) ہو، مؤنث ہیں۔

مثلاً : تَقْوَى ، حُسْنَى ، نَيْلَى ، کُبْرَى وغیرہ

لیکن عیسیٰ اور موسیٰ مؤنث نہیں ہیں، کیونکہ یہ مردوں کے نام ہیں۔

۵۔ وہ اسماء جن کے آخر میں الف ممدودة (آ) ہو، مؤنث ہیں۔

مثلاً : اَسْمَاءُ ، سَوْدَاءُ ، بَيْضَاءُ ، بَبْغَاءُ وغیرہ

۶۔ اسمائے جمع مکسر (غیر عاقل) مؤنث ہیں۔ یہ واحد مؤنث کے حکم میں ہیں۔ اس لیے

ان کی صفت، واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

جیسے اَلْاَيَّامُ الْخَالِيَةُ ، سُورَةُ مَرْفُوعَةٌ ، اَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ ، مَصُوعٌ مُطَهَّرَةٌ وغیرہ۔

اسمائے جمع مکسر (عاقل) مؤنث اور مذکر دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

عاقل سے مراد، انسان، جن اور فرشتے ہیں۔

(علمِ نوحی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بھی اسی میں شامل کیا جاتا ہے)

مثلاً : قَامَ الرِّجَالُ اور قَامَتِ الرِّجَالُ دونوں جائز ہیں۔

اسی پر رُسُلٌ، اَصْحَابُکَ وغیرہ کو قیاس کر لیجئے۔
مزید تفصیلات کے لیے سبق نمبر ۹۹ کا مطالعہ کیجئے۔
۷۔ ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام بھی مؤنث ہیں۔
مثلاً مِصْرٌ، دِهْلِی، قُرَیْشٌ، لَاهُورٌ، تَخْلِیْبٌ، هَذَائِلٌ وغیرہ
ب۔ سماعی مؤنث اسماء:

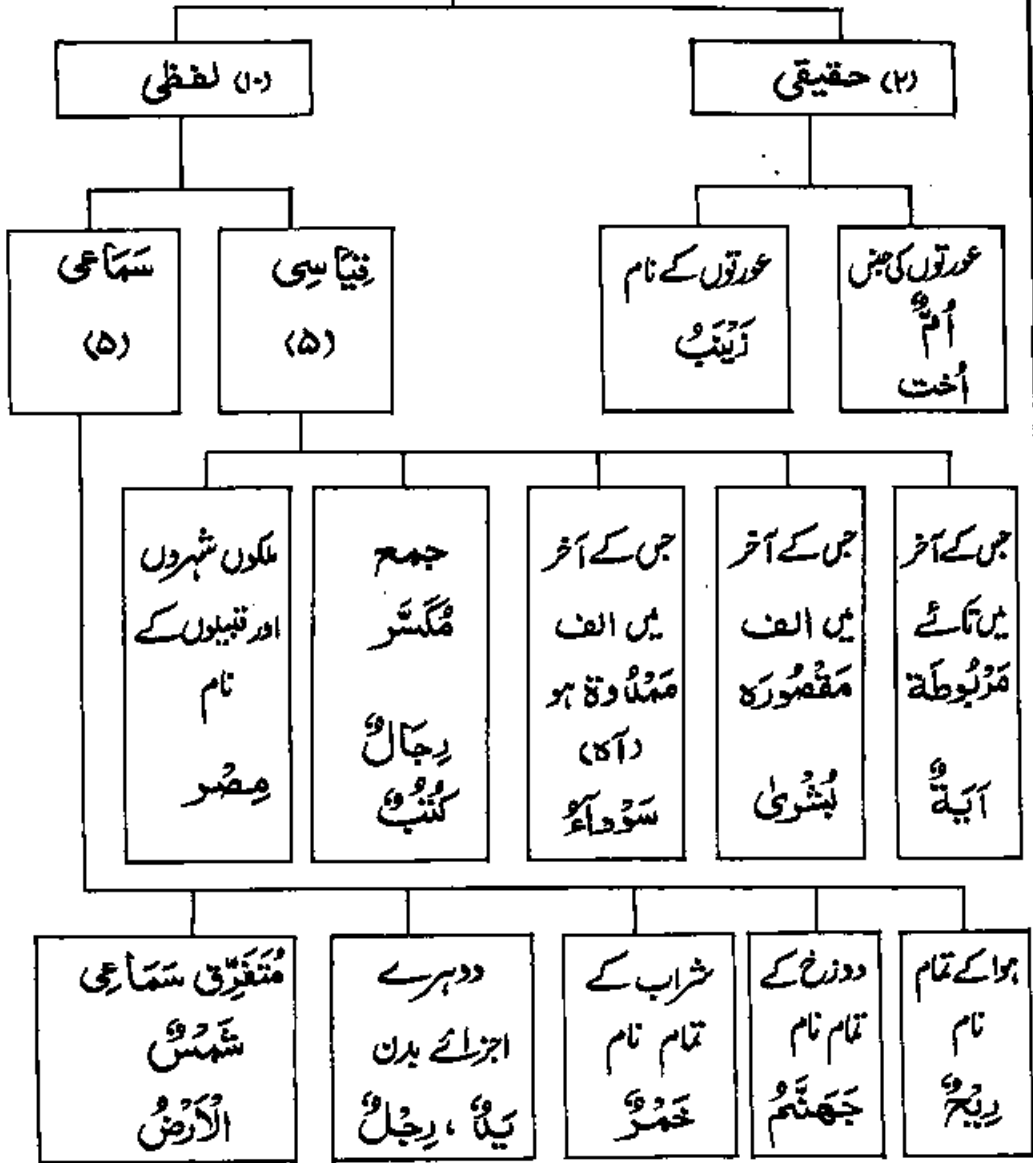
یہ وہ اسماء ہیں، جو اہل زبان مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ ان میں مؤنث کی کوئی ظاہری علامت
نہیں پائی جاتی، جس پر انہیں مؤنث قیاس کیا جاسکے۔

۸۔ دوسرے اجزائے بدن (Pair) کے نام مؤنث ہیں۔
مثلاً: يَدٌ، رِجْلٌ، عَيْنٌ، شَفَةٌ وغیرہ مؤنث ہیں، لیکن خَدٌ، كَتَبٌ،
وَمَرْفَقٌ وغیرہ مذکر ہیں۔

۹۔ ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً: رِيحٌ، صَرْصَرٌ، صَبَا، سَمُوْمٌ
۱۰۔ دوزخ کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً: جَهَنَّمُ، نَارٌ، سَعِيرٌ، سَقَرٌ
۱۱۔ شراب کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً: خَمْرٌ، اَلْبَلَاءُ وغیرہ
۱۲۔ متفرق سماعی اسماء جو مؤنث ہیں

مثلاً: شَمْسٌ، سَمَاءٌ، اَرْضٌ، دَارٌ وغیرہ

مؤنث کی (۱۲) قسمیں



تذکیر و تانیث کے کچھ اور اصول

۱۔ حروفِ ہجائی مؤنث ہیں۔ جیسے : اَلِیْتُ ، بَاءُ ، تَاءُ ،

۲۔ حروفِ عاملہ مؤنث ہیں۔ جیسے : اِلٰی ، عَلٰی وغیرہ

۳۔ ایسے الفاظ جو مؤنث کی صفات کے ساتھ مخصوص ہوں انہیں مذکر کے صیغے میں بھی لاسکتے ہیں۔ جیسے : حَائِضٌ ، حَامِلٌ وغیرہ۔

۴۔ بعض الفاظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عَقْرَبٌ ، عَقَابٌ

عَنْكَبُوتٌ ، لِسَانٌ ، طَرِيقٌ ، سَبِيلٌ ، رُوحٌ ، سَيِّدٌ ، قَرْسٌ ، قَبِيضٌ

مِلْحٌ ، مِسْكٌ ، مِائَةٌ ، اَلْهَبُ ، عَجُزٌ وغیرہ

مشق : ذیل میں مختلف مؤنث اسماء دیے جا رہے ہیں۔ ان پر غور کیجئے اور ان کی روشنی میں آنے والی مشق کیجئے۔ ان میں سے بعض حقیقی ہیں اور بعض لفظی۔ بعض سماعی ہیں اور بعض قیاسی۔ ڈکٹری سے، ان الفاظ کے معانی کیجئے۔

حَمَامَةٌ	لَيْلَى	سَوْدَاءُ	رَيْثَبُ	أُحْمَتُ	وَضْرُ	الشَّمْسُ
خَالَةٌ	مُغْرَى	أَسْمَاءُ	مَرْيَمُ	أُمُّ	بَاكِسْتَانُ	السَّيَّاءُ
أُذُنٌ	بُشْرَى	عَفْرَاءُ	سُعَادُ	رَيْثُ	أَلْهِنْدُ	الْأَرْضُ
آخِرَةٌ	عُقْبَى	حَمْرَاءُ	هِنْدُ	حَمْرُ	دِهْلِي	الْدَّارُ
قَاطِبَةٌ	سَلْمَى	بَيْمَتَاءُ	مَعْفَرَةٌ	طَلَاءُ	قُرَيْشُ	الْبَيْتُ
شَاكِرَةٌ	كُبْرَى	صَحْرَاءُ	رِجَالُ	قَارُ	عَصَا	الْقَارُ
عَمَّةٌ	تَقْوَى	عِنَاءُ	رُسُلُ	سَفَرُ	قَوْسُ	سَعِيرُ

مُسْلِمَةٌ	حُسْنٰی	صَفْرَاءُ	كُتُبٌ	نَفْسٌ	فَلَکْ	اَلَيْدٌ
مُؤْمِنَةٌ	سُقْلٰی	حَمْرَاءُ	اَفْلَادٌ	رِيحٌ	لَيْلٌ	اَلرَّجُلُ
دَحْرِبٌ	دَعْوٰی	جَهَنَّمُ	صَبَا	صَرَصَرٌ	یَسَنٌ	عَيْنٌ
بَقْرَةٌ	حَسَنَةٌ	كَاسٌ	بَيْتَةٌ	كَبِيرَةٌ	صَغِيرَةٌ	عِشَادَةٌ
آیَةٌ	اَلْاَنْفُ	تَوْبَةٌ	رَحْمَةٌ	اِصْبَعٌ	قَدَامٌ	سَفِیْنَةٌ

مشق :- پچھلے صفحے پر درج شدہ مؤنث اسماء میں سے چن کر ہر ہر قسم کی مثالیں دیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۱۔ عورتوں کی جنس (۵)
۱	۲	۳	۴	۵	۲۔ عورتوں کے نام (۵)
۱	۲	۳	۴	۵	۳۔ وہ نام جو گول تاء (ة) پر ختم ہوتے ہیں۔ (۱۰)
۱	۲	۳	۴	۵	۴۔ وہ نام جو الف مقصورة (ہی) پر ختم ہوتے ہیں (۱۰)
۱	۲	۳	۴	۵	۵۔ وہ نام جو الف ممدودة (اء) پر ختم ہوتے ہیں (۱۰)
۱	۲	۳	۴	۵	۶۔ جمع مکسر
۱	۲	۳	۴	۵	۷۔ شہروں کے نام (۵)
۱	۲	۳	۴	۵	۸۔ دوہرے اجزائے بدن اور ہوا کے نام (۱۰)

۹	۷	۵	۳	۱	۹۔ شراب اور دوزخ کے
۱۰	۸	۶	۴	۲	تام (۱۰)
۵	۴	۳	۲	۱	۱۰۔ سماعی ٹونٹ اسماء (۵)

مُتَنِّیْ مُؤَنَّتْ کی مثال۔ ایک حدیث سے

ترجمہ	حدیث
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے ایسے ہیں جو رُحْمَن کو محبوب ہیں۔ زبان پر رکھے لیکن میزانِ قیامت میں وزنی (ہوں گے)۔“ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“	عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ”كَلِمَتَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ“ ۱۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ۲۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ (مجمع بخاری کی آخری حدیث)

مندرجہ بالا حدیث پر غور کیجئے۔

کَلِمَةُ مُؤَنَّتْ ہے، کیونکہ اس لفظ کے آخر میں ’ة‘ کی علامت پائی جاتی ہے۔ کَلِمَةُ کا مُتَنِّیْ اُن لگانے سے کَلِمَتَانِ بن گیا۔ اس طرح حَبِيبٌ کی تانیث حَبِيبَةٌ ہے اور خَفِيفَةٌ کا مُتَنِّیْ، حَبِيبَتَانِ ہے۔ اسی پر، ثَقِيلٌ، ثَقِيلَتَانِ اور ثَقِيلَتَانِ کو قیاس کیجئے۔ سُبْحَانَ مُصَدَّر، یا اہم مصدر یا عَلَم ہے۔ جیسا کہ اُس کے وزن (فُعْلَانٌ) سے ظاہر ہے۔ اس کا فعل (عامل) نُسِيتُ (ہم تبسح کرتے ہیں) مَحْذُوف ہے۔

سبق نمبر ۱۱

جُمْلَةُ اِسْمِيَّة

The Verbel Sentence

مُبْتَدَأ اور خَبَر (سادہ)

اسم فِعْل اور حَرْف کے بائے میں آپ پڑھ چکے، اسم کی مختلف قسموں سے تعارف حاصل ہو چکا۔ بے شمار نئے الفاظ سے بھی آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اب ہم ان الفاظ کی مدد سے جملے بنانے کی کوشش کریں گے۔

جملوں کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جملَةُ اِسْمِيَّة اور جملَةُ فَعْلِيَّة

جُمْلَةُ اِسْمِيَّة

وہ جملہ، جو اسم سے شروع ہوتا ہے، جُمْلَةُ اِسْمِيَّة کہلاتا ہے۔ جملَةُ اِسْمِيَّة کے پہلے اسم کو، مُبْتَدَأ اور دوسرے اسم کو خَبَر کہتے ہیں۔ عموماً یہ دو (۲) اسموں سے مل کر بنتا ہے، لیکن بعض اوقات خبر، فعل کی صورت میں ہوتی ہے لیکن مُبْتَدَأ کا اسم ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مثلاً اَلْعِلْمُ مُفِيدٌ علم فائدہ بخش ہے۔

اس مثال میں، اَلْعِلْمُ [مُبْتَدَأ] ہے اور پیلا اسم ہے اور مُفِيدٌ دوسرا اسم ہے

اور اس جملے کی [خَبَر] ہے۔

The Nominal Sentence

جُمْلَةُ فَعْلِيَّة

جو جملہ، فعل سے شروع ہو، اسے جملَةُ فَعْلِيَّة کہتے ہیں۔

جیسے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ "اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا"

اور **قَتَلَ** کا وُجُوْتُ "کَاوُذُ" نے جانوت کو قتل کیا۔
 اوپر کے دونوں جملے، فعل سے شروع ہوئے ہیں۔
قَالَ فعل ماضی ہے اور **قَتَلَ** بھی فعل ماضی ہے۔

جملہ اسمیہ کی کچھ اور مثالیں

اللہ کا جملہ اللہ ایک ہے۔ البیت جَدِیدُ گھریا ہے۔
 السَّاحِرُ کَاوِذُ جادوگر جھوٹا ہے۔ السَّاحِرُ کَاوِذُ بَنَانُ جادوگر نیاں جھوٹی ہیں۔
 السَّاحِرُونَ کَاوِذُونَ جادوگر جھوٹے ہیں۔ السَّاحِرَاتُ کَاوِذَاتُ جادوگر نیاں جھوٹی ہیں۔
 آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے اسم **مُبْتَدَأُ** پر **’اُن‘** ہے اور پہلے اسم کے آخری حرف پر صرف ایک پیش ہے اس کے برعکس، دوسرے اسم پر **’اُن‘** نہیں ہے۔
 دوسرے اسم **خبر** کے آخری حرف پر **’دو پیش‘** ہیں۔ یا **اٰخِرِیْنَ اُنْ** یا **اُوْنَ** ہے۔
 مذکر کی خبر مذکر ہے۔ مؤنث کی خبر مؤنث ہے۔ واحد کی خبر واحد ہے۔ مشنی کی خبر مشنی ہے۔ جمع کی خبر جمع ہے۔

جملہ اسمیہ کے قواعد

- ۱۔ وہ جملہ، جوام سے شروع ہوتا ہو، اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔
- ۲۔ مُبْتَدَأُ جملے کا پہلا اسم ہے، جو عُمُوْمًا، مَعْرِفَہ ہوتا ہے۔
- ۳۔ خَبَر دوسرا جزء ہے، جو عُمُوْمًا، ذِکْرُہ ہوتا ہے۔
- ۴۔ واحد، مُثْنٰی، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں، خَبَر، مُبْتَدَأ کے مطابق ہوتی ہے
- ۵۔ اِنْ اور تَنْ مُثْنٰی اسم معرفہ اور مُثْنٰی اسم نکرہ، دونوں کے آخر میں آتے ہیں

اس مثنیٰ پر آل، لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۶۔ جمع مذکور سالم کے آخر میں دُن اور جمع مؤنث سالم کے آخر میں اُنٹ آتے ہیں۔ جمع مذکور سالم پر آل لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن جمع مؤنث سالم پر آل لگنے سے تنوین ختم ہو جاتی ہے۔
مثق :- مندرجہ ذیل مثالوں پر مزید غور کیجئے۔ اور ان مثالوں کی روشنی میں، عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

الْأَدَبُ وَاجِبٌ ادب واجب ہے۔ الشَّجَرَةُ كَبِيرَةٌ درخت بڑا ہے۔
الْقُرْآنُ كِتَابٌ قرآن کتاب ہے۔ الشَّجَرَتَانِ صَغِيرَتَانِ دو درخت چھوٹے ہیں۔
الَلَّعِبُ مَضْرُوبٌ کھیل مزدوری ہے۔ الْأَشْجَارُ قَصَارٌ درخت چھوٹے ہیں

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
الْبَرَزِيُّ حَلَالٌ		الشَّارِكُونَ مُحْسِنُونَ	
الزُّكُوفَةُ مَدَقَةٌ		الْوَالِدَانِ شَرِيفَانِ	
الزُّبُرُ كِتَابٌ		الرَّسُولَانِ صَادِقَانِ	
الطَّعَامُ لَدِيدٌ		السَّاحِرَانِ كَاذِبَانِ	
اللَّهُ نُورٌ		السُّورَتَانِ جَمِئَتَانِ	
الْأَرْضُ وَاسِعَةٌ		الْفَرِيقَانِ جَاهِلَانِ	
الْبَابُ مَفْتُوحٌ		الْجَنَّتَانِ نَظِيفَتَانِ	
الْدَّمُ حَرَامٌ		الْمَلِكَانِ سَرِيعَانِ	
رَيْدٌ طِفْلٌ		الْحَرْبَانِ مُقَاتِلَانِ	
خَالِدٌ شَيْخٌ		الْإِمْرَعَتَانِ مُسْلِمَتَانِ	

الرَّسُولُ يَشْرُو	الزُّوجَانِ صَالِحَيْنِ
زَيْنَبُ خَاتَمَةُ	الزُّوجَتَانِ صَالِحَتَيْنِ
شُعَادَةُ غَائِبَةٍ	الْعَائِدَاتِ شَاكِرَاتِ
الزُّومَةُ جَمِيلَةٌ	الْمُجَاهِدُونَ صَابِرُونَ
الضَّلَوةُ عِبَادَةٌ	الْقَاطِرُونَ مُجْرِمُونَ
الْمَوْعِظَةُ حَسَنَةٌ	الْقَاتِلُونَ دَارِثُونَ
الْبَيْتُ طَائِفَةٌ	الضَّالِّحُونَ تَاجِحُونَ
الْأُكْمُ صَابِرَةٌ	الْقَالِمُونَ مَغْرُودُونَ
الْقَرِيَّةُ سَائِكَةٌ	الْقَاسِقُونَ غَافِلُونَ
الْأَمَّهَاتُ سَاجِدَاتُ	الْبَاقِيَاتُ صَالِحَاتُ

مشق :- مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

۱۔ لڑکا کھیل رہا ہے۔ (لَاعِبٌ)

۲۔ لڑکی کھیل رہی ہے۔

۳۔ دو لڑکے کھیلتے ہیں۔

۴۔ دو لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

۵۔ لڑکے کھیلتے ہیں۔

۶۔ لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

سبق نمبر ۱۲

اعرابی حالت کے اعتبار سے اسم کی قسمیں

اعرابی حالت کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۳) مَجْرُور

(۲) مَنصُوب

(۱) مَرْفُوع

اعرابی حالت کیا چیز ہے؟

اردو میں آپ کہتے ہیں "لڑکیاں" کہیں رہی تھیں۔ "لڑکیوں" کو چوٹ آئی۔ اور انگریزی میں کہتے ہیں I told him and he told me. آپ نے دیکھا۔ اردو میں کبھی آپ "لڑکیاں" استعمال کرتے ہیں اور کبھی "لڑکیوں" اسی طرح انگریزی میں I کبھی me میں بدل جاتا ہے اور he کبھی him میں بدل جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ اسم کی حالت بدل جاتی ہے۔

اسم کبھی فاعل ہوتا ہے اور کبھی مفعول بہ ہو جاتا ہے۔ کبھی Active ہوتا ہے اور کبھی Passive ہوتا ہے۔ اردو اور انگریزی کی طرح عربی میں بھی اسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں لیکن عربی میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اَلْمُسْلِمُونَ کبھی کبھار اَلْمُسْلِمِیْنَ میں بدل جاتا ہے۔ [کتاب] کبھی [کتاباً] اور کبھی [کتاب] میں بدل جاتا ہے۔ اس تبدیلی کو اسم کی اعرابی حالت کہتے ہیں۔

۱۔ اِسْمُ مَرْفُوعٌ یا حالت رَفِعی: اسم کی اصلی حالت مرفوع ہوتی ہے:

مَثَلًا کِتَابٌ، زَیْدٌ، قَلَمٌ، اَلْمَدْرَسَةُ، اَلطَّالِبَةُ، اَلنَّبِیْتُ

مرفوعاتِ اصلیہ دو ہیں : ۱۔ مُبْتَدَأ (۲) تَحْبَر

یہ دونوں جملے کے ضروری اجزاء ہیں۔ ان دو کے ذریعہ، جملے میں ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ **رَفْع**، اِسم کا اعلیٰ مرتبہ ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔
مُبتَدَأ اور تَحْبَر اپنی اصلی رَفْعی حالت پر قائم رہتے ہیں۔
مثلاً ذیلاً عَاقِلٌ زید سمجھا رہے۔

۲۔ اِسم مَنصوب یا حالتِ نَصْبی کسی جملے میں ضروری معلومات کے علاوہ اضافی معلومات جب بلا واسطہ، یعنی راست یا (Direct) فراہم کی جائیں تو اُن کی حالتِ اِسمی، نَصْبی ہوتی ہے۔

بنیادی منصوب اسماء کی چھ (۶) قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔
(۱) مَفْعُولِ بِہ (۲) ظَرْف (۳) حَال
(۴) عِلّت (۵) تَنْبِیْز (۶) مَفْعُولِ مُطْلَق / مَصْدَر
ان کی مزید تفصیلات اور وضاحتیں آگے آئیں گی۔

نَصْب، اِسم کا درمیانی مرتبہ ہے

مثلاً ذیلاً شَارِبٌ عَصِیئراً

زید، پینے والا ہے شربت (زید شربت پی رہا ہے)

۳۔ اِسم مَجْرُور یا حالتِ جَوْرِ کسی جملے میں کوئی اِسم، جب ضروری اجزاء کی صورت میں بھی نہ ہو۔ اور بلا واسطہ، بھی نہ آئے۔ بلکہ اضافی معلومات کی صورت میں، کسی واسطے کے ذریعے (Indirect) آئے تو اُس کی حالتِ جَوْرِ ہوتی ہے۔ ایسے اِسم کو مَجْرُورِ اِسم، کہتے ہیں۔

مثلاً ذیل ذابٹ

إِلَى الْمَسْجِدِ

زید مسجد جانے والا ہے۔

إِلَى الْمَسْجِدِ میں 'مَسْجِد' اسم ہے۔ اس اسم سے پہلے ایک واسطہ ہے 'إِلَى' کا جو حرفِ تجزہ ہے۔ حرفِ تجزہ نے اسم کو مجرور کر دیا۔ اس لیے الْمَسْجِدِ کے آخری حرف دال (د) پر ایک زیر لگ گئی۔ تجزہ اسم کا سب سے آڈی مرتبہ ہے فجورات دو ہیں۔ ۱۔ مضاف الیہ (۲) حرفِ جو کے بعد آنے والا اسم۔

نوٹ: مولانا قرابی کے نزدیک مَعْرَبَاتِ أَصْلِيَّةٌ دس (۱۰) ہیں اور ان میں سے مرفوع صرف دو (۲) ہیں۔ مُبْتَدَأُ (مستند) اور خَبَر۔ یہ دونوں جملہ اسمیہ کے دو ضروری اجزاء ہیں۔

جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل ہوتے ہیں۔ جملہ فَعْلِيَّةٌ کے فاعل پر بھی مُبْتَدَأُ کا ہی اعراب آتا ہے۔ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

دیگر مرفوعات کو، مَعْرَبَاتِ مُشْكَلَةٍ کے تحت رکھا گیا ہے جن میں إِنَّ کی خبر اور گان کا اسم وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ مزید وضاحت اگلے ابواب میں ہوگی۔

خلاصہ: اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ اسم کی اصلی حالت، رُفْعی ہوتی ہے یعنی اسم، اصلاً مَرْفُوع ہوتا ہے۔

(بعض علماء کے نزدیک اسم کا آخری حصہ اصلاً ساکن ہوتا ہے)

۲۔ جملے کے دو ضروری اجزاء، مرفوع ہوتے ہیں۔ انہیں مُبْتَدَأُ اور خبر کہتے ہیں

مبتدأ اور خبر کے ملنے سے جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

۳۔ اضافی اجزاء، اگر بلا واسطہ (Direct) آئیں تو ایسا اسم مَنصُوب ہوتا ہے۔

اس کی چھ قسمیں ہیں۔

۴۔ اضافی اجزاء، اگر واسطے کے ذریعے (Indirect) انہیں تو ایسا اسم مجرور ہوتا ہے

اس کی دو قسمیں ہیں۔

۵۔ اسم کا اعلیٰ مرتبہ رَفْع ہے۔ درمیانی مرتبہ نَصْب ہے اور ادنیٰ مرتبہ جَر ہے۔

اسم کی اعرابی حالتیں

نیچے ایک چارٹ دیا جا رہا ہے۔

اسم کی اعرابی حالتوں کے بارے میں، یہ چارٹ نہایت اہم ہے۔ اس لیے اس کا اچھی طرح سمجھنا اور ذہن میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

اسم کی اعرابی حالتیں۔ ایک نظر میں

مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں			عدد اور جنس کے اعتبار سے
جَر	نَصْب	رَفْع	اسم کی نوعیت
طِفْلٍ	طِفْلاً	طِفْلاً	۱۔ اِسْمٌ وَاحِدٌ
أَطْفَالٍ	أَطْفَالًا	أَطْفَالٌ	۲۔ اِسْمٌ جَمْعٌ مُكْسَرٌ
مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٌ	۳۔ جمع مؤنث سالم
مُسْلِمِينَ (إِیْنِ)	مُسْلِمِينَ (إِیْنِ)	مُسْلِمُونَ (أُونِ)	۴۔ جمع مذکر سالم
مُسْلِمِينَ (أَیْنِ)	مُسْلِمِينَ (أَیْنِ)	مُسْلِمَانِ (آنِ)	۵۔ اِسْمٌ مُثَنًی
إِبْرَاهِیْمَ	إِبْرَاهِیْمَ	إِبْرَاهِیْمُ	۶۔ اِسْمٌ غَیْرُ مُنْصَرِفٍ

اعراب:

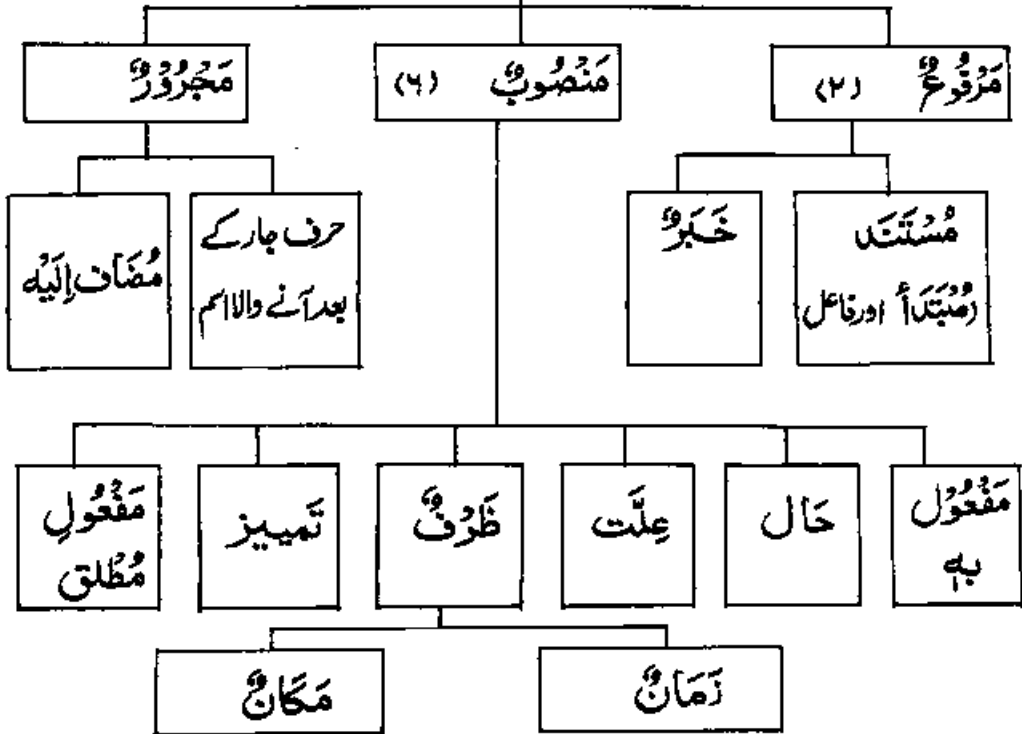
- ۱۔ ایک پیش، دو پیش، 'اُتْ' ، 'اُونْ' ، اور 'اَن' رُفْع کی علامتیں ہیں۔
 ۲۔ ایک زبر، دو زبر، 'اُتْ' ، 'اُیْن' ، اور 'اَیْن' نصب کی علامتیں ہیں۔
 ۳۔ ایک زیر، دو زیر، 'اُتْ' ، 'اِیْن' ، اور 'اِیْن' جَزْز کی علامتیں ہیں۔

نوٹ: آخری چار صورتوں میں اسم کی 'نصبی حالت'، اور 'جری حالت' بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے جانا جائے کہ یہ نصبی حالت ہے یا جری حالت؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ 'بلا واسطہ' آئے تو نصبی حالت ہوگی اور اگر 'بالواسطہ' آئے تو جری حالت ہوگی۔ اَن، اَیْن، اُونْ، اِیْن، حَرْفی اعراب، کہلاتے ہیں

اسم کی قسمیں۔ دس معرباتِ اَصْلِیَّہ

(اعرابی حالت کے اعتبار سے)

اِسْمٌ



نوٹ: مولانا فراہی کے نزدیک بنیادی مرفوعات صرف دو ہیں، بنیادی منصوبات ۶ ہیں اور مجرور اسماء دو ہیں۔ بعض دیگر قلیل الاستعمال مرفوعات و منصوبات کو انہوں نے فروع میں رکھا ہے۔

تَعْرِيفُ إِعْرَابٍ

یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہی کے رسالے
تحدۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے
گرچہ ابوابِ نحو، اور بھی ہیں لیکن ایک اعراب ہے مقدم تر
ہے یہ تخییرِ آخرِ اسماء
کثرتِ مرتبہ ہے، خاصۃً اِسْم
اسم کا رتبہ، جس سے آئے نظر
فعل و حرف، اس سے ہیں بڑی یکسر

مَرَاتِبِ ثَلَاثَهٗ، اِسْم

رَفْع ہے رُتْبَةُ مَدَارِ سُخْنِ
نَصْب ہے رُتْبِہ اُن دَوَائِدِ کا
جَوْر ہے، اُن دَائِدَاتِ کا رُتْبِہ
یہی تین اِسْم کے رُتْبِے
نام اِعراب بھی یہی ہیں تین

جس پر ہے، گفتگو میں اَصْلِ نَظَر
جو کہ بے واسطہ، میں آکر
جو کہ ہوں، حرفِ جَوْر کے دُست لگو
رَفْع، پھر نصب، پھر ہے رُتْبَةُ جَوْر
تا علامت ہو، اصل شئی کی خبر

ضروری اسماء اور زوائد

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے

۱۔ پہلے کالم میں، ضروری اسماء ہیں، جو مرفوع ہیں۔

۲۔ دوسرے کالم میں، بلا واسطہ رواندہیں، جو منصوبہ ہیں۔

۳۔ تیسرے کالم میں، بالواسطہ زوائد ہیں، جو مجرور ہیں۔

واسطے دو ہیں حرف جر اور مضاف۔

یہ بات واضح رہے کہ کلام کو زیادہ موثر اور زیادہ دلنشین بنانے اور آہنگ کی رعایت کے لیے، موزوں ترین ترتیب استعمال کی جاتی ہے، ہم نے یہاں سمجھانے کے لیے جملوں کو توڑ دیا ہے۔

مرفوع اسماء (مُسْتَدَالِیْہ، خبر)	بالا واسطہ زوائد	مجرور اسماء
مرفوع اسماء	منصوب اسماء	مجرور اسماء
۱۔ اسمیہ جملے		
تِلْكَ آيَاتُ		اللّٰهُ
ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ	تَأْوِيلًا	
هُوَ أَشَدُّ	قُوَّةً	مِنْهُ
هِيَ أَشَدُّ	وَطَعًا	
مرفوع اسماء	منصوب اسماء	مجرور اسماء
إِنِّي جَاعِلٌ	خَلِيقَةً	فِي الْأَرْضِ
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي	الْمَوْتَى	
۲۔ فعلیہ جملے		
يُرِيدُ اللّٰهُ	الْيُسْرَ	بِكُمْ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ	آيَاتِهِ	لِلنَّاسِ
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ		بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

وَيُلَقَّوْنَ	تَحِيَّةً وَسَلَامًا	فِيهَا
۳۔ امریہ جملے		
إِتَّقُوا (اَلْتُمْ)	اللّٰهُ حَقٌّ	تُقَاتِيهِ
وَاَعْتَصِمُوا (اَنْتُمْ)	جَمِيعًا	بِحَبْلِ اللّٰهِ
وَلَا تَنَسُوا (اَنْتُمْ)	نَصِيبَ	كَمِنْ الدُّنْيَا
وَلَا تَبْغُوا (اَنْتُمْ)	الْفَسَادَ	فِي الْاَرْضِ
وَرَتِّلْ (اَنْتَ)	الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا	

مشق: سورۃ البقرہ سے بیس (۲۰) ایسے جملے تلاش کیجئے، جن میں مرفوع اسماء کے ساتھ
ساتھ، منصوب، زائد اور مجرور زوائد بھی موجود ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۳

اَعْرَاب کی قسمیں - ثَقِیل اور خَفِیف

حَرَکات اور اَعْرَاب کا فرق :

اَپ کو معلوم ہے کہ حروف تہجی، پرتین قسم کی حَرَکات، (The Short Vowel) ہو سکتی ہیں۔ زیر، زبر، پیش۔

حَرَکات، کی وجہ سے حرف، مَکسُور، مَفْتُوح اور مَضْمُوم ہوتا ہے

اسی طرح، کسی جملے میں آنے والے اسم، کے آخر میں، اسم کی حیثیت اور اسم کا مرتبہ بتانے والی، بھی کچھ علامتیں، ہوتی ہیں،

انہیں 'اَعْرَاب'، (The Sign of Noun at the end) کہتے ہیں۔

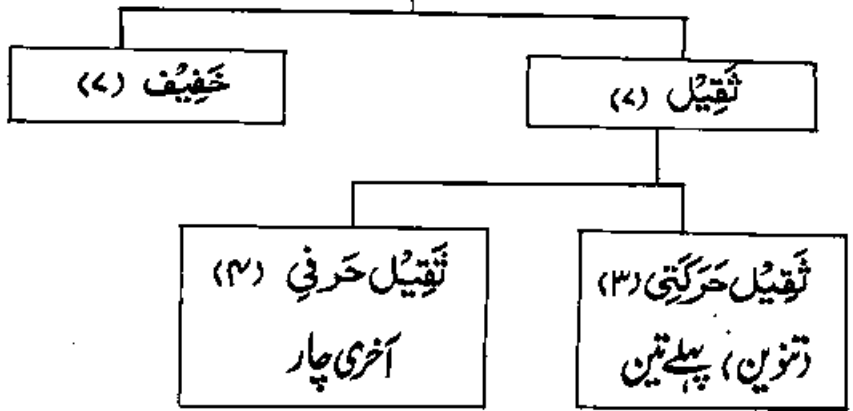
اَعْرَاب کے اعتبار سے اسم، مَرْفُوع، مَنصُوب یا مَجْرُور ہوتا ہے

حَرَکات اور اَعْرَاب کے اس فرق کو ہرگز فراموش نہ کیجئے۔

حَرَکات کا تعلق حروف سے ہوتا ہے اور اَعْرَاب کا تعلق اسماء سے ہوتا ہے۔ اسی لیے تو مولانا فراہیؒ نے کہا :

کثرت مرتبہ ہے، خاصۃً اسم فعل و حرف، اس سے ہیں بڑی یکسو

اعراب (کل ۱۴)



اعراب کی دو قسمیں ہیں ثقیل اور خفیف۔
ثقیل اعراب کی مزید دو قسمیں ہیں ثقیل حرکتی اور ثقیل حرفی

۱۔ ثقیل اعراب:

وہ ہیں جن کے آخر میں نون ہو یا نون کی آواز نکلے (تنوین بھی ثقیل اعراب ہے) جیسے
مثنیٰ اسم کے آخر میں آئن، آئین اور جمع اسم کے آخر میں اُون، اِین۔ تنوین کو ملا کر
اس کی کل (<) سات شکلیں ہیں۔

(۱) ثقیل حرکتی :- تنوین کی تینوں صورتوں کو ”ثقیل حرکتی اعراب“ کہتے ہیں۔

۱۔ دو زیر (تنوین)۔ آخر میں ’اُنْ‘ کی آواز نکلتی ہے، کِتَابًا = کتابِ

۲۔ دو پیش (تنوین)۔ آخر میں ’اُنْ‘ کی آواز نکلتی ہے، کِتَابُ = کتابِ

۳۔ دو زیر (تنوین)۔ آخر میں ’اِنْ‘ کی آواز نکلتی ہے، کِتَابِ = کتابِ

(۲) ثقیل حرفی :- ثقیل حرفی اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

۴۔ ’اَنْ‘ یعنی مُسْلِمَانِ کا آخری حصہ (اسم مثنیٰ مَرْفُوعِ ثَقِيل)

- ۵۔ اَیْن، یعنی مُسْلِمَیْن کا آخری حصہ (اِسْمُ مَثْنٰی مَنصُوب و مجرور)۔
 ۶۔ اَوْنَ، یعنی مُسْلِمُوْنَ کا آخری حصہ (اِسْمُ جَمْع مَرْفُوع ثَقِیْل)۔
 ۷۔ اَیْن، یعنی مُسْلِمَیْن کا آخری حصہ (اِسْمُ جَمْع مَنصُوب و مجرور)۔

۲۔ خَفِیْفِ اَعْرَاب :-

- جن سے خود نون نکل جائے یا 'توین' میں سے ایک زبر، ایک پیش، یا ایک زیر، نکل کر نون کی آواز نکل جائے، خفیف اعراب کہلاتے ہیں۔ ان کی کل سات شکلیں ہیں۔
- ۸۔ [آ] جیسے مُسْلِمَآءِ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَآ کا آخری حصہ آ مَرْفُوع ہے، خَفِیْف ہے اور مَثْنٰی کی علامت ہے۔
- ۹۔ [اَی] جیسے مُسْلِمَیْن میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَی کا آخری حصہ اَی، مَنصُوب و مجرور ہو سکتا ہے۔ خَفِیْف مَثْنٰی کی علامت ہے۔
- ۱۰۔ [اُو] جیسے مُسْلِمُوْنَ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمُوْا کا آخری حصہ اُو، مَرْفُوع ہے، خَفِیْف ہے اور جمع کی علامت ہے۔
- ۱۱۔ [اِی] جیسے مُسْلِمَیْن میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمِی کا آخری حصہ اِی، مَنصُوب و مجرور ہو سکتا ہے۔ خَفِیْف جَمْع کی علامت ہے۔
- ۱۲۔ [ایک زبر] جیسے کِتَاب کا آخری حرف ب (بَا = بِن سے نون ساکن نکل گیا، کِتَابُ
- ۱۳۔ [ایک پیش] جیسے کِتَاب کا آخری حرف ب (بُ = بِن سے نون ساکن نکل گیا، کِتَابُ
- ۱۴۔ [ایک زیر] جیسے کِتَاب کا آخری حرف پ (پ = پِن سے نون ساکن نکل گیا، کِتَابُ

نوٹ : اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سبق کو پڑھانے سے پہلے
مُزَکَّب اضافی کا سبق ضرور پڑھادیں۔

مضاف کے قواعد

- ۱۔ مُضَاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔
- ۲۔ مضاف پر زیادہ تر ”اَلْ“ نہیں آتا (اضافۃ معنوی میں)
- ۳۔ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل نو (۹) مثالوں پر غور کیجئے۔

اِسْم واحد کی مثالیں

- ۱۔ هَذَا طِفْلٌ ذِيْدٌ یہ زید کا لڑکا ہے۔
- طِفْلٌ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلٌ سے خفیف ہو کر طِفْلٌ ہو گیا۔
- طِفْلٌ، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔
- ۲۔ صَرَبْتُ طِفْلًا ذِيْدًا میں نے مارا، زید کے لڑکے کو
- طِفْلٌ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلًا سے خفیف ہو کر طِفْلٌ ہو گیا۔
- طِفْلٌ، مَفْعُولِ بِهِ ہے اس لیے مَنصُوب ہے۔
- ۳۔ اَحَدْتُ، مِنْ طِفْلٍ ذِيْدٍ میں نے حاصل کیا، زید کے لڑکے سے۔
- طِفْلٌ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلٍ سے خفیف ہو کر طِفْلٌ ہو گیا
- طِفْلٌ، حرف جار کے بعد کا اسم ہے، اس لیے مجرور ہے۔

اسم مثنیٰ کی مثالیں

۴۔ هَذَا **طِفْلَانِ** زَيْدٍ یہ زید کے دو لڑکے ہیں۔

یہاں **طِفْلَانِ** مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب **طِفْلَانِ** سے خفیف ہو کر **طِفْلَا** ہو گیا۔

طِفْلَانِ خبر ہے اس لیے **طِفْلَا** مرفوع ہے۔

۵۔ صَرَبْتُ **طِفْلَيْنِ** زَيْدٍ میں نے، زید کے دو لڑکوں کو، مارا۔

• **طِفْلَيْنِ**، مضاف ہے اور مفعول پہ ہے۔ **طِفْلَيْنِ** سے خفیف ہو کر **طِفْلَي** ہو گیا ہے۔

• **طِفْلَيْنِ** کی حالت 'منصوب' ہے۔ بلا واسطہ (Direct) آیا ہے۔

۶۔ أَخَذْتُ **مِنْ طِفْلَيْنِ** زَيْدٍ میں نے حاصل کیا، زید کے دونوں لڑکوں سے۔

• **طِفْلَيْنِ**، مضاف ہے۔ اس لیے اس کا اعراب **طِفْلَيْنِ** سے خفیف ہو کر **طِفْلَي** ہو گیا ہے۔ مثال نمبر ۵ اور مثال نمبر ۶ کی صورت ایک جیسی ہے لیکن اعرابی حالت مختلف ہے۔

• **طِفْلَيْنِ**، حرف جار کے بعد کا اسم ہے اس لیے 'مجرور' ہے۔

جمع سالم کی مثالیں

۷۔ هَؤُلَاءِ **مُسْلِمُونَ** یہ لوگ مسلمان ہیں۔

یہاں **مُسْلِمُونَ** خبر ہے۔ اور مرفوع ہے۔

یہ چونکہ مضاف نہیں ہے اس لیے اپنے ثقیل حرفی اعراب کے ساتھ ہے،

۸۔ هُوَلَاءُ مُسْلِمُوا مَكَّةَ یہ مکہ کے مسلمان ہیں۔

• مُسْلِمُوا مَكَّةَ خبر ہے۔ اس لیے مَرْفُوع ہے۔ اُو، رفع کی علامت ہے۔

مُسْلِمُوا مَضَانَ ہے، جو مُسْلِمُونَ سے خفیف ہو کر مُسْلِمُوا رہ گیا ہے۔

۹۔ اخَذْتُ مِنْ مُسْلِمِي مَكَّةَ مکہ کے مسلمانوں سے، میں نے حاصل کیا۔

• مُسْلِمِيْنَ حرفِ بار کے بعد کا مجرور اسم ہے۔

• مُسْلِمِيْ مَضَانَ ہے، جو مُسْلِمِيْنَ سے خفیف ہو کر مُسْلِمِيْ رہ گیا ہے۔

خفیف و ثقیل اسماء کی ۱۷ صورتیں

اسم کی قسم	ثقیل اسم	خفیف اسم
۱ واحد مَرْفُوع	طِفْلٌ	الطِّفْلُ، طِفْلٌ زَيْدٌ
۲ واحد منصوب	طِفْلاً	الطِّفْلَ، رَأَيْتُ طِفْلاً زَيْدًا
۳ واحد مجرور	طِفْلاً	الطِّفْلَ، مِنْ طِفْلٍ زَيْدٍ
۴ جَمْع سَالِمٌ مَرْفُوع	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمُوا
۵ جَمْع سَالِمٌ (نصب و جر)	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْ
۶ مُتَنَّى مَرْفُوع	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَانَا
۷ مُتَنَّى (نصب و جر)	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِيْ

اوپر کے چارٹ پر غور کیجئے ۱۔ خفیف اسماء سے تنوین نہیں ہے۔ یا

۲۔ آخر کا ذن حَذَف ہو گیا ہے۔

ثقیل و خفیف اعراب کی ۱۲ صورتیں

ثقیل اعراب	خفیف اعراب		
وَ	و	واحد مرفوع	۱
وَ	و	واحد منصوب	۲
وَ	وَ	واحد مجرور	۳
أَو	أَو	جمع سالیئم مرفوع	۴
أَو	أَو	جمع سالیئم (نصب و جر)	۵
أَو	أَو	مثنیٰ مرفوع	۶
أَو	أَو	مثنیٰ (نصب و جر)	۷

خلاصہ اسم کی اعرابی حالتیں

- ۱۔ حرکت، حرف کی حالت کو کہتے ہیں۔
- ۲۔ اعراب، اسم کی حالت کو کہتے ہیں۔
- ۳۔ اسم نکرہ پر عموماً، ثقیل اعراب، لگتا ہے۔ جیسے طَعْلٌ، طَعْلًا، طَعْلٍ
- ۴۔ اسم سیم نکرہ پر، لام تعریف (ال) لگانے سے، اسم کا ثقیل، حرکتی اعراب، خفیف ہو جاتا ہے۔ جیسے الطَّعْلُ، الطَّعْلُ، الطَّعْلُ، الطَّعْلُ، الطَّعْلُ، الطَّعْلُ
- ۵۔ حرکتی اعراب پر 'ال' لگنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ جوں کے توں رہتے ہیں۔ جیسے الْمُسْلِمُونَ، الْمُسْلِمَانِ، الْمُسْلِمِينَ، الْمُسْلِمِينَ
- ۶۔ غیر منصرف اسماء کا اعراب شروع ہی سے خفیف، ہوتا ہے اس لیے کہ غیر منصرف پر نہ تین آتی ہے اور نہ زیر آتی ہے۔ جیسے اِبْرَاهِيمُ - اِبْرَاهِيمُ
- ۷۔ مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے (اضافت معنوی میں)۔

اَعْرَاب کی قسمیں (کل ۱۴)

خَفِیْف (۷)

- ۱۔ خفیف حرکتی اعراب
- ۸۔ ایک پیش : الْكِتَابُ
- ۹۔ ایک زیر : الْكِتَابِ
- ۱۰۔ ایک زیر : فِي الْكِتَابِ
- ب۔ خفیف حرفی اعراب
- ۱۱۔ اُو (مُسْلِمُوْا)
- ۱۲۔ اِی (مُسْلِمِیْ)
- ۱۳۔ آ (مُسْلِمًا)
- ۱۴۔ اُی (مُسْلِمَیْ)

ثَقِیْل (۷)

- ۱۔ ثقیل حرکتی (تنوین)
- ۱۔ دو پیش : الْكِتَابُ
- ۲۔ دو زیر : الْكِتَابَا
- ۳۔ دو زیر : الْكِتَابِ
- ب۔ ثقیل حرفی
- ۴۔ اُوْنَ (مُسْلِمُوْنَ)
- ۵۔ اِیْنَ (مُسْلِمِیْنَ)
- ۶۔ اَنْ (مُسْلِمَانِ)
- ۷۔ اَیْنَ (مُسْلِمَیْنِ)

۱۔ (۷) سات ثقیل اعراب کو، (۷) خفیف اعراب میں بدلنے کے لیے

(ا) تنوین کی صورت میں، نُون کی آواز کو حَذَف کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یا پھر آخر میں، نُون کو حَذَف کیا جاتا ہے۔

۲۔ ثقیل حرکتی اعراب (تنوین)، اَل، لگانے سے اور مضاف بننے سے، دونوں صورتوں

میں خفیف ہر باتے ہیں۔

۳۔ ثَقِیل حَرْفِ اَعْرَاب، مَرَف مَضَاف سے خفیف ہوتے ہیں۔ اَلْ، لگانے سے خفیف نہیں ہوتے۔

صَوَرِ مَخْتَلِفَہ، اِعرَاب

یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب	ہیں وہ چودہ، باختلافِ صُور
عَ، اَ، پھر اِ اِن اور اِیْن	عُ وَا اور اِیْن دیکھ لو، گِن کو
سات ہیں سب ثقیل پر یہ خفیف	ہوں گے، آخر کی فون گرا دو گر
اَل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف	اور اضافت سے، سب کے سب یکو
یا حَلَم مُتَّصِفْ یا بِن مَضَاف	یَعْلَم جیسے عَامِرُ بِنُ عَمَر

سبق نمبر ۱۴

The declinable and Indeclinable Noun

اسم کی قسمیں مُعَرَّبٌ وَمَبْنِی

اعْرَاب کے ہونے یا نہ ہونے، اَعْرَاب کے بدلنے اور نہ بدلنے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) مُعَرَّب (۲) مَبْنِی (۳) مُشْکَل

The Declinable Noun ا۔ مُعَرَّب

مُعَرَّب وہ اسم ہے جس پر اعراب آئے (جو بدلتا رہتا ہے)
 شَلًا طِفْلٌ، اَلْأَطْفَالُ، اِبْنَاهُم۔ مُعَرَّب اسم کی دو قسمیں ہیں:
 ا۔ مُنْصَرِف (۲) غَیْرُ مُنْصَرِف

Fully Declinable Noun ۱۔ مُنْصَرِف

مُنْصَرِف وہ اسم ہے، جس پر ہر قسم کا اعراب آئے۔
 یعنی دوزبر، دو پیش، دوزیر (توین)، اور ایک دبر، ایک دیر اور ایک پیش آئے۔
 شَلًا طِفْلٌ، طِفْلًا، طِفْلٍ، اَلْأَطْفَالُ، اَلْأَطْفَالِ، اَلْأَطْفَالِ
 ۲۔ مُنْصَرِفِ اسْم، مَرْفُوع، مَجْرُور یا مَنْصُوب ہوتا ہے۔
 ۳۔ مَرْفُوعَات دو (۲) مَجْرُورَات دو (۲) اور مَنْصُوبَات چھ (۶) ہیں۔
 اس طرح مُنْصَرِفِ مُعَرَّبَاتِ اَصْلِیَّہ دس (۱۰) ہیں۔

ب۔ غیر متصرف Partially Declinable Noun

غیر منصوب وہ اسم ہے جس پر 'تنوین' اور 'ذریعہ' نہ آئے
(غیر متصرف کی تفصیلی بحث جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں اتنی وضاحت کافی ہے)
۱۔ جس پر 'تنوین' نہ آئے۔ (یعنی یہ شروع ہی سے خفیف ہوتا ہے)
۲۔ جس پر 'ذریعہ' (کسرۃ) نہ آئے۔ مثلاً اِبْرَاهِیْمُ، اِبْرَاهِیْمٌ۔
اس پر 'پیش' اور 'ذریعہ' آیا ہے لیکن 'تنوین' اور 'کسرۃ' نہیں آیا۔
۳۔ غیر متصرف کی کئی قسمیں ہیں جن کی تفصیل آگے حصہ دوم میں ایک مستقل باب کے
تحت ان شاء اللہ آئے گی۔

۲۔ مَبْنِی The In-declinable Noun

مبنی وہ اسم ہے جس کا اعراب نہیں بدلتا۔ قواعد کی رو سے، مبنی اسم کی اعرابی حالت پہچانی جاتی ہے۔ (یعنی ان اسماء کے آخر میں کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی، لیکن اس کے باوجود یہ اعرابی حالت رکھتے ہیں، مَبْنِی اُسْمَاء کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ اُسْمَاءُ صَمِیْر	(جیسے اَنَا ، نَحْنُ ، اَنْتَ)
۲۔ اُسْمَاءُ اِشَارَہ	(جیسے هٰذَا ، ذٰلِکَ)
۳۔ اُسْمَاءُ اِسْتِفْہَام	(جیسے اَیْنَ اور کَیْفَ)
۴۔ اُسْمَاءُ مَوْصُولَہ	(جیسے الَّذِی ، الَّذِیْہِ وغیرہ)
۵۔ ظُرُوف	(جیسے لَدٰی ، لَدُنْ وغیرہ)
۶۔ مُحَقَّقَات	(جیسے قَبْلُ ، بَعْدُ وغیرہ)

۳۔ مُعْرَبَاتِ مُشْكَلَہ

یہ تیسری قسم ہے، جو مَبْنِیٰ اور مُعْرَب کے درمیان ہے۔ تفصیل اگلے ابواب میں ان شاء اللہ آئے گی۔ ان کی کچھ قسمیں یہ ہیں :-

۱۔ حَوْثُ مُشْتَبَّہ بِالْفِعْلِ (اِنَّ وغیرہ) کے بعد کا اسم

جیسے: اِنَّ اللہَ قَدِیْرٌ

۲۔ لائے بُغی جُنُس کے بعد آنے والا اسم نکرہ

جیسے: لَا اِلٰہَ اِلَّا کِرَآۃٌ فِی الدِّیْنِ

۳۔ خَبَرٌ مَنْصُوبٌ مَاوَلَا

جیسے: مَا دَیْدُ قَائِمًا

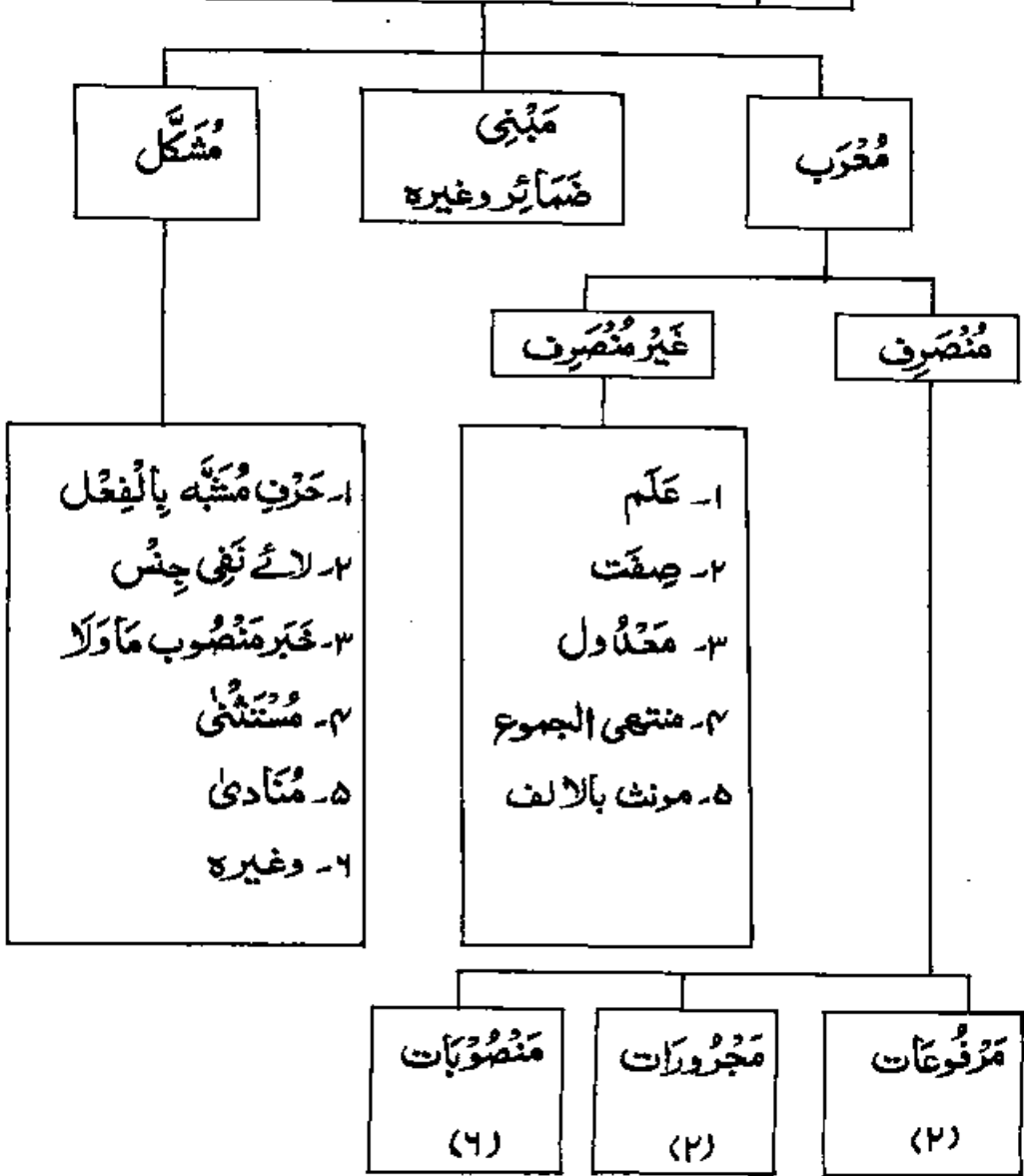
۴۔ اِسْمٌ مُّسْتَثْنٰی (یعنی اِلَّا کے بعد کا اسم)

جیسے: کُلُّ شَیْءٍ هَآلِکٌ اِلَّا وَجْہَ اللہِ

۵۔ اِسْمٌ مُّتَادِیٌ بِبِکْرَبٍ (یعنی یَاء کے بعد کا اسم)

جیسے: یَا اَبَا بَکْرٍ

اسم کی قسمیں (مُعَرَّب و مَبْنِی)



دس (۱۰) معرباتِ اصلیہ

سبق نمبر ۱۵

اسم مرفوع

ہر اسم معرب اصلاً و مرفوعاً ہوتا ہے۔ یعنی ہر اسم کی اصلی حالت، رفع کی ہوتی ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

نمبر شمار	مثال	تشریح
۱	مُحَمَّدٌ	آخری حرف دال پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔
۲	طِفْلٌ	(ایک لڑکا)، آخری حرف لام (ل) پر 'دو پیش' ہیں یہ رفع کی علامت ہے۔ اور اسم نکرہ ہے
۳	الْكَلْبَةُ	یہ مُكَوَّنٌ بِاللَّامِ اِسْمٌ ہے۔ آخری حرف (ة) پر 'ایک پیش' ہے یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرفہ ہے
۴	أَطْفَالٌ	(کئی لڑکے)، آخری حرف لام (ل) پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۵	أَيُّطْفُلٌ	(وہ خاص لڑکا)، آخری حرف لام (ل) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم معرفہ ہے۔
۶	أَلْأَطْفَالُ	(وہ خاص کئی لڑکے)، آخری حرف لام (ل) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم بھی معرفہ ہے۔
۷	إِبْرَاهِيمُ	ایک غیر عربی نام ہے۔ اس کے آخری حرف 'ہیم' پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ بھی رفع کی علامت ہے۔

۸	طَالِبَةٌ	(ایک طالب علم لڑکی)، اس اسم کے آخری حرف پر دو پیش ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
۹	الطَّالِبَةُ	(وہ ایک خاص طالب علم لڑکی)، اس اسم کے آخر میں 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۰	طَالِبَاتٌ	(طالب علم لڑکیاں)، اس اسم کے آخری حرف تاء (ت) پر دو پیش ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
۱۱	الطَّالِبَاتُ	(وہ خاص طالب علم لڑکیاں)، اس اسم کے آخری حرف تاء (ت) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۲	كِتَابَانِ	(دو کتابیں)، اس اسم کے آخر میں 'اُن' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ مثنیٰ ہے۔
۱۳	الْمَسْجِدَانِ	(خاص دو مسجدیں)، اس اسم کے آخر میں 'اُن' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرفہ باللام ہے۔
۱۴	طَالِبَتَانِ	(دو طالب علم لڑکیاں)، اس اسم کے آخر میں 'تَانِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۱۵	الطَّالِبَتَانِ	(دو خاص طالب علم لڑکیاں)، اس اسم کے آخر میں 'تَانِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۶	مُسْلِمُونَ	(کئی مسلمان)، اس اسم کے آخر میں 'اُون' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۱۷	الْمُسْلِمُونَ	(وہ خاص کئی مسلمان)، اس اسم کے آخر میں 'اُون' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔

مرفوع اسم پہچاننے کی علامتیں

- مرفوع اسم کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔
- ۱۔ اسم کے آخری حرف پر ایک پیش، یا دو پیش، (تینوں) ہوں۔
 - ۲۔ مثنیٰ اسم کے آخر میں، الف اور نون یعنی آرن، یا تان، ہو۔
(جیسے مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَتَانِ، اَلْمُسْلِمَانِ، اَلْمُسْلِمَاتِ)
 - ۳۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں واؤ اور نون یعنی واون، ہو۔
(جیسے مُسْلِمُونَ، اَلْمُسْلِمُونَ)
 - ۴۔ جمع مؤنث سالم اسم کے آخر میں الف اور تاء یعنی آٹ یا آٹ ہو۔
(جیسے مُسْلِمَاتُ، اَلْمُسْلِمَاتُ)

مُعْرَبَاتِ عَشْرَةِ اَصْلِيَّہِ اور مَرْفُوعَانِ

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہی کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

مُسْتَنَدٌ اَیْکُ، دوسرا ہے خبر	اسم مرفوع دو ہیں، بے کم و بیش
جس کے معنی ہیں شیر ہے حیدر	ہے مثال ان کی حیدر اَسَدُ
یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر	یا کہ اَلْغُصْنُ یَا زِعْ ثَمَرُهُ
یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر	یا کہ اَلْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ
یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر	یا کہ زَبِیدُ وَنَ حَاضِرُونَ هُنَا

سبق نمبر ۱۶

اسم منصوب

اردو زبان کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

كَوَدًا مَوَدًّا، حَالِيًّا، قَاتِلُوْنَا، اَنَا قَاتِلًا، مَجْبُورًا، لَا زِمًا، اَخْلَدًا، اَسْدًا
تَفْرِيبًا، اِخْتِيَاطًا، تَخْمِيْنًا، مَذَاحًا، تَكْلُفًا، اِبْتِدَاءً، غَالِيًّا، قُوْرًا
اُصُوْلًا، مَثَلًا، اِحْتِرَامًا، اِحْتِجَاجًا، سَبَقًا سَبَقًا وَغِيْرَه۔ ان تمام
کے آخری حروف پر دو زبر ہیں۔ یہ جملوں میں ضروری معلومات کے علاوہ، اضافی اجزاء بن کر
شامل ہو جاتے ہیں اور بلا واسطہ شامل ہوتے ہیں۔ ان سب کی اعرابی حالت، منصوبی
ہے (ان سب پر دو زبر ہیں) عَرَبی میں بھی اس سے ملتا جلتا قاعدہ ہے۔

مفعول بہ

اسم منصوب کی چھ (۶) قسموں میں سے، ایک قسم مفعول بہ ہے

اسم فاعل اور اسم مفعول بہ کے قواعد

۱۔ فاعِل : فاعِل، وہ اسم ہے، جس سے دَفْعَل، کا صدور ہوتا ہے۔

یعنی کام کرنے والا فاعل کہلاتا ہے اور یہ اسم فاعل، مرفوع ہوتا ہے۔

۲۔ مَفْعُوْلُ بَہ : مَفْعُوْلُ بَہ، وہ اسم ہے، جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔ جیسے: زید

نے شیر مارا، یہاں زید، اسم فاعِل ہے اور شیر مَفْعُوْلُ بَہ ہے۔

۳۔ مَفْعُوْلُ بَہ، اسم منصوب ہوتا ہے۔

مَفْعُوْلُ بَہ کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۱- خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ (اللہ نے زمین کو پیدا کیا)

- ۱- خَلَقَ کے معنی ہیں 'بنایا'، خَلَقَ فِعْلٌ مَاضٍ ہے۔
- ۲- اللَّهُ کے معنی ہیں 'اللہ نے'، اللہ کے آخری حرف ہاء (ہ)، پر ایک پیش ہے۔
- پیش رَفْع کی علامت ہے۔ اس لیے یہ اسم مرفوع ہے۔
- ۳- اللَّهُ فاعِل ہے۔ اور فاعِل، مرفوع ہوتا ہے۔
- ۴- الْأَرْضَ کے معنی ہیں، 'زمین کو'، الْأَرْضَ کے آخری حرف ضَاد (ض)، پر ایک زبر ہے۔ زبر نصب کی علامت ہے۔ یہ مَفْعُولِ یہ ہے۔ فاعِل کے فعل سے مَفْعُول ہے۔
- وجود میں آیا۔ اس لیے اس کی حالت نصبی ہے۔ یعنی یہ اِسْمٌ مَنْصُوب ہے۔

مثال نمبر ۲- خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ (اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا)

- سَمَوَاتِ، سَمَاءُ کی جمع ہے۔ السَّمَوَاتِ بدل کر السَّمَوَاتِ ہو گیا ہے۔ اور یہاں السَّمَوَاتِ، مَفْعُولِ یہ ہے اور اس کی حالت نصبی ہے۔ اس کے آخر میں 'آت' ہے۔ یہ جملے میں بلا واسطہ آکر شامل ہوا ہے اس لیے مَنْصُوب ہے۔
- آت، حالتِ نصبی کی علامت ہے۔

مثال نمبر ۳- خَلَقَ اللَّهُ الثَّقَلَيْنِ (اللہ تعالیٰ نے انسان اور جن دونوں کو پیدا کیا)

- ۱- ثَقَلٌ سے مراد دُزْن، یا گرانی ہے (انسان اور جن)۔
- ۲- ثَقَلٌ کا مثنی، ثَقَلَانِ ہے۔ حالتِ رَفْع کی صورت میں اس میں 'اِنْ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ لیکن چونکہ یہاں مَفْعُولِ یہ بن کر یہ اسم مُثَنّی آیا ہے۔ اس لیے حالت نصب ہیں ہونے کی بناء پر الثَّقَلَانِ بدل کر الثَّقَلَيْنِ ہو گیا ہے۔
آئین، حالت نصب کی علامت ہے۔

مثال نمبر ۴۔ نَصَرَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِينَ (اللہ نے مسلمانوں کی، مدد کی،

اس مثال میں الْمُسْلِمُونَ (حالت رفع، بدل کر الْمُسْلِمِينَ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُولِ یہ ہے۔ اس کی اعرابی حالت مَنْصُوب ہے۔ اس کی نصبی علامت 'اِیْن' ہے۔

منصوب اسم کو پہچاننے کے قواعد

۱۔ جملے کے اضافی اجزاء، اگر بلا واسطہ (Direct) ہوں، تو ایسے اسماء 'مَنْصُوب' ہوتے ہیں۔

۲۔ اِسْم مَنْصُوب کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔

۱۔ اسم کے آخری حرف پر، ایک (بر یا دو زبر) تَوْنِ (ہوتے ہیں

۲۔ مُثَنّی اسم کے آخر میں آئین ہوتا ہے (مُسْلِمَيْنِ، الْمُسْلِمِينَ)

۳۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں اِیْن، ہوتا ہے۔

(جیسے مُسْلِمَيْنِ، الْمُسْلِمِينَ)

۴۔ جمع مؤنث سالم اسم کے آخر میں 'آءِ' یا 'آءِ' ہوتا ہے۔

(جیسے مُسْلِمَاتِ، الْمُسْلِمَاتِ)

سبق نمبر ۱۰

اسم مجرور

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جملے کے ضروری اجزاء (مُبْتَدَأُ اور خَبَر) مرفوع ہوتے ہیں۔
'بلا واسطہ' (Direct) اضافی معلومات 'مَنْصُوب' اسم کی شکل میں اور 'بالواسطہ' (Indirect) اضافی معلومات، مجرور اسم کی شکل میں شریک جملہ کی جاتی ہیں۔

اَلْكِتَابُ	نَافِعٌ	كَالْمُعَلِّمِ
کتاب	نفع بخش ہے	استاد کی طرح

ادپر کی مثال میں۔

- ۱۔ اَلْكِتَابُ ، مُبْتَدَأُ ہے ، اسم معرفہ ہے۔ مرفوع ہے۔
- ۲۔ نَافِعٌ ، خَبَر ہے۔ اسم نکرہ ہے۔ مرفوع ہے۔
- ۳۔ کَالْمُعَلِّمِ ، اضافی معلومات ہیں۔
- ۴۔ ک ، حرف جر ہے ، حرف تشبیہ ہے اور 'واسطہ' ہے
- ۵۔ حرف جر کے کاف (ک) کے بعد اَلْمُعَلِّمِ اسم استعمال ہوا ہے۔
ک کی وجہ سے اَلْمُعَلِّمِ مجرور ہو کر اَلْمُعَلِّمِ ہو گیا ہے۔
آخری حرف پر پیش کے بجائے زیر لگ گیا ہے۔ یہ اسم کی جری حالت ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور مجرور اسماء کی مختلف شکلوں اور ان کے اعراب نوٹ کیجئے۔

مثال نمبر ۱۔ کِتَابُ (کتاب)

فِي كِتَابٍ (کِتَابِہ) (کتاب میں)

’فِ‘، حرفِ جَر ہے۔ واسطہ ہے جس کی وجہ سے اسم، حالتِ جر میں آگیا۔ دوپیش دوزیر میں بدل گئے۔ اب اسم، مجرور ہو گیا ہے۔

مثال نمبر ۲۔ اَلْكِتَابُ (خاص کتاب) فِي الْكِتَابِ (خاص کتاب میں)

’فِ‘، حرفِ جَر کی وجہ سے آخری حرفِ اب، کا پیش زیر میں بدل گیا۔ پہلے اسم کی حالت ’مَرْفُوع‘، تھی اب مَجْزُور ہو گئی۔

مثال نمبر ۳۔ كُتِبَ (کتابیں) فِي كُتُبٍ (کِتَابِہ) کتابوں میں

مثال نمبر ۴۔ اَلْكِتَابُ (خاص کتابیں) فِي الْكِتَابِ (مَعْرِفَہ) خاص کتابوں میں

مثال نمبر ۵۔ وَالِدَانِ (ماں باپ) لِوَالِدَيْنِ (کِتَابِہ) ماں باپ کے لیے
یہاں لِ کی وجہ سے وَالِدَانِ، لِوَالِدَيْنِ میں بدل گیا ہے۔

مثال نمبر ۶۔ اَلْوَالِدَانِ (خاص ماں باپ) لِوَالِدَيْنِ (مَعْرِفَہ) خاص ماں باپ کے لیے۔ ’اِنْ‘، حالتِ رَفْع کی علامت ہے ’لِ‘، حرفِ جَر ہے لِ کی وجہ سے

مثنیٰ اسم کا آخری حصہ ’اِنْ‘ سے ’اَيْنِ‘ میں تبدیل ہو گیا ہے۔

وَالِدَانِ (مَرْفُوع) سے وَالِدَيْنِ مجرور اسم مثنیٰ ہو گیا ہے۔

یہاں ’لِ‘ کی وجہ سے وَالِدَيْنِ کی اِعْرَابِ حالت ’مَجْزُور‘ ہے۔

مثال نمبر ۷۔ اَلْمُتَّقُونَ اِلَى الْمُتَّقِينَ (مَعْرِفَہ)

مُتَّقِہ کی جمع مذکر سالم مُتَّقُونَ ہے۔ یہ اسم مَرْفُوع ہے۔ لفظ کے آخر میں

اُوْنَ ہے۔ جو رَفْع کی علامت ہے۔

اِلٰی، حَرْفِ جَر ہے، حرفِ جَر کی وجہ سے اسم مجرور ہو گیا۔ آخری حصہ اُوْنَ

اِیْن میں بدل گیا۔ اس طرح اَلْمُتَّقُوْنَ، اَلْمُتَّقِیْنَ، میں بدل گیا۔
 مثال نمبر ۷۔ مُسْلِمَاتٌ (نکڑہ)، مُسْلِمَاتِ اَلْمُسْلِمَاتِ (مَعْرِفَہ)، اَلْمُسْلِمَاتِ
 آیت، جمع مؤنث سالم کی علامت ہے۔ حرف جَرِ وِل، کی وجہ سے ’آیت‘ میں
 بدل گیا ہے۔

اہم نوٹ :- آیت، نصب کی علامت بھی ہے اور جَر کی بھی۔ لیکن چونکہ یہاں
 دل، کے واسطے سے آیا ہے۔ اس لیے اس کی حالت ’مجرور‘ سمجھی جائے گی۔

مثال نمبر ۹۔ اِبْرَاهِیْمُ اِلٰی اِبْرَاهِیْمِ

اِبْرَاهِیْمُ ایک غیر مُنْصَرِف اسم ہے۔ اِلٰی کے واسطے سے مجرور ہے۔
 لیکن میم پر زبر ہے۔ اِبْرَاهِیْمِ کی اعرابی حالت ’مَجْزُور‘ ہے۔
 حالت جَر میں یہ خلاف قاعدہ اِبْرَاهِیْمِ آتا ہے۔
 (کیونکہ غیر مُنْصَرِف اسماء پر نہ زیر لگتی ہے اور نہ تنوین)

۱۰۔ اِسْمُ غَیْرِ مُنْصَرِفٍ کا اِعراب

’حالتِ نَصْبی‘، اور ’حالتِ جَزْی‘، دونوں میں یہ اِبْرَاهِیْمِ، پڑھا جائے گا۔ اگر
 وہ کسی واسطے کے ذریعے آئے تو ’مجرور‘ ہوگا۔ بلا واسطہ آئے تو ’مَنْصُوب‘ ہوگا۔

اِبْرَاهِیْمِ کی تین قرآنی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ (البقرہ: ۱۲۴) ”اور جب، ابراہیم نے کہا“
 یہاں ’اِبْرَاهِیْمِ‘، فاعل ہے اور کہنے والے ہیں اس لیے بحیثیت فاعل اس کی

اعرابی حالت 'مَرْفُوع' ہے اور 'مِیم' پر پیش ہے۔

۲۔ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (النساء: ۱۲۵)

”اور اللہ نے، ابراہیم کو، دوست بنالیا“

یہاں، فاعِلُ اللہ ہے۔ اللہ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ اِبْرَاهِيمَ مَفْعُول پہلے ہے۔ اِبْرَاهِيمَ کے آخری حرف میم پر زبر آیا ہے۔ اِبْرَاهِيمَ کی اعرابی حالت، نصبی ہے۔ ابراہیم اور اللہ کے بیچ میں کوئی واسطہ نہیں ہے۔

۳۔ وَعِصَىٰ كَا إِلَىٰ اِبْرَاهِيمَ۔ (البقرہ: ۱۲۵) ”اور ہم نے وعدہ کیا ابراہیم سے“

یہاں اِبْرَاهِيمَ کی اعرابی حالت 'جَزَی' ہے۔ اِبْرَاهِيمَ اِلٰی کے واسطے کے بعد آیا ہے۔ غیر منصرف اسماء کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ آئندہ حصہ دوم میں، علیحدہ ایک مفصل باب میں آئے گا۔

مُضَافِ اِلَیْهِ

مُضَافِ اِلَیْهِ سبھی ہمیشہ 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک واسطہ ہے و حرف جار کے بعد والے اسم، کے علاوہ 'دوسرا مجرور اسم' ہے۔ مرکبات کے بارے میں، ان شاء اللہ اگلے اسباق میں تفصیلی بحث ہوگی۔ فی الوقت سرسری طور پر مرکب اضافی، کو سمجھ لیں۔ 'زید کی کتاب' کو عربی میں 'کِتَابُ زَیْد' کہتے ہیں۔ اور ایسی ترکیب کو 'مرکب اضافی' کہتے ہیں۔ اس ترکیب کے پہلے اسم، 'کِتَابُ' کو 'مُضَافِ کہتے ہیں۔ اور دوسرے اسم، 'زید' کو 'مُضَافِ اِلَیْهِ، آپ نے دیکھا کہ کِتَابُ، کِتَابُ ہو گیا ہے اور زَیْدُ سے زَیْدُ ہو گیا ہے۔ کتاب کی حالت رَفْعی ہے اور زَیْدُ کی حالت جَزَی۔ مُضَافِ اِلَیْهِ سے پہلے مُضَاف ہوتا ہے۔

مضاف بھی ایک واسطہ ہے، جو مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور دوسرے اسم 'مُضَافِ الیہ' کے اعراب نوٹ کیجئے۔

- ۱۔ رِکَابُ اللّٰهِ اللہ کی کتاب (اللہ، مضاف الیہ ہے، مجرور ہے)
- ۲۔ عِلْمُ الْغَیْبِ غیب کا علم (الغیب، مضاف الیہ ہے، مجرور ہے)
- ۳۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ دو مشرقوں کا رب (مَشْرِقَانِ، مَشْرِقَتَيْنِ ہو گیا ہے)
- ۴۔ ابْنَتَا عِمْرَانَ عمران کی دو بیٹیاں

رِعْمَانٌ غیر منصوف اسم ہے، اس لیے حالتِ جر میں بھی زبر لیتا ہے۔

مُضَاف، کا اعراب ہمیشہ خَفِیف ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال میں حَاضِرُونَ، خَفِیف ہو کر حَاضِرُوا ہو گیا ہے۔ اور جمع ذکر سالم کا نونِ اعرابی، گر گیا ہے۔

- ۵۔ حَاضِرُوا الْمَسْجِدَ مسجد میں آنے والے (حَاضِرُونَ خَفِیف ہو گیا)
- ۶۔ عَابِرُوا سَبِيلَ راستہ عبور کرنے والے (عَابِرُونَ خَفِیف ہو گیا)
- ۷۔ مُقِيمُوا الصَّلَاةَ نماز قائم کرنے والے (مُقِيمُونَ خَفِیف ہو گیا)
- ۸۔ مُهْلِكُوا الْقُرَى بستیوں کو ہلاک کرنے والے (مُهْلِكُونَ خَفِیف ہو گیا)
- ۹۔ رَبُّ الْعَالَمِينَ جہانوں کا رب (عَالَمُونَ مجرور ہو کر عَالَمِينَ ہو گیا)
- ۱۰۔ نَبَأُ الْمُرْسَلِينَ پیغمبروں کی خبر (مُرْسَلُونَ مجرور ہو کر مُرْسَلِينَ ہو گیا)
- ۱۱۔ أَجْرُ الْعَامِلِينَ عمل کرنے والوں کا اجر (عَامِلُونَ مجرور ہو کر عَامِلِينَ ہو گیا)

- ۱۲۔ صِيَامُ شَهْرَيْنِ دو ماہ کے روزے (شَهْرَانِ مجرور ہو کر شَهْرَيْنِ ہو گیا)

اسم مجرور کو پہچاننے کی علامتیں

- ۱۔ اسم مجرور، جملے میں، ہمیشہ واسطے کے ذریعے، سے آتا ہے۔
حرف جار کے واسطے سے 'یا' مضاف کے واسطے سے
- ۲۔ 'مضاف الیہ'، لازماً مجرور ہوتا ہے۔
- ۳۔ اسم مجرور کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔
 - ۱۔ اسم کے آخری حرف پر 'ایک زیر' یا 'دو زیر' ہوں۔
 - ۲۔ مثنیٰ اسم کے آخری حصے میں 'اَیْن' ہو۔
 - ۳۔ جمع مذکر سالم، اسم کے آخری حصے میں 'اَیْن' ہو۔
 - ۴۔ جمع مؤنث سالم، اسم کے آخری حصے میں 'آیت' یا 'آیت' ہو۔

مَجْرُورَانِ

خلاصے میں، مولانا فراہیؒ کے تحفۃ الاعراب کا منظوم حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

دوسرا حرفِ جَر لگے جس پَر	دو ہیں مَجْرُور اک مُضاف الیہ
وَب، ت، مُنْذَاک ہیں حرفِ جَر	فِي، عَلٰی، مِنْ، اِلٰی، لِ، عَنْ، حَتّٰی
يَا عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَرٌ	جیسے بَيِّنَاتُ الرَّشِيْدِ فِي جَبَلٍ
يَاكُمَا لِي عَنِ الرَّقِيْبِ مَقَرٌ	یا کہ مِثْلِي اِلٰی الْحَبِيْبِ سَلَامٌ
شَعْلٌ بِالْأُمُورِ مُنْذَا سَحَرٌ	یا کہ حَتّٰی الْإِعْشَاءِ لِي وَاللّٰهُ
مَا يَذَا الْمَضِرِّ كَالسَّعِيدِ بَشَرٌ	یا کہ بِاللّٰهِ ثَمَرٌ تَاللّٰهُ

سبق نمبر ۱۸

The Propositions

حُرُوفِ إِضَافَاتٍ بِحُرُوفِ جَرِّ

حُرُوفِ إِضَافَاتٍ کُل (۱۷) سترہ ہیں۔ انہیں حُرُوفِ جَزِّ بھی کہا جاتا ہے۔

حُرُوفِ جَزِّ، اپنے بعد آنے والے اسم کو، مَجْزُور کرتے ہیں

ان میں سے بعض نیچے دیے جا رہے ہیں۔ قرآن میں ان کے استعمال کی تعداد بھی دی گئی ہے تاکہ آپ کو ان کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

نمبر شمار	حرف جر	قرآن میں تعداد استعمال	اردو معنی	انگریزی حرف	مجرور اسم کی مثال
۱	لِ	۳، ۶۵۶	کے لیے	For	لِلّٰہِ اللہ کے لیے
۲	مِنْ	۳، ۲۲۱	سے	From	مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
۳	بِ	۲، ۵۳۸	ساتھ، ذریعے	With	بِالْقَلَمِ = قلم کے ذریعے
۴	فِي	۱، ۶۹۲	میں	In	فِي الْقِصَاصِ
۵	عَلَى	۱، ۴۳۹	اوپر	On	عَلَى الْفُلْكِ = کشتی کے اوپر
۶	إِلَى	۷۳۷	کو	To	إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
۷	عَنْ	۴۶۲	سے	From	عَنْ قَوْلِكَ : آپ کے قول سے

۸	ک	۲۸۲	جیا	Like	كَالْأَنْعَامِ مویشیوں کی طرح
۹	حتیٰ	۱۴۲	تک	Until	حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ
۱۰	ذ		قسم	By	وَاللّٰهِ الشَّهِيدِ کی قسم
۱۱	ت		قسم	By	تَاللّٰهِ الشَّهِيدِ کی قسم

• اوپر کی مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ اَسماء کے آخری حُرُوف کے نیچے زیر ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ ان سے پہلے حرف جر آئے ہیں۔ ورنہ اَسم کی اصلی حالت تورفع کی ہے۔

• بقیہ حُرُوف جر یہ ہیں: عَدَا، حَاشَا، خَلَا، مُذًا، مُثْنًا، رُبَّ

اس طرح یہ کل (۱۷) سترہ ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: ذ، اگر برائے قسم ہو تو حُرُوف جَر ہوتا ہے۔

جیسے: وَالْعَصْرِ، وَاللَّيْلِ

لیکن ذ، اگر عَطْف کے لیے آئے، تو اپنے بعد والے اسم کو مجرور نہیں کرتا۔ جیسے: اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ (میاں دونوں اسم مرفوع ہیں)

حرف جار کی وجہ سے مَجْرُور اسمائے مثنیٰ کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ مَرْفُوع مثنیٰ اَسماء یَوْمَانِ، عَامَانِ، طَائِفَتَانِ، فِئَتَانِ وغیرہ کس طرح حرف جار کی وجہ سے مجرور ہو گئے ہیں۔

۱۔ خَلَقَ الْاَرْضَ فِي **یَوْمَیْنِ** (فصلت: ۹) یہ اسم اصل میں یَوْمَانِ تھا۔
”اُس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا“
(یَوْمَیْنِ مَجْرُور ہے)

- ۲۔ وَفَصَّالَةٌ فِي **عَامَيْنِ** (لقمان: ۱۷) یہ اسم، اصل میں عَامَانِ تھا
 "اور دودھ پھرانے میں دو سال لگ گئے" (یہاں عَامَيْنِ مجرور ہے)
- ۳۔ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي **فَيْتَيْنِ** (آل عمران: ۱۲۱) یہ اسم، اصل میں فَيْتَانِ تھا۔
 "تمہارے لیے دو گروہوں میں نشانی ہے" (یہاں فَيْتَيْنِ مجرور ہے)
- ۴۔ أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى **طَائِفَتَيْنِ** (الانعام: ۱۵۶) یہ اسم، اصل میں طَائِفَتَانِ تھا۔
 "اُس نے کتاب کو نازل کیا، دو گروہوں پر" (یہاں طَائِفَتَيْنِ مجرور ہے)
- ۵۔ مِنْهُمْ مَنْ يُنَشِّئُ عَلَى **رَجُلَيْنِ** (النور: ۴۵) یہ اسم، اصل میں رَجُلَانِ تھا۔
 "ان میں سے بعض ایسے ہیں جو دو ٹانگوں پر چلتے ہیں" (یہاں رَجُلَيْنِ مجرور ہے)
- ۶۔ فَوَجَدَ فِيهَا **رَجُلَيْنِ** (القصص: ۱۵۰) یہ اسم، اصل میں رَجُلَانِ تھا۔
 "اُس نے اس جگہ پایا، دو آدمیوں کو" (یہاں رَجُلَيْنِ منصوب ہے)
- (یہاں ضمیر 'ہاء' مجرور ہے کیونکہ وہ حذفِ جَر کے بعد آئی ہے۔ اس مثال میں
 رَجُلَيْنِ مجرور نہیں ہے کیونکہ رَجُلَيْنِ سے پہلے حرفِ جَر نہیں ہے۔ چونکہ یہ
 بلا واسطہ، اضافہ ہے۔ اس لیے رَجُلَيْنِ، کو منصوب مانا جائے گا۔ اور یہ دَجَد کا
 مفعول بہ ہے)

تعریفِ اِسْمِ مجرور

حرفِ جر کے واسطے کے بعد آنے والے اسم کو، اور مُضَاف کے واسطے کے بعد آنے
 والے اسم (مُضَافِ اِلَیْہ) کو، اسمِ مجرور کہتے ہیں۔
 مُضَافِ اِلَیْہ، اِسْمِ مجرور کی دوسری قسم ہے۔

اسمِ مثنیٰ کی اعرابی حالتوں کی مشق

مثال: آپ کو معلوم ہے کہ واحد سے مثنیٰ بنانے کے لیے آن کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن یہ رَفْعی حالت میں ہے۔ نَصْبی اور جَزْی حالت میں آن، کے بجائے اَئین، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَالِدٌ سے وَالِدَانِ اور پھر وَالِدَيْنِ مشق :- اوپر کی مثال کی روشنی میں مندرجہ ذیل مفرد اسماء کے مثنیٰ بنائیے۔

وَاحِدًا	اُردو معانی	مثنیٰ مَرْفُوع	مثنیٰ مَنْصُوب یا مثنیٰ مَجْرُور
وَالِدًا	والد	وَالِدَانِ	وَالِدَيْنِ
بَحْرًا	مندر		
فَرِيقًا	فریق		
زَوْجًا	جوڑا		
عَلَامًا	لڑکا		
مَغْرِبًا	مغرب		
مَشْرِقًا	مشرق		
قَلْبًا	دل		
مَالِئًا	نیک		
كَامِلًا	کامل		
شَهِيدًا	گواہ		
ابْنًا	بیٹا		

اَبُو	باپ	اَبَوَانِ	اَبَوَيْنِ - اَبَوَيْنِ
اِلٰهٌ	صاحب اقتدار		
رَجُلٌ	پاؤں		
شَهْرٌ	ہینہ		
قَرْنٌ	صدی		
مَلَكٌ	فرشتہ		
يَوْمٌ	دن		
آيَةٌ	نشانی		
اَجَلٌ	وقتِ معین		
حُسْنِی	نیکی	حُسْنِیَانِ	حُسْنِیَّیْنِ - حُسْنِیَّیْنِ
قَرِیْبَةٌ	بستی		
بُرْهَانٌ	دلیل		
اٰخَرُ	دوسرا		
ثَقَلٌ	درونی		
خَصْمٌ	جھگڑالو		
سَاحِرٌ	جادوگر		
عَيْنٌ	آنکھ		
قَتْلٌ	نوجوان	قَتْلَانِ	قَتْلَیْنِ - قَتْلَیْنِ
مِائَةٌ	سو (۱۰۰)		

		ایک بار	مَرَّةٌ
		گروہ	حِزْبٌ
		ہزار	أَلْفٌ
		کان	أُذُنٌ
		سال	حَوْلٌ
		ہونٹ	شَفَّةٌ
		حصہ	كِفْلٌ
		جوتے	نَعْلٌ
		ہاتھ	يَدٌ
		سپی	مَدَنٌ
فِئَتَانِ	فِئَتَيْنِ - فِئَتَيْنِ	گروہ	فِئَةٌ
		آدمی	بَشَرٌ
		دیوار	سَدٌّ

سبق نمبر ۱۹

مَرْکَبُ إِضَافِي

۱۔ کِتَابُ زَيْدٍ دید کی کتاب ۲۔ بَيْتُ حَامِدٍ حامد کا گھر
اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ یہ ترکیبیں دو اسموں پر مبنی ہیں۔

۲۔ پہلے اسم کی، دوسرے اسم سے نسبت ہے۔

۳۔ دونوں مثالوں میں پہلے اسم، کِتَابُ اور بَيْتُ مَرْفُوع ہیں، لیکن خَفِيفُ اِعْرَابِ رکھتے ہیں۔
(ان پر دو پیش نہیں ہیں بلکہ صرف ایک پیش ہے)۔

۴۔ دوسرے اسم، زَيْدٍ اور حَامِدٍ مَجْرُور ہیں (دو زیر رکھتے ہیں)

مَرْکَبُ إِضَافِي کے قواعد

۱۔ اِضَافَت پر مبنی ترکیب کو 'مَرْکَبُ اِضَافِي' کہتے ہیں

۲۔ پہلے اسم کو 'مُضَاف'، اور دوسرے اسم کو 'مُضَافُ اِلَیْهِ' کہتے ہیں۔

۳۔ مُضَافُ خَفِيف ہوتا ہے۔ اور مُضَافُ اِلَیْهِ لَا زَا 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔

۴۔ اُردو کے برعکس، عربی ترتیب میں مُضَاف پہلے ہوتا ہے اور مُضَافُ اِلَیْهِ بعد میں۔

ذیل کی مثالوں میں پہلے مُضَاف ہے پھر مُضَافُ اِلَیْهِ۔

اعراب پر توجہ سے غور کیجئے۔

مَرْکَبُ اِضَافِي کی مثالیں

۱۔ عَبْدُ اللَّهِ اللہ کا بندہ (مُضَاف مَرْفُوع خَفِيف۔ مُضَافُ اِلَیْهِ مَجْرُور)

ثَوَابُ الدُّنْيَا دنیا کا ثواب (مُضَافُ خَفِيف ہو گیا ہے)

۳۔ ثَوَابُ الْآخِرَةِ آخِرَت کا ثواب (مُضَاتِ خَفِيف ہو گیا ہے)

۴۔ طَرَفَا النَّهَارِ صبح کے دو کنارے (مُضَاتِ خَفِيف ہو گیا ہے)

(دراصل یہ مُضَاتِ طَرَفَانِ تھا۔ جو خفیف ہو کر طَرَفَا رہ گیا۔ لیکن یہ حالت رَفْع ہی ہے)

۵۔ مِنْ طَرَفِي النَّهَارِ صبح کے دو کناروں سے۔

(یہاں مِنْ کی وجہ سے مُضَاتِ طَرَفَا مجرور ہو کر طَرَفِي ہو گیا۔)

۶۔ رَبُّ الْعَالَمِينَ عالموں کا رب (مُضَاتِ خَفِيف ہو گیا ہے)

(مُضَاتِ إِلَیْہِ دراصل عَالَمُونَ تھا، جو مجرور ہو کر عَالَمِينَ ہو گیا۔)

۷۔ جَذَاءُ الْكَافِرِينَ کافروں کی جزاء (مُضَاتِ خَفِيف ہو گیا ہے۔)

(مُضَاتِ إِلَیْہِ دراصل الْكَافِرُونَ تھا، جو مجرور ہو کر الْكَافِرِينَ میں بدل گیا۔)

۸۔ صِيَامُ شَهْرَيْنِ دو ماہ کے روزے

(مُضَاتِ إِلَیْہِ دراصل شَهْرَانِ تھا، جو مجرور ہو کر شَهْرَيْنِ میں بدل گیا۔)

۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ دو مشرقوں کا رب

(مُضَاتِ إِلَیْہِ دراصل مَشْرِقَانِ تھا، جو مجرور ہو کر مَشْرِقَيْنِ ہو گیا۔)

۱۰۔ بَنُو آدَمَ آدم کے بیٹے

(مُضَاتِ مَرْفُوعِ یہاں 'بَنُونَ' کا اعراب خفیف ہو کر بَنُو ہو گیا ہے۔ آدَمَ غیر

مَنْصُوف ہے جس پر زیر اور تَنْوِین، نہیں آتی۔ یہ حالت جبر میں ہے لیکن میم پر زبر ہے)

۱۱۔ حَاضِرُوا الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین

(یہاں حَاضِرُونَ خفیف ہو کر حَاضِرُوا ہو گیا ہے لیکن مُضَاتِ مَرْفُوعِ ہی ہے)

۱۲۔ مِنْ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین میں سے

(یہاں مِنْ کی وجہ سے خفیف مُضَاتِ حَاضِرُوا، حَاضِرِي میں بدل گیا۔)

- ۱۳۔ مُقِيْمُوا الصَّلَاةَ نماز کو قائم کرنے والے۔
 (یہاں ، مُقِيْمُونَ، خفیف ہو کر مُقِيْمُوا ہو گیا ہے لیکن مُضَاف مَرْفُوع ہی ہے)
- ۱۴۔ مِنْ مُقِيْمِي الصَّلَاةِ نماز قائم کرنے والوں سے۔
 (خَفِيفٌ مُضَافٌ یہاں مُقِيْمُوا، مِنْ کی وجہ سے مُقِيْمِي ہو گیا۔)
- ۱۵۔ إِبْنَا آدَمَ آدم کے دو بیٹے
 (مُضَافٌ یہاں إِبْنَانِ، خفیف ہو کر، نون سے خالی ہوا اور إِبْنَا بن گیا۔)
- ۱۶۔ مِنْ إِبْنَيْ آدَمَ آدم کے دو بیٹوں سے
 (یہاں ، مُضَافٌ سے پہلے حرف جر ہے اس لیے إِبْنَا مجرور ہو کر، إِبْنَيْ میں بدل گیا۔ آدَمَ صِب سابق غیر منصرف ہے اور مجرور ہے۔ زبر سے دھوکا نہ کھائیے)
- ۱۷۔ صَاحِبَا الشَّجَرِ جیل کے دو ساتھی
 (یہاں ، صَاحِبَانِ، خفیف ہو کر صَاحِبَا بن گیا ہے لیکن یہ مُضَاف مَرْفُوع ہے)
- ۱۸۔ مِنْ صَاحِبِي الشَّجَرِ جیل کے دو ساتھیوں سے
 (یہاں خفیف صَاحِبَا مجرور ہو کر صَاحِبِي میں بدل گیا۔)
- ۱۹۔ يَدَا آدَمَ لَهَبٍ لہب کے باپ کے دو ہاتھ (الولہب کے دو ہاتھ)
 يَدَا دراصل، يَدَانِ (دو ہاتھ) تھا، جو خفیف ہو کر يَدَا، رہ گیا۔ آدَمَ اصل میں أَبُو تھا۔ لیکن يَدَانِ کا مُضَاف اِلَیْہ بن کر مجرور ہو گیا۔ لَهَبٍ دوسرا مُضَاف اِلَیْہ ہے (أَبُو کی مختلف حالتوں کے لیے اسمائے ستہ کا سبق نمبر ۸، ملاحظہ فرمائیے۔)
- ۲۰۔ رَوْضَاتُ الْجَنَّاتِ باغوں کی کیا ریاں
 رَوْضَاتُ ، رَوْضَةٌ کی جمع سالم ہے۔ لیکن خفیف ہونے سے ایک پیش نکل گیا۔
- ۲۱۔ حَدِيدٌ مَتَادِيدٍ زید کی دو توکرانیاں

(دراصل یہ خَادِمَتَانِ تھا جو خفیف ہو کر نون کھو بیٹھا اور خَادِمَتَا ہو گیا۔ لیکن یہ مُضَاف، حالت رَفْع ہی میں ہے)

۲۲۔ طَلَبْتُ خَادِمَتَيْنِ زَبِيْدًا میں نے طلب کیا زبید کی دو نوکرانیوں کو۔
(مُضَاف یہاں خَادِمَتَانِ، حالت نصب میں خَادِمَتَيْنِ ہو گیا۔ پھر یہ خَادِمَتَيْنِ، خفیف ہو کر خَادِمَتِي رہ گیا۔)

اُمِّ اور کُلُّ کا بطور مضاف استعمال

بعض الفاظ زیادہ تر بطور مضاف آتے ہیں۔ ان اسماء کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔

جیسے: اُمِّ اور کُلُّ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۲۳۔ اُمِّ صُورَةٍ کون سی صورت، ہر صورت

(اُمِّ خفیف ہو کر اُمِّ ہو گیا ہے، ایک پیش اُڑ گیا۔)

۲۴۔ فِی اُمِّ صُورَةٍ ہر صورت میں (فی کی وجہ سے مُضَافِ خفیف، اُمِّ سے اُمِّ مجرور ہو گیا۔)

۲۵۔ کُلُّ دَاِدٍ ہر وادی (کُلُّ خفیف ہو کر کُلُّ ہو گیا۔ ایک پیش اُڑ گیا۔)

۲۶۔ فِی کُلِّ دَاِدٍ ہر وادی میں (فی کی وجہ سے کُلُّ سے کُلُّ ہوا۔ پھر کُلُّ خفیف ہو کر کُلُّ ہو گیا۔)

یہاں مُضَاف بھی مجرور ہے اور مُضَافِ اِلَیْہِہ تولا زما مجرور ہی ہوتا ہے۔

وہ الفاظ جو عموماً مضاف بنتے ہیں

اُمِّ اور کُلُّ کے علاوہ مندرجہ ذیل عموماً مضاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے اُمِّیَّةٌ، جَمِیْعَةٌ، بَعْضٌ، صَاحِبٌ، اَصْحَابٌ، جَنْبٌ، جَانِبٌ، اَهْلٌ، اِبْنٌ، اِبْنَتٌ، نَظِیْرٌ، عِدَاؤٌ، یَضَعٌ، ذُو، ذَا، ذِی، ذَاتٌ، ذَوَاتٌ،

أُولُو، أُولَى، مَعَ، فُتُوْقَ، تَحْتِ، قَبْلَ، بَعْدَ، حَوْلَ، خَلْفَ، دَرَاءَ، أَمَامَ،
قُدَّامَ، عِنْدَ، لَدَى، عَدَاىَ، سِوَاءَ، دُونِ، رُبِّ، مِثْلِ، تَحْوِ، شَبَهَ، سُبْحَانَ،
غَيْرُ اور ثَلَاثَةُ سے عَشْرَةُ تک اعداد
مشق پر مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے دیکھیے۔ اور ہر لفظ پر مشتمل دو دو مرکبات
اضافی بنائیے۔

خلاصہ مرکب اضافی

- ۱۔ مُرَكَّبٌ اِضَافِی، دو اسموں کا مُرَكَّب ہوتا ہے۔
جس میں پہلا اسم 'مُضَاف'، اور دوسرا اسم 'مُضَافٌ اِلَیْہِ'، کہلاتا ہے۔
دونوں میں اِضَافَت کا رشتہ ہوتا ہے۔
- ۲۔ 'مُضَاف' کی اعرابی حالت، بحسب موقع بدلتی رہتی ہے۔
یعنی مضاف تینوں حالتوں میں آ سکتا ہے۔
- ۳۔ 'مُضَاف' پر عموماً 'خفیف' اعراب لگتا ہے۔
یعنی عموماً مضاف پر 'تو' اُل، آتا ہے، اور نہ مضاف پر 'تو' آتی ہے۔
- ۴۔ 'مُضَافٌ اِلَیْہِ' لازماً مَجْدُور ہوتا ہے۔ اور اس پر 'اُل'، بھی آ سکتا ہے۔
اور 'تو' بھی آ سکتی ہے۔
- ۵۔ 'اَفْع'، کُلُّ اور کچھ دیگر الفاظ عموماً 'مُضَاف' کی صورت میں آتے ہیں۔
- ۶۔ 'مُضَافٌ اِلَیْہِ'، دوسرا مَجْدُور اِسْم ہے۔
(پہلا مَجْدُور اِسْم، حرف جر کے بعد آنے والا اسم ہوتا ہے)۔

سبق نمبر ۲

مُرکَّبِ اِضَافِی پر مشتمل مُبْتَدَأ اور خَبَر

جملہ اسمیہ کے دو اجزاء ہیں۔ مُبْتَدَأ اور خَبَر
 مُبْتَدَأ اور خَبَر کبھی [مفرد] ہوتے ہیں اور کبھی [مرب] مرکب اضافی پر مشتمل، مبتداء اور خبر کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور فرمائیے۔
 مثال نمبر ۱۔ (كُلُّ نَفْسٍ ذَا اِيْقَةٍ الْمَوْتِ) ”ہر نفس کو موت کا مزا چکنا ہے“
 ۱۔ اس آیت میں دو مُرکَّبَاتِ اِضَافِی ہیں۔

- ۱۔ كُلُّ نَفْسٍ (۲)، ذَا اِيْقَةٍ الْمَوْتِ۔ ایک مُبْتَدَأ ہے اور دوسرا خَبَر
- ۲۔ كُلُّ مُضَاف ہے اور خَیْف ہے۔ اس پر صرف ایک پیش ہے۔
- ۳۔ نَفْس، مُضَاف اِلَیْہ ہے اور مجرور ہے۔ مؤنث سماعی ہے۔
- ۴۔ كُلُّ نَفْسٍ [مُتَبَدَأ] ہے اس لیے اس کا مُضَاف ”كُلُّ“ مَرْفُوع ہے۔
- ۵۔ ذَا اِيْقَةٍ الْمَوْتِ [مُرکَّبِ اِضَافِی] ہے اور خَبَر ہے۔ موت کا مزا چکنے والی۔
- ۶۔ ذَا اِيْقٍ (مزا چکنے والا)، ذَا اِيْقَةٍ (مزا چکنے والی)
- نَفْسٌ چونکہ مؤنث ہے اس لیے خَبَر بھی مؤنث استعمال کی گئی ہے۔
- اور ذَا اِيْقَةٍ مُضَاف ہے اور خَیْف و مَرْفُوع ہے۔
- مثال نمبر ۲۔ سَبَابُ الْمُسْلِمِ مَسُوْقٌ وَ مِتَالُہُ کُفْرٌ (ابن خلدی)
- ”مسلمان کو گالی دینا، فسق ہے اور اس کا قتل کفر ہے“
- ۱۔ بیاں دو جملے ہیں۔ دونوں جملہ ہائے اسمیہ ہیں۔

۲۔ **سَبَابُ الْمُسْلِمِ** مُرَكَّبٌ إِضَافِيٌّ هُوَ اور مُبْتَدَأٌ هُوَ۔

قُسُوفٌ اس کی خبر ہے

۳۔ **قِتَالُهُ** مَی مُرَكَّبٌ إِضَافِيٌّ هُوَ، اور مُبْتَدَأٌ هُوَ۔ **قِتَالُ مُضَافٍ** هُوَ۔

اور کُ مَمْدُودٌ هُوَ۔ مُضَافٌ إِلَيْهِ هُوَ۔ اور مَجْرُورٌ هُوَ۔

۴۔ **كُفْرُ** اس کی خبر ہے۔ نكرة ہے۔ مَرْفُوعٌ هُوَ۔

مثال نمبر ۳۔ ایک حدیث میں چار مُرَكَّبَاتِ إِضَافِيَّاتِ کا استعمال آيَةُ
الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْبِرِّ حُبُّ الْفُقَرَاءِ
ثَانِي، انصار سے محبت اور نفاق کی علامت، انصار سے بیٹری ہے (البخاری)

۱۔ مُبْتَدَأٌ اور خَبَرٌ مَرْفُوعٌ، ہوتے ہیں۔ اس لیے آيَةُ، حُبُّ، بُغْضٌ و مَرْفُوعٌ،
ہیں اور بحیثیت مضاف خفیف ہیں یعنی ان پر صرف ایک پیش ہے۔

۲۔ مُضَافٌ إِلَيْهِ ہمیشہ و مَجْرُورٌ، ہوتا ہے اس لیے إِيْمَانٍ، أَنْصَارٍ، الْبِرِّ
اور الْأَنْصَارِ و مَجْرُورٌ، ہیں۔

۳۔ دو جملوں کے درمیان حَرْفِ عَطْفٍ وَ، ہے۔

مثال نمبر ۴۔ **إِنْ شَاءَ السَّلَامُ** **وَالسَّلَامُ**
”سلام کا پھیرنا، سلام کا حصہ ہے“ (البخاری)

مثال نمبر ۵۔ **أَحَبُّ الدِّينِ** **إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**، **أَدْوَمُهُ**
”اللہ کو دین کا وہ حصہ زیادہ محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے“ (البخاری)

مثال نمبر ۶۔ **كَانَ** **أَحَبُّ الدِّينِ** **إِلَيْهِ**، **مَا دَامَ عَلَيْهِ** **صَلَاتُهُ** (بخاری)
”حضور ﷺ کو، دین کا وہ عمل زیادہ پسند تھا، جس کا کرنے والا، اس عمل پرستقل
عمل پیرا ہو“

مثال نمبر ۱: مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ جزا و سزا کے دن کا مالک

- ۱۔ یہاں، یَوْمِ، مَالِكِ کا مُضَافِ اِلَیْہِ ہے۔ اس لیے مجرور ہے۔
 - ۲۔ اور یہی یَوْمِ، اَلدِّیْنِ کا مُضَافِ ہے۔ اس لیے خَفِیف ہے۔
 - ۳۔ یعنی یَوْمِ، مُضَافِ بھی ہے اور مُضَافِ اِلَیْہِ بھی۔
- یہ ڈبل مرکب کی مثال ہے۔

مثال نمبر ۲۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (الرحمن)

’تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟‘
یہاں اُیِّ، خَفِیف، مَجْرُور، مُضَافِ ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں ”کُلٌّ“ کی مختلف اعرابی حالتوں پر غور کیجئے۔ کُلُّ مُضَافِ کی صورت میں ”خَفِیف“ ہو کر آتا ہے

مثال نمبر ۳۔ فِی **كُلِّ** سُبُلَةٍ مِّمَّا تَخْتِجِبُ (البقرہ: ۲۶۱)
”ہر باہی میں سودا نے ہیں“

یہاں حرف جر فی کی وجہ سے کل مجرور ہے۔ کل مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر ۴۔ وَتَوَقَّى **كُلِّ** ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (یوسف: ۶۵)
”اور ہر صاحب علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے“

یہاں کل مضاف تَوَقَّى کے واسطے کی وجہ سے مجرور ہے۔

كُلِّ مَجْرُور مُضَافِ اِلَیْہِ۔ اور تَوَقَّى، مَنْصُوبِ ظَرَفِ ہے۔

مثال نمبر ۵۔ اُمَّةٍ **يَحْلِلُ** (یونس: ۴۹)

”ہر امت کے لیے ایک مقررہ وقت ہے“

یہاں حرف جر ل کی وجہ سے کُلِّ مَجْرُور ہے۔ مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر ۱۲۔ (وَلْيَكُنْ أَُمَّةٌ رَّسُولٌ) (یونس: ۷۷)

”ہر قوم کے لیے ایک رسول ہے“

مثال نمبر ۱۳۔ (وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَتَيْتُمْ) (البقرہ: ۲۷۶)

”اللہ کسی ناشکرے، بد عمل کو پسند نہیں کرتا“

یہاں کُلَّ نصبی حالت میں ہے۔ کیونکہ مفعول یہ منصوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۱۴۔ (وَاتَّبِعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ) (ہود: ۵۹)

”انہوں نے ہرزور اور عناد رکھنے والے کے حکم کی پیروی کی“

یہاں کُلَّ مجذور، مضاف بھی ہے مضاف الیہ بھی ہے۔ مضاف کی حیثیت سے خفیف ہے اور مضاف الیہ کی حیثیت سے مجذور ہے۔

مثال نمبر ۱۵۔ (فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ) (نور: ۲)

”دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو“

(یہاں کُلَّ مفعول یہ ہے اور منصوب ہے)

مثال نمبر ۱۶۔ (يَوْمَ تَذْهَبُ كُلُّ أَنْثَىٰ بِمَا مَاتَ مَعَهَا) (الاسراء: ۷۱)

”اُس دن ہم ہر گروہ کو اُس کے لیڈر کے ساتھ بلائیں گے“

(یہاں کُلَّ منصوب ہے۔ مفعول یہ ہے)

مثال نمبر ۱۷۔ (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ) (الانبیاء: ۳۰)

”اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی“

(یہاں کُلَّ منصوب ہے۔ مفعول یہ ہے)

مثال نمبر ۱۸۔ (أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ) (الشعراء: ۲۲۵)

”کیا تم نہیں دیکھتے کہ (شعراء) ہر وادی میں جھکتے ہیں۔“

(یہاں حرف جو فی کی وجہ سے کُلیٰ مجرور ہے اور مضاف کُلیٰ کی وجہ سے فاعل مجرور ہے)

عَبْدُ کے تین اَعْرَاب

مندرجہ ذیل چار مثالوں پر غور کیجئے۔ عَبْدٌ، خفیف ہو کر عَبْدٌ ہو گیا۔ بھیر [عَبْدٌ] کبھی [عَبْدٌ] اور کبھی [عَبْدٌ] میں تبدیل ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے اور مضاف کی تین اعرابی حالتیں ہو سکتی ہیں لیکن مضافِ اِلَیْہِ لازماً مَجْرُور ہوگا۔ چاروں مثالوں میں د اللہ، مَجْرُور ہے۔ کیونکہ مضافِ اِلَیْہِ ہے۔

۱۔ مَرْفُوع مضاف کی مثال :

۱۔ عَبْدُ اللہ اللہ کا بندہ

یہاں عَبْدُ اللہ مَرْکِبِ اِصْنافی ہے

عَبْدٌ و مضاف مَرْفُوع ہے اور 'اللہ' مضافِ اِلَیْہِ مجرور ہے۔

جاءَ عَبْدُ اللہ عَبْدُ اللہ آیا۔

یہاں عَبْدُ اللہ، جاءَ کا فاعل ہے اور مَرْفُوع ہے۔

جاءَ، کا فِعْل بتا رہا ہے کہ عَبْدُ اللہ سے چلنے اور آنے کا عمل ہوا ہے۔

اور چونکہ فاعل مَرْفُوع ہوتا ہے اس لیے عَبْدُ اللہ کی دال پر ”پیش“ ہے۔

۲۔ مَنصُوب مضاف کی مثال :

رَأَيْتُ عَبْدَ اللہ میں نے دیکھا، عبد اللہ کو۔

اس مثال میں عَبْدَ اللہ مَفْعُولِ یہ ہے، اور مَفْعُولِ یہ، مَنصُوب

ہوتا ہے۔ اس لیے عَبْدَ اللہ کی دال پر ”زبر“ ہے۔

۳۔ مَجْرُورُ مُضَافٍ کی مثال:

ذَهَبْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ میں عبد اللہ کے پاس گیا۔
 یہاں عَبْدِ اللَّهِ کی دال کے نیچے ”زیر“ ہے۔ یہ حرف جار (إِلَى) کی دہرے سے مَجْرُور ہے۔

مرکب اضافی کے اعراب کا خلاصہ

۱۔ اِسْمُ مُضَافٍ، ہمیشہ خَفِیف ہوتا ہے۔ اس پر تنوین نہیں آتی۔
 اور نہ اس پر عموماً ’اَلْ‘ آتا ہے اور مُثَنِّی اور جمع اسماء کے آخر کا نون گر جاتا ہے
 جیسے عَزْرُ بَعِیْدٍ، کُلُّ شَیْءٍ، شَهْرًا عَامٍ، یَدَا زَبِیدٍ، مُقِیْمُوا
 الصَّلَاةَ، مُهْلِكُوا الْقُرَى

۲۔ اِسْمُ مُضَافٍ کی اِعرابی حالت حسب موقع، مَرْفُوع، مَنْصُوب
 یا مَجْرُور ہوتی ہے۔

جیسے رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ
 ۳۔ اِسْمُ مُضَافٍ اِلَیْہ، خَفِیف بھی ہو سکتا ہے اور ثَقِیل بھی۔ یعنی اس
 پر تنوین بھی آ سکتی ہے اور اس پر ’اَلْ‘ بھی آ سکتا ہے۔ مضاف الیہ کا نون گرایا
 نہیں جاتا۔ جیسے اُدُلُوا قُوَّةَ، بَعْضُ الْکِتَابِ، ذُو فَضْلٍ، ذُو الْفَضْلِ،
 عَمَلُ الْمُفْسِدِیْنَ (مثنوی)، عَمَلُ الْمُفْسِدِیْنَ (جمع)

۴۔ اِسْمُ مُضَافٍ اِلَیْہ اِعرابی حالت کے اعتبار سے ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے
 جیسے کِتَابُ زَبِیدٍ، کِتَابُ زَیْنَبَ، کِتَابُ اِبْرَاهِیْمَ، بَابُ الْحَرَمِیْنِ،
 صِیَامُ شَهْرِیْنِ، کِتَابُ الْمُسْلِمِیْنَ، کِتَابُ الْاَطْفَالِ

سبق نمبر ۲۱

اسم ضمیر

ضمیر بھی اسم ہے، ایسا اسم معرفہ جو مُتَّكَلِّم (First Person)

مُخَاطَب (ماضر) یا غائب (Third Person)

کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دراصل اسم ضمیر، اسم حکم کا قائم مقام ہوتا ہے۔
دوسرے لفظوں میں اسم ضمیر، اسم ظاہر کی نیابت کرتا ہے۔

اسم ظاہر کے بغیر ضمیر کی مستقل کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ضمیر کے لیے کسی
کا ہونا ضروری ہے، جس کی طرف ضمیر کو منسوب کیا جاسکے۔
مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ ذَهَبَ خَالِدًا إِلَى السُّوقِ صَبَاحًا وَ رَجَعَ مَسَاءً
”خالد صبح سویرے بازار گیا اور شام کو لوٹا“

یہاں اس مثال میں، رَجَعَ میں چھپی ہوئی ضمیر خالد کی طرف لوٹتی ہے۔ چونکہ اس ضمیر کا
مَوْجِب خَالِدًا ہے، اس لیے یہ ضمیر بھی خالد کی طرح ”مرفوع“ ہے۔

۲۔ خَلَقَ اللَّهُ الْإِنْسَانَ وَفَضَّلَهُ ”اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فضیلت بخشی“
یہاں اس مثال میں، فَضَّلَهُ کے آخر میں پائی جانے والی ضمیر، الْإِنْسَانَ کی نیابت کر رہی
ہے اور یہی اس کا مَوْجِب ہے۔ الْإِنْسَانَ کی طرح یہ بھی ”منصوب“ ہے۔

۳۔ بَعَثَ اللَّهُ الرَّسُولَ إِلَى قَوْمِهِ ”اللہ نے رسول کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا۔“
یہاں اس مثال میں، قَوْمِهِ کی ضمیر، الرَّسُولَ کی نیابت کر رہی ہے۔ اور یہی اس

کا مَرَجع ہے۔ لیکن مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ”مَجْزور“ ہے۔

ضَمِیر کی قسمیں

اعرابی حالت کے اعتبار سے، اِسْم ظَاہر کی طرح، اِسْم ضَمِیر کی بھی تین قسمیں ہیں۔
 ۱۔ اِسْم ضَمِیر مَرْفُوع ۲۔ اِسْم ضَمِیر مَنْصُوب ۳۔ اِسْم ضَمِیر مَجْزُور
 کسی اسم، یا کسی فعل کے ساتھ صَورۃً، جڑے رہنے، یا الگ تھلگ رہنے کے اعتبار سے، اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

Attached Pronoun

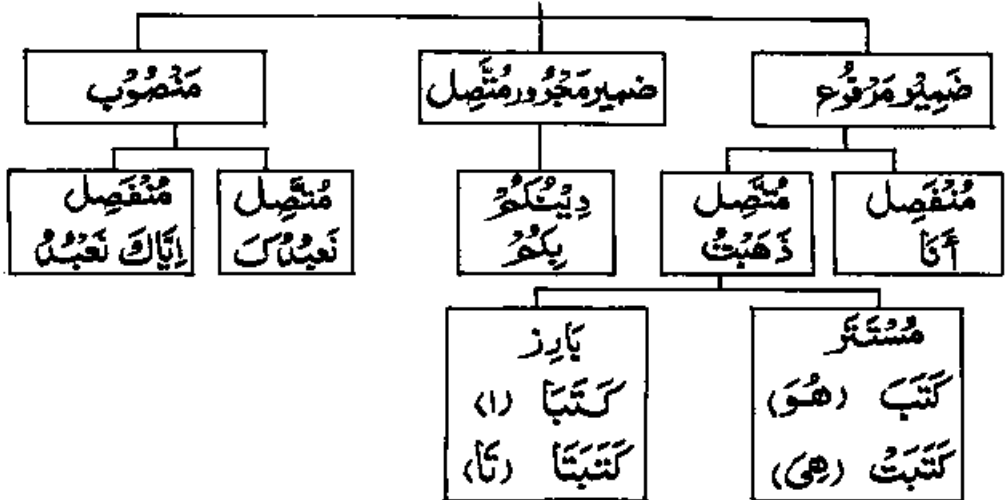
۱۔ ضَمِیر مُتَّصِل

Datached Pronoun

۲۔ ضَمِیر مُنْفَصِل

چارٹ نمبر ۱

اِسْم ضَمِیر کی قسمیں



نوٹ:- ذَهَبْتُ میں پہلا حصہ فعل ہے اور دُراحدت ضَمِیر متصل مَرْفُوع ہے۔ دِیْنُکُمْ میں پہلا حصہ اسم ہے کُمْ ضمیر متصل مَجْزُور ہے۔

اسم ضمیر کی پانچ (۵) قسمیں

نوٹ: مرفوع مثالوں میں پہلا حصہ فعل اور دوسرا حصہ مرفوع ضمیر متصل پر مشتمل ہے۔
مجرور مثالوں کا پہلا حصہ اسم مضاف اور دوسرا حصہ مضاف الیہ ضمیر مجرور پر مشتمل ہے۔
یا چھ پہلا حصہ حرف جر اور دوسرا حصہ مجرور اسم ضمیر پر مشتمل ہے۔

مرفوع ضمیر	مجرور ضمیر	منصوب ضمیر
۱۔ مُنْفَصِلٌ	۳۔ مُتَّصِلٌ	۵۔ مُتَّصِلٌ
أَنَا	دِيْنِي ، لِي	نَبَاَنِي
تَحْنُ	دِيْذُنَا ، لَنَا	نَبَاَنَا
أَنْتَ	دِيْذِكَ ، لَكَ	نَبَاُكَ
أَنْتِ	دِيْذِكَ ، لَكَ	نَبَاُكَ
أَنْتُمَا	دِيْذُكُمَا ، لَكُمَا	نَبَاُكُمَا
أَنْتُمْ	دِيْذُكُمْ ، لَكُمْ	نَبَاُكُمْ
أَنْتُنَّ	دِيْذُنَّ ، لَكُنَّ	نَبَاُكُنَّ
هُوَ	دِيْنُهُ ، لَهُ	أَظْهَرُهُ
هِيَ	دِيْذُهَا ، لَهَا	فَعَقَرُوهَا
هُمَا	دِيْذُهُمَا ، لَهُمَا	فَخَانَتْهُمَا
هُمْ	دِيْذُهُمْ ، لَهُمْ	فَاَخَذَهُمْ
هُنَّ	دِيْذُهُنَّ ، لَهُنَّ	أَسْكَنُوهُنَّ

سبق نمبر ۲۲

ضمیر مرفوع

ضمیر مرفوع کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل اور مرفوع متصل ضمیر

مرفوع منفصل :

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ علیحدہ، مُنْفَصِل Detached ضمیر ہے اور جملہ اسمیہ میں 'مُبْتَدَأ' کا قائم مقام بن کر آتی ہے۔
جیسے خَالِدٌ مُّعَلِّمٌ کے بجائے هُوَ مُّعَلِّمٌ (وہ معلم ہے)
یہاں خَالِدٌ کے بجائے هُوَ (وہ = He) استعمال کیا گیا ہے۔

ضمیر مرفوع متصل :

• ضمیر مرفوع متصل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے فعل کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔
جیسے: فَعَلْتُ : میں نے کیا ذَهَبْتُ : تم گئے
أَكَلُوا : انہوں نے کھانا کھایا أَكَلْنَ : ان عورتوں نے کھایا
ضمیر مرفوع متصل کا ذکر ان شمار لٹریچر فعل کے بیان میں کریں گے سبق نمبر ۸۶
کا مطالعہ کیجئے۔

• ذیل میں مرفوع منفصل ضمیریوں کا چارٹ دیا جا رہا ہے۔ ان تمام کو یاد کر لیجئے۔

Datched Pronouns

مَرْفُوعٌ مُنْفَصِلٌ ضَمِيرٌ

صیغہ جنس	غائب		حاضر	مُتَكَلِّمٌ
تعداد	مُذَكَّرٌ	مُؤَنَّثٌ	مُذَكَّرٌ	مُؤَنَّثٌ
داحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ
	He	She	Thou	thou
مُتَنَنٍّ	هُمَا	(Both)	أَنْتُمَا	(You)
			Both	
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ
	They	They	You	You
			All	All
				(We)

۱۔ اَنَا کا دالف، لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ اسے اَنْتَ کی طرح پڑھا جائے۔
 اگلے صفحے کی مثالوں پر غور کیجئے، جن میں ضمیر مرفوع کی دونوں قسموں کا تقابل کیا گیا ہے۔
 ۲۔ ضمیر مُتَنَنٍّ بارز، فعل کے بعد آتی ہے اور ضمیر مُنْفَصِلٌ، فعل سے پہلے

۳۔ دونوں ضمیریں ”فاعلی حالت میں ہیں“

۴۔ دونوں مَرْفُوعٌ ہیں۔ البتہ ایک مُتَنَنٍّ ہے اور ایک مُنْفَصِلٌ۔

۵۔ مُتَنَنٍّ میں صرف نمبر ۸ اور نمبر ۹ مُسْتَتِر ہیں۔ بقیہ تمام بارز ہیں۔

اِسْمِ ضَمِيرِ مَرْفُوعِ (فَاعِلِ) کی دو قسموں کا تقابل

مَرْفُوعٌ مُنْقَصِلٌ	فعل + مرفوعٌ مُتَّصِلٌ
۱۔ اَنَا كَتَبْتُ = میں نے لکھا	۱۔ كَتَبْتُ = میں نے لکھا
۲۔ نَحْنُ نَزَلْنَا = ہم نے اتارا	۲۔ نَزَلْنَا = ہم نے اتارا
۳۔ اَنْتَ شَرِبْتَ = تو نے پیا	۳۔ شَرِبْتَ = تو نے پیا
۴۔ اَنْتَ شَرِبْتَ = تو نے پیا (مؤنث)	۴۔ شَرِبْتَ = تو نے پیا (مؤنث)
۵۔ اَنْتُمَا شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا	۵۔ شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا
۶۔ اَنْتُمْ اَكَلْتُمْ = تم آپ سب نے کھایا	۶۔ اَكَلْتُمْ = آپ سب نے کھایا
۷۔ اَنْتُنَّ نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی	۷۔ نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی
۸۔ هُوَ ذَهَبَ = وہ گیا	۸۔ ذَهَبَ = وہ گیا (مُسْتَتَر)
۹۔ هِيَ ذَهَبَتْ = وہ گئی	۹۔ ذَهَبَتْ = وہ گئی (مُسْتَتَر)
۱۰۔ هُمَا اَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا	۱۰۔ اَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا
۱۱۔ هُمَا قَرَعَا = دو عورتوں نے پڑھا	۱۱۔ قَرَعَا = دو عورتوں نے پڑھا
۱۲۔ هُمْ اَكَلُوا = اُن سب نے کھایا	۱۲۔ اَكَلُوا = اُن سب نے کھایا
۱۳۔ هُنَّ سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سنا	۱۳۔ سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سنا

سبق نمبر ۲۳

ضمیر پر مشتمل مُبتدأ اور خَبر

مبتدأ کبھی مفرد پر مشتمل ہوتا ہے۔ کبھی مرکب اضافی پر اور کبھی اہم ضمیر پر ہر صورت میں اس کی اعرابی حالت [مرفوع] ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مبتدأ ضمیر واحد متکلم مذکر کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ (أَنَا) (بَشَرٌ) (الکہف: ۱۱۰) ”میں انسان ہوں“
- ۲۔ (أَنَا يُوسُفُ) (یوسف: ۹۰) ”میں یوسف ہوں“
- ۳۔ (أَنَا) (رَبُّكُمْ الرَّحْمٰنُ) (النارعات: ۲۴) ”میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں“
- ۴۔ (أَنَا أُحْيِ وَأُمِيتُ) (البقرہ: ۲۵۸) ”میں جان بخشی کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں“

مبتدأ ضمیر جمع متکلم کی قرآنی مثالیں

- ۵۔ (نَحْنُ) (مُضِلِّحُونَ) (البقرہ: ۱۱) ”ہم اصلاح کرنے والے ہیں“
- ۶۔ (نَحْنُ مَحْرُومُونَ) (الواقہ: ۶۷) ”ہم محروم ہیں“
- ۷۔ (نَحْنُ) (مُسْتَهْزِئُونَ) (البقرہ: ۱۴۰) ”ہم مذاق کر رہے ہیں“

مبتدأ ضمیر واحد غائب مذکر کی قرآنی مثالیں

- ۸۔ (هُوَ) (شَاعِرٌ) (الانبیاء: ۵۰) ”وہ (آدمی) شاعر ہے“
- ۹۔ (هُوَ قَاتِلُهُمْ) (آل عمران: ۳۹) ”وہ (آدمی) کھڑا ہوا ہے“
- ۱۰۔ (هُوَ اللّٰهُ) (الاخلاص: ۱) ”وہ (ہستی) اللہ ہے“

مبتدا ضمیر واحد غائب مؤنث کی قرآنی مثالیں

- ۱۱۔ (ہی) حَیَّةٌ (زلزالہ: ۲۰) ”وہ سانپ ہے“
 حَیَّةٌ، (سانپ) جیسا کہ آخری حرف سے ظاہر ہے، مؤنث ہے اس لیے ضمیر بھی مؤنث استعمال کی گئی ہے۔
 ۱۲۔ (ہی ظالِمَۃٌ) (الحج: ۲۸) ”وہ (قریب، بستی) ظالم ہے“
 ہی ضمیر مؤنث ہے جو قَرَوِیۃٌ (بستی) کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ اس لیے خبر ظالِمَۃٌ بھی مؤنث استعمال ہوئی۔

مبتدا ضمیر غائب مثنیٰ کی مثالیں

- ۱۳۔ (ہُمَا) طَالِبَانِ۔ ”وہ دونوں طالب علم ہیں“
 ۱۴۔ هُمَا طَالِبَتَانِ۔ ”وہ دونوں طالبات ہیں“
 ۱۵۔ (إِذْ مُنَا فِي الْغَارِ) (التوبہ: ۲۰) ”جب، وہ دونوں، غار میں تھے۔“ (یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ)

مبتدا ضمیر غائب کی قرآنی مثالیں

- ۱۶۔ (ہُمْ) نَاقِثُونَ (اعراف: ۹۷)
 ۱۷۔ (مَا) هُنَّ اُمَّهَاتُهُمْ (المجادلہ: ۲۰) ”وہ (عورتیں) ان لوگوں کی مائیں نہیں ہیں“
 ۱۸۔ (أَنْتَ) یُوسُفُ (یوسف: ۹۰) ”تم یوسف ہو“
 ۱۹۔ أَنْتَ مَرِیضٌ ”تم بیمار ہو“
 ۲۰۔ أَنْتَ طَبِیْبٌ ”تم ڈاکٹر ہو“

مبتدا ضمیر واحد حاضر مؤنث کی مثالیں

- ۲۱۔ أَنْتِ طَالِبَۃٌ ”تم طالبہ ہو“

۲۲۔ اَنْتِ مَرِيضَةٌ

تم مریضہ ہو۔

۲۳۔ اَنْتِ طَبِيبَةٌ

تم لیڈی ڈاکٹر ہو۔

مبتدا ضمیر مثنیٰ حاضر مذکر و مؤنث کی مثالیں

۲۴۔ اَنْتُمَا طَالِبَانِ

تم دونوں طالب علم ہو۔

۲۵۔ اَنْتُمَا طَالِبَتَانِ

تم دونوں طالبات ہو۔

۲۶۔ اَنْتُمَا مَرِيضَتَانِ

تم دونوں مریض ہو۔

۲۷۔ اَنْتُمَا مَرِيضَتَانِ

تم دونوں خواتین، بیمار ہو۔

مبتدا ضمیر جمع حاضر مذکر کی مثالیں

۲۸۔ اَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ

تم سب، ایمان والے ہو۔

۲۹۔ اَنْتُمْ صَالِحُونَ

تم سب، نیک عمل کرنے والے ہو۔

مبتدا ضمیر جمع مؤنث حاضر کی مثالیں

۳۰۔ اَنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٌ

تم سب عورتیں، ایمان والی ہو۔

۳۱۔ اَنْتُنَّ صَالِحَاتٌ

تم سب عورتیں نیک عمل کرنے والی ہو۔

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں، ضمیریں فاعلی حالت میں ہیں۔ منفصل ہیں۔

بطور مبتدا آئی ہیں اور مرفوع ہیں۔

خلاصہ :- ۱۔ ضمیر منفصل، مبتدا کی جگہ لیتی ہے اور جملہ اسمیہ میں استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر

منفصل کی ابوابی حالت بھی مرفوع ہوتی ہے، کیونکہ وہ مرفوع اسم ظاہر کی قائم مقام ہوتی ہے۔

۲۔ اَنْتَا، نَحْنُ، هُوَ وغیرہ منفصل ضمیریں ہیں۔ جو مرفوع ہوتی ہیں۔

۳۔ بطور مبتدا، تذکر و تانیث اور واحد، مثنیٰ، جمع میں، خبر کے مطابق ضمیر

استعمال ہوتی ہے۔

سبق نمبر ۲۲

ضمیر منصوب

ضمیر منصوب کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ مُتَّصِل (۲) مُنْفَصِل
ضمیر منصوب مُتَّصِل :

ضمیر منصوب مُتَّصِل، وہ ضمیر ہے جو فعلیۃ جملوں میں بطور مفعول استعمال ہوتی ہے آپ جانتے ہیں کہ قَتَلَ دَاوُدُ جَاوُثَ میں جَاوُثَ اسم ظاہر ہے اور مفعول یہ ہے۔ اسم ظاہر کی طرح اسم ضمیر بھی مفعول یہ ہو سکتا ہے، اگر وہ منصوب اسم ظاہر کی نیابت یا قائم مقامی کرے۔
• مندرجہ ذیل افعال اور ان کے بعد آنے والی منصوب ضمیروں پر غور کیجئے۔

مَدَحَ اِس نے تعریف کی۔ فَعَلَ مَا فَعَى ہے۔ یہاں فاعِل (هُوَ) چھپا ہوا ہے۔
مَدَحَهُ کا مطلب ہوگا۔ اُس نے، اُس کی تعریف کی۔

(یہاں مدح کے بعد آنے والی ہ) [۵] مفعول بہ ہے اور [منصوب] ہے

مَدَحَهُمَا	کا مطلب ہوگا	اُس نے، اُن دونوں کی تعریف کی۔
مَدَحَهَا	کا مطلب ہوگا	اُس نے، اُس مؤنث کی تعریف کی۔
مَدَحَہِی	کا مطلب ہوگا	اُس نے، میری تعریف کی۔
مَدَحَنَا	کا مطلب ہوگا	اُس نے، ہماری تعریف کی۔
مَدَحَكَ	کا مطلب ہوگا	اُس نے، آپ (مرد) کی تعریف کی۔
مَدَحَکَ	کا مطلب ہوگا	اُس نے، آپ (خاتون) کی تعریف کی۔

۱۔ اوپر کی تمام مثالوں میں مَدَحَ فعل ماضی، جوں کا توں باقی ہے۔

۲۔ مَدَحَ کے بعد کی تمام ضمیریں، مفعول یہ ہیں اور منصوب ہیں۔

ایک اور مثال : نَعْبُدُ کا مطلب ہے ہم عبادت کرتے ہیں۔

نَعْبُدُک کا مطلب ہے ”ہم عبادت کرتے ہیں تیری“

یاں [ک] کی ضمیر نصبی حالت میں ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے منصوب ضمیر میں سُرخ رنگ سے واضح کی گئیں ہیں۔

ضمیر منصوب متصل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (فَلَمَّا بُوِّ [ک]) (الشعراء: ۱۳۹) ”آخر کار انہوں نے اسے جھٹلایا اور ہم نے ان کو ہلاک

فَأَهْلَكْنَا [ہم]“

۲۔ (وَنَعَقَرُوْهُ [ہا]) (الشعراء: ۱۵۷) ”مگر انہوں نے اس اونٹ کی کوئیں کاٹ دیں۔“

۳۔ (فَأَخَذَ [ہم] الْعَذَابُ) (الشعراء: ۱۵۸) ”لہذا عذاب نے انہیں آیا“

۴۔ (وَمَا أَشَاءَ [لکم]) (الشعراء: ۱۶۴) ”میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں“

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ)

۵۔ (فَنَجَّيْنَا [ک] وَأَهْلَكْنَا) (الشعراء: ۱۷۰) ”تو ہم نے اسے (لوٹا) اور اس کے سب اہل و عیال کو بچا لیا“

۶۔ (وَأَن نَّقُصُّ [ک] لِمَنَ الْكَافِرِينَ) (الشعراء: ۱۸۶) ”اور ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں“

۷۔ (هَلْ أَتَيْتُكُمْ [کھر]) (الشعراء: ۲۲۱) ”کیا میں تمہیں بتاؤں؟“

۸۔ (وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُ [ہم]) (الشعراء: ۲۲۴) ”بے شعراء، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے

الْعَاوُونَ)

۹۔ (وَجَعَلَ [فی] مِنَ الْمُرْسَلِينَ) (الشعراء: ۲۱۰) ”اور مجھے رسولوں میں شامل فرمایا“

۱۰۔ (لَا جُعِلَ [ک] مِن) (الشعراء: ۲۹۰) ”میں تجھے ان لوگوں میں شامل کر دوں گا

الْمَسْجُورِينَ)

- ۱۱۔ وَأَظْهَرَ ۛ (اللَّهُ عَلَيَّ) (التحریم: ۳) "اور اللہ نے ان (نبی) کو اس کی اطلاع دے دی"۔
- ۱۲۔ قَالَ نَبَأٌ (نَبَأٌ) (التحریم: ۳۰) "مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور
الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (خوب باخبر ہے)"
- ۱۳۔ (إِنْ طَلَّقَ طَلَّقَ) (التحریم: ۵) "اگر نبی تم سب بیویوں کو طلاق دے دے"۔
- ۱۴۔ رَفَعَا نَكَاحًا (هَمَّا) (التحریم: ۱۰) "دونوں نے (شوہروں سے) خیانت کی"۔
- ۱۵۔ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ) (الطلاق: ۱) "تم لوگ انہیں (بیویوں کو) مت نکالو"۔
- ۱۶۔ فَأَمْسِكُوهُنَّ (الطلاق: ۲) "ان عورتوں کو (بھلے طریقے سے روک
بِعُرْوَةٍ) رکھو"
- ۱۷۔ وَلَا تَقْتُلُوا (هُنَّ) (الطلاق: ۶) "ان عورتوں کو نہ ستاؤ"

ضَمِيرٌ مَّنْصُوبٌ مُنْفَصِلٌ

ضَمِيرٌ مَّنْصُوبٌ مُنْفَصِلٌ، وہ ضمیر ہے جو بالکل الگ مُنْفَصِلٌ ہوتی ہے اور مفعول کی شکل میں مَّنْصُوبٌ آتی ہے۔ جیسے (إِيَّاكَ) (نَعْبُدُ) "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں"

مُنْفَصِلٌ ضمیروں میں ضمیر کے ساتھ إِيَّا کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ عموماً اسے فِعْل سے پہلے لایا جاتا ہے ضَمِيرٌ مُنْفَصِلٌ، حَضَرَ کا فائدہ دیتی ہے یعنی اس سے مضمون کی تَخْصِیص ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہم نے ترجمے میں 'ہی' کا اضافہ کر دیا ہے (واضح ہو کہ نَعْبُدُکَ میں حَضَرَ کا فائدہ نہیں ہے اور یہ ضَمِيرٌ مَّنْصُوبٌ مُتَّصِلٌ)۔ ضَمِيرٌ مَّنْصُوبٌ مُنْفَصِلٌ کی مختلف صورتیں ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

إِيَّائِي (مجھ ہی کو) إِيَّائِنَا (ہمیں کو) (ہم ہی کو)

اِيَّاكَ	اَپْ هِي كُو	اِيَّاكَ	اَپْ هِي كُو (مُؤَنَّث)
اِيَّاكُمَا	اَپْ دُونُوں هِي كُو	اِيَّاكُمَا	اَپْ سَبْهِی كُو
اِيَّاكُنَّ	اَپْ سَبْهِی (مُؤَنَّث) كُو	اِيَّاكُنَّ	اُمِّی كُو
اِيَّاها	اُمِّی قَاتُون كُو	اِيَّاها	اُنْ دُونُوں هِي كُو
اِيَّاھُمْ	اُنْ سَبْهِی كُو	اِيَّاھُمْ	اُنْ سَبْهِی كُو (مُؤَنَّث)

ضَمِير مَنْصُوب مَنْفَصِل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ تَسْتَعِينُ) (الفاتحہ: ۵)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں“

۲۔ (نَحْنُ نَرُزُّقُهُمْ وَ اِيَّاكُمُ) (الاسراء: ۳۱)

”ہم انہیں بھی کھلاتے ہیں اور تمہیں بھی“

۳۔ (وَ اشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ) (البقرہ: ۱۷۲)

”اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم صرف اور صرف اُمِّی کی بندگی کرتے ہو“

۴۔ (نَحْنُ نَرُزُّقُكُمْ وَ اِيَّاھُمْ) (الانعام: ۱۵۱)

”ہم تمہیں بھی کھلاتے ہیں اور انہیں بھی“

۵۔ (اِنَّ اَرْضِيْ وَ اِسْعٰى فَاَيَّاہِیْ فَاَعْبُدُوْا) (الحکمت: ۵۶)

”یقیناً، میری زمین بہت کثادہ ہے، چنانچہ (ہجرت کر کے) صرف اور صرف میری ہی بندگی کرو۔“

(مندرجہ بالا مثال میں فَاَعْبُدُوْا، اصل میں فَاَعْبُدُوْا دینی ہے۔ قافیہ کی رعایت کرتے ہوئے

یاء دہی) حذف کر دی گئی ہے لیکن نون کے نیچے پانی جانے والی دیر، ضَمِير مُتَكَلِّم

کی علامت ہے۔)

سبق نمبر ۲۵

ضَمِيرٌ مَجْرُورٌ

جس طرح دو صورتوں میں، اسم ظاہر مجرور ہوتا ہے۔ اسی طرح اسم ضمیر بھی اپنے اسم ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرتے ہوئے مجرور ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ مجرور اسم ظاہر کا اسم ضمیر بھی مجرور ہی ہوگا۔

مجرور اسم ظاہر کا اسم ضمیر، دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱۔ جب اسم ضمیر، حرف جر کے بعد آئے۔

۲۔ جب ضمیر، مرکب اضافی میں، مُصَنَّف الیہ بن کر مُصَنَّف کے بعد آئے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حُرُوفِ جَزّ، اَسْمَاءُ کو 'مَجْرُور' کرتے ہیں، جیسے کِتَابٌ سے فی کِتَابٍ بالکل اسی طرح حُرُوفِ جَرّ، ضَمِیْرُوں کو بھی 'مَجْرُور' کرتے ہیں حُرُوفِ جَزّ سے یہ ضمیریں مُتَّصِل ہوتی ہیں۔

مثال نمبر ۱:

ثَلَا ضَمِیرٌ هُوَ، (وہ) سے پہلے مختلف حُرُوفِ جَزّ آئیں تو اُن کی شکلیں حسب ذیل ہوں گی۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجرور ہیں۔

۱۔ لَہُ (اُس کا)	۲۔ فِیْہُ (اُس میں)
۳۔ مَعْہُ (اُس سے)	۴۔ مَعْہُ (اُس کے ساتھ)
۵۔ عَلَیْہُ (اُس پر)	۶۔ عِنْدَہُ (اُس سے)
۷۔ اِلَیْہُ (اُس کی طرف)	

مثال نمبر ۲:

اسی طرح، حروفِ جَز و عَلیٰ، جب مختلف ضمیروں سے پہلے آئے گا تو اُن کی صورت کچھ اس طرح ہوگی۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجبور ہیں۔

عَلِیَّ (مجھ پر)	عَلَيْنَا (ہم پر)
عَلَيْكَ (تجھ پر)	عَلَيْكَ (تجھ پر)
عَلَيْنَا (تم دونوں پر)	عَلَيْكُمْ (تم مردوں پر)
عَلَيْكُمْ (تم عورتوں پر)	عَلَيْهِ (اُس غائب پر)
عَلَيْهَا (اُس غائب مؤنث پر)	عَلَيْهِمَا (اُن دونوں غائبوں پر)
عَلَيْهِمْ (اُن مردوں پر)	عَلَيْهِنَّ (اُن مونثوں پر)

خلاصہ

- ۱۔ حُرُوفِ جَز، اسمِ ضمیر کو بھی مجبور کرتے ہیں۔ ایسی ضمیریں مُتَمَثِّل ہوتی ہیں۔ جیسے علی سے علیہ اور من سے منہ۔
- ۲۔ ضمیر، مضافِ لَکِنَہ بن کر بھی مَجْزُور حالت میں آتی ہے۔ جیسے کتابۃ اور کتابکوماں کا ذکر مُذْکَبِ اِضَافِی کے باب میں آگے آ رہا ہے۔
- ۳۔ مجبور اسم ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرنے والا اسم ضمیر بھی مجبور ہوگا۔ اگلے صفحے پر حروفِ جَز کے ذریعے مجبور ضمیروں کا چارٹ ملاحظہ فرمائیے

ضمیر مجرور متصل (حرف جر کے بعد)

ذیل کے چارٹ کو بغور دیکھئے۔ تمام ضمیریں (۷) سات حروف جر کے بعد آئی ہیں۔ اور ان تمام ضمیروں کی اعرابی حالت مجرور ہے۔

سات حروف جر								
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	ضمیر	ضمیر
إِلَى	عَنْ	بِ	عَلَى	مِنْ	فِي	لِ	مُتَّصِل	مُفَصَّل
إِلَيَّ	عَنِّي	بِي	عَلَيَّ	مِنِّي	فِيَّ	لِي	يَ	أَنَا
إِلَيْنَا	عَنَّا	بِنَا	عَلَيْنَا	مِنَّا	فِينَا	لَنَا	نَا	نَحْنُ
إِلَيْكَ	عَنكَ	بِكَ	عَلَيْكَ	مِنَكَ	فِيكَ	لَكَ	كَ	أَنْتَ
إِلَيْكِ	عَنكِ	بِكِ	عَلَيْكِ	مِنكِ	فِيكِ	لَكَ	كِ	أَنْتِ
إِلَيْكُمْ	عَنكُمْ	بِكُمْ	عَلَيْكُمْ	مِنَكُمْ	فِيكُمْ	لَكُمْ	كُمْ	أَنْتُمْ
إِلَيْكُم	عَنكُم	بِكُم	عَلَيْكُم	مِنكُم	فِيكُم	لَكُمْ	كُنَّ	أَنْتُنَّ
إِلَيْهِ	عَنْهُ	بِهِ	عَلَيْهِ	مِنْهُ	فِيهِ	لَهُ	هُ	هُوَ
إِلَيْهَا	عَنْهَا	بِهَا	عَلَيْهَا	مِنْهَا	فِيهَا	لَهَا	هَا	هِيَ
إِلَيْهِمَا	عَنْهُمَا	بِهِمَا	عَلَيْهِمَا	مِنْهُمَا	فِيهِمَا	لَهُمَا	هُمَا	هُمَا
إِلَيْهِمْ	عَنْهُمْ	بِهِمْ	عَلَيْهِمْ	مِنْهُمْ	فِيهِمْ	لَهُمْ	هُمْ	هُمْ
إِلَيْهِنَّ	عَنْهِنَّ	بِهِنَّ	عَلَيْهِنَّ	مِنْهِنَّ	فِيهِنَّ	لَهُنَّ	هُنَّ	هُنَّ

سبق نمبر ۲۶

مُرکَّبِ اِضَافِی کی مَجْرُور ضَمِیْرِیں

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ضَمِیَریں دو صورتوں میں 'مَجْرُور' ہوتی ہیں پہلی صورت یہ کہ ضَمِیْر سے پہلے حَرْفِ جَزْء ہو جیسے: عَنْتُهْ اور دوسری صورت یہ کہ وہ "مُضَافٌ اِلَیْہِ" بن کر مضاف کے بعد مُرکَّبِ اِضَافِی میں آئیں۔

کِتَابٌ زَیْدٌ (زید کی کتاب) میں کتاب بھی اسم ہے اور زید بھی۔ کِتَاب، مُضَاف اور زَیْد، مُضَافٌ اِلَیْہِ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مُضَافٌ اِلَیْہِ ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔ اب ضَمِیْرِ مَجْرُور کی صورت میں

کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُہُ (اُس کی کتاب)

یہاں ضَمِیْر [ک] 'مَجْرُور' ہے پیش سے دھوکا نہ کھائیے۔ کِتَابُ زَیْدٍ کی بجائے کِتَابُہُ کہا گیا ہے جب زَیْدِ مَجْرُور ہے تو [ک] کو بھی مَجْرُور ہونا چاہیے۔ دوسرے معنی میں اِسْمِ عَلَمِ زَیْد کی جگہ، اِسْمِ ضَمِیْرِ د، کا استعمال کیا گیا ہے۔ دونوں مُضَاف اِلَیْہِ ہیں اور دونوں مَجْرُور۔ اب کچھ اور مثالوں پر غور کیجئے۔

ذیل کی تمام مثالوں میں اِسْمِ مُضَاف ضعیف ہے اور مَرْفُوع ہے اور ضَمِیر میں تمام مُضَاف اِلَیْہِ ہیں اور مَجْرُور ہیں۔

۲۔ ذِیْنُہُنَّ اُنْ عورتوں کا دین

۱۔ کِتَابُہُمْ ان لوگوں کی کتاب

۴۔ اَمْوَالُنَا ہمارے اموال

۳۔ اَخْوَانُکُمْ تمہاری بہنیں

۶۔ اَزْوَاجُک تیری بیویاں

۵۔ مَالِی میرا مال

۸۔ زَوْجُک تیری بیوی

۷۔ زَوْجُک تیرا شوہر

مشق :- مندرجہ ذیل الفاظ سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

گھر : بَيْتٌ ، اچھا : طَيِّبٌ ، پرانا : قَدِيمٌ ، دور : بَعِيدٌ ، درخت : شَجَرٌ ،
 ام : مَتَجَا ، امرود : جَوَاكُزٌ ، سونا : ذَهَبٌ ، پہاڑ : جَبَلٌ ، مٹی : تُرَابٌ
 پانی : مَاءٌ ، میٹھا : عَذْبٌ ۔

ترجمہ	اُردو	عربی
۱	زید کا گھر اچھا ہے۔	
۲	خالد کا گھر پرانا ہے۔	
۳	زید کے دونوں گھر، جدید ہیں	
۴	خالد کے دونوں گھر پرانے ہیں۔	
۵	زینب کا مدرسہ قریب ہے۔	
۶	مدرسے کی عمارت قدیم ہے۔	
۷	زید کا بیٹا، خالد کا ماموں ہے۔	
۸	زینب کی ماں، زید کی خالہ ہے۔	
۹	لڑکیوں کا مدرسہ، دُور ہے۔	
۱۰	ہمارے گھر کے قریب، زید کا مدرسہ ہے	
۱۱	ہمارے مدرسے میں ام کا درخت ہے۔	
۱۲	تھہارے گھر میں امرود کا درخت ہے۔	
۱۳	اُن کے پاس سونے کا پہاڑ ہے۔	
۱۴	ہمارے پاس مٹی سونا ہے۔	
۱۵	دریا کا پانی میٹھا ہے۔	

مشق :- اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ یاد رکھیے کہ یہ مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔

’پہلا اسم‘، مُصَنَّف ہے۔ خفیف ہے، مرفوع ہے۔

’دوسرا اسم‘، مُصَنَّف الیہ ہے، اسم ضمیر ہے، اور صِب قاعدہ ’مجذور‘ ہے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
رَزَقَهُنَّ		بَيَّوْتُكُنَّ	
أَنفَسِكُنَّ		أَبُوهُمَا	
عَصَايَ		فَوَقَّهَا	
أُمِّكَ		تَمَّتْهَا	
تَوَلَّيْنَا		أَخِي	
أَبْنَاؤُنَا		أَبِي	
لُورُهُمْ		خَالِي	
لَقَعَهُمَا		عَمِّي	
رَحِمَتِي		عَمَّتِي	
طَعَامُكَ		خَالَتِي	
شَرَابُكَ		أُمِّي	
إِثْمُهُمَا		مِزَاجُهَا	
جَلَدَ بِيضُهُنَّ		يَأْمُرَايَكُمُ	
خَطَبْتُنَّ		يَأْنُفُسِكُمُ	

مشق :- مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

دیوار : حِجْدَاوُ ، ملک : بَلَدٌ ، آب دہوا : جَوُّ ، رونا : بُكَاءٌ ، لوگ : النَّاسُ
 باغ : حَدِيقَةٌ ، لڑکے/بچے : اَطْفَالٌ ، لڑکیاں : بَنَاتٌ
 استانیاں : مُعَلِمَاتٌ ، پیغام : دَعْوَةٌ -

ترجمہ	اُردو متن
	۱۔ میرے گھر کی دیوار
	۲۔ ہمارے ملک (بلد) کی آب دہوا
	۳۔ اُن عورتوں کے رونے کا اثر
	۴۔ اُن لوگوں کے علم کی شہرت
	۵۔ تمہارے ملک کے ستیاہ
	۶۔ میرے باغ کا منظر
	۷۔ ہمارے مدرسے کے بچے
	۸۔ ہمارے مدرسے کے دو لڑکے
	۹۔ ہمارے مدرسے کی دو لڑکیاں
	۱۰۔ ہمارے مدرسے کی استانیاں
	۱۱۔ ہر رسول کا پیغام
	۱۲۔ ہمارے رسولوں کا پیغام
	۱۳۔ ہر کلاس (فصل) کے لڑکے
	۱۴۔ اللہ کے فضل کی علامت
	۱۵۔ عید کے دن کی چھٹی (عُطْلَة)

خلاصہ مضاف کے بعد مجرور ضمیریں

- ۱۔ دو اسموں کو اِصَافَت کے ذریعے جوڑنے سے جو مرکب بنتا ہے اُسے ”مَرْکَب اِصَافِی“ کہتے ہیں۔ جیسے بَيْتٌ حَامِدٌ یا بَيْتُهُ اور بَيْتُهَا۔
- ۲۔ مَرْکَب کے پہلے اِسْم کو مُضَاف، کہتے ہیں۔ یہ وہ اسم ہے جو اپنے بعد آنے والے اسم سے نسبت اور تعلق رکھتا ہے۔ جیسے بَيْتٌ حَامِدٌ میں بَيْت۔
- ۳۔ مَرْکَب کے دوسرے اسم کو ”مُضَافِ اِلَیْہِ“ کہتے ہیں۔ جیسے حَامِدٌ یا ھا، یا ھا۔
- ۴۔ مُضَاف، کی اِعرابی حالت حسب موقع ہوتی ہے۔ مَبْنِیَّۃٌ اور مَبْنِیَّۃٌ مَرْفُوعَ حرفِ جَر کے بعد مجرور، اور بلا واسطہ اضافہ ہو تو مَنْصُوب ہوتی ہے۔
- ۵۔ مُضَافِ اِلَیْہِ کی اِعرابی حالت لازماً مجرور ہوتی ہے۔ چاہے وہ ضمیر ہی کیوں نہ ہو۔
- ۶۔ مُضَافِ اِلَیْہِ، اِسْم عَلَم، اِسْمِ صَمِیْعٍ، اِسْمِ اِشَارَۃِ وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔
- ۷۔ مُضَافِ عَمُومًا اَلْ، سے خالی ہوتا ہے اور اس کا اعراب دُخْفِیف، ہوتا ہے۔ اس پر تنزین نہیں آتی۔ اور وہ عَمُومًا، اِسْمِ نَکِرَۃِ ہوتا ہے۔
- ۸۔ مُضَافِ اِلَیْہِ مَعْرِفَہ ہو تو، اُس کا مُضَاف بھی مَعْرِفَہ اور خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے بَيْتٌ حَامِدٌ میں بَيْتٌ نَکِرَۃِ تھا۔ لیکن بَيْتٌ حَامِدٌ میں حَامِد کا بَيْتٌ بن جانے کے بعد ”خاص گھر“ ہو گیا یعنی مَعْرِفَہ بن گیا۔ اسی طرح بَيْتُهُ اور بَيْتُهَا میں بھی بَيْتٌ مَعْرِفَہ بن گیا۔
- ۹۔ کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مُضَافِ اِلَیْہِ ہوتے ہیں۔ جیسے طَاعَۃُ اَحْکَامِ الرَّسُولِ
- ۱۰۔ اُئِیْ اور کُلُّ بھی مَرْکَبِ اِصَافِی میں، مُضَاف بن کر آتے ہیں جیسے کُلُّہُ کُلُّہَا، کُلُّنَا، اُمُّکُمْ، اُمِّیْنَا، کُلُّکُمْ، اَنِّیْہُمْ

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کی مدرسے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

رات : لَیْلَةٌ ، خوف : خَشْيَةٌ عورت : اِمْرَأَةٌ بادشاہ : مَلِكٌ
دوست : دَلِیٌّ بندے : عِبَادٌ مجائی : اِخْوَانٌ جیل : اَلْیَجْرُنْ
زبان : لِسَانٌ بدلہ : جَزَاءٌ سنگم : مَجْمَعٌ دشمن : هَدُوْ
بیٹے : بَنُوْنَ واقعات : اَنْبَاءٌ

اُردو	عربی
۱۔ قدر کی رات	
۲۔ سچ کی زبان	
۳۔ اللہ کا خوف (خَشْيَةٌ)	
۴۔ احسان کا بدلہ	
۵۔ غیب کا عالم	
۶۔ موسیٰ کی کتاب	
۷۔ فرعون کی عورت	
۸۔ دو دریاؤں کا سنگم	
۹۔ نماز کو قائم کرنے والا (مُقِیْمٌ)	
۱۰۔ نماز کو قائم کرنے والے دو (مرد)	
۱۱۔ نماز کو قائم کرنے والے	
۱۲۔ نماز کو قائم کرنے والی	
۱۳۔ نماز کو قائم کرنے والی دو (عورتیں)	

۱۴۔ نماز کو قائم کرنے والیاں	
۱۵۔ لوگوں کا بادشاہ	
۱۶۔ راستہ عبور کرنے والے (عَابِرُوْا)	
۱۷۔ اللہ کے دوست	
۱۸۔ رسولوں کے واقعات (اَنْبِیَاء)	
۱۹۔ رحمن کے بندے	
۲۰۔ لوط کے بھائی	
۲۱۔ عمران کی عورت	
۲۲۔ مسلمانوں کے دشمن	
۲۳۔ مسلمانوں کے بھائی	
۲۴۔ اسرائیل کے بیٹے	
۲۵۔ جیل کے دو ساتھی	
۲۶۔ اُمّعیل کے بیٹے	

سبق نمبر ۲

مُرَكَّبُ تَوْصِيفِي

۱۔ مُرَكَّبُ تَوْصِيفِي کی ترکیب، اِسْمِ صِفَت اور اِسْمِ مَوْصُوف پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ توابع :

بعض اَسْمَاء دوسرے اِسْم کے پیچھے پیچھے، اصل اِسْم کے اِعْزَاب کے ساتھ آتے ہیں۔ انہیں [توابع] کہا جاتا ہے۔ بنیادی توابع پانچ (۵) ہیں۔

۱۔ صفت ۲۔ عطف لائق ۳۔ بدل ۴۔ عطف بیان اور ۵۔ تاکید ہر ایک کی کئی قسمیں ہیں۔ تفصیل کتاب کے دوسرے حصے میں ملاحظہ فرمائیے۔

ان توابع میں سے ایک ”اِسْمِ صِفَت“ ہے جو [اِسْمِ مَوْصُوف] ہی کا اِعْزَاب رکھتی ہے۔ جیسے کِتَابُ ایک اِسْم ہے۔ اس کی ایک صفت مُبِیْن ہے۔

کِتَابُ ”مُبِیْن“ (کھلی کتاب) ایسی ترکیب کو، مُرَكَّبُ تَوْصِيفِي کہتے ہیں۔

۳۔ صِفَت کو [نعت] اور مَوْصُوف کو [مَنْعُوت] بھی کہتے ہیں۔

۴۔ عربی زبان میں، پہلے اِسْمِ مَوْصُوف آتا ہے، پھر اس کے بعد اس کی صِفَت آتی ہے۔ بعض اوقات ایک سے زیادہ صفتیں بھی آتی ہیں۔

۵۔ اِسْمِ صِفَت کا اِعْزَاب، وہی ہوتا ہے جو اِسْمِ مَوْصُوف کا ہوتا ہے۔ مُدَاکَّر مؤنث، واحد مثنیٰ جمع، مَعْرِفَہ نِکَوۃ، رَفْع، نَصْب و جَر کی حالتوں میں صفت، مَوْصُوف کے مطابق ہوتی ہے اور مَوْصُوف کے تابع ہوتی ہے۔

۶۔ بعض اوقات، صفت مُفْرَد کے بجائے مُرَكَّب (جملہ) ہوتی ہے اور جملہ فعلیہ کی صورت

میں آتی ہے۔ جیسے ذیل کی مثال میں، يَتَطَهَّرُونَ جملہ فعلیہ ہے، خبر ہے اور
أَنَاسٌ کی صفت ہے۔

إِنَّ هُمْ أَنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

موصوف موصوفہ

مبتدأ خبر

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلے اِسْمِ مَوْصُوف ہے اور پھر اس کے بعد اِسْمِ صِفَت

۱۔ رَجُلٌ طَوِيلٌ (لمبا آدمی)

(دونوں مذکر، دونوں نکرہ اور دونوں مَوْضُوع ہیں۔)

۲۔ الرَّجُلُ الطَّوِيلُ (وہ خاص لمبا آدمی)

(دونوں مَوْضُوع، دونوں مذکر اور دونوں مَعْرِفہ ہیں۔)

۳۔ أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ (مسلمان قوم)

(دونوں مَوْضُوع، دونوں مؤنث اور دونوں نکرہ ہیں۔)

۴۔ الْمُؤْمِنُونَ الصَّالِحُونَ (نیک مومن)

(دونوں جمع، دونوں مذکر سالم، دونوں معرفہ اور دونوں مَوْضُوع ہیں۔)

۵۔ ذَٰلِكَ اِنَّ مَبْعِيَّانِ (دو چھوٹے لڑکے)

(دونوں مرفوع، دونوں مذکر اور دونوں مثنیٰ ہیں۔)

۶۔ الْمُؤْمِنَاتُ الصَّالِحَاتُ (روزے دار ایمان والیاں)

(دونوں مدفوع، دونوں معرفہ اور دونوں جمع مؤنث سالم ہیں۔)

جملہ اسمیہ اور مذکب توصیفی میں کیا فرق ہے؟

جملہ اسمیہ میں، مُبْتَدَأ مَعْرِفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ جب کہ

مُرَكَّب توصیفی میں، اِسْم موصوف پہلے آتا ہے جو مَعْرِفہ بھی ہو سکتا ہے اور نکرہ بھی۔ اِسْم موصوف کے مطابق ہی، صفت کا اعراب ہوگا۔ جیسے

۱۔ اَلْوَلَدُ صَغِيرٌ جملہ اسمیہ بہ مبتداً خبر

۲۔ اَلْوَلَدُ الصَّغِيرُ اور وَلَدٌ صَغِيرٌ دونوں مُرَكَّب توصیفی ہیں۔
موصوف صفت موصوف صفت

ایک موصوف کی، بے شمار صفتیں ہو سکتی ہیں

مندرجہ ذیل قرآنی آیت پر غور کیجئے۔ یہاں مؤمنوں کی کئی صفت بیان کی گئی ہیں۔
اَلَّذَاتِیْئُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْعَامِلُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ
السَّاجِدُوْنَ الْاَمُوْنَ (التوبہ: ۱۱۲)

مندرجہ بالا مثال پر غور کیجئے۔ [وَن] تمام الفاظ میں مشترک ہے۔
یاد رکھیے! صفت چاہے ایک ہو یا ایک سے زیادہ، تذکیر و تانیث، معرفہ اور نکرہ،
واحد، مثنیٰ، جمع اور اعرالی حالت میں، موصوف کے تابع ہوتی ہے۔

مُرَكَّب تَوْصِیْفِی کی قرآنی مثالیں

۱۔ اِسْم معرفہ کی مثالیں :

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ اِسْم موصوف مَعْرِفہ ہے اور صفت بھی مَعْرِفہ ہے۔ انجم موصوف
بھی واحد ہے اور صفت بھی واحد ہے۔ موصوف بھی مُذَكَّر ہے اور صفت بھی مُذَكَّر۔

اَلْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ قرآن حکیم
الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ سیدھا راستہ

مَسْجِدُ الْحَرَامِ	مَسْجِدُ حَرَام	وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	شیطانِ رجیم سے
الْحَبْرُ الْأَكْبَرُ	حج اکبر	الَّذِينَ اتَّخَذُوا	دینِ خالص
الْمُؤْمِنُونَ الصَّالِحُونَ	نیک مومن	الْعَمَلُ الصَّالِحُ	صالح عمل
الْيَوْمِ الْآخِرِ	یومِ آخر	الَّذِينَ الْقِيَمُ	درست دین

۲۔ اِسْمِ نِکْرَہ مُذَکَّر کی مثالیں:

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ صفت اور موصوف دونوں مذکر ہیں اور دونوں نِکْرَہ ہیں۔ دونوں 'ال' لام تعریف سے خالی ہیں۔

قُرْآنٌ مَجِيدٌ	بزرگی والا قرآن	نُوحٌ مَحْفُوظٌ	محفوظ تختی
رَسُولٌ كَرِيمٌ	معزز رسول	فَتْرَةٌ قَرِيبٌ	قریبی فتح
كِتَابٌ حَفِیْظٌ	نگران کتاب	شَيْءٌ عَجِيبٌ	عجیب چیز
يَوْمٌ عَظِيمٌ	بڑا دن	عَرْشٌ عَظِيمٌ	عظیم تخت
خَلْقٌ جَدِيدٌ	جدید تخلیق	رَسُولٌ أَمِينٌ	امانت دار رسول
ذِكْرٌ مُبَارَكٌ	بارک ذکر	قَوْلٌ مُخْتَلِفٌ	اختلاف دار رسول
عَرِيٌّ مُبِينٌ	واضح عربی	مَسَادٌ كَبِيرٌ	بہت بڑا فساد
مَتَاعٌ قَلِيلٌ	تھوڑا سامان	رَبٌّ غَفُورٌ	بخشنے والا رب
شَاعِرٌ مَجْنُونٌ	پاگل شاعر	أَجْرٌ عَظِيمٌ	بہترین اجر
خُلُقٌ عَظِيمٌ	بہترین اخلاق	قَوْزٌ عَظِيمٌ	بڑی کامیابی
كِتَابٌ مَسْطُورٌ	لکھی ہوئی کتاب	رَجْعَةٌ بَعِيدَةٌ	ناممکن واپسی

۳۔ اِسْمِ نِکْرَہ مُؤَنَّث کی مثالیں:

مندرجہ ذیل مثالوں میں اِسْمِ مَوْصُوف مؤنث ہے۔ نِکْرَہ ہے مَرْفُوع ہے۔

واحد ہے چنانچہ صفت بھی موزن ہے نیکوہ ہے اور مَرُفُوع ہے اور واحد ہے۔

اُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ مسلمان امت اُمَّةٌ وَاحِدَةٌ ایک امت
جَنَّةٌ عَالِيَةٌ بلند باغ اَسْوَدٌ حَسَنَةٌ نیک نمونہ
حَبَابٌ طَيِّبٌ پاکیزہ دندگی تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ موجود تجارت
كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ پاک کلمہ كَلِمَةٌ خَبِيثَةٌ ناپاک کلمہ
شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ مبارک درخت عَيْنٌ جَارِيَةٌ بہنے والا چشمہ

مَرْکَبُ تَوْصِيفِی کی مشق

اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
كِتَابٌ مُبِينٌ		النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	
اَلْكِتَابُ الْهُدَى		مُسْلِمُونَ صَالِحُونَ	
اُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ		مُؤْمِنَاتٌ مُسْلِمَاتٌ	
اَلْعَابِدُونَ الثَّائِبُونَ		اَلْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ	
اَلْعَرَمَانِ الشَّرِيفَانِ		اَلْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ	
اَلْاُمَّةُ الْمُسْلِمَةُ		رَاكِبَانِ شَيْطَانٍ	

مَرْکَبُ تَوْصِيفِی کی مشق : اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی ترجمہ	اُردو	عربی ترجمہ
ایک لبا آدمی		دو لمبے آدمی	
ادبچی چھت		سید صالحہ	

دو چھ شہر		دوروشن چاند	
دوسلمان اُستانیایں		مبارک رات	
چھپائی ہوئی تختی		بزرگ تخت	
دو طاقتور مقابل پائیاں		مقدس بادشاہ	
چھوٹا گروہ		روشن چراغ	
جھوٹی خطا کار پیشانی			

مُذَكِّبٌ تَوَصَّيْتُهُ، ہن ایک سے زیادہ مفلتوں کی مشق، اُردو ترجمہ کریں۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	
۲	اِنَّهُ نَزَّلَ الْبَارِئُ	
۳	اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	
۴	لَبَّيْكَ خَالِصًا سَاعِدًا	

مُثَقِّی کی مثالیں، اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	حَوَّلَيْنِ كَامِلَيْنِ	
۲	شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ	
۳	عَبْدَيْنِ صَالِحَيْنِ	
۴	عَيْنَانِ لَمُضَائِكَيْنِ	

جمع مُدَاکِر سَالِم کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجئے

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	اَلسَّابِقُونَ اَلْاَوَّلُونَ	
۲	اَلتَّرَاكِبُونَ السَّاجِدُونَ	
۳	اَلتَّائِبُونَ اَلْعَابِدُونَ	
۴	اَلْعَامِدُونَ السَّائِحُونَ	

جمع مؤنث سَالِم کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ	
۲	اَلْمُؤْمِنَاتُ اَلْكَافِرَاتُ	
۳	عَابِدَاتُ سَائِحَاتُ	

جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) کی مثالیں

اہم قاعدہ : جمع مُکَسَّر عموماً مونث ہوتی ہے۔ اس لیے صفت بھی مونث استعمال ہوتی ہے
 لیکن جمع کسر (غیر عاقل) کی صفت ہمیشہ ”واحد مؤنث“ استعمال ہوتی ہے۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	اَلْاَيَامُ اَلْخَالِيَةُ	
۲	سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ	

۳	أَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ	
۴	صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ	

مشق : اردو میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اردو ترجمہ	عربی	اردو ترجمہ
إِثْمًا عَظِيمًا		جَبَابًا يَسِيرًا	
سُلْطَانًا نَصِيرًا		نُورًا مُبِينًا	
سَبْحًا طَوِيلًا		مَاءً تَجَاجَا	
خَيْرًا كَثِيرًا		قَوْلًا سَدِيدًا	
بُهْتَانٌ عَظِيمٌ		عَدَاؤُ مُبِينٌ	
عَذَابٌ أَلِيمٌ		مَاءٌ حَمِيمٌ	
يَوْمٌ نَحْسٌ		حَرْبٌ شَدِيدٌ	
دُعَاءٌ عَرِضٌ		الشَّجَرَةُ الْمَعْنُوكَةُ	
الْأَنْفُسُ الْمُطْمَئِنَّةُ		أُمَّةٌ مُؤْمِنَةٌ	
فَاحِشَةٌ مُبِينَةٌ		فِتْنَةٌ قَلِيلَةٌ	
نَاصِيَةٌ كَاذِبَةٌ		ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ	
الشَّهْرُ الْحَرَامُ		الْوَادِي الْأَيْنُ	
الْبَيْتُ الْعَتِيقُ		الْخَيْطُ الْأَخْضَرُ	
أَرْوَاحٌ مُطَهَّرَةٌ		بَنَاتٌ عَابِدَاتٌ	

اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ	عربی
	تَوْحُّ مَحْفُوظٌ		قُرْآنٌ مَجِيدٌ
	عَذَابٌ عَظِيمٌ		رَسُولٌ كَرِيمٌ
	قَلْبٌ سَلِيمٌ		يَوْمٌ عَظِيمٌ
	كِتَابٌ حَفِیْظٌ		فَتْحٌ قَرِیْبٌ
	الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ		الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ
	مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ		الْيَوْمِ الْآخِرُ
	أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ		الْعَمَلُ الصَّالِحُ
	شَيْءٌ عَجِیْبٌ		صِرَاطٌ مُسْتَقِیْمٌ
	خَلْقٌ جَدِیدٌ		عَرْشٌ عَظِیْمٌ
	الَّذِينَ الْخَالِصُ		الْحَجُّ الْأَكْبَرُ

سبق نمبر ۲۸

The Conjunctions

حُرُوفِ عَطْف اور مُرَكَّبِ عَطْفِی

- ۱۔ مُرَكَّبِ عَطْفِی، مَعْطُوف عَلَیْہ، حُرُوفِ عَطْف اور مَعْطُوف پر مشتمل ہوتا ہے۔
- ۲۔ مَعْطُوفَات، ایک اور ایک سے زیادہ، یعنی لا تعداد ہو سکتے ہیں۔
- ۳۔ [وَ] سب سے زیادہ استعمال ہونے والا، حُرُوفِ عَطْف ہے۔
- ۴۔ [لِصَمِّ مَعْطُوف] بھی، صفت کی طرح [تَوَاحِج] میں سے ہے۔ چنانچہ مَعْطُوفَات کا اعراب بھی، صفات کے اعراب کی طرح، مَعْطُوف عَلَیْہ کا تابع ہوتا ہے۔
- ۵۔ حروف عطف دس (۱۰) ہیں۔ یہ لفظ کو لفظ سے اور جملے کو جملے سے اور پیرا گراف کو پیرا گراف سے ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
- ذیل میں دس حروف عطف دیے جا رہے ہیں۔ انہیں یاد کیجئے۔

نمبر شمار	حرف عطف	نمبر شمار	حرف عطف
۱	وَ (اور)	۲	فَ (پھر)
۳	ثُمَّ (اس کے بعد/پھر)	۴	أَمْ (یا)
۵	حَتَّى (تک)	۶	أَوْ (یا)
۷	لَا (نہیں)	۸	بَلْ (بلکہ)
۹	لَیْکِنْ (لیکن)	۱۰	إِمَّا (یا تو/اگر)

مثال :- مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

الْأُسْتَاذُ	وَ	الْإِسْلَامِيَّةُ
مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ	حَرْفِ عَطْفٍ	مَعْطُوفٌ

’الْأُسْتَاذُ‘ اور ’الْإِسْلَامِيَّةُ‘ دو اسم ہیں۔ ان کے درمیان ’حَرْفِ عَطْفٍ‘، ’وَ‘، (اور) ہے۔ ’حَرْفِ عَطْفٍ‘، سے پہلے آنے والے اسم کو ’مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ‘، اور حرفِ عطف کے بعد آنے والے اسم کو ’مَعْطُوفٌ‘، کہتے ہیں۔ اور اس ترکیب کو ’مَرْکَبٌ عَطْفِيٌّ‘، کہتے ہیں۔

۱۔ اَلْمَالُ [وَ] اَلْبَنُونَ

یہاں دونوں اِسْمِ مَرْفُوع ہیں۔ دونوں مَعْرِفَہ ہیں۔ [وَ] حَرْفِ عَطْفٍ ہے۔

۲۔ [إِنَّمَا] شَاكِرًا [وَ] [إِنَّمَا] كَفُورًا

یہاں دونوں اِسْمِ مَنصُوب ہیں اور دونوں نکرہ ہیں۔ [إِنَّمَا] حَرْفِ عَطْفٍ ہے۔

۳۔ كُونُوا حَيَارًا [أَوْ] حَيَادًا

یہاں دونوں اِسْمِ مَنصُوب ہیں۔ دونوں نکرہ اور [أَوْ] حَرْفِ عَطْفٍ ہے۔

۴۔ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا [فَ] حَيَاتِكُمْ [ثُمَّ] يُمَيِّتُكُمْ [ثُمَّ] يُحْيِيكُمْ

یہاں [فَ] اور [ثُمَّ] حَرْفِ عَطْفٍ ہیں۔

نوٹ :- ’وَ‘، اگر قسم کے لیے آئے تو حَرْفِ جَزْ ہوتا ہے، جو اپنے بعد

آنے والے اسم کو مجرد کرتا ہے۔ جیسے وَ اَلْفَجْرِ ، وَ اَلْعَصْرِ ، وَ اَلرَّيْثُونِ

لیکن اگر داؤ، عطف کے لیے آئے تو اِسْم کی اعرابی حالت پر اثر انداز نہیں ہوتا

بلکہ معطوف، معطوف علیہ کے مطابق اعراب رکھے گا۔

جیسے مِنَ الْجَنَّةِ وَ النَّاسِ۔

معطوفات کی ایک قرآنی مثال

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ
وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ
وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ
كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب: ۳۵)
اس آیت میں ہیں (۲۰) اسماء استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں سے دس (۱۰) مذکر ہیں اور
دس (۱۰) مؤنث ہیں۔

• معطوف علیہ ”الْمُسْلِمِينَ“ ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے، یہ منصوب ہیں اور
گیاہے۔ انیس (۱۹) مرتبہ حرف عطف استعمال ہوا ہے۔
• انیس (۱۹) معطوفات استعمال ہوئے ہیں۔ جو تمام کے تمام منصوب ہیں اور
مَعْرِفہ ہیں۔

• معطوفات، معطوف علیہ کے تابع ہوتے ہیں، اور وہی اعراب رکھتے ہیں

سبق نمبر ۲۹

حُرُوفِ اسْتِفْهَام

Interrogation Particales

سوال اور استفہام کے لیے بعض اوقات، جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انہیں استفہامات کہتے ہیں۔ تاکہ کمال فہم حاصل ہو سکے۔ ان میں سے بعض حُرُوف ہیں اور بعض اسم۔
حُرُوفِ اسْتِفْهَام دو ہیں۔ ۱۔ هَلْ ۲۔ اَمْ (هَمْزَة)
اسْتِفْهَام سے پیدا ہونے والے ایسے سوالات کا جواب عموماً 'نَعَمْ' (ہاں) یا 'لَا' (نہیں) ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ هَلْ (کیا)؟ :-

- هَلْ اَدْ تَكُو؟ کیا میں تمہاری رہنمائی کروں؟

- هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ مُوسٰی؟ کیا تم تک موسیٰ کی بات پہنچی ہے؟

- هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ؟ کیا تم تک چھابانے والی (آفت) کی بات پہنچی ہے؟

- هَلْ اَتٰی عَلٰی الْاِنْسَانِ؟ کیا انسان پر آیا ہے؟

- اَمْ (کیا)؟ :-

[۱] اَنْتَ یٰوَسْفُ؟ "کیا تم یوسف ہو؟" (یوسف: ۹۰)

[۲] اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ بھی ہے۔

اللّٰهُ خَیْرٌ؟ کیا اللہ بہتر ہے؟ (دراصل یہ، اَمْ + اللّٰهُ ہے۔)

[۳] اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَیْرٌ؟ کیا متفرق خدا بہتر ہیں؟

۵۔ [۴] كَلَّا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِنسَانِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ؟
کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اونٹ کس
طرح پیدا کیا گیا ہے ؟

۶۔ [۴] لَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ؟
[۴] لَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن
يُحْيِيَ الْمَوْتَى ؟
کیا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے ؟
اسی طرح کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے
پر قادر نہیں ہے ؟

۳۔ [۴] لَا (أ + لَا) : یہ دراصل، دو حروف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔
۱۔ [۴] لَا تَشْقُونَ ؟
کیا تم لوگ نہیں ڈرتے ؟

۲۔ [۴] لَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ (الملك: ۱۴) ”کیا وہی، نہ جانے گا، جس نے پیدا کیا۔“
۴۔ [۴] لَمْ (أ + لَمْ) : یہ بھی دراصل، دو حروف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

۱۔ [۴] لَمْ تَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ؟ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا ؟
۲۔ [۴] لَمْ تَرْكِبْتَ فَعَلًا رَبُّكَ ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے رب نے کیا کر دکھایا ؟

نوٹ :

[۴] لَا، حَرْفٌ اسْتِفْهَامٌ، [۴]، اور حَرْفٌ نَفْيٍ، لَا، سے مُرَكَّبٌ ہے۔

یعنی آ + لَا = لَا۔ جس کے معنی، ”کیا نہیں،“ کے ہیں

بعض اوقات، لَا، حَرْفٌ تَنْبِيْہِہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اپنے بعد آنے
والے مضمون کو تحقیق و یقین کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا ترجمہ
”خبردار“، ”آگاہ رہو“، ”سنو“ یا اس طرح کے دیگر کلمات سے کیا جاتا ہے۔

جیسے : [۴] لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُونَ (البقرة: ۱۳۰)

سبق نمبر ۲

أَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ

Interrogations Nouns

حُرُوفُ الْإِسْتِفْهَامِ د ا، اور هَلْ کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم د اَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ کے متعلق جاننے کی کوشش کریں گے چونکہ سوال، فہم حاصل کرنے اور سمجھنے کے لیے کیے جاتے ہیں اس لیے ان کا نام اَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ رکھا گیا ہے۔
شور اَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مَنْ (کون؟ ذوالعقل کے لیے)	۲۔ مَا (کیا؟ کیا چیز؟ غیر ذی العقل کے لیے)
۳۔ مَتَى (کب؟)	۴۔ أَيْنَ (کہاں؟)
۵۔ كَيْفَ (کیسے؟)	۶۔ كَمْ (کتنے؟)
۷۔ أَيْ (کیا؟)	۸۔ أَيْئاً (کیسی؟)
۹۔ أَيْئَان (کب؟)	۱۰۔ أَيْ (کہاں سے؟)

اب ہر ایک کی قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

أَيُّ (کون سا) : یعنی زیادہ تر مُضَافِ آتا ہے اور مُعَرَّب ہے۔ اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔
یعنی أَيْ پر تینوں اعراب گتے ہیں اُیُّ، اَیُّ، اِیُّ

أَيُّكُمْ؟ تم میں سے کون
۲۔ أَيْ شَيْءٌ؟ کون سی چیز

أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ؟ دونوں میں سے کون سا فریق؟

نَبَأَیْ آلَاءَ رَبِّکُمَا تَحَدَّثَا بَآئِنِ؟ تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

۲۔ کَمُ (کتنے) | کم دو (۲) معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کَمُ مقدار یہ :- کم مقداریہ تعداد اور مدت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

رَكْمٌ لَيْسَتْهُمْ فِي الْأَرْضِ؟ (تم زمین میں کتنا عرصہ رہے؟) (المومنون = ۱۱۲)

۲۔ کَمُ خَبَرِيَّة :- کبھی کم، سوال کے بجائے ”خبر“ کی صورت میں آتا ہے۔
جس کو، کَمُ خَبَرِيَّة کہتے ہیں۔ جیسے۔

کَمُ مِنْ فِئَةٍ بہت سے گروہ

کَمُ مِنْ مَلِكٍ بہت سے فرشتے

کَمُ أَرْسَلْنَا مِنْ بہت بھیجے ہم نے

کَمُ کے بعد کا اسم تمیز بن کر منصوب ہوتا ہے۔

جیسے کَمُ رَجُلًا عَمَلًا؟ آپ کے پاس کتنے آدمی ہیں؟ (بہت ہیں)

۳۔ کَيْفَ (کیسے)

کَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ؟ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا؟

کَيْفَ تَكْفُرُونَ يَا اللَّهُ؟ تم لوگ اللہ کا انکار کیسے کر رہے ہو؟

کَيْفَ تَحْكُمُونَ؟ تم لوگ کیسے فیصلے کرتے ہو؟

کَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ؟ تمہارے رب نے کیا کیا؟

۴۔ أَيْنَ (کہاں)

فرار کی جگہ کہاں ہے؟

تو آپ لوگ پھر کہاں جا رہے ہیں؟

أَيْنَ الْمَقَرُّ؟

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ؟

اَنِّی (کہاں سے) اَنِّی، ظَوْبِ زَمَان اور ظَوْبِ مَکَان بن کر آتا ہے۔

اَنِّی لَکِ هَذَا؟ یہ نہیں کہاں سے حاصل ہوا؟ (یہاں ظَوْبِ مَکَان ہے۔)

فَیْ جِئْتُ آپ کب آئے؟ (یہاں اَنِّی، ظَوْبِ زَمَان ہے۔)

تَوَاحُثُکُمْ اَنِّی شِئْنُکُمْ اپنی کیمتی کے پاس آؤ۔ جیسے چاہو۔

فَیْ یُحِیْ هَذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا؟

شُداس (بستی) کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟

لَهُمُ الذِّکْرٰی ان لوگوں کے لیے، نصیحت کہاں ہے؟ (دُخَان = ۱۳)

یَكُوْنُ لِیْ غَلَامٌ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ (مَرِّیْمُ = ۲۰)

مَتٰی نَصُرُ اللّٰهَ؟ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

مَتٰی هَذَا التَّوَعُّدُ؟ یہ وعدہ، کب پورا ہوگا؟

آیَاتِ (کب، کہاں)

آیَاتِ یَوْمِ الدِّیْنِ؟ جزا و سزا کا دن کب ہے؟

آیَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ قیامت کا دن کب آئے گا؟

یَسْأَلُوْکَ عَنِ السَّاعَةِ آیَاتِ مُّوْسٰی (النَّازِعَات = ۴۲)

یہ لوگ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں، آخر وہ قیامت کب آکر ٹھہرے گی؟

مٰا (کیا): مٰا سِیْفُهَا مِیْہ، عموماً "غیر عاقل" کے لیے آتا ہے۔

اَذْذٰکَ مٰا هِیْہ؟ "اور تم کیا جانتے ہو؟ وہ کیا ہے؟"

(مٰا هِیْہ، دراصل مٰا هِیْہ ہے)

لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ "قدر کی رات کیلے؟"

اَتِلْکَ یٰمُوسٰی؟ (ظہ = ۱۷) "اے موسیٰ! یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟"

(مَا تَلَّمُ كَيْفَ تَحْكُمُونَ؟) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کر رہے ہو؟
 (مَا عَزَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ؟) ”کس چیز نے تجھے ربِّ کریم کی طرف سے دھوکے

میں ڈال رکھا ہے؟“

”وہ کیا چیز ہے؟“

(مَا هِيَ؟)

”اُس چیز کا رنگ کیا ہے؟“

(مَا لَوْنُهَا؟)

واضح رہے کہ ”مَا“ کا استعمال حیثیت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسے

مَا أَنْتَ؟ اَنَا مُؤَظَّفٌ ”تم کون ہو؟ میں ملازم ہوں“

۹۔ مَنْ (کون)، مَنْ عَمُومًا ”عاقل“ کے لیے آتا ہے۔

علمِ نحو میں، عاقل کا اطلاق، انسان، جن اور ملائکہ کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھی ہوتا ہے۔

(مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ؟) کون ہے وہ جو اُس کے سامنے سفارش کر سکے؟

(مَنْ أَتَصَارَى إِلَى اللَّهِ؟) کون ہے میرا مددگار، اللہ کی طرف (بُلائے میں)

(مَنْ زَبَلَكُمْ؟) تم دونوں کا رب کون ہے؟

(مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَرْقَدَاتَا؟) کس نے ہمیں، اپنی خواب گاہ سے اٹھایا؟

(لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟) ”آج اقتدار کس کے لیے ہے؟“

۱۰۔ کبھی کبھار اِسْمِ سِتْفَهَام ”مَا“ کے ”أَرْفَعُ“ کو ماقط کر دیا جاتا ہے۔

یہ اس لیے کیا جاتا ہے، تاکہ جملے کا آہنگ درست ہو جائے۔

ایسا عموماً حَرْفِ جَزَّ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ هَمَّ (دراصل یہ عَنْ + مَا ہے) کس بارے میں؟

۲۔ لِمَ (لِ + مَا = لِمَا) کس کے لیے؟

- ۲۔ مَمَّ (وَمَّ + مَّا = مَمَّا) کس چیز سے؟
 ۳۔ يَمَّ (يَبَّ + مَّا = يَمَّا) کس کے ساتھ؟
 ۵۔ فَيَمَّ (رَفِيَ + مَّا = فَيَمَّا) کس چیز میں؟

الف کے حذف کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ [عَمَّ] يَتَسَاءَلُونَ؟
 ”وہ کس بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں؟“
 ۲۔ [فَيَمَّ] أَفَنتَ مِنْ ذِكْرَهَا؟
 آپ کا کیا کام کہ اُس کا وقت بتائیں؟ (قیامت کا وقت)
 ۳۔ [يَمَّ] يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ؟
 (ملکہ سبائے کہا، تو دیکھنے والی ہوں کہ سفیر کیا لے کر واپس آتے ہیں؟)
 ۴۔ [يَمَّ] تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ؟
 تم لوگ وہ باتیں کیوں کرتے ہو؟ جو کرتے نہیں۔

سبق نمبر ۳۱

اَسْمَاءُ اِشَارَہ

Demonstrative Pronouns

۱۔ اَسْمَاءُ اِشَارَہ وہ اَسْمَاءُ ہیں، جن سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔
ان کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اَسْمَاءُ اِشَارَہ قَرِیْب (قرب کے اَسْمَاءُ اِشَارَہ بَعِیْد (بُعْد کے اَسْمَاءُ اِشَارَہ)

قَرِیْب کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے پہلی قسم اور دُور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے دوسری قسم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے هَذَا اور ذَلِكَ
۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے **مُشَارَۃً اِلَیْہِ** کہتے ہیں۔
جیسے هَذَا کِتَابٌ مِیْن کِتَابِکَ، مُشَارَۃً اِلَیْہِ ہے۔

۳۔ اَسْمَاءُ اِشَارَہ واحد اور جمع میں **مُبْنِی** ہیں لیکن مثنیٰ میں **مُعَرَّب** ہیں۔
رِمَثْنِی اَسْمَاءُ اِشَارَہ قَرِیْب رَفْع، مِیْن هَٰذَا اِن اور هَٰذَا تَان اور نَصْب وَجَر
مِیْن هَٰذَا تَانِیْن اور هَٰذَا تَانِیْن آتے ہیں۔ اسی طرح بَعِیْد کی صورت مِیْن حالت رَفْع، ذَلِكَ
اور تَانِیْک اور حالت نَصْب وجر مِیْن دُیْنِیْک اور تَانِیْک ہوتی ہے۔

۴۔ اَسْمَاءُ اِشَارَہ، جُمْلَۃً اِسْمِیَہ مِیْن، مُبْتَدَاً عِبْنِ کَرَّاتے ہیں۔ اِیسی صورت مِیْن
اُن کی خَبَر اِل، سے خالی ہوتی ہے جیسے هَذَا کِتَابٌ، ذَلِكَ قَلَمٌ

۵۔ اَسْمَاءُ اِشَارَہ، مُعَرَّفٌ بِاَل لَام مُشَارَۃً اِلَیْہِ کے ساتھ مل کر، مُرَكَّبٌ تَاْقِصٌ
ہوتے ہیں جیسے ذَلِكَ اَلکِتَابُ اور هَذَا اَلْوَلَدُ

۱۔ اسمائے اشارہ سے بننے والے جملہ اسمیہ کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ مُفِيدٌ ۲۔ هٰذَا الْكِتَابُ ذِكْرٌ

۳۔ معرف بالام مشار الیہ، اسم اشارہ کی صفت ہوتا ہے۔ ذیل کی تحیل پر غور کیجئے۔

ذٰلِكَ	الْكِتَابُ	مُفِيدٌ
اسم اشارہ	مشار الیہ	خبر
موصوف	صفت	

مبتداً خبر

۸۔ جمع کے اشارے، صرف ذی العقول کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ - هَؤُلَاءِ قَوْمٌ كَاذِبُونَ - أُولَئِكَ أَصْحَابُ مَحَمَدٍ

۹۔ جمع غیر عاقل کے لیے، واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے هٰذِهِ فِتْنَةٌ جِئْنَا بِهَا كُفُوسٌ یہ پیالیاں ہیں اور وہ گلاس ہیں۔

رَفَجَانٌ کی جمع فِتْنَةٌ جِئْنَا بِهَا ہے، اور کاس کی جمع کُفُوسٌ ہے۔

اور اسی طرح، جمع کسر عاقل کے لیے بھی، واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے، يٰلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۰۔ مُشَارٌ اِلَيْهِہ کا اعراب، اسم اشارہ کے موافق، مرفوع، منصوب یا مجرور

ہوتا ہے۔ جیسے :

هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيدٌ ، رَأَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ ، نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَا الْكِتَابِ

مرفوع منصوب مجرور

اَسْمَاءُ اِشَارَةِ بَعِيدَا			اَسْمَاءُ اِشَارَةِ قَرِيب		
مؤنث	مذکر	جنس	مؤنث	مذکر	جنس
تِلْكَ	ذَلِكَ	وَاحِدَا	هَذِهِ	هَذَا	وَاحِدَا
تَانِکَ	ذَانِکَ	مُتَنِّی	هَاتَانِ	هَٰذَا	مُتَنِّی
اُولَئِکَ	جَمْع	مُتَنِّی	هَٰؤُلَاءِ	جَمْع	مُتَنِّی

رَفْع ، نَصْب وَجَرِّ میں مُتَنِّی اَسْمَاءُ اِشَارَةِ کی حالتیں

جَرِّ	نَصْب	رَفْع	مُتَنِّی
هَٰذِیْنِ	هَٰذِیْنِ	هَٰذَا	اِسْمِ اِشَارَةِ قَرِیب مُذَکَّر
هَٰتِیْنِ	هَٰتِیْنِ	هَٰتَانِ	اِسْمِ اِشَارَةِ قَرِیب مُؤنَّث
ذَیْنِکَ	ذَیْنِکَ	ذَانِکَ	اِسْمِ اِشَارَةِ بَعِیدَا مُذَکَّر
تَیْنِکَ	تَیْنِکَ	تَانِکَ	اِسْمِ اِشَارَةِ بَعِیدَا مُؤنَّث

مُبْتَدَاءِ خَبَر (اَسْمَاءُ اِشَارَةِ کے ساتھ)

مبشر	مثالیں (قَرِیب)	نمبر شمار	مثالیں (بَعِیدَا)
۱	هَٰذَا قَلَمٌ	۵	هَٰذِهِ اَقْلَامٌ
۲	هَٰذِهِ حُجْرَةٌ	۶	هَٰؤُلَاءِ مُعَلِّمَاتٌ
۳	هَٰذَا قَلَمَانِ	۷	ذَلِكَ بُرْهَانٌ
۴	هَٰتَانِ اَیَّتَانِ	۸	تِلْكَ طَالِبَةٌ

۹	ذَانِكَ بُرْهَانَانِ	۱۱	أُولَئِكَ مُعْلَمُونَ
۱۰	تَانِكَ طَالِبَتَانِ	۱۲	أُولَئِكَ مُعْلِمَاتٌ

نوٹ:- ہذا اصل میں ذا اور ہذان اور ہذین اصل میں ذان اور ذین ہیں۔

مبتداء اسمائے اشارہ کی قرآنی مثالیں

ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔ تمام اسمائے اشارہ، بطور مبتداء استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہ تمام مرفوع ہیں۔

۱۔	هَذَا	بُھْتَانِ عَظِیْمٌ	یہ ایک عظیم بہتان ہے (واحد مذکر)
۲۔	هَذِهِ	تَذْکِرَةٌ	یہ ایک یاد دہانی ہے (واحد مؤنث)
۳۔	هَذَانِ	لَسَا حِرَانِ	یہ دونوں توجا دوگر ہیں (مثنیٰ مذکر)
۴۔	هَؤُلَاءِ	بَنَاتِیْ	یہ (خواتین)، تو میری بیٹیاں ہیں۔ (جمع مؤنث)
۵۔	ذَٰلِكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	(وہ)، یہ اللہ کا فضل ہے۔ (واحد مذکر)
۶۔	تِلْكَ	حُدُودُ اللّٰهِ	یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ (مؤنث)
۷۔	فَٰذَاۤیْکَ	بُرْهَانَانِ	وہ دونوں دلیلیں ہیں (مثنیٰ)
۸۔	أُولَٰئِکَ	هُمُ الْمُفْلِحُونَ	وہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں (جمع)

مثنیٰ: عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی
یہ سب کتابیں ہیں۔	

	۲۔ وہ سب کتابیں ہیں۔
	۳۔ یہ سب اُستاد ہیں
	۴۔ وہ سب اُستاد ہیں
	۵۔ یہ سب فاتون شعراء ہیں
	۶۔ وہ سب فاتون شعراء ہیں
	۷۔ یہ اُمت ہے
	۸۔ وہ اُمت ہے
	۹۔ یہ دو اُمتیں ہیں
	۱۰۔ وہ دو اُمتیں ہیں
	۱۱۔ یہ سب اُمتیں ہیں
	۱۲۔ وہ سب اُمتیں ہیں
	۱۳۔ یہ رسول ہے
	۱۴۔ وہ رسول ہیں
	۱۵۔ یہ دو رسول ہیں

سبق نمبر ۳۲

اِسْمِ مَوْصُول

۱۔ اِسْمِ مَوْصُول کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اِسْمِ مَوْصُول خاص ۲۔ اِسْمِ مَوْصُول عام

۱۔ اِسْمِ مَوْصُول خاص :- ایک اسم معرفہ ہے۔

اَسْمَاءُ مَوْصُول خاص ، اَلْ، سے شروع ہوتے ہیں۔

جیسے : اَلَّذِي ، اَلَّتِي ، اَلَّذَانِ ، اَلَّتَانِ ، اَلَّذِيْنَ ، اَلَّتِيْ ، اَلَّذِيْ فِيْ وَغِيْرہ

۳۔ اِسْمِ مَوْصُول عام :- یہ نکرہ ہوتے ہیں۔ اور عام ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔

۱۔ مَنْ (جو) ، عَمُوْماً ، ذُو الْعَقْلِ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ مَا (جو کچھ) ، عَمُوْماً ، غَيْرِ ذُو الْعَقْلِ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اس مَا کو [مَا مَوْصُولہ] کہتے ہیں۔

إِذْ (جب کہ) ، ظَرْفِ زَمَان ہے۔

حَيْثُ (جہاں) ، ظَرْفِ مَكَان ہے۔

۴۔ اِسْمِ مَوْصُول کے بعد کا جملہ [صَلَۃ] کہلاتا ہے۔

جیسے اَلَّذِيْ خَلَقَكَ میں [خَلَقَكَ] صلہ ہے۔

۵۔ اِسْمِ مَوْصُول مبنی ہوتا ہے لیکن مَوْصُوْلَاتِ خَاصَّہ کے مُثَنّی ، مُخَرَّب

ہیں۔ اور یہ حالت نَصْب دَجْو میں اَلَّذِيْنَ اور اَلَّتِيْنَ آتے ہیں۔

۶۔ صَلَۃ کا ضمیر پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ اس ضمیر کو [ضَمِيْر عَارِض] یا

رابطہ کہتے ہیں۔ جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتی ہے۔

۷۔ ایک دلچسپ جملہ ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں اسم موصول کی تکرار ہے۔

هَذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي ضَرَبَ الْكَلْبَ الَّذِي قَتَلَ الْغَارَ الَّذِي أَكَلَ الْخُبْرَ
الَّذِي كَانَ فِي الْخِزَانَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْمَطْبِخِ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِ أَحْمَدَ
الَّذِي يَسْكُنُ مَكَّةَ۔

ضمیرِ ظاہرِ عائِد کی مثال :

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

الَّذِي هُوَ ذَاهِبٌ أَبُونَا (وہ، جو جا رہے ہیں، ہمارے والد ہیں)۔

۱۔ یہاں الَّذِي، اسم موصول ہے

۲۔ هُوَ ذَاهِبٌ، الَّذِي کے بعد ایک مکمل جملہ اسیمیہ ہے۔

یہ پورا جملہ [صَلَة] کہلاتا ہے۔ الَّذِي، اس پر سے جملے کا قائم مقام ہوتا ہے۔

۳۔ اسیم موصول اور صَلَة دونوں مل کر مبتداء ہیں جس کی خبر أَبُونَا ہے۔

۴۔ صَلَة میں ایک [ضمیرِ رابط] کا ہونا ضروری ہے۔ یہاں وہ [هُوَ] ہے۔

ضمیر کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی پوشیدہ۔ اس ضمیر کو ضمیرِ عائِد کہتے ہیں

جو رابطے کا کام انجام دیتی ہے۔ اسے [رابط] بھی کہتے ہیں۔

ضمیرِ مُسْتَرَعَاِد کی مثال :

أَيْنَ الطَّالِبِ الَّذِي غَابَ عَنْ مَسْ ؟ (وہ طالب علم کہاں ہے جو کل غائب تھا)

۱۔ یہاں، الَّذِي، اسیم موصول ہے۔

- ۲۔ غَاب (وہ غیر حاضر تھا) ”صَلَة“ ہے۔ فَعِل ماضی ہے۔
 ۳۔ غَاب، مَذْكَرِ وَاحِد کے لیے فَعِل ماضی کا صیغہ ہے اس لیے یہاں هُوَ پوشیدہ (مُسْتَتَر) ہے۔ یہ ضَمِير عَارِض ہے۔

اَسْمَاءُ مَوْصُولٍ خَاص		
مؤنث	مذکر	جنس
الَّتِي	الَّذِي	واحد
الَّتَانِ	الَّذَانِ	مثنیٰ
الَّتَاتِي	الَّتَانِ	جمع

اوپر جن چھ (۶) اسمائے موصول کا ذکر ہوا ہے، ان سب پر ءِال، لام تعریف ہے۔ چنانچہ یہ معرفہ (خاص) بن گئے ہیں۔

اِسْمُ مَوْصُولٍ مُثْنٰی کی تین حالتیں

اسم موصول مثنیٰ معرب ہے۔ نصب وجر میں یکساں اعراب رکھتا ہے۔

اِسْمُ مَوْصُولٍ	رَفْع	نَصْب	جَر
اِسْمُ مَوْصُولٍ مُثْنٰی مُذَكَّر	الَّذَانِ	الَّتَانِ	الَّتَانِ
اِسْمُ مَوْصُولٍ مُثْنٰی مُؤنث	الَّتَانِ	الَّتَيْنِ	الَّتَيْنِ

اسم موصول عام کی قرآنی مثال

(المائدہ : ۶۷)

﴿مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ﴾

”اے محمدؐ: جو کچھ آپؐ پر نازل کیا گیا ہے، لوگوں تک پہنچا دیجئے۔

اس مثال میں، مَا، اِسْمِ مَوْصُولِ عام یعنی نکرہ ہے۔ جس میں ہر قسم کی وحی، جلی اور حقی شامل ہے۔ جسے عام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور حضورؐ نے، یقیناً ہر بات اُمت تک پہنچا دی ہے۔ دین کا کوئی حکم، برتری اور خفیہ نہیں ہے۔

اِسْمِ مَوْصُولِ خاص کی مثالیں

A	مَوْصُولِ خاص	وَصْلَةٌ	ترجمہ	ضَمِيرٌ عَائِدٌ
۱	الَّذِي (هُوَ)	خَلَقَكَ	وہ جس نے تمہیں پیدا کیا	هُوَ (مُسْتَنْتَر)
۲	الَّتِي (رَهِی)	تَجْرِي فِي الْبَحْرِ	وہ جو بہتی ہے دریا میں	رَهِی (مُسْتَنْتَر)
۳	وَالَّذِينَ (هُمَّا)	هَاجَرَا	وہ دو جنہوں نے ہجرت کی	الْف (بَارِز)
۴	الَّذِينَ (هُمْ)	هَاجَرُوا	وہ جنہوں نے ہجرت کی	كَأُو (بَارِز)
۵	الَّتِي (هُنَّ)	قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ	وہ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے	نُونِ نِسْوَةٍ (بَارِز)
۶	الَّتِي (هُنَّ)	وَلَدَتْهُمْ	وہ جنہوں نے اُن کو جنما	نُونِ نِسْوَةٍ (بَارِز)

نوٹ :- اوپر کی مثالوں میں

۱۔ پہلی دو مثالوں میں ضمیر مستتر ہے۔

۲۔ بقیہ چار مثالوں میں ضمیر بارز ہے۔

۳۔ هَاجَرَا میں 'الف' اور هَاجَرُوا میں 'كأُو' ضمیر متصل مرفوع ہے۔

۴۔ قَطَّعْنَ اور وَلَدَتْ کے آخر میں نونِ نِسْوَةٍ ہے، جو ضمیر عائد کا کام

دے رہی ہے۔

اسم موصول عام کی مثالیں

ذیل میں چار اسمائے موصولہ کی مثالیں دی جا رہی ہیں جو عام یعنی نکرہ ہیں۔
آخری کالم میں ضمیر عائد دی گئی ہے۔ اس پر غور کرنا نہ بھولیے۔

B	موصول عام	صلہ	ترجمہ	ضمیر عائد
۱	مَنْ	أَتَى اللَّهَ	جو بھی آئے، اللہ کے پاس	هُوَ مُسْتَكْر
۲	مَا	آتَاكُمُ الرَّسُولُ	جو کچھ تمہیں دیا رسول نے	
۳	إِذْ	يَذْكُرُ إِبْرَاهِيمَ	جب ابراہیم اٹھا رہے تھے	
۴	حَيْثُ	مَا كُنْتُمْ	جہاں بھی تم رہو۔	أَنْتُمْ

إِذْ (جبکہ) ظرف زمان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔
حَيْثُ (جہاں) ظرف مکان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔

باب نمبر ۶

سبق نمبر ۳۳

جُمْلَةُ مُفِيدَةٍ اور جُمْلَةُ غَيْرُ مُفِيدَةٍجُمْلَةُ مُفِيدَةٍ :-

جملہ مفیدہ اس جملے کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ اسے د کلام مُرَكَّبٌ تَامٌ، بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جُمْلَةُ غَيْرُ مُفِيدَةٍ :-

جملہ غیر مفیدہ الفاظ کے اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آئے۔ د مُرَكَّبٌ اِضَافِي (جیسے رَبُّ الْعَالَمِیْنَ)، مُرَكَّبٌ تَوْصِیْفِی (جیسے كِتَابٌ مُبِیْنٌ اور مُرَكَّبٌ عَطْفِی (جیسے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ) اسی کی قسمیں ہیں۔

ایسے تمام جملے جن سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے ”جملہ غیر مفیدہ کی مثالیں“ غیر مفیدہ کہلاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

مفہوم کے اعتبار سے یہ سارے جملے ناقص ہیں۔ بات نامکمل ہے۔ اس کے برخلاف ”جملہ مفیدہ“ وہ جملہ ہے جس سے پوری بات پورا مفہوم سمجھ میں آجائے۔

جملہ غیر مفیدہ (مرکب ناقص) کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے :-

- ۱۔ لَیْسَ الْجَوْ۔۔۔ (نہیں ہے آب دہوا۔۔۔) یہ منفی جملے کا ابتدائی حصہ ہے۔
- ۲۔ لَیْتَ الْمَرِیْضِ۔۔۔ (کاش مریض۔۔۔) یہ جملہ تمنائیہ کا ابتدائی حصہ ہے۔

- ۴۔ اَلْكِتَابُ الَّذِي... (کتاب جو...) اسم موصول پر مبنی مرکب ناقص ہے۔
- ۴۔ كِتَابٌ مُبِينٌ (کھلی کتاب....) یہ مرکب توصیفی ہے۔
- ۵۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب....) یہ اسم اشارہ پر مبنی مرکب ناقص ہے۔
- ۶۔ رَبُّ الْعَالَمِينَ (کائنات کا رب...) یہ مرکب اضافی ہے۔
- ۷۔ تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس...) یہ مرکب عددی ہے اسے مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔
- ۸۔ يَلْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ (فقروں اور مسکینوں کے لیے) یہ مرکب عطفی ہے۔
- ۹۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے) یہ شبہ جملہ ہے۔
- شبہ جملہ دراصل وہ جملہ اسمیہ غیر مفیدہ ہے جس پر جملہ مفیدہ کا شبہ (گمان) ہوتا ہے جس میں ”خبر“ مذکور نہیں ہوتی۔ اور محذوف ہوتی ہے، یا خبر کا قائم مقام، ظرف یا جار مجرور کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔

جملہ مفیدہ کی قسمیں

جملہ مفیدہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خَبَرِیَّہ اور جملہ اَنشَائیَّہ۔

جملہ خبریہ :-

جملہ خَبَرِیَّہ ایسے جملے کو کہتے ہیں جس سے کوئی علم حاصل ہو۔ کوئی خبر ملے۔ چاہے یہ خبر پہلی ہو یا چھوٹی۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

جملہ انشائیہ :-

جملہ اَنشَائیَّہ ایسے جملے کو کہتے ہیں، جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا قرار نہ دیا جاسکے۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں

جملہ خَبَرِیَّہ کی دو قسمیں ہیں :- جملہ اِسْمِیَّہ اور جملہ فِعْلِیَّہ

جملہ اِسْمِیَّہ :- جملہ اسمیہ ایسے جملے کو کہتے ہیں جو مُبْتَدَاً اور خَبَر پر مبنی ہو۔

مُبْتَدَأ کو مُسْتَدَالِیْہ بھی کہتے ہیں۔ خبر کو مُسْتَدِیْہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے

اَلْکِتَابُ مُفِیْدٌ
مبتدأ خبر
مستدالیہ مستدیہ

جملہ فعلیہ : جملہ فعلیہ ایسے جملے کہتے ہیں، جو فعل، سے شروع ہوتا ہو۔

جملہ فُعلِیہ [فعل] اور [فاعل] پر مبنی ہوتا ہے۔

فعل کو [مستد] اور فاعل کو [مستدالیہ] بھی کہتے ہیں۔ جیسے

کَسَرَ اِبْرَاهِیْمُ الْأَصْنَامَ
فعل فاعل مفعول بہ
مستد مستدالیہ

نوٹ :- واضح ہو کہ دونوں جملوں میں مستدالیہ، مرفوع ہے۔

جملہ انشائیہ کی قسمیں

جملہ انشائیہ کی کئی قسمیں ہیں۔

- ۱۔ اَمْرِیَہ ۲۔ نَہِیَہ ۳۔ اِسْتِفْہَامِیَہ ۴۔ تَسْئِریَہ ۵۔ تَرْجِیَہ
- ۶۔ عَقُوْدِیَہ ۷۔ نَدائیَہ ۸۔ عَرْضِیَہ ۹۔ قَسْمِیَہ ۱۰۔ تَعْجُبِیَہ

بعض نحوویں کے نزدیک مدح و ذم کے جملے بھی انشائیہ ہوتے ہیں۔

جملہ مُفِیْدَہ خَبَرِیَہ کی مثالیں

جس جملے سے، بات پوری طرح سمجھ میں آجائے اسے 'جملہ مُفِیْدَہ' کہتے ہیں۔

نمبر	جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
۱	جملہ خبریہ اِسمیہ	مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ الرَّسُولُ صَادِقٌ	محمد اللہ کے رسول ہیں۔ رسول سچا ہے

جملہ خبریہ نعلیہ	كَسَرُوا بُرَاهِنَهُمُ الْأَضْغَامَ إِذْ يَرْفَعُونَ بُرَاهِنَهُمُ الْقَوَاعِدَ	ابراہیم، نے توں کو توڑ دیا جب ابراہیم بنیادیں اٹھا رہے تھے

جملہ مفیدہ انشائیہ کی مثالیں

جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
جملہ انشائیہ امریہ	إِذْ هَبْ	توجا
جملہ انشائیہ نہیہ	لَا تَذْهَبْ	تومت جا
جملہ انشائیہ إِسْتِفْهَامِيہ	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاصِيَةِ؟	کیا تمہیں چھا جانے والی (آفت) کی خبر پہنچی ہے؟
جملہ انشائیہ تَمَنَّاۗئِيہ	لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ تَوْتَذْهَبُ مَعَنَا (میاں کو، تمناۗئہ ہے)	کاش! جوانی لوٹ کر آتی۔ کاش آپ ہمارے ساتھ چلتے۔
جملہ انشائیہ تَرْجِيْہ	لَعَلَّ زَيْدًا غَائِبٌ لَعَلَّ الصَّدِيقَ قَادِمٌ	شاید، زید غیر حاضر ہے۔ شاید دوست آنے والا ہے۔

سبق نمبر ۳۲

مُبْتَدَأُ اور خَبَر کی اِعرَابی حالت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ مُبتدَأُ اور خبر میں عدد اور جنس کے اعتبار سے مطابقت پائی جاتی ہے اب ان کی اعرابی حالت پر غور کیجئے۔

اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ گھر صاف ہے
اد پر کے جملے میں اَلْبَيْتُ، مُبتدَأُ ہے اور نَظِيْفٌ خبر ہے۔
مُبْتَدَأُ :-

- ۱۔ اَلْبَيْتُ جملے کا پہلا لفظ ہے۔ بَيْتُ ’اَل‘ سے مُعرَّف یا نَلَام ہو گیا ہے۔ اس سے یہ اسم مُعرِّفہ ہے۔ مُبتدَأُ، اسم مُعرِّفہ ہوتا ہے۔
 - ۲۔ مُبتدَأُ کے آخری حرف، تاء پر صرف ایک پیش ہے۔
 - ۳۔ مُعرَّف یا نَلَام اسم کے آخری حرف پر ایک پیش ہو سکتا ہے۔
 - ۴۔ مُبتدَأُ مرفوع ہوتا ہے۔ پیش، رفع کی علامت ہے۔
- خَبَر :-

- ۱۔ نَظِيْفٌ جملے کا دوسرا لفظ ہے اور مُعرِّفہ نہیں ہے، بلکہ اِسْمِ نکرہ ہے۔ خَبَرِ مَوْعِدِہ نکرہ ہوتی ہے۔
 - ۲۔ خبر کے آخری حرف فاء پر دو پیش ہیں۔
 - ۳۔ نکرہ اسم کے آخری حرف پر دو پیش ہو سکتے ہیں۔ ۴۔ خَبَرِ مَوْعِدِہ ہی ہوتی ہے۔
- اَلْجُمْلَةُ اِلَا سَمِيَّةٌ :-

ہر وہ جملہ جو مُبتدَأُ اور خَبَر سے مل کر بنا ہوا اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ مُبتدَأُ اور خَبَر

زوں مرفوع اسم ہوتے ہیں۔ عموماً مبتدأ اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات
ر فعل کی صورت میں بھی آتی ہے۔ البتہ مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

مبتدأ کے قواعد

مبتدأ، اِسْم مَرْفُوع ہے، جو عموماً جملے کے شروع میں آتا ہے۔

مبتدأ، مَعْرِفَہ ہوتا ہے جیسے اَلْكِتَابُ مُفِيدٌ

مبتدأ، مَقْرَد ہو سکتا ہے جیسے اَللّٰهُ مُخْرِجٌ

مبتدأ، مرکب اضافی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے

ثَوَابٌ ← مضاف
اَللّٰهُ ← مضاف الیہ
خَيْرٌ ←

مرکب اضافی
مبتدأ ←

مبتدأ، مرکب توصیفی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے
اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

موصوف ←
مرکب توصیفی
مبتدأ
صفت
لَهُوَ ←
خبر

مبتدأ، مرکب عطفی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے

اَلْبَالُ وَ اَلْبُكُوْنُ زَيْنَةٌ
مطوف علیہ ←
حرف عطف معطوف
مبتدأ ←

مرکب عطفی ←

مبتدأ ←
خبر

۷۔ نکرہ مبتداً بعض اوقات مؤخر بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے

نَصِيبٌ

لِلرَّجَالِ ←

حرف جار + اسم مجرور

(خبر محذوف)

متعلق خبر محذوف

اسم نکرہ

مبتداً مؤخر

خبر مقدم

۸۔ مُبْتَدَأٌ، اسم اشارہ بھی ہو سکتا ہے جیسے : هَذَا كِتَابٌ

مُبْتَدَأٌ اسم ضمیر بھی ہو سکتا ہے جیسے : اَنَا مُتَعَلِّمٌ

خبر کے قواعد

اَحَدٌ

۱۔ خبر بھی عموماً اسم مرفوع پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے : اللہ

خبر عموماً مبتداً کے بعد آتی ہے اور مُبْتَدَأٌ کے ساتھ ل کر جملہ مُفِيدَةٌ بنتی ہے۔

تَجَرِّی

بعض اوقات خبر فعل پر مشتمل ہوتی ہے جیسے : الشَّيْءُ

فعل + فاعل (رَیّ) محذوف

جملہ فعلیہ

خبر

مبتداً

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر ہم تَجَرِّی الشَّيْءُ کہیں گے تو یہ جملہ فعلیہ ہو جائے گا

جبکہ جملہ اسمیہ کے لیے ضروری ہے کہ جملہ کا آغاز اسم (مبتداً) سے ہو۔

قَدِيرٌ

۲۔ خَبَرٌ عموماً نکرہ ہوتی ہے جیسے اللہ

الصَّحَابُ

۳۔ خَبَرٌ کبھی کبھار معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے اللہ

سَمِيعٌ

۴۔ خَبَرٌ مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے اللہ

۵۔ خَبَرٌ مرکب اضافی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔

جیسے اللہ رَبَّنَا، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ، أُوْرِيكَ **أَصْحَابُ الْجَنَّةِ**،

أَنْتَ اللَّهُ **مَوْلَانَا** ہذا نَاقَةُ اللَّهِ، هُوَ مَعَكُمْ،

رَبَّنَا (رَبُّ + نَا)

مضاف خفیف + مضاف الیہ مجرور

مرب اضافی

خبر

مبتدا

خبر، مرکب توصیفی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے جیسے هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ، تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ، هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

خبر مرکب عطفی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے جیسے الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَهُوَ وَكَيْفٌ

خبر۔ بعض اوقات مبتدا سے پہلے بھی آ سکتی ہے۔ جسے خبر مقدم کہتے ہیں۔ یہ عموماً ان جملوں

میں ہوتا ہے جن میں خبر مجرور ہوتی ہے۔ تفصیلات کے لیے ”شبہ جملہ“ کا سبق نمبر ۳۵

ملاحظہ فرمائیے جو آگے آ رہا ہے۔

جیسے لَهُمْ جَنَّاتٌ، يُكَلِّمُهُمْ رَّسُولٌ

فِي ثَلَاثِينَ

مَرْصُوفٌ

مضاف + مضاف الیہ

حرف جار + اسم مجرور

متعلق خبر محذوف مقدم + (خبر محذوف) مبتدا موصوفہ (موصوفہ)

خبر، بعض اوقات جار مجرور پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور اس کا اصل اسم محذوف ہوتا ہے۔ ایسی

صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ جار مجرور کو کسی مناسب اسم کے متعلق بنایا جائے۔ جیسے

لَحْمَدُ لِلَّهِ (یہاں الْحَمْدُ مبتدا ہے اور جار مجرور لِلَّهِ پر مشتمل خبر ہے۔ یہاں

یہ اسم ثنابت محذوف سمجھا جائے گا اور اصل جملہ کچھ یوں ہوگا۔

الْحَمْدُ

مبتداً

ثَبَاتٌ

(خبر و محذوف)

لِلَّهِ

حرف جار + اسم مجرور
متعلق خبر محذوف
خبر

۱۔ خبر عددیں، مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اگر مبتداء واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی۔ مثلاً اَلْمَسْجِدُ جَامِعٌ

۲۔ اگر مبتداء ثنی ہو تو خبر بھی مثنیٰ ہوگی۔ مثلاً اَلْكِتَابَانِ جَدِيدَانِ

۳۔ اگر مبتداء جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتُ

۱۱۔ خبر تذکیر و تانیث میں مبتداء کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اگر مُبْتَدَاءُ مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہوگی۔ مثلاً اَلصِّدِّيقُ لَا عَيْبَ

۲۔ اگر مُبْتَدَاءُ مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

مثلاً اَللَّيْلَةُ طَوِيلَةٌ اَوِ اَلنَّفْسُ مُطْمَئِنَّةٌ

(نَفْسٌ مؤنث سماعی ہے۔ اس لیے خبر بھی مؤنث ہے۔)

۳۔ جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) کی خبر عموماً "واحد مؤنث" آتی ہے۔ لیکن کبھی کبھار

"جمع مؤنث" بھی آسکتی ہے۔ جیسے اَلْحَدَاثُ جَدِيدَةٌ

۴۔ البتہ اگر مُبْتَدَاءُ غیر عاقل کی جمع مُکَسَّر ہو تو حسب اصول ایسے مُبْتَدَاءُ

کی خبر 'جمع مؤنث' بھی آسکتی ہے۔ مثلاً اَلْقُصُورُ عَالِيَاتُ (محل اونچے ہیں)

قُصُورٌ کی جمع قُصُور ہے جو ظاہر ہے جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) ہے۔

۵۔ خلاف اصول 'واحد مؤنث' بھی آسکتی ہے۔ مثلاً اَلْقُصُورُ عَالِيَةٌ (محل اونچے ہیں)

عَالِيَةٌ کی جمع سالم عَالِيَاتُ ہے۔ لیکن یہاں عَالِيَةٌ استعمال ہوا ہے۔

۱۲۔ کبھی کبھی خبر، مَعْرُوف بِاللَّامِ ہوتی ہے۔

۱۔ خبر عموماً نیکوہ ہوتی ہے، لیکن

۲۔ کبھی کبھی خبر عام قاعدے کے خلاف نکرہ کے بجائے معْرِفۃ آتی ہے۔
ایسی صورت میں حصہ (CONFINEMENT) کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا کوئی اور خاص وجہ ہوتی ہے

معرف باللام خبر کی مثالیں

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں عام قاعدے کے خلاف، خبر نکرہ کے بجائے معرفہ ہے۔ ترجمے میں حصہ کے مفہوم کو نوٹ کرنا نہ بھولیے۔

۱۔ (اللَّهُ الصَّمَدُ) (الاخلاص: ۲) ”اللہ ہی بے نیاز ہے“

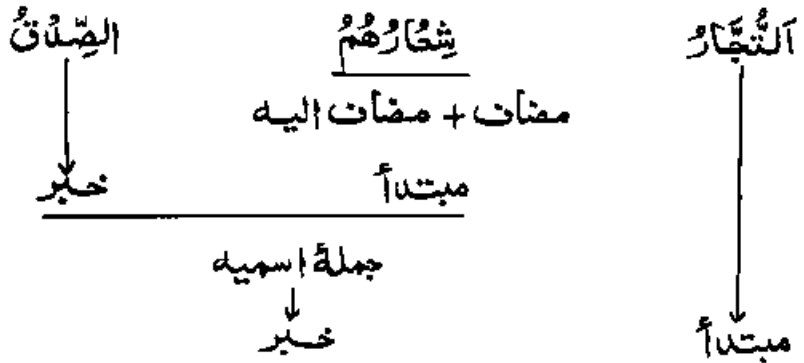
عام قاعدے کے خلاف، یہاں خبر صَمَدٌ کے بجائے الصَّمَدُ آئی ہے۔
مفہوم یہ ہوگا کہ (صحیح اور کامل معنوں میں) صرف اللہ ہی بے نیاز ہے۔

۲۔ (إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ) (آل عمران: ۱۹)

”اللہ کے نزدیک، الدین (نظام حیات) اسلام ہی ہے“

۳۔ (الدِّينُ النَّصِيحَةُ) ”دین نصیحت، خیر خواہی اور اخلاص مندی ہی“ کا نام ہے۔
۱۳۔ کبھی خبر پورے جملہ اسمیہ کی صورت میں ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔



۱۔ اس جملے میں التِّجَارُ مُبتدأ ہے۔

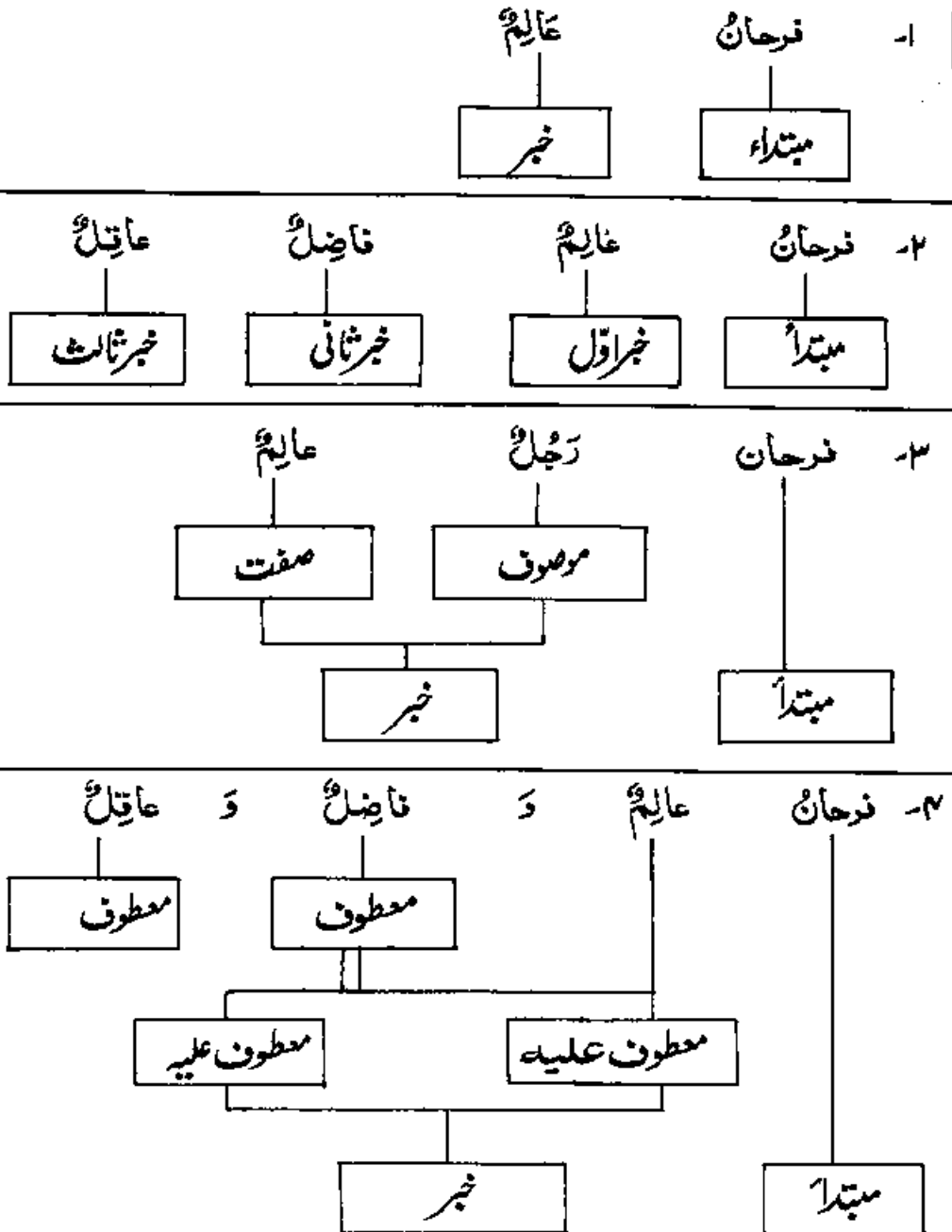
- ۲۔ اور خبر شَعَارُهُمُ الصِّدْقُ ایک پورے جملہ اسمیہ پر مشتمل ہے۔
- ۳۔ شَعَارُهُمُ خبر کا مبتدا ہے۔ شَعَارُ مضاف مرفوع ہے۔
- ۴۔ هُمْ مضاف لہ ہے اور مجرور ہے۔
- ۵۔ الصِّدْقُ، شَعَارُهُمُ کی خبر ہے۔
- ۶۔ اَللَّحَّارُ چونکہ تاجر کی جمع ہے اس لیے اس کی خبر شَعَارُهُمُ میں بھی ضمیر جمع (هُمْ) استعمال کی گئی ہے۔

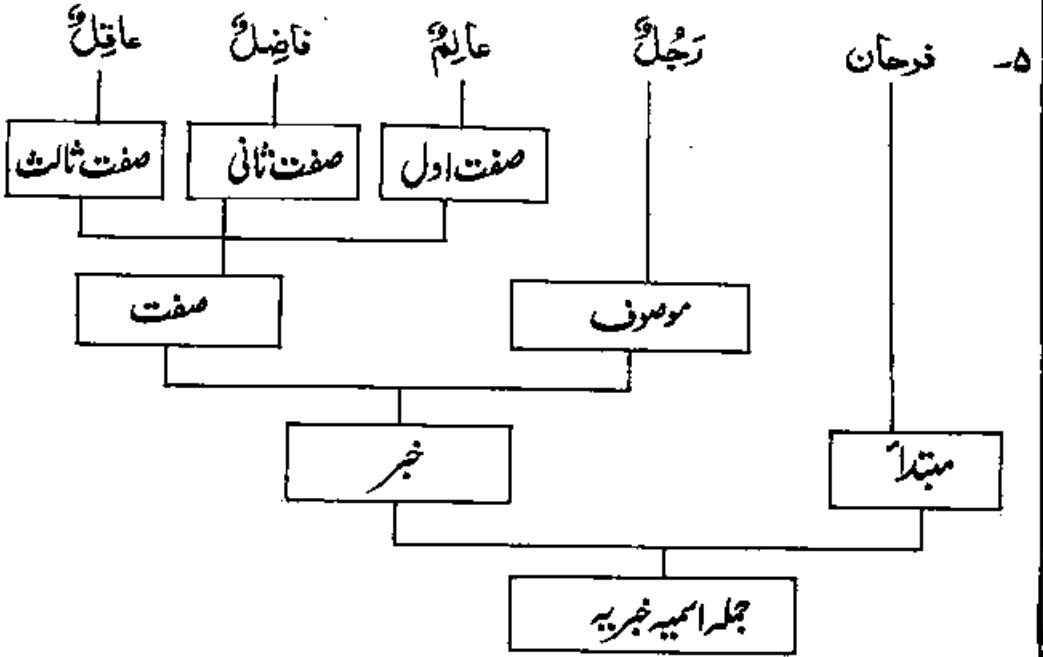
جملہ اسمیہ پر مشتمل خبر کی مثالیں

درج ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔ بالخصوص ضمیروں کی تذکیر و ثانیث اور فاعل جمع پر نظر رکھیے
 پہلے مبتدا ہے، پھر پورا جملہ اسمیہ بطور خبر۔
 جملہ اسمیہ کے مبتدا کی ضمیر، پہلے مبتدا کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

- ۱۔ اَلرِّجَالُ كَسَبُوهُمْ حَلَالًا
- ۲۔ اَللَّجُمَانُ مَوَّوَّهُمَا شَدِيدًا
- ۳۔ اَلْبَنَاتُ مَلَأْنَهُنَّ نَظِيفَةً
- ۴۔ اَلْبَنَتَانِ مَلَأْنَهُمَا جَدِيدَةً
- ۵۔ خَرَوْنَا لَوْنَهُ أَبْيَضَ
- ۶۔ سَاعَتِي نَوَّعَهَا جَيِّدًا
- ۷۔ مَكْتَبَتُنَا كَتَبْنَا قَلِيلَةً
- ۸۔ بَلَدِي سَكَنَتْهُ كَثِيرُونَ

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل





مُبْتَدَا اور خَبَر کی مثالیں

- ۱۔ اَللّٰهُ اَحَدٌ (اِلٰخْلَاص: ۱) اللہ کی کتاب ہے۔
- ۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ) محمد رسول ہیں۔

نوٹ :- اسم نکرہ، کو معرف بنانے کے لیے 'ال' لگایا جاتا ہے۔ اسم ظاہر اور اسم علم پر 'ال' لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ خود معرف ہوتے ہیں۔

- ۳۔ اَلصّٰلِحٰتُ قَانِیٰتٌ (۴۷: ۳۴) نیک عورتیں (بیویاں)، اطاعت شعار ہوتی ہیں۔

۱۔ الصّٰلِحٰتُ مبتدا ہے۔ 'ال' سے شروع ہوا ہے۔ آخری حرف تاء (ت) پر ایک پیش ہے۔ صَالِحَاتُ پر 'ال' لگا کر مُعْرَفٌ بِالسَّلَام، کر لیا گیا۔ یعنی اسم معرف ہے۔

۲۔ قَائِنَاتٌ، خبر ہے، آخری حرف تاء (ت) پر دو پیش ہیں۔ 'ال' سے خالی ہے۔
اسم نکرہ ہے۔

۳۔ مبتدأ چونکہ جمع مؤنث سالم ہے، اس لیے خبر بھی اسی مناسبت سے جمع
مؤنث سالم ہی آئی ہے۔

۴۔ الصَّبْرُ جَمِيلٌ صبر ایک خوبصورت بات ہے۔

۵۔ اَصْلُهُ خَيْرٌ مفاہمت، زیادہ بھلی بات ہے۔

۶۔ اَلْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ ایمان لانے والے، بھائی بھائی ہیں۔

۱۔ اَلْمُؤْمِنُونَ، جمع مذکر سالم ہے۔ معرفہ ہے اور مبتدأ ہے۔

۲۔ اَخ (بھائی) کی جمع مُكْسَرٌ اِخْوَةٌ ہے۔

اِخْوَةٌ نِکْرَہ ہے اور خَبْر ہے۔

۷۔ اَلْوَرَقُ نَاعِمٌ پتہ نرم و نازک ہے

۸۔ اَلْاَنْهَارُ نَاصِرَةٌ نہریں خوبصورت ہیں

۹۔ اَلْحُجْرَاتُ مُضِيئَةٌ کمرے روشن ہیں

(مُضِيئَةٌ جمع غیر عاقل کی خبر مؤنث ہے)

۱۰۔ اَلْاَمْهَاتُ شَفِیْقَاتٌ مائیں شفیق ہیں (عاقل)

۱۱۔ اَلْحَدِیْقَتَانِ مُثْمِرَتَانِ دو باغ پھل دینے والے ہیں۔

۱۲۔ اَلْمُعَلِّمُونَ جَالِسُونَ اساتذہ بیٹھے ہیں۔

۱۳۔ اَلرُّسُلُ صَادِقُونَ پیغمبر سچے ہیں۔

(یہاں صَادِقُونَ جمع مُكْسَرٌ عاقل کی خبر ہے اور جمع مذکر سالم ہے)

جُمْلَةُ اِسْمِيَّہ کی مشق

۱۔ عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ اعراب پر غور کیجئے۔

مُبْتَدَاء	خَبَر	ترجمہ
۱۔ اَلْبَيْتُ	نَظِيفٌ	
۲۔ اَلْمَلِكُ	عَادِلٌ	
۳۔ اَلْمَسْجِدُ	وَاسِعٌ	
۴۔ اِبْرَاهِيمُ	رَسُولٌ	
۵۔ اَلْوَلَدُ	ذَكِيٌّ	
۶۔ اَلْعَبْدَانِ	شَاكِرَانِ	
۷۔ حَامِدٌ وَمَحْمُودٌ	فَارِغَانِ	
۸۔ اَلْمَجْرُوحَانِ	سَالِمٌ وَسَلِيمٌ	
۹۔ سَالِمٌ وَسَلِيمٌ	مَجْرُوحَانِ (زخمی)	
۱۰۔ اَلذَّاكِرُونَ	(سوار) خَائِفُونَ	
۱۱۔ اَلْأَطْفَالُ	صِغَارٌ	
۱۲۔ فَاطِمَةُ	مَرِيَمَةُ	
۱۳۔ زَيْدٌ	صَدِيقٌ	
۱۴۔ عَائِشَةُ	صَدِيقَةٌ	

۲۔ اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی ترجمہ
۱۔ دروازہ کُھلا ہے	
۲۔ دو دروازے کُھلے ہیں	
۳۔ دروازے کُھلے ہیں	
۴۔ دین، غیر خواہی ہے۔ (نَصِيحَةٌ)	
۵۔ غیر خواہی، دین ہے۔	
۶۔ زید کمزور ہے۔	
۷۔ تم کمزور ہو۔ (تم = اَنْتَ)	
۸۔ میں زخمی ہوں۔ (میں = اَنَا)	
۹۔ ہم سب زخمی ہیں۔ (ہم = نَحْنُ)	
۱۰۔ دو عبادت گزار عائشہ اور فاطمہ ہیں۔	
۱۱۔ عائشہ اور فاطمہ عبادت گزار ہیں۔	
۱۲۔ محمود بیمار ہے۔	
۱۳۔ لڑکیاں بیمار ہیں۔ (بَنَاتُ)	
۱۴۔ یہ لڑکے بیمار ہیں۔ (أَطْفَالُ)	

سبق نمبر ۳۵

شَبَّہ جُمْلَہ

بعض اوقات معلومات، شبہ جُمْلَہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ شبہ جملہ بھی، جملہ غیر مفیدہ ہی کی ایک قسم ہے۔ لیکن شبہ جملہ پر جملہ مفیدہ کا گمان (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔

جیسے: **الطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ** (پرندہ درخت پر ہے)

۲۔ شبہ جملہ میں خبر محذوف ہوتی ہے۔ خبر کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ اوپر کی مثال میں

موجودۃً یا **جائزۃً** خبر محذوف ہے اور **عَلَى الشَّجَرَةِ** قائم مقام خبر

ہے۔ جار مجرور مل کر خبر کی نیابت کر رہے ہیں۔ مکمل جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

الطَّائِرُ	مَوْجُودٌ	عَلَى الشَّجَرَةِ
مبتداً	(خبر محذوف)	حرف جار + اسم مجرور
		قائم مقام خبر

۳۔ شبہ جملہ کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔

۱۔ مبتدا کے بعد خبر **جار مجرور کی شکل میں** ہوتی ہے یا

۲۔ مبتدا کے بعد خبر **ظرف مضاف کی شکل میں** ہوتی ہے۔

۳۔ نکرہ مبتدا کو **مؤخر** کر دیا جاتا ہے۔ جار مجرور یا ظرف مضاف، خبر کی نیابت کرتے ہیں۔ اور مقدم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ جملہ امریہ کے بعد خبر، جار مجرور یا ظرف مضاف کی شکل میں ہوتی

ہے۔

شَبَّهُ جُمْلَةً کی پہلی صورت

الطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ، درخت کے اوپر ہے)

اس مثال میں الطَّائِرُ مُبْتَدَأٌ ہے اور خَبَر (موجود) محذوف ہے۔

عَلَى الشَّجَرَةِ، قائم مقام خبر ہے۔ 'عَلَى'، حَرْفِ جَوَز ہے اور حرفِ جَوَز کی دہر سے اسم، الشَّجَرَةُ، مجرور حالت میں ہے۔ دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔ الطَّائِرُ مَوْجُودٌ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ، درخت کے اوپر موجود ہے۔)

شَبَّهُ جُمْلَةً کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ مبتدا موجود ہے لیکن خبر محذوف ہے اور خبر کی نیابت یعنی قائم مقامی جار مجرور کر رہے ہیں۔ محذوف مبتدا کی تلاش کیجئے۔

- ۱۔ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ حياء، ایمان کا حصہ ہے۔
- ۲۔ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔
- ۳۔ الْمَطَرُ مِنَ السَّحَابِ بارش، بادلوں سے ہے۔
- ۴۔ النَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ نجات، سچائی میں ہے۔
- ۵۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ تمام تعریفیں، اللہ کے لیے ہیں۔
- ۶۔ إِلَّا نُسَانٌ فِي خُسْرِ انسان، خسارے میں ہے۔
- ۷۔ الْحُرُّ بِالْحُرِّ آزاد آدمی، آزاد آدمی کے بدلے
- ۸۔ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ غلام، غلام کے (بدلے میں) ہے۔
- ۹۔ الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ صدقات، فقیروں کے لیے ہیں۔

- ۱- اَلْعِزَّةُ لِلّٰہِ عزت، اللہ کے لیے ہے۔
- ۱۱- اَلرَّجُلُ فِي الدَّارِ آدمی، مکان میں ہے۔
- ۱۲- اَلدِّنْتُ مَعَ الصَّادِقِیْنِ نرمی، سچوں کے ساتھ ہے۔
- ۱۳- اَلْمَرَضُ مُبْتَدَأُ شَهْرَیْنِ بیماری، دو ماہ سے ہے۔
- ۱۴- اَلْخَلِیْقَةُ فِی الْاَرْضِ غلیفہ زمین پر ہے۔
- ۱۵- اَلْمَوْجُ كَالْجِبَالِ موج، پہاڑ کی طرح ہے۔
- ۱۶- اَلْخَيْرُ فِی السَّیِّئِ دین میں خیریت ہے۔
- ۱۷- اَلصَّدَاقَةُ لِلْسَّاعِلِیْنِ صدقہ، سائلین کے لیے ہے۔
- ۱۸- اَلْجِدَارُ لِغُلَامَیْنِ دیوار، دو لڑکوں کے لیے ہے۔

شبه جملہ کی دوسری صورت (مبتدا مؤخر کے ساتھ)

- مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔
- ۱- پہلے حصے میں، اسم مدفوع نہیں ہے لیکن دوسرے حصے میں اسم مَرَضٌ مدفوع ہے۔
 - ۲- مبتدا کے بجائے، جار مجرور فی قُلُوْبِهِمْ پر مبنی مجرور اسم استعمال ہوا ہے۔
 - ۳- یہاں مبتدا کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ مَرَضٌ نکرہ مبتدا مؤخر ہے۔
 - ۴- جار مجرور فی قُلُوْبِهِمْ یہاں خبر کے قائم مقام، (نائب) ہیں جن کو مقدم کر دیا گیا ہے۔
 - ۵- جار مجرور (فی قُلُوْبِهِمْ) اور مبتدا مؤخر (مَرَضٌ) مل کر شبه جملہ ہیں۔

اہم قاعدہ

جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف مضاف پر مشتمل ہو تو ایسی صورتوں میں، مبتدا کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

یہاں **مبتدا انکرا** ہے اور **مؤخر** کر دیا گیا ہے۔ خبر محذوف ہے۔

جار مجبور، خبر کی نیابت اور قائم مقامی کر رہے ہیں اور مبتدا سے پہلے آگئے ہیں۔

۱۔ **فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ** گھر میں، ایک آدمی ہے۔

یہاں **فِي الْبَيْتِ** قائم مقام خبر ہے لیکن مقدم کر دی گئی ہے۔ **رَجُلٌ** مبتدا ہے۔

۲۔ **مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ** تنگی کے ساتھ، فراخی ہے۔

یہاں **مَعَ الْعُسْرِ** قائم مقام خبر ہے لیکن مقدم کر دی گئی ہے۔ **يُسْرٌ** مبتدا انکرا ہے

۳۔ **عَلَى الْفَرَسِ صَيَّادٌ** گھوڑے پر شکاری ہے۔

۴۔ **فِي الْقَفَسِ طَائِرٌ** پنجرے میں، پرندہ ہے۔

۵۔ **عَلَى الْمَائِدَةِ طَعَامٌ** دسترخوان پر، کھانا ہے۔

۶۔ **وَمِنَ الْمُسْلِمِينَ رِجَالٌ** اطاعت شعاروں میں، کچھ لوگ ہیں۔

۷۔ **عِنْدِي غَلَامٌ** میرے پاس، نوکر ہے

۸۔ **فِي الْقَصَاصِ خَلِيعٌ** قصاص میں، زندگی ہے۔

۹۔ **وَكُنْتُمْ فِيهَا جَمَانٌ** اور ان میں تمہارے لیے جہال ہے۔

۱۰۔ **اللَّهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى** اللہ ہی کے لیے بہترین صفات ہیں۔

۱۱۔ **لِلدَّائِرِ مِثْلُ حَيْطِ الْأُنْتَانِ** مردوں کے لیے دو عورتوں کے برابر رحمہ ہے۔

۱۲۔ **لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ** مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے۔

شَبَّهَ جُمْلَةً کی تیسری صورت، خبر ظرف مضاف کی شکل میں

بعض اوقات، شبہ جملہ، مبتدا اور ظرف مضاف منصوب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے

”خبر“ محذوف ہوتی ہے۔ ظرف ”خبر“ کی نیابت کرتا ہے۔

الْظَّائِرُ **فَوْقَ** الشَّجَرَةِ (پرنده، درخت کے اوپر ہے۔)

اس مثال میں حَرْفِ جَرِّ (عَلَى)، استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ ظَرْفِ (فَوْقَ) استعمال کیا گیا ہے۔ ظَرْفِ (جگہ، یا زمانہ، تانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ظَرْفِ اگر بلا واسطہ، آئے تو مَنصُوب، ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ **ظَرْفِ** مضاف کی صورت میں آئے تو اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ، ہوتا ہے۔ اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور، ہوتا ہے۔

ظرف کے قواعد

- ۱۔ ظَرْفِ، زمانی (مثلاً یَوْمَ)، بھی ہو سکتا ہے اور مکانی (مثلاً فَوْقَ) بھی۔
- ۲۔ ظَرْفِ، مَنصُوب ہوتا ہے۔ اگر وہ بلا واسطہ آئے۔
- ۳۔ ظَرْفِ مَنصُوب مضاف ہوتا اس کا مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔
- ۴۔ مشہور ظَرْفِ یہ ہیں۔ فَوْقَ (اوپر)، تَحْتَ (نیچے)، قُدَّامَ (آگے)، اَمَامَ (سامنے)، عِندَ (پاس)، لَدَى (پاس)

مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں، مبتدأ کے بعد ظَرْفِ کی شکل میں، شبہ جملہ کی مثالیں، ملاحظہ فرمائیے۔

- ۱۔ اَلْاُسْتَاذُ **اَمَامَ** اَلْبَيْتِ اُسْتاد، گھر کے سامنے (کھڑا) ہے۔
یہاں اَلْاُسْتَاذُ مبتدأ ہے۔ حَبْر (قائم) محذوف ہے۔ اَمَامَ ظرف ہے۔
جو مضاف مضاف الیہ کی شکل میں حَبْر کی نیابت کر رہا ہے۔
- ۲۔ اَلرَّاحَةُ **بَعْدَ** النَّعْبِ تنہن (محنت) کے بعد راحت ہے۔
- ۳۔ اَلْحَمَامَةُ **فَوْقَ** الشَّجَرَةِ کبوتری، درخت پر ہے۔

- ۴۔ اَلرَّفِیُّ **قَبْلَ الطَّیِّبِ** ہم سفر راستے سے پہلے (مزدوری) ہے۔
 ۵۔ اَلْظُلُّ تَحْتَ الْعَرِشِ سایہ تخت کے نیچے، ہے۔
 ۶۔ اَلْعَفْوُ **بَعْدَ الْمَقْدَرَةِ** درگزر کرنا قدرت رکھتے ہوئے (بڑی بات) ہے۔

شَبَّہُ جُمْلَۃ کی چوتھی شکل

- ۱۔ جملہ امریہ میں فعل امر کے بعد عموماً اسم منصوب آتا ہے۔
 جیسے اَقِمْ الصَّلَاةَ (نماز قائم کر)
 یہاں اَقِمْ فعل امر ہے اور الصَّلَاةَ مفعول بہ اسم منصوب خبر ہے۔
 ۲۔ لیکن بعض اوقات جملہ امریہ، شَبَّہُ جُمْلَۃ پر مشتمل ہوتا ہے۔
 ایسی صورت میں۔

- ۱۔ جملے کا پہلا لفظ فَعِلَ اَمْرٌ ہوتا ہے (یعنی حُکْم ہوتا ہے)۔
 ۲۔ فعل امر کے بعد، خبر کے بجائے جار مجرور کا استعمال ہوتا ہے یا
 ۳۔ فعل اَمْر کے بعد خبر کے بجائے مُضَافٌ مَنصُوب **ظَرْفٌ** ہوتا ہے۔
 مندرجہ ذیل چار جملوں پر غور کیجئے۔ پہلی دو (۲) مثالیں جار مجرور کی ہیں اور دوسری
 دو (۲) ظرف کی۔

- ۱۔ اَحْسِنُوا **بِالْوَالِدَيْنِ** والدین کے ساتھ احسان کرو۔
 ۲۔ اَدْخُلُوا **بِسَلَامٍ** سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔
 ۳۔ کُونُوا **مَعَ الصَّادِقِينَ** سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔
 ۴۔ تَارَكُوا **مَعَ الرَّاٰكِعِينَ** رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

سبق نمبر ۳۶

فَاعِل اور مَفْعُول یہ

۱۔ ہر **فَاعِل** اور ہر **مَفْعُول** یہ اسم ہوتا ہے۔

۲۔ فاعِل وہ اسم ہے جس سے فعل کا صدور ہو۔ یعنی وہ اسم جو کام کرتا ہے۔

۳۔ مَفْعُول یہ وہ اسم ہے جس پر فعل واقع ہو۔ یعنی وہ اسم جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔

۴۔ فاعِل **مَرْفُوع** اسم ہوتا ہے۔

۵۔ مَفْعُول یہ **مَنْصُوب** اسم ہوتا ہے۔

۶۔ یَقْل سے شروع ہونے والے جملے کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔

مثال :- مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ دَاوُد نے، جالوت کو، قتل کیا۔

۱۔ **قَتَلَ** فعل ماضی ہے۔ قتل کیا۔

۲۔ **دَاوُدُ** اسم فاعل ہے۔ اس لیے کہ اس اسم کے آخری حرف پر پیش ہے۔

پیش رفع کی علامت ہے۔ اور فاعل حسب اصول مرفوع ہے۔ اس لیے اس کا

ترجمہ 'داؤد نے' سے کیا گیا ہے۔

۳۔ **جَالُوتَ** مَفْعُول یہ ہے۔ اس لفظ کے آخری حرف پر زبر ہے۔ زبر

نصب کی علامت ہے اور مفعول یہ حسب قاعدہ **منصوب** ہے۔ اس

لیے اس کا ترجمہ 'جالوت کو' سے کیا گیا ہے۔

۴۔ اگر قَتَلَ جَالُوتَ دَاوُدَ ہوتا تو ہم اس کا ترجمہ یوں کرتے۔ 'جالوت نے، داؤد کا

قتل کیا۔

مشق یہ مندرجہ ذیل جملوں میں سے فاعل اور مفعول یہ کو پہچانیے۔

۱۔ كَسَرَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَضْنَامَ۔ ابراہیم نے بتوں کو توڑ دیا۔

۲۔ اَكَلَ الْكَارِ الطَّعَامَ۔ چوہے نے کھانا کھا لیا۔

۳۔ صَدَبَ الرَّجُلُ وَلَكَاءَ آدمی نے اپنے لڑکے کو مارا۔

(یہاں وَلَكَاءَ مَنْصُوب ہے اور كَ مَجْرُورٌ مُصَافِ لَکِیہ ہے۔)

۴۔ نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا اللہ نے ایک بندے کی، مدد کی۔

۵۔ اَكَلَ الْيَاثِبُ الْخَرُوفَ بھیڑیے نے، دُنبے کو کھا لیا۔

۶۔ رَفَى الصَّيَّادُ الشَّجَلَةَ۔ شکاری نے جال پھینکا۔

۷۔ حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللَّصَّ سپاہی نے چور کو قید کر لیا۔

۸۔ قَطَفَ الْغُلَامُ الزَّهْرَةَ۔ لڑکے نے پھول توڑا۔

مشق : یَغْلُ، فَاعِل اور مَفْعُولِ یَہ پر مبنی، عربی میں دس جملے لکھیے اور

ان پر مناسب اعراب لگائیے۔

سبق نمبر ۳۷

چھ منصوبات

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم جب مبتدا یا خبر ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ یعنی بنیادی مرفوعات دو ہیں۔

مجردات بھی دو ہیں۔ حرف جز کے بعد کا اسم اور ”مضاف الیہ“ اب ہم منصوب اسماء کا جائزہ لیں گے۔ منصوبات چھ ہیں۔

ضروری معلومات :-

جملہ اسمیہ کے سلسلے میں، پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جملہ اسمیہ دو ضروری کلموں (لفظوں) پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر

مبتدا اور خبر دونوں کا اعراب، حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً زَيْدٌ عَاتِلٌ (زید سمجھ دار ہے)، پر غور کیجئے۔ ۱۔ زَيْدٌ مبتدا ہے اور عَاتِلٌ اُس کی خبر ہے۔

۲۔ زَيْدٌ کی دال پر دو پیش ہیں اور یہ اسم، حالت رفع میں ہے۔ عَاتِلٌ کی لام، پر بھی دو پیش ہیں اور یہ بھی حالت رفع میں ہے۔ مبتدا اور خبر سے جملہ مکمل ہو گیا ہے۔ ضروری معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔

اضافی معلومات

مبتدا اور خبر کے علاوہ، جملے میں اضافی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔ ان اضافی اجزاء کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ کبھی یہ اضافی معلومات، واسطے کے ذریعے، آتی ہیں
مثلاً حَامِلٌ ذَاوِیْ [إِلَى] الْمَدَارَسَةِ حامد مدرسے کو جانے والا ہے۔
مدرسہ بالا جملے میں حَامِلٌ اور ذَاوِیْ مبتداء اور خبر ہیں۔
إِلَى حرفِ جر ہے اور الْمَدَارَسَةِ حرفِ جر کے بعد اسمِ مجرور ہے۔ یہاں یہ اضافی
معلومات، 'إِلَى' کے واسطے سے جملے میں آئی ہیں۔

۲۔ کبھی یہ اضافی معلومات جملے میں، بلا واسطہ، فراہم کی جاتی ہیں
مثلاً حَامِلٌ ذَاوِیْ [عَدَا] (حامد کل جانے والا ہے)
ادپر کے جملے میں مبتداء اور خبر کے بعد، لفظ عَدَا بلا کسی واسطے کے اضافہ کیا گیا ہے اور
اُس کے اوپر دو زبریں، یعنی یہ 'مَنْصُوب' ہے۔ یہاں یہ اضافی معلومات، حرفِ جر کے
بغیر [بلا واسطہ] فراہم کی گئی ہیں۔ اس لیے اسم [عَدَا] کا اعراب 'مجرور نہیں'، بلکہ
'مَنْصُوب' ہے۔

• جملے میں اس طرح کی بلا واسطہ اضافی معلومات، اسم کی منصوبی حالت کی شکل میں فراہم
کی جاتی ہیں۔ انہیں [منصوبات] کہتے ہیں۔
اسم کے منصوبات کی چھ (۶) بنیادی قسمیں ہیں، جو کثیر الاستعمال ہیں۔

اسم کے اعراب کا خلاصہ

۱۔ ضروری اجزائے جملہ دَمْزُوع، ہوتے ہیں۔

۲۔ بلا واسطہ (Direct) اضافی اجزائے جملہ دَمْنُصُوب، ہوتے ہیں۔

۳۔ بالواسطہ (Indirect) اضافی اجزائے جملہ دَمْجُور، ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ۳۸

بنیادی منصوبات ایک نظر میں

نمبر	منصوب کی قسم	مثال	تعریف
۱	مَفْعُول بِهِ	الْجَارُ وَمَا فِيهِ كُرْسِيًّا بڑھی بناتا ہے ایک کرسی	مفعول بہ یہ وہ منصوب ہے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔
A-۲	ظَرْفِ زَمَانٍ مَفْعُول فِيهِ	الْصَّيْفُ رَاجِعٌ عَدَا ہمان واپس ہونے والا ہے کل	وہ بلا واسطہ اضافہ ہے جس میں زمانہ پایا جاتا ہو۔
B	ظَرْفِ مَكَانٍ مَفْعُول فِيهِ	الْكَلْبُ تَارِعٌ خَلْفَ الْبَابِ کا سویا ہوا ہے دروازے کے پیچھے	وہ بلا واسطہ اضافہ ہے جس میں جگہ بتائی جاتی ہو
۳	حَال	رَبِيْرٌ قَائِمٌ سَاكِنًا زبیر خاموش کھڑا ہے	حال وہ بلا واسطہ اضافہ جس میں وحالت، بتائی جاتی ہو۔
۴	علت یا مَفْعُول لَهٗ	سَلِيْمٌ قَائِمٌ اَدَبًا سلیم ادب کی وجہ سے کھڑا ہے	علت وہ منصوب ہے جس میں علت یعنی داخلی اسباب و وجوہات بتائے جاتے ہیں
۵	تَمْيِيز	اَلْبَلَدُ طَيِّبٌ نِظَامًا نظام کے لحاظ سے شہر اچھا ہے	تمیز وہ منصوب ہے، جو ابہام کو دور کرتا ہے۔
۶	مَفْعُول مَطْلَق یا مَصْدَر	اَلْأَطْفَالُ سَاكِنُونَ سُكُونًا بچے بالکل خاموش ہیں	یہ وہ منصوب ہے جس میں فعل ہی کے مادے سے اس کا مصدر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ خبر کی تاکید ہو جائے۔

سبق نمبر ۳۹

پہلا منصوب - مفعول پہ

The Object

مفعول پہ، وہ منصوب اسم ہے جس پر فعل واقع ہو یعنی جس اسم پر فاعل کے کام کا اثر پڑے۔

مثال نمبر ۱۔ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ حَبِیلًا۔ اللہ نے، ابراہیمؑ کو دوست بنالیا۔

فعل فاعل مفعول پہ مفعول پہ

اوپر کے جملے پر غور کیجئے۔

۱۔ چونکہ یہ جملہ فعل سے شروع ہوا ہے اس لیے جُمْلَةُ فَعْلِیَّة ہے۔ وَاتَّخَذَ فعل ہے۔

۲۔ چونکہ [اللہ] کے آخری حرف پر پیش نب ہے اس لیے یہ مرفوع ہے اور اللہ بطور فاعل استعمال ہوا ہے۔ (یعنی اللہ نے)

۳۔ [إِبْرَاهِیمَ] کے آخری حرف پر زبر ہے اس لیے مَنصُوب ہے اور پہلا مفعول پہ ہے (یعنی ابراہیمؑ کو)

۴۔ [حَبِیلًا] پر دو زبر ہیں۔ اس لیے یہ بھی منصوب ہے اور دوسرا مفعول پہ ہے۔

دواہم باتوں کو یاد رکھیے

۱۔ جملے میں کبھی کبھار ایک سے زیادہ مفعول پہ بھی آتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔

۲۔ اسم ضمیر بھی، بعض اوقات مفعول پہ ہو سکتا ہے۔ اور ایسا اسم ضمیر مَنصُوب ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل جملے پر غور فرمائیے۔

مثال نمبر ۲۔ خَلَقَ اللَّهُ الْإِنْسَانَ وَكَفَّلَهُ۔

”اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فیضیت بخشی“

اس مثال میں انسان مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ فَضَّلَ کا فاعل اللہ ہے۔
فَضَّلَ کے بعد آنے والا اسم ضمیر انسان کی نیابت یعنی قائم مقامی کر رہا ہے۔ اس لیے
یہ بھی منصوب ہے۔ اسم ضمیر کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ اسم ظاہر
کی نیابت کرتا ہے۔ اسم ظاہر اگر منصوب ہوگا تو اسم ضمیر بھی منصوب ہوگا۔

مثال نمبر ۳ (فَجَعَلْتَا هَبَاءً مَّنْشُورًا) (الفرقان: ۲۳)
چنانچہ ہم نے بنادیا اُسے، غبار، بکھرا ہوا۔

اوپر کے چلے کی ترکیب: حرف عطف + نحل ماضی + ضمیر متصل مرفوع
+ ضمیر منصوب + پہلا اسم منصوب + اسم مَنصُوب کی صفت۔
یہ ایک جملہ فعلیہ ہے۔ کیونکہ فعل سے شروع ہوا ہے۔
۱۔ ف (فا)، حرف عطف ہے۔

۲۔ جَعَلْتَا، فعل ماضی ہے۔ وَا، ضمیر جمع ہے اور فاعلی حالت میں ہے۔ اس لیے
مَرْفُوع ہے۔ یعنی ہم نے، بنایا۔ (یہاں لفظ دُنے، فاعلی علامت ہے)۔
۳۔ [کَا] ضمیر اور تَمَیْضی حالت میں ہے اور پہلا مفعول بہ ہے۔

۴۔ [هَبَاءً] غبار منصوب ہے اور دوسرا مفعول بہ ہے۔

۵۔ [مَّنْشُورًا] هَبَاءً کی تابع صفت ہے، اس لیے یہ بھی منصوب ہے۔

کبھی کبھی فعل اور فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف مَفْعُولِ یہ استعمال ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ صرف منصوب اسماء میں فعل اور فاعل نہیں ہیں۔

مثال نمبر ۴۔ أَهْلًا وَسَهْلًا مَرْحَبًا یہ دراصل اس طرح ہے۔

(أَتَيْتَ) أَهْلًا وَ رَوَّحْتَ سَهْلًا (صَادَقْتَ) مَرْحَبًا

(اگئے آپ)، اپنوں میں، آسانی سے (راستہ طے کیا) کشادہ مقام (پالیا)، تشریف رکھے

کبھی فاعل کو مؤخر کر دیا جاتا ہے

جملہ فعلیہ میں، پہلے فعل آتا ہے، پھر اس کے بعد فاعل اور پھر اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن بعض اوقات اس قاعدے کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ فاعل کو مؤخر کر دیا جاتا ہے اور مفعول بہ پہلے لایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۵ :- (وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ انِّسْنِيْ) (البقرہ: ۱۲۷)

”اور جب، ابراہیم کو، آزیایا، اُن کے رب نے“

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فاعل اور مفعول کو کیسے پہچانیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعراب کے ذریعے اس کا تعین ہو سکتا ہے۔ اوپر کے جملے پر غور کیجئے۔ یہ بھی جملہ فعلیہ ہے۔ یہاں عام قاعدہ کے خلاف (فاعل، بعد میں آیا ہے اور مفعول بہ پہلے آیا ہے۔ ۱۔ وَابْتَلٰی (آزیایا، فعل ماضی ہے۔

۲۔ إِبْرٰهٖمَ (ابراہیم کو) مفعول یہ ہے۔ اس لیے مَنصُوب ہے۔ ابراہیم کے میم پر زبر ہے لیکن ابراہیم فاعل سے پہلے آگیا ہے۔

۳۔ رَبِّہُ مرکب اضافی ہے رَبِّ مضاف اور [ک] مضاف الیہ ہے۔

۴۔ رَبِّہُ میں رَبِّ پر پیش ہے۔ یہ [مَرْفُوع] ہے۔ اس لیے یہ فاعل ہے۔ (اُس کے رب نے)

۵۔ [ع] مضاف الیہ ہے اور حسب قاعدہ [مَجْرور] ہے۔ (اُس کے)

مفعول بہ کی کچھ اور قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں مفعول بہ کی مَنصُوبی حالت کو نوٹ کیجئے۔

۱۔ (وَإِذْ قَالَ جَاٰلِ فِي الْأَرْضِ خَلِیْقَةً) (البقرہ: ۳۰)

”میں زمین میں بنانے والا ہوں، ایک جانشین“

۲۔ **دَعَلَمَ** **آدَمَ** **الْأَسْمَاءَ** (البقرة ۳۱) ”اُس نے، آدم کو، نام، سکھائے“
(اس مثال میں آدَم اور الْأَسْمَاءَ دو مفعول یہ ہیں۔)

۳۔ **وَاِذْ نَفَخْنَا فِيْكُمْ** **النَّبَحَ** (البقرة ۵۰)
”اور یاد کرو! وہ وقت، جب ہم نے تمہارے لیے پھاڑ دیا دسمندر کو، (یعنی راستہ بتایا)“

۴۔ **وَاَعْرَفْنَا** **اٰلَ** **فِرْعَوْنَ** (البقرة ۵۰)

۵۔ **لَا تَخْذُ** **تُمْ** **الْعَجَلَ** (البقرة ۵۱)

۶۔ **رَاٰتَيْنَا** **مُوسٰی** **اَلْكِتٰبَ** **وَالْفُرْقَانَ** (البقرة ۵۳)

”ہم نے عطا کی، موسیٰ کو، کتاب اور فرقان“

(اس مثال میں بھی ایک سے زیادہ مفعول ہیں، فرقان کتاب کا تابع ہے۔)

۷۔ **ظَلَمْتُمْ** **اَنْفُسَكُمْ** (البقرة ۵۷) ”تم نے ظلم کیا اپنے آپ پر،“

۸۔ **فَاَخَذْنَا** **كُلَّ** **الصَّاعِقَةِ** (البقرة ۵۵) ”پھر ایک کرک نے تمہیں، آلیا“

۱۔ اس مثال میں ضمیر **كُم** مفعول یہ ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۲۔ **اَلصَّاعِقَةِ** کے آخری حرف پر پیش ہے اس لیے **مردفع** ہے اور بطور

فاعل استعمال ہوا ہے۔

۹۔ **رَاٰخُذًا** **مِنْهَا** **فَاَكْمَرُ** (البقرة ۶۳) ”ہم نے یا، تمہارا عبد یعنی ہم نے تم سے عہد لیا“

فعل لازم اور فعل متعدی

فعل کی دو قسمیں ہیں۔ لازم اور متعدی، تفصیل فعل کے باب میں (سبق نمبر ۸۸)

آئے گی، یہاں مختصراً تعارف مقصود ہے۔

فعل لازم (Intransitive Verb)

فعل لازم، وہ فعل ہے جو صرف فاعل چاہتا ہے اور مفعول بہ کا حاجت مند نہیں ہوتا یعنی جس فعل کا

مفعول ذہور صرف فاعل سے بات پوری ہو جائے اور جملہ مکمل ہو جائے۔

جیسے قائم (وہ کھڑا ہوا) ، جَلَسَ (وہ بیٹھ گیا) ،

(جَاءَ) الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ (ربی اسٹائل : ۸۱)

”حق آگیا اور باطل مٹ گیا“

فعل متعدی The Transitive Verb

فعل متعدی، وہ فعل ہے جو اپنے فاعل، کے ساتھ ساتھ، مفعول یہ کا بھی حاجت

مند ہو جیسے ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا) ، سَمِعَ (اُس نے سنا)

فعل لازم اور فعل متعدی کے بارے میں آپ جان چکے ہیں اب مفعول یہ کے حوالے

سے اعادہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قاعدے، اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

۱۔ فعل لازم کو، مفعول یہ کی ضرورت نہیں ہوتی

مثلاً : قَاصَّ النَّهْرُ نَهْرًا جَارِيًّا ہو گئی (یہاں قَاصَّ فعل لازم ہے۔

۲۔ فعل مُتَعَدٍّ کو، کم از کم ایک (۱) مفعول یہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے : إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيكَ الْكِتَابَ (النساء : ۱۰۵)

۳۔ بعض أفعال مُتَعَدٍّ کو، دو (۲) عدد مفعول یہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے آتَمَّ تَجْعَلِ الْأَرْضَ مَهْدًا (النبا : ۶)

ایک سے زیادہ مفعول کے حاجت مند افعال میں یا تو شک پایا جاتا ہے یا یقین۔ یا پھر یہ وہ

افعال ہوتے ہیں جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ افعال، جن میں شک، پایا جاتا ہے۔ جیسے

ظَنَّ (خیال کیا) ، حَسِبَ (گمان کیا) ، دَعَمَ (خیال کیا)

وغیرہ اور مُتَعَدٍّ أفعالِ ثَلُوبِ جیسے : عَلِمَ ، ظَنَّ ، خَالَ

ظَنَنْتُمْ، اَلْجَوَّ مُخْتَلًا (میں اب دہوا کو متدل گمان کر بیٹھا۔)

۲۔ وہ افعال جن میں 'یقین' پایا جاتا ہے۔

جیسے رَأَى (دیکھا) ، عَلِمَ (جانا) ، وَجَدَ (پایا)
رَأَيْتُ، الصُّلَحَ حَكِيمًا (میں نے دیکھا صلح کو کہ بہت اچھی ہے۔)

۳۔ وہ افعال جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔ مثلاً

تَرَكَ (چھوڑا) ، جَعَلَ (بنایا) ، وَهَبَ (عطا کیا)
جَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا۔ (اللہ نے) بنایا سورج کو، ایک چراغ۔

۴۔ بعض افعال متعدی کو تین تین مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً أَرَى (دکھلایا) ، أَعْلَمَ (سکھلایا) ، عَلَّمَ ، أَنْبَأَ (خبر پہنچائی)
نَبَأَ (خبر پہنچائی) ، أَخْبَرَ، تَحَبَّرَ (خبر پہنچائی) ، حَدَّثَ (بیان کیا) ، أَعْطَى
مثلاً أَخْبَرْتُ الْمُسَافِرِينَ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرًا
"میں نے خبر پہنچائی، مسافر کو، ٹرین کے بارے میں، کہ وہ لیٹ ہے"

مفعول بہ کے قواعد

۱۔ اسم فاعل، مَرْفُوع ہوتا ہے۔

۲۔ اسم مفعول بہ، مَنْصُوب ہوتا ہے۔

۳۔ بعض افعال متعدی، دو، تین تین منصوب اسم چاہتے ہیں۔

۴۔ مفعول بہ جملے میں 'بلا واسطہ' (Direct) آتا ہے۔

۵۔ اِنھیں ظاہر بھی 'مفعول بہ' ہو سکتا ہے۔

۶۔ اِنھیں ضمیر بھی 'مفعول بہ' ہو سکتا ہے۔

ایسی صورت میں ضمیر کی حالت بھی، منصوب ہی ہوتی ہے۔

سبق نمبر ۲

دوسرا منصوب ظَرْفُ یا مَفْعُولُ فِيهِ

The Adverb of Time & Place

ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ظَرْفُ زَمَان ۲۔ ظَرْفُ مَكَان۔

۱۔ ظَرْفُ زَمَان :- ظرفِ زمان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کا زمانہ بتائے۔ یہ جملے میں بغیر کسی واسطے کے شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرفِ زمان کی کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں۔
ان میں وقت، گھڑی یا زمانہ پایا جاتا ہے۔ انہیں یاد کر لیجئے۔

مَسَاءً (شام کو)	لَيْلًا (رات کو)	يَوْمًا (ایک دن)	الْيَوْمَ (آج)
عَدَا (کل)	يَوْمَيْنِ (دو دن)	شِتَاءً (سردیوں میں)	بُكْرَةً (صبح سویرے)
أَصْبَحًا (صبح)	نَهَارًا (دن)	سَاعَةً (گھنٹہ)	
ثَانِيَةً (سیکند)	دَقِيقَةً (منٹ)	أُسْبُوعًا (ہفتہ)	

مثال :- زُبَيُّوْ مُسَافِرُوْ عَدَاً زیرِ وکل، سفر کرنے والا ہے۔ اوپر کی مثال میں

۱۔ زُبَيُّوْ مبتدا ہے، مرفوع ہے اور معرف ہے۔

۲۔ مُسَافِرُوْ خبر ہے، حسبِ اصول مرفوع ہے اور نکرہ ہے۔

۳۔ عَدَاً ظرفِ زمان ہے اور چونکہ جملے کے ضروری اجزاء (مبتدا اور خبر) کے بعد

دبلا واسطہ (Direct) استعمال ہوا ہے۔ اس لیے مَنصُوب ہے۔

مشق :- اوپر دیے گئے (۱۶) سولہ ظروفِ زمان کو استعمال کرتے ہوئے ۱۶ جملہ ہائے اسیمہ بنائیے۔

۲۔ ظَرْفِ مَكَان :- ظرفِ مکان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کی جگہ بتائے۔ یہ بھی جملے میں بغیر کسی واسطے کے، شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرفِ مکان کی کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں۔ ان مثالوں پر غور کیجئے۔ اور انہیں یاد کر لیجئے۔

تَوَقَّ (اوپر)	تَحْتَ (نیچے)	أَمَامَ (سامنے)	قُدَّامَ (آگے)
خَلْفَ (پچھے)	وَرَاءَ (پچھے)	تَبْلَ (پہلے)	بَعْدَ (بعد)
تِلْقَاءَ (طرف)	تُجَاةَ (مقابل)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ (پاس)

مثال :- سَعِيدٌ قَائِمٌ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

سید استاد کے سامنے کھڑا ہے

اس مثال میں : ۱۔ سَعِيدٌ مُبْتَدَأُ ہے اور حسبِ قاعدہ مَرْفُوع ہے۔

۲۔ قَائِمٌ خبر ہے اور حسبِ قاعدہ مَرْفُوع ہے۔

۳۔ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ مرکب اضافی ہے۔

(۱) أَمَامَ ظرفِ مکان کی شکل میں مضاف ہے اور چونکہ بلا واسطہ جملہ اسمیہ سے جڑ گیا ہے

اس لیے منصوب ہے۔ اور حسبِ قاعدہ خفیف ہے۔

(۲) الْمُعَلِّمِ، مضاف الیہ ہے اس لیے حسبِ اصول مجرور ہے۔ اور ال کی وجہ سے

خفیف بھی ہے۔

مشق :- اوپر دیے گئے (۱۲) ظرفِ مکان کا استعمال کرتے ہوئے ۱۲ جملہ ہائے اسمیہ بنائیے۔

ظرف کی مثالیں قرآن سے

مثال ۱ :- (وَ تَوَقَّ) كَلِّ ذِي عِلْمٍ عِلِيمٌ (یوسف : ۷۶)

”ہر صاحبِ علم سے بالاتر، ایک علم والا ہے“

مثال ۲:- (هَذَا ذِي نَيْتِكُمْ **عِنْدَا** كُلِّ مَسْجِدٍ) (الاعراف: ۳۱)

”ہر عبادت کے موقع پر، زینت سے آراستہ رہو“

(یہاں عِنْدَا منصوب ظرفِ مکان ہے۔)

مثال نمبر ۳:- (وَأَنَّا لَكُنَّا نَفْعُدُ مِنْهَا **مَقَاعِدَا** لِلشَّمْعِ) (جن: ۹)

”اور یہ کہ ہم پہلے سن گن کے لیے بیٹھنے کی جگہ، بیٹھا کرتے تھے۔

(یہاں مَقَاعِدَا منصوب ظرفِ مکان ہے)

مثال نمبر ۴:- (وَجَاءُوا أَبَاهُمْ **عِشَاءً** يَكْبُؤُونَ) (یوسف: ۱۶)

”شام کو، وہ روتے پیٹتے اپنے والد کے پاس آئے“

(یہاں عِشَاءً منصوب ظرفِ زمان ہے)

بعض اوقات ظرف مرفوع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۵:- (هَذَا **يَوْمُ** الدِّينِ) (الصافات: ۲۰) ”یہ جزا و سزا کا دن ہے“

• ہَذَا مبتدا، يَوْمُ مضاف بھی ہے اور ظرف بھی۔ الدِّينِ مضاف الیہ ہے۔

• یہاں يَوْمُ الدِّينِ میں يَوْمُ پر پیش ہے اور یہ مرفوع ہے اس لیے کہ هَذَا اسم

اشارہ کی شکل میں مبتدا ہے اور يَوْمُ الدِّينِ مرکب اضافی کی شکل میں اس کی خبر ہے۔

• يَوْمُ مضاف ہے اور ظرف بھی ہے اور مرفوع ہے اور

• الدِّينِ مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور ہے۔

جبکہ ظرف زمان یا ظرف مکان کے منصوب ہونے کے لیے شرط یہی ہے کہ وہ مبتدا اور خبر

کے بعد بلا واسطہ آئے۔

بعض اوقات ظرف مجرور بھی ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۶ :- (وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّحْنَةَ إِلَى يَوْمِ) (الذِّينِ) (المجر: ۳۵)
 ”اور اب روز جزا تک تجھ پر لعنت ہے“

اس مثال میں یَوْمِ الذِّینِ سے پہلے چونکہ حرف جر ’إِلَى‘ بطور واسطہ استعمال ہوا ہے۔
 اس لیے یہاں ظرف زمان یَوْمِ ’مجرور‘ ہے جبکہ
 ظرف زمان کے منصوب ہونے کے لیے بلا واسطہ آنا ضروری ہے۔

مثال نمبر ۷ :- (وَيَا أَيُّهَا الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ) (ابراہیم: ۱۷۰)
 ”اس پر ہر طرف سے موت چھائی رہے گی“

اس آخری مثال میں ’مِنْ‘ حرف جر ہے۔ کُلِّ مَجْرور مضاف ہے اور ’مَكَانٍ‘ مضاف
 الیہ کی شکل میں ظرف مکان ہے۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ظرف
 مکان بھی حسب قاعدہ مجرور ہے۔

اسم ظرف کے اعراب

۱۔ اگر ظرف، بطور ’مبتدأ‘، یا ’مختبر‘، استعمال ہوگا تو حسب دستور
 مدفع ہوگا۔

۲۔ اگر ظرف، کسی حرف جر کے ذریعے سے، ’بالواسطہ‘ (Indirect)،
 استعمال ہو تو مجرور ہوگا۔

۳۔ ظرف، صرف اُسی صورت میں مَنْصُوب ہوگا جب وہ کسی جملے میں
 ’بلا واسطہ‘ (Direct) استعمال ہو۔

سبق نمبر ۴۱

تیسرا منصوب حال

حال، وہ منصوب اسم نکرہ ہے، جو اپنے سے پہلے آنے والے اسم (فاعل یا مفعول) کی (غیر واقع ہونے کی) کیفیت یا حالت ظاہر کرے۔

حال کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حال مفرد ۲۔ حال مرکب
۱۔ حَالُ مُفْرَدٍ۔ حال مفرد، اسم نکرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ کسی نہ کسی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

قَارِغًا (بے کار)	أَسْفًا (رنج کی حالت میں)
غَضَبًا (غصے کی حالت میں)	صَبِيحًا (بچپن کی حالت میں)
صَعِيفًا (کمزوری کی حالت میں)	تِيَامًا وَقُعُودًا (کھڑے کھڑے بیٹھے بیٹھے)

مُفْرَدٌ مِّنْصُوبٌ حال کی مثال :-

ورج ذیل مثال میں دو (۲) مفرد (لفظ) اسم نصبی حالت میں آئے ہیں۔

(رَجَعَهُ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا) (الاعراف: ۱۵۰)

ترکیب: فعل + فاعل + حرف جر + مجرور + حال نمبر ۱ + حال نمبر ۲
”حضرت موسیٰ (ذوالحال)، اپنی قوم کی طرف سخت غصے اور حالت رنج میں پلٹے“

اد پر کی مثال پر غور کیجئے۔

رَجَعَهُ، فِعْلٌ مَّاضِيٌّ ہے اور چونکہ جملہ فعل سے شروع ہوا ہے اس لیے یہ جملہ فَعْلِيہ ہے۔

۲۔ مَوْسٰی، فاعل ہے۔ یعنی ذوالحال ہے۔

۳۔ اِلٰی، حرفِ جر ہے۔

۴۔ تَوَوُّدٌ، حرفِ جر کے بعد کا مجرور اسم ہے اور مضاف، مضاف الیہ کی شکل میں ہے۔

۵۔ ۶، مجرور ضمیر ہے۔

۶۔ [عُصْبَانِ] بلا واسطہ اضافہ ہے، نون پر زبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔

یہ منصوب حال کی مثال ہے۔ یعنی شدید غَضَب کی حالت میں۔

۷۔ [اَسْغَا] بھی بلا واسطہ اضافہ ہے۔ فاء (ف) پر دوزبر ہیں۔ اس لیے یہ بھی منصوب

ہے۔ یہ اس جملے میں دوسرے منصوب حال کی مثال ہے۔ (یعنی رَجْع کی حالت میں)۔

۸۔ اس مثال میں مَوْسٰی، فاعل یعنی ذوالحال ہیں۔ دونوں حال (یعنی غَضَبَان اور اَسْغَا

ذوالحال (مَوْسٰی) کے ساتھ مل کر، فاعل بن گئے ہیں۔

حال مُوَكَّب یا جملہ حالیہ

بعض اوقات پورا جملہ، حالت اور کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسے حال مرکب یا جملہ حالیہ

کہتے ہیں۔ جملہ حالیہ، اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور فعلیہ بھی۔

واؤ حالیہ : دو جملوں کے درمیان کہی واؤ (و) حرف ربط ہوتا ہے۔ اس کو

”رابط“ کہتے ہیں اور واءِ حالیہ، بھی کہتے ہیں۔

جملہ حالیہ کی مثالیں

۱۔ (لَئِنْ أَكَلْتُ اللَّيْلَ ثَبِّ وَ تَحْنُ عُصْبَةٌ) (یوسف: ۱۴)

اگر بیٹھے نے اس کو کھالیا، جبکہ ہم ایک جتنا ہیں۔

۱۔ اوپر کی مثال میں تَحْنُ عُصْبَةٌ، جملہ اسمیہ (مبتداء خبر) ہے لیکن، جملہ حالیہ

بن کر آیا ہے اور حالت ظاہر کر رہا ہے۔

۲۔ واؤ (و) دو جملوں کے درمیان ”رابطہ“ یعنی ”واؤ حالیہ“ ہے۔

۲۔ (قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ ۚ) [و] [أَنَا عَجُوزٌ] (رہود: ۷۲)

”دوجہ ابراہیم بولیں! ہائے میری کم بختی! کیا میں جنوں گی؟ اس حالت میں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں“

۳۔ (دَخَلَ جَنَّتَهُ ۚ) [و] [هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ] (کہف: ۳۵)

”وہ اپنے باغ (جنت) میں داخل ہوا۔ اس حالت میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا۔ اوپر کی تینوں مثالوں میں و کے بعد پورا جملہ، جملہ حالیہ ہے۔

۴۔ (دَجَّأُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ) (یوسف: ۱۶)

”وہ اپنے والد کے پاس، شام کو، روتے پیتے، آئے“

اس مثال پر غور کیجئے۔

۱۔ دَجَّأُوا، فعل ماضی ہے (وہ آئے)۔

۲۔ أَبَاهُمْ، اسم منصوب ہے۔ اس کی رفی حالت أَبُو تھی جو أَبَا میں بدل گئی ہے۔ یہ هُمْ کی ضمیر کے ساتھ مرکب اضافی بن کر استعمال ہوا ہے۔ هُمْ مضاف الیہ ہے اور صب دستور مجرور ہے۔

۳۔ عِشَاءً، بلا واسطہ اضافہ ہے۔ اسم منصوب ہے اور ظُوفِ زَمَان ہے۔

۴۔ يَبْكُونَ، جملہ فعلیہ ہے، لیکن اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔

اس لیے جملہ حالیہ بھی ہے۔ یعنی یہ جملہ فعلیہ حالیہ کی ایک مثال ہے۔ (اس حال میں کہ وہ سب بھائی رورہے تھے)۔

۵۔ یہ جملہ دَجَّأُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ دراصل اس طرح ہے۔

دَجَّأُوا إِلَىٰ آبَائِهِمْ عِشَاءً يَبْكُونَ

یہاں اَبَاہُمْ سے پہلے تَخَافُضْ یعنی حرف جار محذوف ہے۔
حرف جار کے حذف کی وجہ سے ام منصوب ہو گیا ہے۔
علم نحو کی اصطلاح میں، اسے منصوب یتنزع التَخَافُضْ کہتے ہیں۔

۵۔ (اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ) (بقرہ: ۳۶)

”اتر جاؤ (تمہاری) حالت یہ ہے کہ تم، ایک دوسرے کے دشمن ہو۔“

اس مثال پر غور کیجئے۔ یہاں ان کی حالت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ اِهْبِطُوا (تم سب اتر جاؤ)، فعل امر ہے۔

۲۔ بَعْضُكُمْ مبتدأ ہے، مرکب اضافی کی شکل میں۔

۳۔ عَدُوٌّ، خبر ہے۔

۴۔ لِبَعْضٍ، حرف جر اور مجرور اسم پر مشتمل ہے۔

۵۔ (اِهْبِطُوا لِبَعْضٍ عَدُوٌّ) جملہ اسمیہ حالیہ ہے، جو حالت بیان کر رہا ہے۔

۶۔ اس مثال میں رابط یعنی داؤ حالیہ نہیں ہے۔

منصوب حال کی مزید قرآنی مثالیں

۱۔ (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا) (الانبیاء: ۱۶)

ہم نے زمین آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے کو کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔

لَا عِبُونَ سے اس جملے میں لَا عِبُونَ بلا واسطہ اضافہ یعنی مَنْصُوب حال ہے۔

اس کی رفعی حالت لَا عِبُونَ ہے اور یہ اسم جمع ہے۔

۲۔ رَأَيْتُمْ أَفْعَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ لَحْمٍ أَخِيهِ) (الحجرات: ۱۲)

”کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے، جو اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے، اس حال میں کہ

وہ مرجحاً ہو، اس مثال میں مَیِّئًا، مَنصُوب حال ہے۔

۳۔ (وَأَتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيحًا) (مریوہ: ۱۲)

”ہم نے اسے بچپن کی حالت ہی میں حکمت و دانائی سے نوازا“

اس مثال میں صَبِيحًا حالت نصب میں ہے۔

۴۔ (وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ صَعِيغًا) (النساء: ۲۸)

”انسان کو کمزوری کی حالت میں پیدا کیا گیا“

صَعِيغًا اسم مَنصُوب ہے۔ بلا واسطہ استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (أَدْخَلُوا الْكِبَابَ سُجَّدًا ۱) (بقرہ: ۵۸)

دستی کے، دروازے میں داخل ہونا اس حالت میں کہ تم سجدہ ریز ہو۔

یہاں سُجَّدًا ۱، اسم مَنصُوب حال ہے اور یہ ساجد کی جمع مُکْسَر ہے۔ اس کی رفعی حالت سُجَّد ہے۔

خلاصہ مَنصُوب حال

حال مُفْرَد

۱۔ حال مفرد، وہ مَنصُوب اسم ہے، جو جملے کے اختتام پر، بلا واسطہ اگر اضافی معلومات فراہم کرتا ہے۔

۲۔ حال، ’نکرہ‘، ہوتا ہے۔ جو ماقبل اسم کی حالت، اور کیفیت، بیان کرتا ہے۔

۳۔ حال منصوب ہوتا ہے۔ جب وہ مفرد ہو، یعنی اکیلا لفظ ہو، یا مرکب اضافی ہو۔

حال مُرَكَّب

بعض اوقات مفرد اسم کے بجائے پورا جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ بھی حالت، کو بیان کرتا ہے۔ یہ پورا جملہ بھی مَحَلِّ مَنْصُوب سمجھا جاتا ہے۔
یہاں ضلّاصے میں دونوں مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

جملہ فعلیہ حالیہ کی مثال

۴۔ بعض اوقات جملہ فعلیہ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔
(وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ **يَسْتَبْشِرُونَ**) (الحجر: ۶۷)
”شہر کے لوگ (لوط کے گھر) چڑھ آئے، خوشی کے مارے بے تاب ہو کر“
یہاں **يَسْتَبْشِرُونَ**، فعل مُضارع جمع ہے۔
(یہ اسم نہیں ہے، بلکہ فعل ہے۔ اسم ہوتا تو مَنْصُوب ہوتا۔)
لیکن یہ فعل اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔ اس لیے یہ جملہ فعلیہ حالیہ ہے۔

جملہ اسمیہ حالیہ کی مثال

۵۔ بعض اوقات جملہ اسمیہ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔
(خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ **وَ** **هُمُ الْأَثَوْنَ**) (البقرة: ۲۴۳)
”وہ اپنے اپنے گھروں سے نکلے۔ اس حالت میں کہ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی“
اوپر کی مثال میں : ۱۔ وَ رابط یعنی واؤ حالیہ ہے۔
۲۔ **هُمُ الْأَثَوْنَ**، جملہ اسمیہ حالیہ، ہے۔
جو پہلے جملے کی حالت بیان کر رہا ہے۔

سبق نمبر ۴۲

چوتھا منصوب۔ علت۔ یا مفعول لہ یا مفعول لأجلہ

عَلَّتْ، وہ اسم منصوب ہے، جو کسی فعل کے ہونے کا [سبب] اور [غرض] بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

اس کو [مفعول لہ] [مفعول لأجلہ] بھی کہتے ہیں۔ یہ اسم داخلی اسباب و وجوہات کی وضاحت کرتا ہے۔ اور جملے میں بلا واسطہ شامل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ صَرَبْتُ وَلَدِي [تَأْذِيْبًا] ”میں نے اپنے لڑکے کو تادیب کے لیے مارا“
سوال یہ ہے کہ کیوں مارا؟ اس لیے کہ ادب سکھایا جائے۔
تَأْذِيْبًا، منصوب ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۲۔ سَأَلْتُ [رَعْبَةً] فِي الْوَحْيِ۔ ”میں نے حصول علم کے شوق میں سفر کیا“
یہاں سوال یہ ہے کہ کیوں سفر کیا؟ اس لیے کہ مجھے علم کا شوق تھا۔
رَعْبَةً، منصوب ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۳۔ زَيْبٌ سَأَلْتُ [حَيَاءً] ”زینب شرم و حیا کی وجہ سے خاموش ہے“
یہاں حَيَاءً، خاموشی کی وجہ بتا رہا ہے۔ اور اسم منصوب ہے۔

۴۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ [خَشْيَةً] (مَلَايِ) (الاسرار: ۳۱)

أَوْلَادَ (مفعول بہ) خَشْيَةً (علت بلا واسطہ)

اپنی اولاد کو فلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔

یہاں دَخْشِيَّةٌ، مَنْصُوبٌ اِسْمِ علت ہے اور مرکب اضافی کی شکل میں ہے۔

۵۔ وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ۔ (الانعام: ۱۵۱)

”اپنی اولاد کو، قتل نہ کرو، مفلسی کے ڈر سے“

• یہ جملہ اوپر کی مثال سے کچھ مختلف ہے۔ دونوں جملوں کے اختلاف پر غور کیجئے۔

۱۔ یہاں حرف جر، مِنْ استعمال ہوا ہے۔

۲۔ دَخْشِيَّةٌ محذوف ہو گیا ہے۔ قرینے سے خود سمجھ سکتے ہیں۔

۳۔ اِمْلَاقٍ حرف جر کی وجہ سے مجرور اسم ہے۔

۴۔ رَتِجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَارًا الْمَوْتِ (البقرہ: ۱۹)

”موت کے خوف کی وجہ سے بجلی کے کڑا کے سن کر، اپنے کانوں میں، اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں“

حَذَارًا الْمَوْتِ، مرکب اضافی کی شکل میں مَنْصُوبٌ بر بنائے علت ہے۔

۵۔ (يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ) (البقرہ: ۲۶۵)

”اللہ کی رضا کے حصول کے لیے، وہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں“

اس جملے پر غور کیجئے۔

۱۔ يُنْفِقُونَ، فعل ہے اور یہ جملہ فعلیہ ہے۔

۲۔ اَمْوَالَهُمْ، مرکب اضافی ہے۔

۳۔ اَمْوَالٍ، مَنْصُوبٌ اسم ہے اور مضاف کی شکل میں مَفْعُولٌ یہ ہے۔

۴۔ هُمْ، مضاف الیہ ضمیر ہے اور مجرور ہے۔

۵۔ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ مرکب اضافی ہے۔

۶۔ اِبْتِغَاءَ، مَنْصُوبٌ بر بنائے علت ہے اور مضاف ہے اور وجہ اتفاق بیان

کر رہا ہے۔

۷۔ مَرْضَاتِ، بِتَخَاؤُ کا مجرور مضاف الیہ ہے اور اللہ کا مضاف ہے۔

۸۔ اللہ، مضاف الیہ کی شکل میں آیا ہے اور حسب قاعدہ مجرور ہے۔

عِلَّت کی مزید قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالشَّارِقُ وَالشَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا۔

جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا) (من اللہ) (المائدہ: ۳۸)

”چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹو، یہ بدلہ ہے، دونوں کی کمائی کے سبب اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔

اس مثال میں، جَزَاءً، اور نَكَالًا، دونوں اِسْم، منصوب بر بنائے علت ہیں۔

۲۔ (أَغْنِيَهُمْ تَفِئُضٌ مِنَ الدَّامِغِ حَزَنًا) (التوبہ: ۹۲)

”ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے رنج کے سبب (کہ شریک جہاد نہ ہو سکے)۔“
یہاں حَزَنًا، مَنْصُوب ہے، اور آنسوؤں کے سبب کو بیان کر رہا ہے۔

۳۔ (تَتَجَا فِي جُثُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

يَذْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا) (السجدة: ۱۶)

”ان کے پہلو بہتروں سے الگ ہتے ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور طمع کی وجہ سے پکارتے ہیں“

یہاں خَوْفًا اور طَمَعًا دونوں منصوب ہیں اور علت بیان کر رہے ہیں۔

۴۔ (وَقُلْعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا

(الکھف: ۶)

[أَسَفًا]

الْحَدِيثُ

”شاید آپ اپنی جان ان کے پیچھے کھو دیں، اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائیں،
غم کے مارے،

یہاں أَسَفًا منصوب اسم ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۵۔ (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ تَتَّبَعُوا أَزْوَاجَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الانعام: ۱۴۰)

”یقیناً نقصان اٹھایا، ان لوگوں نے، جنہوں نے نادانی اور جہالت کی وجہ سے، اپنی
اولاد کو قتل کیا“

یہاں سَفَهًا، منصوب اسم ہے اور قتل اولاد کی علت بیان کر رہا ہے۔

مشق :- سورة البقرہ سے پانچ ایسی آیات منتخب کیجئے، جس میں منصوب اسم علت ہو۔

۱۔ اسمائے علت کو پہچانیے اور بتائیے کہ وہ کون کون سے ہیں؟

۲۔ اسمائے علت کی اعرابی حالت کیا ہے؟

۳۔ اسمائے علت کی یہ اعرابی حالت کیوں ہے؟

سبق نمبر ۴۳

پانچواں منصوب تمیز یا مہیز

تمیز وہ منصوب اسم ہے، جو جملے کا **إِبْهَام** (Ambiguity) دور کرتا ہے

اور اس کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ اسے **مُمَيز** بھی کہتے ہیں۔

إِبْهَام کبھی جملے میں ہوتا ہے اور کبھی لفظ میں، اور یہ **إِسْمٌ مَنْصُوبٌ**، تمیز کے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ **إِبْهَام** عدد میں، وزن میں، پیمانے میں، طوالت میں، مقدار میں اور مساحت وغیرہ میں بھی ہو سکتا ہے۔

إِبْهَام کی دو قسمیں ہیں :- ۱۔ **إِبْهَامٌ مَفْرُودٌ** ۲۔ **إِبْهَامٌ مُدْرَكٌ**

۱۔ **إِبْهَامٌ مَفْرُودٌ**

بعض اوقات، جملے کے کسی لفظ میں **إِبْهَام** پایا جاتا ہے۔ اسے **إِبْهَامٌ لَفْظِيٌّ** یا **إِبْهَامٌ مَفْرُودٌ** بھی کہتے ہیں۔ ایسے **إِبْهَام** کو دور کرنے کے لیے، جو اسم منصوب استعمال کیا جائے، اسے تمیز کہتے ہیں۔ مثلاً

لَزِيدٌ مِثْرَانٌ : زید کے پاس دو میٹر ہے۔

یہاں اس جملے کے لفظ 'میٹر' میں **إِبْهَام** ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس **إِبْهَام** کو دور کرنے کے لیے، مندرجہ ذیل منصوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجئے۔

زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے،	لَزَيْدٍ مِثْرَانِ حَرِيرًا
زید کے پاس دو میٹر کاٹن ہے۔	لَزَيْدٍ مِثْرَانِ قُطْمًا
زید کے پاس دو میٹر زمین ہے۔	لَزَيْدٍ مِثْرَانِ اَرْضًا
زید کے پاس دو میٹر ڈوری ہے یا دھاگا۔	لَزَيْدٍ مِثْرَانِ سِلْكًَا يَخِيْطُ

۲۔ جملے میں اِبْهَام

بعض اوقات، کسی خاص لفظ کی بجائے، پورے جملے میں اِبْهَام ہوتا ہے۔
ایسی صورت میں بھی، اِبْهَام کو دور کرنے کے لیے، اسم منصوب تمیز استعمال
کیا جاتا ہے۔

مثلاً۔ زَيْدٌ حَسَنٌ : زید اچھا ہے

یہ جملہ مکمل ہے، لیکن مُبْهَم ہے۔ اسے اضافی معلومات کی ضرورت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کس اعتبار سے اچھا ہے؟

اس اِبْهَام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مَنْصُوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال
کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجئے۔

زَيْدٌ حَسَنٌ	وَجْهًا	: زید اچھا ہے،	چہرے کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	عِلْمًا	: زید اچھا ہے،	علم کے لحاظ سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	مَالًا	: زید اچھا ہے،	مال کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	ذَوْقًا	: زید اچھا ہے،	ذوق کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	خُلُقًا	: زید اچھا ہے،	اخلاق کے اعتبار سے،

تمییز کی قرآنی مثالیں

۱۔ لفظی اِبْہَام یا مُفْرَد اِبْہَام کی مثالیں :-

۱۔ قَاتِلَ فَجْرَتٍ وَمِنْهُ اِثْنَتَا عَشْرَةَ **عَيْنًا** (بقرہ : ۶۰) یہ مفرد لفظی ہے۔

”چنانچہ اس سے بارہ (۱۲) عدد پھوٹ پڑے۔ (کیا) ؟ چشمے“

یہاں عَيْنًا، اِسْم مَنْصُوب تمییز کے آنے سے عدد کا ابہام دور ہوا۔

۲۔ (وَمَنْ يَعْصِمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ **شَرًّا** يُرْكَبْ) (زلزال : ۸) یہ مفرد لفظی ہے۔

”دیکھ لے گا، جس نے ذرہ برابر عمل کیا ہوگا بُرا۔“

یہاں مِثْقَالَ ذَرَّةٍ میں ابہام تھا۔ جو شَرًّا اِسْم تمییز کے آنے سے دور ہوا۔

۳۔ (اِنِّیْ تَاٰیٰتٍ اَحَدَ عَشَرَ **کُتُبًا**) (یوسف : ۴) یہ بھی مفرد لفظی ہے۔

”میں نے ۱۱ عدد دیکھے (کیا) ؟ ستارے“

یہاں اَحَدَ عَشَرَ کے عدد میں ابہام تھا۔ جو کُتُبًا کے آنے سے دور ہو گیا۔

۲۔ جملے میں اِبْہَام کی مثالیں :-

۴۔ (قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ **حَرًّا**) (التوبہ : ۸۱)

”کہہ دو کہ جہنم کی آگ بہت سخت ہے، گرمی کے اعتبار سے“

یہاں حَرًّا کے آنے کے سے جملے کا ابہام دور ہوا۔

۵۔ (اِنَّا اَنْزَلْنٰکَ **مَالًا**) (الکھف : ۳۴)

”میں تم سے زیادہ ہوں، مال کے اعتبار سے“

مَالًا، اِسْم مَنْصُوب تمییز ہے۔ جس کے آنے سے جملے کا ابہام دور ہوا

۶۔ (کَفٰی بِاللّٰہِ **شَہِیْدًا**) (النساء : ۱۶۶)

”کفایت کرتا ہے، اللہ کا گواہ ہونا“ یعنی اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

اس مثال میں، شَہِیدًا (بطور گواہ) اسم تمیز ہے۔

۷۔ (وَاسْتَعَلَّ الرَّاسُ شَيْبًا) (مدیر: ۴۰)

”سر بھڑک اٹھا، بڑھاپے سے“ (بال سفید ہو گئے)۔ یہاں جملے کا ایہام تھا،

جو شَیْبًا اسْم مَنصُوب تمیز کے آنے سے دور ہو گیا ہے۔

۸۔ (وَجَعَلْنَا الْأَرْضَ عَيُْونًا) (قمر: ۱۲)

”ہم نے زمین کو بھاڑ دیا، چشموں سے“

عُیُونًا، اسم مَنصُوب تمیز ہے جو زمین کے بھاڑے جانے کی مزید وضاحت کر رہا ہے۔ فَجَعَلْنَا الْأَرْضَ میں ایہام تھا۔ عُیُونًا کے آنے سے یہ ایہام دور ہوا۔

مشق :- مندرجہ بالا مثالوں کی روشنی میں، اردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

۱۔ دید، طاقت کے اعتبار سے بڑا ہے۔

۲۔ کراچی، آبادی کے لحاظ سے بڑا شہر ہے۔

۳۔ روس، رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

۴۔ تدبیر قرآن، نحو کے اعتبار سے اچھی تفسیر ہے۔

سبق نمبر ۴۲

چھٹا منصوب۔ مفعول مطلق یا مصدر

مفعول مطلق، وہ منصوب اسم ہے، جو خبر کی تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
مفعول مطلق کی کئی صورتیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجئے۔

۱۔ مفعول مطلق وہ مصدر ہے، جو خبر ہی کے مادے سے یا خبر ہی کے ہم معنی لفظ کے مادے سے مشتق ہوتا ہے۔

فعل کے بعد، اسی مادے کے مصدر کے استعمال کی صورت میں، اس کا ترجمہ بہت بالکل بہت خوب، پورا پورا، یا اس طرح کے ملتے جلتے دیگر الفاظ سے کرنا چاہیے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ اَلْكَلَامُ وَاضِحٌ وَضُوحًا۔ بات بالکل واضح ہے۔

۱۔ یہاں وَاضِحٌ خبر ہے۔ اس کا مادہ وَض ح ہے۔

۲۔ [د ض ح] ہی کے مادے سے، مَنصُوبٌ مصدر [وَضُوحًا] کا، جملہ اسمیہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ یہ تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ بالکل سے کیا گیا ہے۔

۲۔ رَشِيدٌ خَائِفٌ خَوْفًا رَشِيدٌ بہت، ڈرا ہوا ہے۔

[خَائِفٌ] کے مادے (خ ف) سے مصدر [خَوْفًا] استعمال ہوا ہے۔

یہ تاکید کے لیے آیا ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ بہت سے کیا گیا ہے۔

۳۔ [۵ ر ق ل] الفُرَّانِ [تَرْشِيدًا] (الزلزلہ: ۴) "قرآن کو خوب، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو"

رَتِّل کے مادے (رتل) سے مصدر **تَرَتَّل** نصبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔

۴۔ (لَا تُبَيِّدُ **تَبْيِیْدًا**) ”فضول خرچی، بالکل، نہ کرنا“ (بنی اسرائیل: ۲۶)

۵۔ (فَكَذَّبُوهُمَا **تَذْمِیْمًا**) ”ہم نے اُسے پوری طرح، برباد کر دیا“ (بنی اسرائیل: ۱۶)

۶۔ (كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى **تَكْوِیْمًا**) (النساء: ۱۶۴)

”اللہ نے موسیٰ سے اس طرح گفتگو کی، جس طرح آپس میں گفتگو کی جاتی ہے۔“

۲۔ مَفْعُول مطلق، تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے بھی، استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ اَلْمُرِیْقُ شَارِبٌ **شَرْبَةً** بیمار ایک مرتبہ، پینے والا ہے۔

یہاں شَارِبٌ کے مادے سے شَرْبَةٌ (ایک گھونٹ) بطور عدد استعمال ہوا ہے۔

۲۔ **ذَمَّتِ** السَّاعَةُ **ذَمَّتِیْنِ** گھڑی نے دو گھنٹے، بجائے۔

یہاں **ذَمَّتِ** کے مادے سے **ذَمَّتِیْنِ** (دو گھنٹے) بطور عدد استعمال ہوا ہے۔

۳۔ صَدَرَتْهُ **عَصَا** ”اُسے میں نے ایک ڈنڈا، مارا۔“

۴۔ حَامِلٌ رَاحِلٌ **رَحْلَتَیْنِ** فی شَہْرٍ اَلْمَحْرَمِ۔

حامد، محرم کے مہینے میں، دو مرتبہ، سفر کرنے والا ہے۔

یہاں رَاحِلٌ کے مادے سے **رَحْلَتَیْنِ**، تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِیْنَ **جَلْدًا**) (النور: ۴۰)

”انہیں کوڑے مارو، اسی (۸۰)۔“

اس مثال میں، **جَلْدًا** اسم تمیز ہے، ثَمَانِیْنَ کا۔

۶۔ (فَلَمَّا كُنَا **دَاخِلًا** **دَاخِلًا**) (الحاقة: ۱۴)

”ایک ہی چوٹ میں، دونوں کو (ارض و جبال کو) ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔“

۳۔ بعض اوقات، مفعول مطلق، خبر کی نوعیت اور قسم ظاہر کرنے کے لیے ”بطور تشبیہ“ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا ترجمہ کی طرح، جیسے، مانند، وغیرہ حروف تشبیہ سے کرنا چاہیے
 ۱۔ اَلْبَحِيلُ يَعْيشُ فِي الدُّنْيَا **عَيْشَةَ الْفُقَرَاءِ** وَيُكَاسِبُ يَوْمَ **الْقِيَامَةِ حِسَابِ** الْاَغْنِيَاءِ

”کنجوس دنیا میں، فقیروں کی طرح، زندگی گزارتا ہے اور قیامت کے دن امیروں کی طرح اس کا حساب لیا جائے گا۔“

۱۔ یہاں مفعول مطلق، بطور تشبیہ استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اس جملے میں **عَيْشَةَ الْفُقَرَاءِ** اور **حِسَابِ الْاَغْنِيَاءِ** دونوں منصوب مفعول

مطلق ہیں۔ ان کے مارے سے **يَعْيشُ** اور **يُكَاسِبُ** کے فعل ہیں۔

۳۔ **يَوْمَ الْقِيَامَةِ**، منصوب بر بنائے **ظَرْفِ زَمَان** ہے۔

۲۔ **رَبِّدَ نَاقِطُهُ** **كَوْمِ الْغَافِلِ** (یہ تشبیہ کے لیے ہے)
 بید، غافل کی طرح، سویا ہوا ہے۔

۳۔ **اَلْيَقْطَاوُ سَاوِيُوْ** **سَيَرُ الْهَمَاءِ** (یہ بھی تشبیہ کے لیے ہے)
 ریل گاڑی ہوا کی طرح، چلنے والی ہے۔

۴۔ (دَوْرِي الْجِبَالِ تَحْسِبُهَا جَاوِدًا وَهِيَ **نَمْرُ** **مَرَّ السَّكَابِ**) (الغمل، ۸۸)

”آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ غوب جے ہوئے ہیں مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح، اڑ رہے ہوں گے“

قرآن مجید کی اس آیت میں، مفعول مطلق ”بطور تشبیہ“ استعمال ہوا ہے۔

۴۔ مفعول مطلق کے لیے، کبھی کبھار، ایسا مصدر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جو اسی مارے

سے نہیں ہوتا بلکہ اُس کے ہم معنی لفظ کے مارے سے ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ سَلِمَ قَاعًا **جَلُوسًا** (قُعُودًا / جَلُوسًا)

”سليم‘ اچھی طرح‘ بیٹھا ہے“

یہاں قَاعًا خبر ہے، لیکن مصدر اسی مارے سے قُعُودًا کے بجائے جُلُوسًا استعمال ہوا ہے۔ جو اس کا ہم معنی لفظ ہے۔

۲۔ فَرِحْتُ **جَدَلًا** (فَرَحًا / جَدَلًا) ”میں بہت خوش ہوا“

یہاں فَرِحْتُ، جملہ فعلیہ ہے، اسی مارے سے مصدر فَرَحًا کے بجائے اُس کا ہم معنی مصدر جَدَلًا استعمال ہوا ہے۔

۳۔ رَجَعَ **الْقَهْقَرَى** (رَجوعًا / قَهْقَرَى) پیچھے پلٹنا

وہ بالکل‘ پیچھے کی طرف لوٹا۔

یہاں رَجَعَ فعل ہے مصدر رَجُوعًا کے بجائے الْقَهْقَرَى استعمال ہوا ہے۔

۴۔ جَلَسْتُ **قُعُودًا** (جَلُوسًا / قُعُودًا) میں پوری طرح‘ بیٹھ گیا۔

یہاں جُلُوسًا کے بجائے قُعُودًا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ قَامَ **الْخَطِيبُ** **دُقُوقًا** (قِيَامًا / دُقُوقًا)

خطیب‘ اچھی طرح‘ کھڑا ہو گیا۔

یہاں قِيَامًا، کے بجائے دُقُوقًا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ مضان اور مضان الیہ کی صورت میں مفعول مطلق

بعض اوقات، کُلُّ بَعْضُ کے الفاظ، اسم عدد اور اسم صفت، مفعول مطلق کے

قام مقام (یعنی نائب) ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ) (النساء: ۱۲۹)

”ایک بیرونی طرف، بالکل، نہ جھک جاؤ!“

یہاں مفعول مطلق، مَيْلًا کے بجائے كُلَّ الْمَيْلِ، كُلُّ کے ساتھ، بصورت مرکب اضافی استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (وَكُذِّبُوا تَقُولَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ) (الحاقة: ۴۴)

”اگر (نبی نے) خود گھر کر بعض باتیں ہم سے منسوب کی ہوتیں تو.....“

یہاں بھی مفعول مطلق، بعض کے ساتھ مرکب اضافی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۳۔ (تَأْتِيَنَّكَ بَعْضُ النَّاتِثِ) اس نے کچھ کچھ اثر، قبول کیا۔

۴۔ (وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادٍ) (الحج: ۷۸)

”اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کا حق ہے“

اس مثال میں، فعل امر جَاهِدُوا کا مصدر، وِجْهَاد، حَقَّ کے ساتھ

مرکب اضافی کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (وَكُلَّا تَبْسُطُهَا كُلُّ الْبَسِطِ) (الاسراء: ۲۹)

”اور (اپنے ہاتھ) کو، بالکل، کھلانا چھوڑو“

۶۔ (فَاَخَذْنَا هُمْ اَخَذًا عَزِيزًا مُّقْتَدِرًا) (القمر: ۴۲)

”آخر ہم نے انہیں پکڑا جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے“

۶۔ محذوف جملوں میں مفعول مطلق کا استعمال

بعض اوقات، جملے میں فعل اور فاعل محذوف ہوتے ہیں۔ اور کبھی خود مفعول

مطلق محذوف ہوتا ہے۔ قرائن سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ کیا محذوف ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۱: (كُلَّهَا مِنْهَا رَغَدًا) (البقرة: ۲۵)
 ”دونوں اس جنت سے کھاؤ، آسودگی کے ساتھ“ (رزق)
 یہاں، کُلا کے مادے سے **اَكَلًا** محذوف ہے۔

مثال نمبر ۲: (لَا أُعَذِّبُهُ الْعَذَابَ، أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ) (العنکبوت: ۱۱۵)
 ”(دکھانے والوں کو میں ایسی سزاؤں کا، کہ اہل عالم میں سے کسی کو ایسی سزاؤں کا“
 یہاں اُعَذِّبُهُ کے مادے سے **العذاب محذوف** ہے۔

۳۔ الشَّيْخُ نَاسِحٌ قَلِيلًا شیخ، بس کچھ دیر کے لیے، سوئے ہیں۔
 یہ اصل میں اس طرح ہے (الشَّيْخُ نَاسِحٌ كَوْمًا قَلِيلًا) اس مثال میں
 خبر نَائِمٌ کا مصدر، یعنی مَفْعُول مطلق **كَوْمًا محذوف** ہے۔
 ۴۔ شُكْرًا لَكَ یہ اصل میں اس طرح ہے (أَشْكُرُكَ شُكْرًا لَكَ)
 ”میں آپ کا بے حد، شکریہ ادا کرتا ہوں“

اس مثال میں مَفْعُول مطلق ’فعل‘ **أَشْكُرُكَ محذوف** ہے۔
 ۵۔ سَمِعًا وَطَاعَةً یہ اصل میں اس طرح ہے۔
 (اسْمَعُوا، سَمِعًا وَطَاعَةً) (وَأَطِيعُوا) طَاعَةً

اس مثال میں بھی افعالِ آمر، **اسْمَعُوا اور أَطِيعُوا محذوف** ہیں۔
 ۶۔ أَيْضًا (Ditto) یہ اصل میں اس طرح ہے۔ أَصْحَابُ أَيْضًا
 ”وہ پھلی صورت یا حالت میں واپس آیا“

یہاں **أَصْحَابُ فعل ماضی** محذوف ہے۔

أَصْحَابُ کے معنی ہیں، وہ لوٹا، اَيْضًا مفعول مطلق مصدر ہے۔
 اوپر کی مثالوں سے معلوم ہوا، عموماً فعل حذف کر دیا جاتا ہے اور مَصْدَر

مفعول مطلق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ سُبْحَانَ اللّٰہ : یہ اصل میں اس طرح ہے۔

(نُسَيْخٌ یا اُنْسِيخٌ) سُبْحَانَ اللّٰہ

”نُسَيْخٌ = ہم اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتے ہیں“ یا

اُنْسِيخٌ = میں اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں“

اس مثال میں سُبْحَانَ مصدر مَنصُوب (مفعول مطلق) ہے۔ اس کا فاعل اور

فعل اُسی مادے (س ب ح) سے [نُسَيْخٌ ہم تیس کرتے ہیں] محذوف ہے۔

۸۔ جِئْتُ خَيْرَ مَقْدَامٍ : آپ کی آمد تمام تر خیر ہے۔ آپ کی آمد کتنی اچھی ہے۔

اس مثال پر غور کیجئے [جِئْتُ، (آپ آئے) اور [مَقْدَامٌ] ہم معنی الفاظ ہیں۔ لیکن

’مَقْدَامٌ‘، ’خَيْرُ‘ کے ساتھ مرکب اضافی بن کر بطور مفعول مطلق استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ مَفْعُولِ مَاطِق

۱۔ مفعول مطلق، جملے میں بلا واسطہ ایک ایسا منصوب مصدر ہے، جو فعل ہی

کے مادے سے مُشْتَق ہوتا ہے یا فعل کے ہم معنی لفظ کے مادے سے۔

۲۔ مفعول مطلق سے خَبَر کی تاکید ہوتی ہے اور خَبَر کی قسم، نوعیت، تعداد وغیرہ

ظاہر ہوتی ہے۔ یا یہ بطور تشبیہ استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مفعول مطلق کبھی کبھار، کُلُّ اور بَعْضُ کے ساتھ مل کر مرکب اضافی کی شکل میں آتا

ہے۔ ایسی صورت میں کُلُّ اور بَعْضُ مَفْعُولِ مَاطِق کے نائب کی حیثیت سے

منصوب ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض اوقات، مَفْعُولِ مَاطِق کا فعل، یا فاعل یا خرد مفعول مطلق

محدود ہوتا ہے جس کا تعین قرینے سے کیا جاتا ہے۔

مشق: سورۃ المذمل اور سورۃ بنی اسرائیل سے،

۱۔ منصوب اسماء کی بیس (۲۰) مثالیں دیجیئے اور

۲۔ ہر اسم کے آگے، قوسین میں، منصوب کی قسم واضح کیجئے کہ یہ منصوب، مفعول بہ ہے

یا ظرف ہے۔ حال ہے یا علت ہے، تمیز ہے یا مفعول مطلق ہے۔

مشق: سورۃ الاحزاب کا مطالعہ کیجئے۔

۱۔ گن کر بتائیے کہ اس سورت میں، کل کتنے مفعول مطلق استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ مفعول مطلق پر مبنی، آیات کے حصوں کو اپنی کاپی پر درج کیجئے۔

خلاصہ منصوباتِ بستہ

آپ گذشتہ اسباق میں، تمام چھ منصوبات پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہی کے رسلے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

ظرف و تمیز و علت و مصدر

ہے شتا یاں یہ مرد، راہ سپر

یعنی بوڑھا یہ کاٹتا ہے شجر

زید تیس خواں ہے دقت سحر

یعنی میں بیس، میرے یاں نوکر

شرم سے سر فگندہ ہے یہ پسر

جانے والا وہ مرد ہے، چھپ کر

چھ ہیں منصوبات حال اور مفعول

جیسے الْمَرْءُ سَاقٍ عَجَلًا

یا کہ الْأَشْيَءُ قَاطِعٌ شَجَرًا

یا کہ زَيْدٌ مُسَيِّحٌ سَحَرًا

یا کہ عَشْرُونَ خَادِمًا عِدَائِي

یا کہ الْيَطْفَلُ مُطْرِقٌ خَجَلًا

یا کہ ذَا الْمَرْءِ ذَاهِبٌ سِرًّا

سبق نمبر ۴۵

عِلْمُ اِسْتِثْقَا

کسی اصل لفظ سے (کسی مصدر سے کسی مادے سے) مختلف آؤنان پر، مختلف الفاظ ڈھالنے کے فن کو، **عِلْمُ اِسْتِثْقَا** کہتے ہیں۔

اِسْتِثْقَا کے معنی ہیں شاخ کا پھوٹنا۔ جس طرح درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں، اسی طرح ایک ہی مادے سے بے شمار لفظ بنتے ہیں۔

مَادَا۔ کسی لفظ کے **حُرُوفِ اَصْلِيَّة** کو **مَادَا** کہتے ہیں جیسے

منصوب کا مادہ **ن، ص، ب** ہے اور مکسور کا مادہ

ک، س، د ہے۔

اس فن سے واقفیت کے بعد، آدمی، کتبِ لغت سے استفادہ کر سکتا ہے۔ کسی لفظ کی صورت (وزن) دیکھ کر معانی کا تعین کر سکتا ہے اور اُس لفظ کے اصلی حروف (مادہ) کو جان کر، اس اصل سے نکلنے والے دیگر الفاظ اور ان کے معانی کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی کی بدولت بعض اسماء اور بہت سے افعال بنائے جاسکتے ہیں۔

اَسْمَاءُ مُشْتَقَّة

علم اِسْتِثْقَا میں، مصدر سے مندرجہ ذیل (۷) اسماء مشتق ہوتے ہیں۔

- ۱۔ اِسْمُ الْفَاعِلِ (جیسے : تَاصِرٌ)
- ۲۔ اِسْمُ الْمَفْعُولِ (جیسے : مَنصُورٌ)
- ۳۔ اِسْمُ الظَّرْفِ (جیسے : مَنصَرٌ)
- ۴۔ اِسْمُ الْاَلَةِ (جیسے : مَنصَرٌ)
- ۵۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (جیسے : تَصِيرٌ)
- ۶۔ اِسْمُ التَّفْضِيلِ (جیسے : اَنْصَرٌ)
- ۷۔ اِسْمُ الْمَبَالِغَةِ (جیسے : نَصَارٌ)

اَفْعَالِ مُشْتَقَّه

علم اشتقاق میں، مَصْدَر سے مندرجہ ذیل تین (۳) اَفْعَالِ تَصْرِیفِ مُشْتَقَّہ ہوتے ہیں۔

- ۱۔ فِعْلِ مَاضِي (جیسے : نَصَرَ)
- ۲۔ فِعْلِ مُضَارِع (جیسے : يَنْصُرُ)
- ۳۔ فِعْلِ اَمْر (جیسے : اَنْصُرْ)

سبق نمبر ۴۶

مَصْدَر

- ۱۔ مَصْدَر وہ اسم ہے، جس سے کسی کام کے ہونے کے عمل کو بیان کیا جائے۔
- ۲۔ مَصْدَر، میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔ مَصْدَر کی جمع مَصَادِر ہے۔
- ۳۔ مَصْدَر سے، کئی اسمائے مُشْتَقَّہ اور اَفْعَالِ صَرْف نکلتے ہیں۔ مثلاً
 - ۱۔ اَسْمَاءُ مُشْتَقَّہ : رَحْمَةٌ ، رِزَاعَةٌ ، زُكَاةٌ ، نَصْرٌ ،
 - ۲۔ اَفْعَالِ مُشْتَقَّہ : ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، إِذْهَبَ
- ۴۔ مَصَادِرِ مَنْصَب اور صنعت و حرفت کے پیشے، فِعَالَةٌ کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے : خِلَافَةٌ ، إِمَامَةٌ ، نِيَابَةٌ ، خِطَابَةٌ اور
حَيَاةٌ (ہُنا) ، خِيَاطَةٌ ، رِزَاعَةٌ ، طِبَابَةٌ ۔
- ۵۔ اضطراب و حرکت کے لیے مَصَادِرِ فَعْلَان کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے : غَلِيَانٌ (اُبلنا) ، خَفَقَانٌ (دھڑکنا) ، جَوَلَانٌ (گھومنا) ، جَرَيَانٌ (دوڑنا)
- ۶۔ آمراہ کے لیے مَصَادِرِ فُعَالٍ کے پر آتے ہیں۔

جیسے : مُدَاخِعٌ (سرورد) ، زُكَاةٌ ، حَوَاثٌ (چکرانا) ۔
- ۷۔ رنگوں کے لیے مَصَادِرِ فُعْلَةٍ کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے : حُمْرَةٌ (سرخ) ، دُرْقَبَةٌ (ریلوں) ، صُفْرَةٌ (زرردی) (غیر)

سبق نمبر ۴۷

اِسْمُ مُشْتَقٍّ اور اِسْمِ جَامِدٍ

اِسْمِ مُشْتَقٍّ

مُشْتَقٍّ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ اسم مشتق سے شاخیں پھوٹتی

ہیں۔ مثلاً **نَصْرُوْ** (مدد) مصدر ہے

اس سے ایک لفظ 'نَاصِرُوْ' بنایا گیا۔ جس کے معنی ہیں مدد کرنے والا۔ اور عَلِمَ کے مصدر سے عَلِمْتُ بنایا گیا ہے۔ وغیرہ

نَصْرُوْ سے بے شمار دیگر افعال اور اسماء بھی بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً
نَصَرَ (اُس نے مدد کی) نَصْرُوْتُ (میں نے مدد کی) نَصْرُوْا (اُن سب نے مدد کی)
يَنْصُرُوْنَ (وہ سب مدد کرتے ہیں) مَبْنُصُوْرٌ (وہ جس کی مدد کی گئی)۔

اِسْمِ جَامِدٍ

جَامِدٍ وہ اسم ہے، جو کسی مصدر سے مشتق نہ ہو۔

یعنی اِسْمِ جَامِدٍ سے شاخیں نہیں پھوٹیں۔ جیسے رَجُلٌ، شَجَرَةٌ۔
رَجُلٌ اِسْمِ جنس ہے۔ رَجُلٌ سے دیگر اشتقاقیات نہیں ہوتے۔
اِسْمِ جَامِدٍ، ایک مُنْصَرَف اسم ہے، غیر مآخوذ ہے۔

آسائے جامِدادہ کی کچھ اور مثالیں

إِبْرَاهِيمُ، إِبْرِيْقُ، أَبَا بَيْلٍ، أَسْلَحَةُ، أَصِيلُ (شام کا دقت)
يَعْرُ (کنواں)، بَرَزَخُ (اڑ)، بُهْتَانُ (تہمت)، وغیرہ

آسائے مُشتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

عَالِمٌ، عَالِمَانِ، عُلَمَاءُ، مُعَلِّمٌ، مَعْلُومَاتُ، مُتَعَلِّمٌ، عَالِمُونَ
عَالِمَاتُ، مَعْلُومٌ، عَلَامٌ، عَلَامَةٌ، وغیرہ

أفعال مُشتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

أَعْلَمَ، يَعْلَمُ، تَعْلَمُ، تَعْلَمُونَ، تَعْلَمُونَ، تَعْلَمُونَ، وغیرہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۲۸

مَادَّةُ يَا حُرُوفِ اَصْلِيَّةِ

مَادَّةُ کسی لفظ کے اصلی حروف کو کہتے ہیں۔ مادے کو حروف اَصْلِيَّةِ بھی کہتے ہیں۔ یہ حروف اکثر صورتوں میں باقی رہتے ہیں۔ جیسے مُتَعَلِّمٌ میں، اصلی حروف ع، ل، م ہیں اور م، ت اور ل حروف زائداہ ہیں۔

اسی طرح مندرجہ ذیل دیگر الفاظ پر غور کیجئے۔ ان سب کا مادہ بھی ع، ل، م ہی ہے
عَالِمٌ ، مَعْلُومٌ ، عَلَامَةٌ ، عَلَامَةٌ ، اِعْلَامٌ ، يَعْلَمُونَ ، تَعْلَمُونَ
عُلُومٌ ، عُلَمَاءُ ، مُتَعَلِّمُونَ۔

حُرُوفِ زَائِدَاتِ

کسی لفظ کے اندر، اصلی حروف کے علاوہ، جو باقی حروف ہوتے ہیں انہیں حروف زائداہ کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں م، ت اور ایک عدد ل حروف زائداہ ہیں۔ نوٹ کیجئے کہ مُتَعَلِّمٌ میں، لام (ل) مُشَدَّد ہے۔ دوبار پڑھا جائے گا۔ پہلی مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک مکسور۔

حُرُوفِ زَائِدَاتِ کی کل تعداد دس (۱۰) ہے۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ اَیَئِٹْ	۲۔ هَمْزَةٌ	۳۔ تَاءٌ	۴۔ سِیْنٌ	۵۔ لَامٌ
۶۔ مِیْمٌ	۷۔ نُونٌ	۸۔ وَاوٌ	۹۔ هَاءٌ	۱۰۔ یَاءٌ

مندرجہ ذیل مثالوں میں، حُرُوفِ زَائِدَاتِہ، اور، حُرُوفِ زَائِدَاتِہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اصلی حُرُوفِ، وَزْن اور مَوْزُون کو غور سے دیکھیے۔

نمبر	حرفِ زَائِدَاتِہ	وَزْن	مَادَّة	مَوْزُون	تَحْلِيل
۱	أَيْف (ا)	فَاعَلْ	ق ت ل	قَاتَلْ	ق + ا + ت + ل
۲	هَمْزَة (ء)	أَفْعَلْ	ح س ن	أَحْسَنَ	ء + ح + س + ن
۳	تَاء (ت)	تَفَاعَلْ	ک ث ر	تَكَاثَرْ	ت + ک + ا + ث + ر
۴	سِین (س)	اِسْتَفْعَلْ	خ د م	اِسْتَحْدَمَ	اِ + س + ت + خ + د + م
۵	لَام (ل)	اِنْفَعَالْ	ک ت ب	اَلْکِتَابُ	اِ + ل + ک + ت + ب
۶	مِیم (م)	مُقْعِلْ	ع ل م	مُعَلِّمٌ	م + ع + ل + م
۷	نُون (ن)	اِنْفَعَلْ	ق ل ب	اِنْقَلَبَ	اِ + ن + ق + ل + ب
۸	وَاو (و)	فُوْعِلْ	ق ت ل	قُوْتِلَ	ق + و + ت + ل
۹	هَاء (ه)	مَفْعَلَة	د ر س	مَدْرَسَةٌ	م + د + ر + س + ة
۱۰	یَاء (ی)	یُفْعِلْ	ح س ن	یُحْسِنُ	ی + ح + س + ن

نوٹ :-

دس حُرُوفِ زَائِدَاتِہ کو، یادداشت کے لیے اس طرح باندھا گیا ہے۔
 سَأَلْتُمُونِيهَا "آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھا تھا" (حروف کے بائیں میں)
 الْيَوْمَ تَنْسَاهَا "آج بھی تو انہیں بھول گیا"

سبق نمبر ۴۹

وَزْنٌ اور مَوْزُونٌ

وَزْنٌ MEASURE

وَزْنٌ، جس کی جمع 'اوزان' ہے، وہ باٹ، سانچہ یا پیمانہ ہے جس پر دوسرے الفاظ ڈھالے جاتے ہیں۔

مثلاً، قَاعِلٌ ایک وزن کا پیمانہ ہے۔ کام کرنے والے کے لیے۔
اس وَزْنِ پر مختلف الفاظ ڈھالے گئے ہیں۔ غور سے دیکھئے۔

۱۔ ذَاهِبٌ : جانے والا ۲۔ کَاتِبٌ : لکھنے والا

۳۔ عَالِمٌ : جاننے والا ۴۔ نَاصِرٌ : مدد کرنے والا

۵۔ قَاتِعٌ : کھولنے والا ۶۔ قَارِعٌ : پڑھنے والا

اوپر کی تمام مثالوں میں، وَزْنٌ، قَاعِلٌ، ہے۔ اسی طرح مَفْعُولٌ، اَنْفَعَلٌ، فَعَّالٌ، فَعَّالٌ، وغیرہ وغیرہ، اَدْوَان، ہیں۔

مَوْزُونٌ THE MEASURED

مَوْزُونٌ وہ لفظ ہے، جو وَزْنِ کے مطابق ڈھالا گیا ہو۔

اوپر کی مثال میں، ذَاهِبٌ، کَاتِبٌ، عَالِمٌ، نَاصِرٌ، قَاتِعٌ اور قَارِعٌ، قَاعِلٌ کے وزن پر مَوْزُونٌ، ہیں۔

اسی طرح مَكْتُوبٌ (مَفْعُولٌ)، اَحْسَنُ (اَفْعَلٌ)، جَبَّارٌ (فَعَّالٌ)، ضَرَّارٌ

(فَعَالٌ) وغیرہ 'مَوْزُون' ہیں۔
 وُزْن اور مَوْزُون کی کچھ اور مثالوں پر غور کیجئے۔ وُزْن، دراصل ایک سانچہ، باٹ،
 یا پیمانہ ہے اور مَوْزُون، وُزْن کی گیا (Weighted) لفظ ہے۔

۱۔ مَفْعُولٌ	مَكْتُوبٌ (جسے لکھا گیا)، مَظْلُومٌ (جس پر ظلم کیا گیا)
۲۔ فَعَالَةٌ	تِجَارَةٌ، زِرَاعَةٌ، خِیَاطَةٌ
۳۔ فَعَالٌ	دَهَابٌ (بہت دینے والا)، دَجَّالٌ (بڑا فریبی)
۴۔ فَعَالٌ	صُدَاعٌ (سر درد)، دُكَامٌ (دکام)، سَعَالٌ (کھانسی)
۵۔ فَاعُولٌ	فَارُوقٌ، طَاعُونٌ
۶۔ فَعْلَانٌ	عَطَشَانٌ (پاسا)، كَسَلَانٌ (کابل)
۷۔ مَفْعِلٌ	مَسْجِدٌ، مَحْرِبٌ، مَشْرِقٌ
۸۔ فِئْعَالٌ	إِحْسَانٌ، إِنْكَارٌ، إِكْرَامٌ
۹۔ تَفْعِيلٌ	تَذْكِيرٌ، تَسْبِيحٌ، تَوْضِيحٌ، تَشْرِيفٌ
۱۰۔ تَفْعِيلَةٌ	تَرْكِيبَةٌ، تَرْبِيَّةٌ
۱۱۔ تَفْعُلٌ	تَدْبِيرٌ، تَفْكَرٌ، تَدَلُّلٌ، تَشْكُرٌ
۱۲۔ اِفْتِعَالٌ	إِزْتِيَابٌ، إِشْتِعَالٌ، إِشْتِيَاكٌ

مندرجہ بالا الفاظ کے حروفِ اصلیہ (مارے) الفاظ کے آگے توہین
 میں لکھے۔

سبق نمبر ۵

- حُرُوفِ أَصْلِيَّة (یعنی ماڑے) کے اعتبار سے، فعل کی دو (۲) قسمیں ہیں۔
 فعل ثَلَاثِي اور فعل رُبَاعِي۔ فعل ثَلَاثِي کی مزید دو (۲) قسمیں ہیں۔
 ۱۔ فعل ثَلَاثِي مُجَرَّد
 ۲۔ فعل ثَلَاثِي مَزِيد فِيهِ
 ۱۔ فعل رُبَاعِي مُجَرَّد
 ۲۔ فعل رُبَاعِي مَزِيد فِيهِ

فَعْلٌ ثَلَاثِي

فعل ثَلَاثِي مُجَرَّد :-

فعل ثَلَاثِي مُجَرَّد، وہ فعل ہے، جو تین حروف پر مبنی ہو یعنی وہ فعل ہے، جس کے (واحد) مذکر قارب، فعل ماضی میں صرف تین حروف پائے جائیں۔
 مثلاً ذَهَبَ : وہ گیا، یہاں ذ، ہ، اور ب صرف تین اصلی حروف ہیں۔

فَاءِ کَلِمَہ FIRST LETTER

ذَهَبَ، مَوْزُون ہے، فَعْل کے دَرْن پر
 ذَهَبَ میں ذال 'ذ' پہلا کلمہ ہے۔ اس لیے فَاءِ کَلِمَہ کہلاتا ہے۔
 فَتْحَ میں فاء، دُعا کَلِمَہ ہے اور جَمَعَ میں جِیم، فاء کَلِمَہ ہے۔

عَيْنِ کَلِمَہ MIDDLE LETTER

ذَهَبَ میں درمیانی کَلِمَہ هَاء (ہ) ہے۔ فَعْل میں درمیانی کَلِمَہ عَيْن ہے۔ اس طرح
 هَاء عَيْنِ کَلِمَہ ہوا، فَتْحَ، جَمَعَ، عَلِمَ میں علی الترتیب ثاء (ت)، میم (م)، اور لام (ل) عین کلمے کہلائیں گے۔

لامِ کَلِمَہ LAST LETTER

ثَلَاثِي مُجَرَّد کا آخری حرف اگر فَعْل کے وزن پر ہو تو لامِ کَلِمَہ کہلاتا ہے۔

جیسے ضَرَبَ (ب، د، ب)، نَصَرَ (ک، ا، ز)، اور عَلِمَ (ک، ا، ی، م)، لَامَ کلمہ ہے۔
فعل ثلاثی مزید :-

فعل ثلاثی مزید، وہ فعل ہے جس کے ماوے میں تین اصلی حروف کے علاوہ ایک دو حرف بڑھالیے گئے ہوں۔ مثلاً ذَهَبَ سے أَذْهَبَ، اور فَعَلَ کے بجائے أَفْعَلَ، اِنْفَعَلَ، اِفْتَعَلَ وغیرہ۔ اسی طرح بَدَل (ب، د، ل) سے بَدَّل، بَادَل، أَبَدَل، تَبَدَّل، تَبَادَل، اِسْتَبَدَل، اَفْعَلَّ ثلاثی مزید فیہ ہیں۔

فعل رباعی

رُبَاعِي مُجَرَّد :-

رُبَاعِي مُجَرَّد وہ فعل ہے جو بغیر کسی حرف زائد کے چار اصلی حروف سے بنا ہو، مثلاً فَعَّلَ کے وزن پر دَحْرَجَ۔ یہاں د، ح، ر، اور ج چار اصلی حروف ہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں۔ وَسَّوَسَ، قَنَطَرَ، دَمَدَمَ، مَضْمَضَ، رَحَرَحَ۔

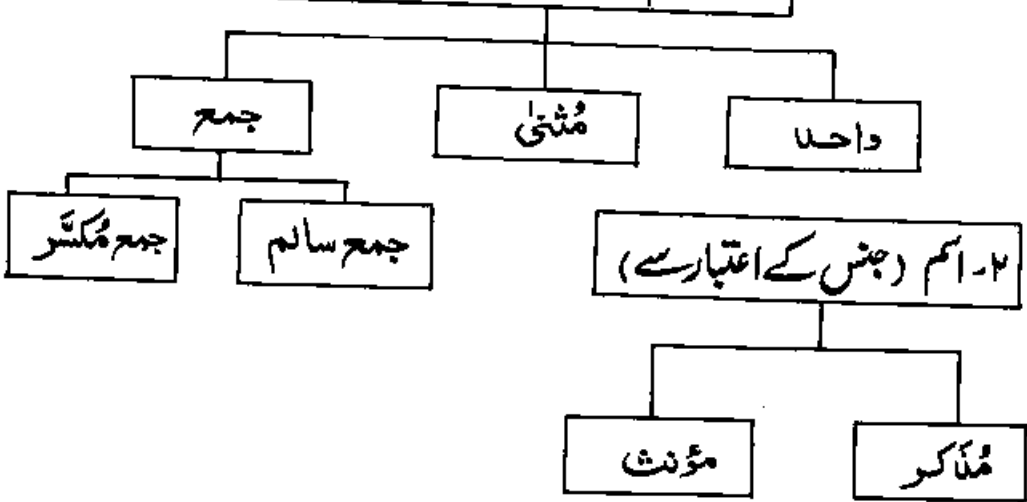
رُبَاعِي مُزِيد

رُبَاعِي مُزِيد فیہ وہ فعل ہے جس میں چار اصلی حروف (جیسے : د، ح، ر، ج) کے علاوہ حروف زائدہ بھی ہوں۔ جیسے : فَعْعَلَّ کے وزن پر تَدَحْرَجَ یہاں ت حرف زائدہ ہے۔ چند اور مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

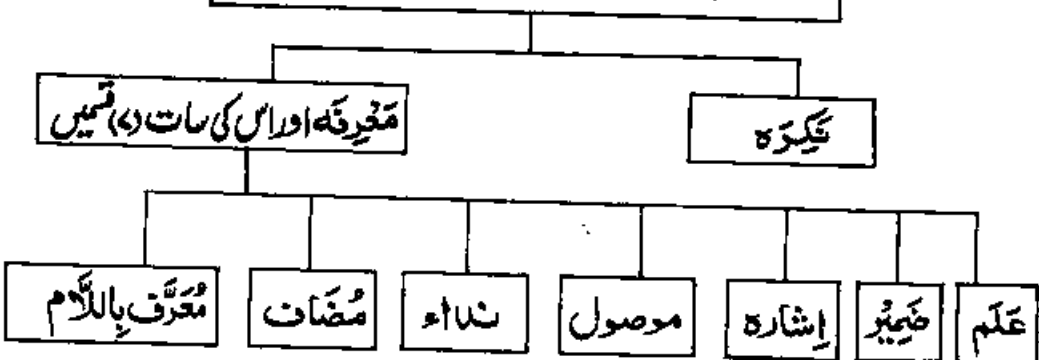
- ۱۔ تَزَلَّزَل رُبَاعِي مُجَرَّد سے تَزَلَّزَل رُبَاعِي مُزِيد فیہ ہے۔
- ۲۔ سَلَّسَل رُبَاعِي مُجَرَّد سے سَلَّسَل رُبَاعِي مُزِيد فیہ ہے۔
- ۳۔ حَجَجَم رُبَاعِي مُجَرَّد سے اِحْرَجَجَم رُبَاعِي مُزِيد فیہ ہے۔
- ۴۔ طَمَنَّ رُبَاعِي مُجَرَّد سے اِطْمَنَّ رُبَاعِي مُزِيد فیہ ہے۔

خلاصہ اسم کی قسمیں

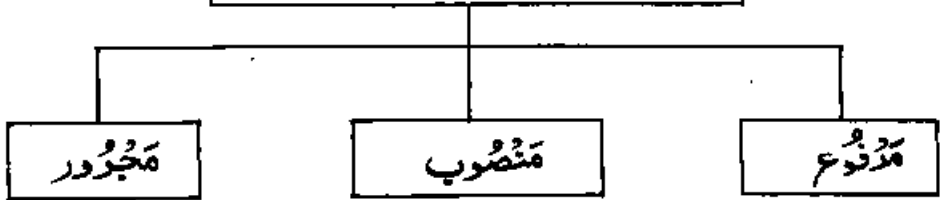
۱۔ اسم (عدد کے اعتبار سے)



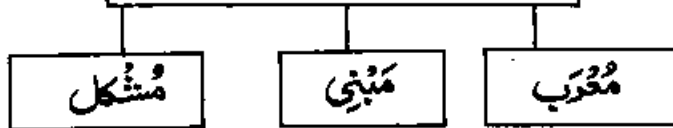
۳۔ اسم (عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)



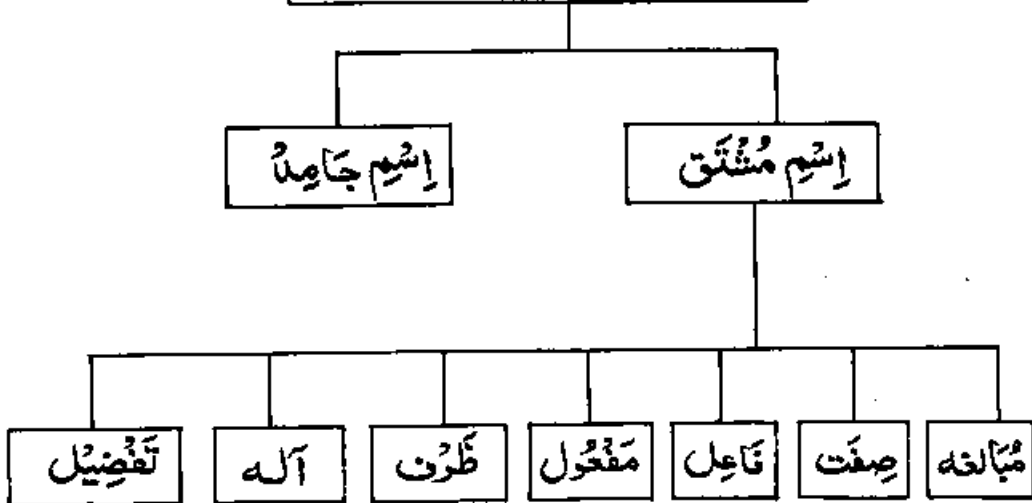
۴۔ اُم (اعرابی حالت کے اعتبار سے)



۵۔ اُم (اعراب کے اعتبار سے)



۶۔ اُم (عِلْمِ اشتقاق میں)



سبق نمبر ۹

اِسْمِ فَاعِل

۱۔ اِسْمِ فَاعِل، وہ اِسْمِ مُشْتَق ہے جس سے فِعْل صادر ہوتا ہے۔

(یعنی جو کام کرتا ہے)

جیسے ظَالِم، ظَلَم، کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور ضَاحِك، ہنسنے والے کو۔

۲۔ ثَلَاثِي مُجَوَّد سے اِسْمِ فَاعِل، فَاعِل کے وَزْن پر آتا ہے۔

۳۔ اِسْمِ فَاعِل کو ذَوِ الْفِعْلِ مَعْرُوف، بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ وہ ذات ہے جس سے فِعْل، منسوب کیا گیا ہے۔

۴۔ چُنُس اور عدد کے اعتبار سے اس کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔

عدد			
چُنُس	وَاحِدًا	مُثْنًى	جَمْع
مُذَكَّر	فَاعِلٌ	فَاعِلَانِ	فَاعِلُونَ
مؤنث	فَاعِلَةٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَاتٌ

۵۔ مندرجہ بالا آوڑان پر، مؤذون مَعْرُوفَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

دَوْن	مَوْرُونِ اِسْمِ قَاعِل	مشق
قَاعِلُ	هَآيَكُ (ہلاک ہونے والا) ، گَاطِمُ (اندر ہی اندر گھٹنے والا) ، گَایِمُ (ترش رو) ، لَآعِنُ (لنت بھیجنے والا) ، نَآهِقُ (تائل اور کمزور پڑنے والا) ، مَآجِكُ (ہسنے والا) ، مَآمِرُ (لاغر، دہلا، کمزور پڑنے والا) ، تَآيِرُ (پیچھے رہ جانے والا) ، غَافِرُ (ڈھانکنے والا) اور مَافِی کرنے والا۔	
قَاعِلَه	جَآمِدَةٌ (جمنے والی) ، دَآئِقَةٌ (چکنے والی) ، صَآجِبَةٌ (بیرو) ، سَآوَرَةٌ (جاگنے والی) ، جَآرِيَةٌ (بہنے والی) ، بَآرِدَةٌ (ظاہر ہونے والی) ، تَآنِصَةٌ (نیچے گرنے والی) ، تَآيَعَةٌ (اوپر اٹھانے والی) ، دَآحِصَةٌ (باطل) ، رَآجِفَةٌ (ہلنے والی زمین) ، عَآشِيَةٌ (چھا جانے والی) ، عَآمِلَةٌ (کام کرنے والی) ، تَآصِبَةٌ (تھکنے والی) ، حَآمِيَةٌ (گرمی دینے والی) ، آَنِیَّةٌ (کھوٹے والی) ، تَآعِمَةٌ (رونق دینے والی) ، عَآلِيَةٌ (بلند کرنے والی) ، لَآعِيَةٌ (بے کار کرنے والی) ، صَآعِقَةٌ (گرجنے والی آگ یعنی آسمانی بجلی)	
قَاعِلَانِ	صَآلِحَانِ (دو نیک مرد) ، گَآمِلَانِ (دو کامل مرد) ، سَآجِدَانِ (دو مردِ بادوگر) ، آخِرَانِ (آخری دو مرد) ، صَآجِبَانِ (دو مردِ دوست) ، دَآئِبَانِ (دو گھومنے والے)	

درن	موزون لشم فاعل	مشق
فَاعِلَتَانِ	صَا لِحَتَانِ (دو نیک عورتیں) کَا مِلَتَانِ (دو کامل عورتیں) سَا جَوَتَانِ (دو بادوگر نیاں) کَا فِرَتَانِ (دو کفر کرنے والیاں) آخِرَتَانِ (آخری دو عورتیں) صَا جِبَتَانِ (دو عورتیں دوست) دَا مِتَتَانِ (دو لگاتار گردش کرنے والیاں یعنی رات دن)	
فَاعِلَاتٌ	نَا جَوَاتٌ (ڈانٹنے والیاں) سَا پَعَاتٌ (تیرنے والیاں) سَا پَعَاتٌ (اُگے بڑھنے والیاں) بَا سَعَاتٌ (اُونچی ٹہنیوں والیاں) کَا شَطَاتٌ (شوق دل سے کام کرنے والیاں) اَصَا فِتَاتٌ (تین ٹانگوں پر کھڑی ہونے والی گھوڑیاں) ذَا رِیَاتٌ (گھیرنے والیاں) عَا دِیَاتٌ (سرگرمی دکھانے والیاں) کَا زَعَاتٌ (گھسیٹ لانے والیاں) حَا مِلَاتٌ (اُٹھانے والیاں) جَا رِیَاتٌ (بہنے والیاں) صَا مِتَاتٌ (روزہ رکھنے والیاں) نَا شَرَاتٌ (بکھیرنے والیاں) ذَا کِرَاتٌ (ذکر کرنے والیاں) بَا قِیَاتٌ (باقی رہنے والیاں) قَا نِیَاتٌ (چپ رہنے والیاں) رَا سِیَاتٌ (مضبوط جڑوں والیاں) شَا مِخَاتٌ (بلند رہنے والیاں)	

وزن	موزون اسم فاعل	مشق
فَاعِلُونَ	غَاغِلُونَ (غفلت برتنے والے) نَايَمُونَ (سونے والے)	
فَاعِلُونَ	قَائِلُونَ (بیٹھنے والے) مَائِقُونَ (اگے بڑھنے والے)	
فَاعِلُونَ	قَارِعُونَ (اُترنے والے) بَائِطُونَ (پھیلانے والے)	
فَاعِلُونَ	كَاغِرُونَ (عاجزی دکھائی دینے والے) سَائِدُونَ (حیران ہونے والے)	
فَاعِلُونَ	عَاكِفُونَ (رک جانے والے) مَائِشُونَ (ٹھہرنے والے)	
فَاعِلُونَ	حَامِدُونَ (حمد کرنے والے) رَائِحُونَ (لوٹنے والے)	

نوٹ :-

مثال میں، اسم فاعل قَائِلٌ، وَاِصِلْ اور وَاِثْ کے وزن پر آتا ہے۔
 اجوف میں، اسم فاعل قَائِلٌ، خَائِفٌ اور بَائِعٌ کے وزن پر آتا ہے۔
 ناقص میں، اسم فاعل باقی، قَائِض، مَائِض اور وَاِثْ کے وزن پر آتا ہے۔

مشق :-

مندرجہ بالا اسمائے فاعل

۱۔ اگر مذکر ہوں تو مؤنث بنائیے۔

۲۔ اگر مؤنث ہوں تو مذکر بنائیے۔ لیکن واحد کو واحد، مشنی کو مشنی، اور جمع کو جمع ہی رہنے

دیتے ہیں۔

سبق نمبر ۵۲

اِسْمِ مَفْعُول

۱۔ اِسْمِ مَفْعُول، وہ اِسْمِ مُشْتَق ہے جس پر فاعِل کا فِعْل واقع ہوتا ہے۔
(یعنی جس پر فِعْل کا اثر پڑتا ہے)

یہ **مَظْلُومٌ** ظاہر ہے ظالِم کے ظلم نے اُسے مَظْلُوم بنا دیا۔

۲۔ ثَلَاثِي مُجَرَّد سے یہ، **مَفْعُولٌ** کے دَرَجَت پر آتا ہے۔

۳۔ اِسْمِ مَفْعُول کو دُوْا لِفِعْلِ مَجْهُوْل، بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ وہ ذات ہے جس سے فِعْل مَشْبُوب کیا گیا ہے۔

۴۔ چُنُس اور عدد کے اعتبار سے اس کی مختلف صورتیں یہ ہیں:-

جنس / عدد	وَاحِد	مُثْنٰی	جمع
مُذَكَّر	مَفْعُولٌ	مَفْعُولَانِ	مَفْعُولُونَ
مُؤَنَّث	مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولَتَانِ	مَفْعُولَاتٌ

۵۔ مندرجہ بالا آوْزَان پر، مَوْزُون مَفْعُولَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

مشق :- مندرجہ ذیل افعال مفعول، ۱۔ اگر واحد ہوں تو جمع بنائیے۔

۲۔ اگر جمع ہوں تو واحد بنائیے ۳۔ اگر مُثْنٰی ہوں تو جمع بنائیے۔

نوٹ کو نوٹ اور مذکر کو مذکر ہی رکھیے۔

وَزْن	موزوں اِسْمِ مَفْعُول	مشق
مَفْعُولٌ	مَبْحُوثٌ (اُٹھایا جانے والا)	مَبْسُوثٌ (پیچھے کیا جانے والا)

	مَخْتُومٌ (مہر لگایا ہوا) مَسْتُورٌ (چھپایا ہوا)	
	مَذْكُورٌ (ذکر کیا ہوا) مَسْحُورٌ (جادو کیا ہوا)	
	مَذْفُوعٌ (دفع کیا ہوا) مَغْضُوبٌ (غضب کیا ہوا)	
	مَذْنُونٌ (رقم کیا ہوا) مَخْلُوبٌ (غلبہ پایا ہوا)	
	مَكْتُوبٌ (لکھا ہوا) مَهْذُومٌ (خست خوردہ)	
	مَنْشُورٌ (بکھرا ہوا) مَثْبُورٌ (رشامت زدہ)	
	مَخْدُودٌ (بے سہارا) مَذْخُورٌ (دور کیا ہوا)	
	مَرْجُومٌ (پتھر مارا ہوا) مَزِيدٌ، مَبِيعٌ	
مَفْعُولَةٌ	مَلْحُوكَةٌ (احت لگئی عورت) مَصْفُوقَةٌ (صف میں لگائی ہوئی)	
	مَعْرُوقَةٌ (معلوم) مَمْصُورَةٌ (مدد کی گئی)	
مَفْعُولَانِ	مَسْخُورَانِ (دو جادو کیے گئے) مَكْتُوبَانِ (دو لکھے گئے)	
	مَعْلُوبَانِ (دو زبردست) مَرْجُومَانِ (دو پٹے ہوئے)	
مَفْعُولَتَانِ	مَبْسُوطَتَانِ (مونٹ، دکشادہ) مَسْخُورَتَانِ (دو سحر زدہ عورتیں)	
	مَمْصُورَتَانِ (دو مدد کی گئی عورتیں)	
مَفْعُولُونَ	مَخْدُومُونَ (محروم ہونے والے) مَبْعُوثُونَ (اٹھائے جانے والے)	
	مَجْمُوعُونَ (جمع کیے گئے) مَسْخُورُونَ (سحر زدہ لوگ)	
	مَجْمُورُونَ (روکے ہوئے) مَمْصُورُونَ (مدد کیے گئے)	
مَفْعُولَاتٌ	مَعْلُومَاتٌ (متین چیزیں مونٹ)	
	مَمْصُورَاتٌ (حفاظت سے رکھی ہوئی مونٹ)	
	مَعْرُوسَاتٌ (ٹانے جانے والیاں، چھت) مَعْدُودَاتٌ (رگنی ہوئی)	

سبق نمبر ۵۳

اِسْمِ ظَرْفِ

۱۔ ظَرْفٌ بھی ایک اِسْمِ مَشْتَق (Derived Noun) ہے۔

۲۔ ظَرْف، زمانی بھی ہو سکتا ہے، جو کام (فِعْل) کا وقت بتائے۔

جیسے [مُبْتَدَأٌ] کام کے شروع کرنے کا [وقت] ہے۔

۳۔ ظَرْف، مکانی بھی ہو سکتا ہے، جو کام (فعل) کی جگہ بتائے۔

جیسے : مَدَارَسَةٌ پڑھنے کی [جگہ] ہے۔

۴۔ اِسْمِ ظَرْف کے چار (۴) اَوْزَان ہیں تیسرا بہت کم آتا ہے۔ اور چوتھا مَفْعَلَةٌ

موزن ہے۔ جو کسی جگہ، کسی چیز کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔

۱۔ مَفْعَلٌ ۲۔ مَفْعِلٌ ۳۔ مَفْعَلَةٌ

عدد اور جنس کے اعتبار سے ظَرْف ان اَوْزَان پر آتا ہے۔

جنس	وَاحِدٌ	مُثْنِیٰ	جَمْعٌ
مُذَكَّرٌ	مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مُؤنثٌ	مَفْعَلَةٌ	مَفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ

۵۔ مَصَادِرِ مِثْلِ بھی ظَرْف کے وَزْن پر آتے ہیں۔ تفصیل سبق نمبر ۵۶ میں ملاحظہ فرمائیے

۶۔ مَصْنُومُ الْعَيْنِ فِعْلِ مُضَارِع سے، ظَرْف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مگر مندرجہ ذیل

اَسْمَاءِ ظَرْف (مَفْعَل کے بجائے) 'خلاف قانون'، [مَفْعِلٌ] کے وزن پر آئے ہیں۔

مَنْيَكُ (قرآن گاہ)	مَجْزُو (اونٹ ذبح کرنے کی جگہ)
مَطْلَعُ (سورج طلوع ہونے کی جگہ)	مَشْرِقُ (سورج نکلنے کی جگہ)
مَفْرِقُ (مانگ)	مَسْقَطُ (رگڑنے کی جگہ)
مَذْفُوعُ (کہنی رکھنے کی جگہ)	مَسْجِدُ (مسلمانوں کی عبادت گاہ)
مَسْكُنُ (رہنے کی جگہ)	مَنْيَتُ (اُگنے کی جگہ)
مَخْرِبُ (سورج غروب ہونے کی جگہ)	

اِسْمُ ظَرْفِ (زمان و مکان)

وَرْن	مَوْزُون اِسْمِ ظَرْفِ	مشق
۱۔ مَفْعَلُ	مَرَقَدُ، مَقْتَلُ، مَقْهِي، مَطْلَعُ، مَضْعُ، مَذَابِحُ، مَنْجَرُ، مَكْتَبُ، مَسْجِدُ، مَطْعَمُ، مَسْقَطُ، مَبْدَأُ، مَشْعَرُ، مَعْمَلُ، مَلْعَبُ، مَخْرَجُ، مَذْخَلُ، مَشْرَبُ، مَنْصَرُ، مَبْلَغُ، مَضْجَعُ، مَسْكُنُ۔	
۲۔ مَفْعِلُ	مَحْيِي، مَغْرِبُ، مَجْلِي، مَشْرِقُ، مَسْجِدُ، مَنَزِلُ، مَجْزُو، مَهْلِكُ، مَطْلَعُ، مَفْرِقُ (مانگ)، مَنْيَكُ، مَنْخَرُ (نتھنا)، مَرْجِعُ، مَرْفِئُ، مَوْسِمُ، مَوْعِدُ، مَسْكِنُ (رہنے کی جگہ)، مَوْرِدُ، مَضْرِبُ، مَهْلِكُ، مَخْزِلُ	

۳۔ مَفْعَلَةٌ	مَكْتَبَةٌ (کتابوں کی جگہ)،	مَزْرَعَةٌ (کھیتی کی جگہ)،
مَأْبَكَةٌ	(ادھنوں کی جگہ)،	مَسْبَعَةٌ (درندوں کی جگہ)،
مَدْرَسَةٌ	(پڑھنے کی جگہ)،	مَصْنَعَةٌ (صنعت کی جگہ)،
مَصْبَغَةٌ	(دھو بی گھاٹ)،	مَقْبَرَةٌ ، مَخْسَلَةٌ

مشق: مندرجہ بالا اسمائے ظرف سے، اسمائے فاعل (مذاکرہ احدا) بنائیے۔

اسمِ ظَرْف کی قرآنی مثالیں

۱۔ (أَذْكُرُوا اللَّهَ هُنَا **الْمَشْعِرِ** الْحَرَامِ) (البقرة: ۱۹۸)

”مَشْعِرِ حَرَام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کرو“

یہاں **مَشْعِرٌ** **مَفْعَلٌ** کے وزن پر ظرفِ مکان ہے، جو شَعَائِرِ حجہ ادا کرنے کی ایک جگہ ہے۔

۲۔ (مِثْلُ نُورٍ **غَيْشَكُوَّةٍ** فِيهَا مِصْبَاحٌ) (نور: ۲۵)

اُس کے نور کی مثال مشکوٰۃ (طاق) کی سی ہے جس میں ایک مِصْبَاح (چراغ) ہے۔
یہاں **غَيْشَكُوَّةٍ**، **مِفْعَالٌ** کے وزن پر ظرفِ مکان ہے۔

۳۔ (لَا **مَرْحَبًا** يَكُوفُ) (ص: ۶۰)

”تمہارے لیے کسی قسم کا غیر مقدم نہیں ہے“

یہاں **مَرْحَبٌ**، **مَفْعَلٌ** کے وزن پر، استقبال کی جگہ ہے۔

۴۔ (ذَٰلِكَ **مَبْلَغُهُمْ** مِنَ الْعِلْمِ) (النجم: ۳۰)

”یہ ان کے علم کی (پہنچ کی) آخری منزل ہے“

یہاں مَبْلَغٌ، مَفْعَل کے وزن پر ظَرْفِ مَكَان ہے۔

۵۔ (گان فی مَعْزِل) (ہود: ۴۲)

”حضرت نوح کا بیٹا، دورِ فاصلے پر تھا“

یہاں مَعْزِل، مَفْعِل کے وزن پر ظَرْفِ مَكَان ہے۔

۶۔ کثَاشِ رِزْقِ کی دُعا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَاً مِنْ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ۔ (مشکوٰۃ)

”اللہ کی توفیق کے سوا، نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ کوئی

پناہ کی جگہ اور کوئی نجات کی جگہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کہیں نہیں ہے۔“

یہاں مَلْجَأٌ، مَنَاجَاً، دونوں الفاظ مَفْعَل کے وزن پر ظَرْفِ مَكَان ہیں۔

۷۔ (إِنْ مَوْعِدًا هُمْ الصُّبْحُ) (ہود: ۸۱)

”یقیناً ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے“

نوٹ:-

مثال میں اسمائے ظرفِ مِيحَاذٌ، مِيَقَاتٌ اور مِيلَادٌ کے وزن پر

آتے ہیں۔

اجوف میں اسمائے ظرفِ مَدَاوٍ، مَزَاوٍ اور مَتَابِ کے وزن پر

آتے ہیں۔

ناقص میں اسمائے ظرفِ مَأْدِي، مَدَجِي اور مَرْغِي کے وزن پر

آتے ہیں۔

سبق نمبر ۵۴

اسم آلہ

۱۔ اسم آلہ : وہ مشتق اسم (Derived Noun) ہے، جو کسی کام کی تکمیل کے لیے آلہ (آڈنار) یا ذریعہ بنایا گیا ہو۔ جیسے وِخْرَاج (ہل) (خَوْرَج (کھیت) سے کھیتی کرنے کے لیے ایک آلہ (Tool) ہے۔

اور مِفْتَاح (کبھی)، کھولنے کے لیے آلہ ہے۔ جَوْتَح (کھولنا) سے ہے۔

۲۔ اسم آلہ کے چار (۴) آڈنات ہیں۔ جن میں سے آخری مؤنث ہے۔

تیسرا قلیلِ اِلِاسْتِعْمَال ہے۔

مِفْعَلٌ ، مِفْعَالٌ ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعَلَةٌ (مؤنث)

۳۔ اسم آلہ کا واحد، مشن، جمع اور تذکیر و ثانیات کے لیے ذیل کا چارٹ دیکھئے۔

وَرْن	جِنْس	وَاحِد	مُثَنّی	جَمْع
مِفْعَلٌ	مُذَكَّر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مِضْرَابٌ
مِفْعَلَةٌ	مؤنث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	مِضْرَابٌ
مِفْعَالٌ	مُذَكَّر	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مِضْرَابٌ

۴۔ بعض اسمائے آلہ، جامد بھی ہوتے ہیں (یعنی مشتق نہیں ہوتے)۔

جیسے: سَلَكَيْن (جمع سَلَكَیْن : چھری)

دَرَن	موزوں اِشیم آلہ	مشق
۱۔ مِفْعَلٌ	مِسْطَرٌ (Scale)، مِخِیْطٌ (سوئی) مِخْلَبٌ (پنجہ)، مِدْفَعٌ (توپ)، مِثْجَلٌ (درانتی)، مِغْذَلٌ (چرخہ) مِیْرَدٌ (ریتی)، (File) مِلْقَطٌ (چٹا)، مِیْقَعٌ (ہتھوڑا)	
۲۔ مِفْعَالٌ	مِصْبَاحٌ (چراغ)، مِخْرَاجٌ (سیڑھی)، مِقْرَاضٌ (قینچی) مِیْقَاحٌ (کبھی)، مِشْکَاوٌ (آری)، مِثْقَاوٌ (چھوٹی کھاڑی، چوڑی، رنبا)، مِثْقَاخٌ (پھونکنی)، مِیْمَاوٌ (کیل)، مِیْلِیَاوٌ (ماپ)، مِیْمَاوٌ (ترازو) مِیْمَاوٌ (قدر اندازہ لگانے کا آلہ)	
۳۔ مِفْعَلَةٌ	مِکْحَلَةٌ (سر ملانے والی سلائی) قِلِیلٌ اِلِیْ سِتْعَمَالٍ ہے	
۴۔ مِفْعَلَةٌ	مِزْوَحَةٌ (پکھا)، مِکْنَسَةٌ (جھاڑو) مِیْظَرٌ (سینک)، مِیْلَعَةٌ (چچہ)، مِیْظَرَقَةٌ (موگڑی) گھن، مِیْظَرَاوٌ، مِیْشَوَاوٌ (چولہا)، مِیْضَقَاوٌ (فلٹر) مِیْمَعَةٌ (رگڑ، بیج کن)، مِیْشَقَةٌ (تولید)	
۵۔ جَامِدٌ	جَمَسٌ (گھنٹی)، قَاسٌ (کدال)، سِیْکِیْنٌ (چھری) یہ اسما آلہ بامد کی مثالیں ہیں	
۶۔ قَاعَلٌ	خَاتَمٌ (بہر کرنے کا آلہ) قِلِیلٌ اِلِیْ سِتْعَمَالٍ ہے۔	

اسم آلہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ لَیْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللَّهِ ذِی الْمَعَارِجِ (المعارج)
 معارج، معرج کی جمع ہے، معرج میڑھی کو کہتے ہیں۔
 یہاں معرج، [مَفْعَلٌ] کے وزن پر ہے۔
 ”(عذاب کو) دفع کرنے والا کوئی نہیں، اُس خدا کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔“

۲۔ (مَثَلُ نُورٍ كَمِثْلُ نُوْرٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ) (نور: ۳۵)
 ”اُس کے نور کی مثال ایسے ہے، جیسے ایک طاق ہو اور اس میں ایک چراغ۔“
 یہاں مصباح، [مِفْعَالٌ] کے وزن پر اسم آلہ ہے۔
 ۳۔ (لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ) (ہود: ۸۴)
 ”ناپ تول میں کمی نہ کرو۔“

یہاں مکیال اور میزان، [مِفْعَالٌ] کے وزن پر اسمائے آلہ ہیں۔

مشق :- اسمائے آلہ پر مبنی الفاظ سے، ۵ جملے بنائیے۔
 مشق :- مندرجہ بالا اسمائے آلہ سے، اسمائے فاعل (مؤنث واحد) بنائیے۔

سبق نمبر ۵۵

اسْمِ مَبَالِغَةٍ

۱۔ **اسْمِ مَبَالِغَةٍ** وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی مُجَرَّد مُتَعَدِّی سے بنایا جاتا ہے، اور ایسی ذات کے لیے بنایا جاتا ہے، جس سے کام کی کثرت اور زیادتی ثابت ہو۔

۲۔ **اسْمِ مَبَالِغَةٍ** کے مفہوم میں مَصْدَرِی معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔

۱۔ جیسے **رَبِیْئٌ** **عَلَّامَةٌ** کا مطلب ہے، دیدہ بہت بڑا عالم ہے۔

(**عَلَّامَةٌ** کی ت، تائے ثانیہ نہیں، بلکہ تائے مَبَالِغَةٍ ہے۔)

۲۔ اور **رَبِیْئٌ** **جَهْوَلٌ** کا مطلب ہے، زید بہت بڑا جاہل ہے۔

۳۔ **اسْمِ مَبَالِغَةٍ** کئی اَوْرَان پر آتا ہے، زیادہ تر **فَعْلَانٌ** کے وزن پر۔ اس کی تفصیل اگلے صفحے پر ہے۔

۴۔ **اسْمِ مَبَالِغَةٍ** میں عموماً تذکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہوتا۔

لیکن بعض اوقات تائے تانیث لگا دیتے ہیں۔ جیسے

۱۔ **فَعِیْلٌ** کی تانیث **فَعِیْلَةٌ** کے وزن پر، **نَصِیْبَةٌ**، **حَبِیْبَةٌ** آتی ہے۔

۲۔ **فَعُولٌ** کی تانیث **فَعُولَةٌ** کے وزن پر آتی ہے، اگر مفعول کے لیے ہو۔

جیسے **جَمَلٌ حَمُولٌ** (لادا ہوا اونٹ، بار برداری کے لیے مخصوص اونٹ)

نَاقَةٌ حَمُولَةٌ (لادی ہوئی اونٹنی، بار برداری کے لیے مخصوص اونٹنی)

اِسْمِ مِیَالِغَةِ كَے اوزان

نمبر	وزن	موزوں اِسْمِ مِیَالِغَةِ	مشق
۱	فَعَالٌ	سَعَاكَ، جَبَاوُ، مَنَاعُ، فَعَالٌ، ظَلَامٌ، حَرَّانٌ، حَرَامٌ، سَحَاوُ، نَعَاوُ، حَمَالٌ، بَدَالٌ، عَلَامٌ، كَعَاوُ، عَسَاوُ، مَبَاوُ، عَفَاوُ، عَوَاوُ، قَهَاوُ، كَدَابُ، دَهَابُ، حَنَابُ، تَوَابُ، حَمَاسٌ، رَزَاوُ، سَمَاعُ، حَلَاوُ، بَنَاءُ، أَكَالٌ، أَفَاكَ، هَمَارُ، مَسَاءُ، مَنَاعُ، طَوَاوُ۔	
۲	كَعَالَةٌ	عَلَامَةٌ، نَهَامَةٌ، أَمَارَةٌ، حَمَالَةٌ، لَوَاحَةٌ، نَرَاعَةٌ	
۳	فُعَالٌ	فُجَبَاوُ، فُجَبَاوُ	
۴	فُعِيلٌ	فُعِيلَانٌ، شَرِيرٌ، حَرِيفٌ، سِكِيرٌ، صِدَائِقَةٌ	
۵	فَعُولٌ	فَعُولٌ، شَكُولٌ، ظَلُولٌ، جَهُولٌ، خَذُولٌ، هَلُولٌ، كَبُوسٌ، كَسُودٌ، كَفُورٌ، كُدُوبٌ، وَدُودٌ،	
۶	فُعُولٌ	فُعُولٌ، قُدُوسٌ	
	فَعُولٌ	فَعُولٌ	
۷	فُعَالٌ	عُجَابٌ	
۸	فَاعُولٌ	فَاعُولٌ، طَاعُونٌ	

۹	فَعِيلٌ عَلِيمٌ ، نَبِيٌّ (مدد کرنے والا) رَحِيمٌ ، عَظِيمٌ
۱۰	فَعَلَةٌ هَمَزَةٌ ، لَمَزَةٌ ، ضَحَكَةٌ ، ضَجَعَةٌ
۱۱	مَفْعَلٌ مَجْرَمٌ (بہت کاٹنے والا) ، مَحْرَبٌ
۱۲	مِفْعَالٌ مَبْدَالٌ ، مَنَعَامٌ ، مَلَسَانٌ ، مَقْدَامٌ ، مَقْضَالٌ
۱۳	فَاعِلَةٌ دَاعِيَةٌ ، دَاهِيَةٌ ، رَادِيَةٌ
۱۴	مَفْعِيلٌ مَنُطِقٌ ، مَشْكِيئٌ ، مَقْطِئٌ
۱۵	فَعِلٌ حَذَا ، شَرَا ، نَجَسٌ ، نَخَرٌ ، خَصِمٌ صَعِيٌّ
۱۶	فُعَالِي شَكَارِي ، كَسَالِي
۱۷	فُعْلَانٌ رَحْمَنٌ ، شَيْطَانٌ ، غَضْبَانٌ ، سَكْرَانٌ ، كَسْلَانٌ
۱۸	فُعْلٌ غُفْلٌ
۱۹	فَعُولَةٌ قَرُوقَةٌ ، حَمُولَةٌ
۲۰	فُعْلٌ ثَلَبٌ (یہ وزن جمع کسر اسم فاعل میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے: حَائِضٌ کی جمع حَائِضٌ ہے۔

شق :-

مندرجہ بالا اسمائے مبالغہ کے حُرُوفِ اِصْلِیَہ (مادہ) قوسین میں کیے۔

سبق نمبر ۵۶

مَصْدَر (The Infinitive) کے اَوْزَان

مَصْدَر کے بارے میں کچھ باتیں علیم اشتقاق کے باب میں بیان کی جا چکی ہیں۔
اب ان کی مختلف قسموں پر غور کرتے ہیں۔ اوزان اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

- ۱۔ **سَاكِرُ الْعَيْنِ مصدر** یعنی وہ مصدر جس کا درمیانی حرف ساکن ہوتا ہے
جیسے: عَلِمَ، دَعَوَى، ذَكَرَ، وَثَّقَ، رَحِمَهُ، رَحَلَهُ، سَرَعَهُ
- ۲۔ **مَفْتُوحُ الْعَيْنِ مصدر** یعنی وہ مصدر جن کے درمیانی حرف پر زبر ہوتا ہے
جیسے: طَلَبَ، مَرَضَ، دَرَجَهُ، صَدَقَهُ
- ۳۔ **مَكْسُورُ الْعَيْنِ مصدر** یعنی وہ مصدر جس کے درمیانی حرف کے نیچے زیر ہو۔
جیسے: كَذَبَ، سَرَقَهُ
- ۴۔ **مَضْمُونُ الْعَيْنِ مصدر** یعنی وہ مصدر جس کے درمیانی حرف پر پیش ہو۔
جیسے: سَخَطَ

۵۔ مَصْدَرِ مَبْنِي: یہ وہ مصدر جو مِم سے شروع ہوتا ہے اور مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اس میں ظوف کا بھی یہی وزن ہے
لیکن یہ مصدر کے معانی دیتا ہے۔ جیسے مَدَخَلَ،

۶۔ اِسْمُ مَرْوہ: یہ مصدر، فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے اور کام کی تعداد دیتا ہے
جیسے: ضَرْبَةٌ (ایک ضرب) مَضْرِبَتَيْنِ (دو ضربیں)
نَظْرَةٌ (ایک نظر) نَظْرَتَيْنِ (ایک پھیرا)

- ۷۔ اسٹیم ٹوے یہ مصدر، کام کی نوعیت، کھینچنے اور دھنکے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فَعْلَکَ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَيَّرَکَ (چال چلن)
- ۸۔ ایک ہی مادے سے، ایک سے زیادہ اَوْثَانِ مَصْدَر آکتے ہیں۔
- ۹۔ کسی ایک مادے سے، مصدر کے سارے اوزان نہیں آتے۔
- ۱۰۔ یہ مصادر ثلاثی مجرد کے ہیں۔ ثلاثی مزید اور رباعی کے مصادر ان شاء اللہ حصہ دوم میں بیان کیے جائیں گے۔

مَصْدَر (Infinitive) کے اَوْثَان

نمبر	قسم	وزن	مصادر
۱	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ	فَهَمٌ ، قَطَعٌ ، قَتْلٌ ، عِلْمٌ شَعْلٌ ، جُلْجُلٌ
۲	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلٌ	خِدْمَةٌ ، فِطْرَةٌ ، شُرْكَةٌ ، حِسْبَةٌ غِلْظَةٌ ، خُطْبَةٌ ، خِلْفَةٌ يَحْلَةٌ (عطیہ) ، رَحْلَةٌ ، يَشْدَا
۳	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلٌ	زَهْرَةٌ ، صَنَعَةٌ (کاریگری) ، كَشْدَةٌ ، لَعْنَةٌ بَطْشَةٌ ، بَهْجَةٌ ، خَطْفَةٌ ، رَجْمَةٌ ، سَكْرَةٌ نَزْلَةٌ ، رَحْمَةٌ ، رَعْبَةٌ
۴	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلٌ	سُحَّةٌ ، زُلْفَةٌ (قرب) ، سُرْعَةٌ ، قُدْرَةٌ كُدْرَةٌ

نمبر	قسم	وزن	مصادر
۵	سَاكِرُ الْعَيْنِ	فَعْلَى فَعْلَى فَعْلَى	دَعَاى ، زُلْفَى ، رُجْعَى ، بُشْرَى ذِكْرَى
۶	سَاكِرُ الْعَيْنِ	فَعْلَانُ	حِزْمَانُ
۷	سَاكِرُ الْعَيْنِ	فَعْلَانُ	طَيْرَانُ ، سَلْرَانُ ، كَيَانُ
۸	سَاكِرُ الْعَيْنِ	فَعْلَاءُ	بَقْضَاءُ ، رَغْبَاءُ
۹		فَعُولَةٌ	جَبُورَةٌ
۱۰	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَلُ	طَلَبُ ، مَرَضُ ، عَرَضُ ، قَرَحُ
۱۱	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	تَفَعَّالُ	تَجَوَّالُ (زیادہ دوڑنا) (یہ مصدر میں بالغ ہے)
۱۲	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَالُ	خَرَّاجُ ، خَسَّارُ ، كَسَّادُ ، رَشَّادُ ، رَمَادُ (راکھ) سَرَّاحُ ، صَغَارُ ، صَلَاحُ
۱۳	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَلَةٌ	دَرَجَةٌ ، صَدَقَةٌ ، عِلْبَةٌ
۱۴	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَالُ	جِدَالُ ، خِتَامُ (بہرِ خصام) ، خِطَابُ ، رَبَاطُ (باز رہنا) ، ذَهَابُ ، رِهَانُ ، خِلَافُ ، سِرَاعُ (جلدی) ، كِفَافُ (جمع کرنا)
۱۵	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فُعَالُ	رُفَاتُ (دھول) ، سُؤَالُ
۱۶	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَالَةٌ	قَدَامَةٌ ، مَكَاةٌ (عظمت) ، مَهَاةٌ (ذلت) ، مَتَانَةٌ لَطَافَةٌ ، كَهَانَةٌ ، قَدَامَةٌ ، عَدَالَةٌ ، مَحَابَةٌ شَهَادَةٌ ، شَفَاعَةٌ ، فَمَاحَةٌ۔

۱۷	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	نَحَالَةٌ	رِقَالَةٌ، نَعَاةٌ، عِمَارَةٌ، سَبَاحَةٌ، دِرَازِيَّةٌ
۱۸	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعَلٌ	كَذِبٌ، خَنَقٌ
۱۹	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِلَةٌ	سِرْقَةٌ
۲۰	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيلَةٌ	نَصِيحَةٌ، عَزِيمَةٌ، خَدِيعَةٌ
۲۱		فَعَلُوهُ	جَبْرُودَةٌ
۲۲	إِسْمُ فَاعِلٍ	فَاعِلَةٌ	بَاقِيَةٌ (بقا) كَاذِبَةٌ (جھوٹ)
۲۳	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيلٌ	رَهِيْلٌ، رَجِيْلٌ، زَمِيْلٌ
۲۴	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعَلٌ	سَخَطٌ
۲۵	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعُولَةٌ	مَضْعُوبَةٌ، مَضْهُوبَةٌ، شُهُولَةٌ
۲۶	مَضْمُومُ الْعَيْنِ (فعل لازم کے مصادر)	فَعُولٌ	دُخُولٌ، ثُبُوتٌ، خُرُوجٌ، نُحُوشٌ، خُلُودٌ جُلُوسٌ، سُكُوتٌ، خُلُوصٌ مضموں العین مصادر عموماً فعل لازم کے ہیں وَضُوءٌ (پانی سے پاکیزگی کا عمل) وَضُوءٌ (وَضُوء کے پانی کا برتن)
۲۷	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعُولٌ	زَهْوَقٌ، تَبُولٌ وَضُوءٌ (وَضُوء کا پانی)
۲۸	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فُعْلَانٌ	كُفْرَانٌ، عُقْرَانٌ، سُبْحَانٌ
۲۹		فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ
۳۰		فُعَالِيَّةٌ	كِرَاهِيَّةٌ
۳۱		فُعَالَةٌ	بُعَالَةٌ

۳۲	اِسْمِ مَفْعُولٍ	مَفْعُولٍ	مَيَّسُورٌ (يُسْرٌ) ، مَكْدُوبٌ (كَدْبٌ)
۳۳	مَصْدَرٌ مَبْنِي	مَفْعَلٌ	مَدَّخَلٌ ، مَقَامٌ ، مَنَاصٌ ، مَعَاشٌ
۳۴	مَصْدَرٌ مَبْنِي	مَفْعُولٌ	مَرْجِعٌ ، مَوْعِدٌ ، مَهْلِكٌ
۳۵	مَصْدَرٌ مَبْنِي	مَفْعُولَةٌ	مَسْخَبَةٌ ، مَوْعِظَةٌ ، مَحْمَدَةٌ
۳۶	مَصْدَرٌ مَبْنِي	مَفْعُولَةٌ	مَخْصَصَةٌ (مُحَوَّلَةٌ) مَتْرِبَةٌ (افلاس) مَسْغَبَةٌ (قَطْعٌ) مَنَقَبَةٌ ، مَرْحَمَةٌ
۳۷		مَفْعُولَةٌ	مَمْلُوكَةٌ
۳۸	آوازوں کیلئے مصدر	فَعَالٌ	نَبَاحٌ ، خَوَازٌ ، رُغَاوٌ ، صُرَاخٌ ، بُكَاءٌ
۳۹	آوازوں کیلئے مصدر	فَعِيلٌ	نَعِيْنٌ ، رَعِيْدٌ ، نَهِيْنٌ ، شَهِيْنٌ ، نَعِيْمٌ
۴۰	پیشہ کیلئے مصدر	فِعَالَةٌ	تِجَارَةٌ ، قِيَاةٌ ، زِرَاعَةٌ ، خِيَاطَةٌ ، كِتَابَةٌ حِيَالَةٌ ، صِنَاعَةٌ ، دِرَاسَةٌ
۴۱	امراض کیلئے مصدر	فُعَالٌ	زُكَامٌ ، صُدَاعٌ ، رُعَاتٌ ، سُعَالٌ ، دُؤَارٌ
۴۲	اضطراب کیلئے مصدر	فَعْلَانٌ	جَوْلَانٌ ، خَفَقَانٌ ، سَيْلَانٌ ، عَيْلَانٌ (یہاں عین کے پر زبر ہے)
۴۳	رنگ کیلئے مصدر	فُعْلَةٌ	حُمْرَةٌ ، خُضْرَةٌ ، زُرْقَةٌ ، صُفْرَةٌ
۴۴	اسم مؤنث کے مصدر	فَعْلَةٌ	صَرَبَةٌ ، فَرْحَةٌ ، جَوْلَةٌ ، نَطْرَةٌ أَكْلَةٌ (ایک لوالہ)
۴۵	اسم نوع کے مصدر	فَعْلَةٌ	جِلْسَةٌ ، سَجِرَةٌ ، مِشِيَةٌ
۴۶	مثال کے مصدر	عِلَّةٌ	عِدَّةٌ (وَعْدٌ) ، رِنَةٌ (وَزَنٌ) صِلَةٌ (وَصْلٌ) ، عِظَةٌ (وَعِظٌ)

سبق نمبر ۵

اسم تفضیل

۱۔ **اسم تفضیل** وہ اسم صفت ہے جو دو اشیا میں سے ایک شے کو کسی صفت میں اعلیٰ اور برتر ظاہر کرے یعنی اس میں تقابل پایا جاتا ہے اور نسبتی برتری یا کلی برتری مقصود ہوتی ہے۔
جیسے **رَبِّدًا أَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ** زید، عُمَرَ سے زیادہ عالم ہے۔

مندرجہ بالا مثال میں **أَعْلَمُ** اسم تفضیل ہے یہ **أَفْضَلُ** کے وزن پر آیا ہے۔ اس کے ساتھ **مِنْ** کا استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ تفضیل بعض ۲۔ تفضیل کل
۳۔ **تَفْضِيلُ بَعْضٍ**

تَفْضِيلُ بَعْضٍ میں، بعض چیزوں کا، بعض چیزوں کی **جزوی برتری** مقصود ہوتی ہے اس میں **مِنْ** کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ **تَفْضِيلُ كُلٍّ**

تفضیل کل میں، اسم تفضیل، مضاف بن کر مضاف الیہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں **مِنْ** نہیں آتا۔ تفضیل کل میں **کلی برتری** مقصود ہوتی ہے جیسے

۱۔ **رَبِّدًا أَعْلَمُ النَّاسِ**

۲۔ **الْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ** ۳۔ **مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ**

۵۔ الفاظ **خَيْرٌ** (بہتر) اور **شَرٌّ** (بدتر) اسم تفضیل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں

- حَیْر کی جمع [حَیْرًا] یا اَحْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع اَشْرَارٌ یا [شَرَارٌ] بھی استعمال ہوتی ہے یہ الفاظ مَن کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں یا مُضَاف ہوتے ہیں۔ جیسے
- ۱۔ اَلصَّلَاةُ [حَیْرٌ مِّن] السَّوْمِ نماز، نیند سے بہتر ہے (مَن کے ساتھ)
 - ۲۔ اُولَئِكَ هُم [شَرٌّ اَلْبَرِیَّةِ] یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں (مُضَاف کے ساتھ)
 - ۳۔ اِسْمٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیلِ پر تزیین نہیں آتی یہ غیر منصرف اسم ہے۔
 - ۴۔ واحد، مثنی، جمع اور مذکر و مؤنث کے اوزان آگے ملاحظہ فرمائیے۔
 - ۵۔ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم صِفَتِ مُشَبَّہ بھی آتی ہے، جسے اَفْعَلُ الصِّفَةِ کہتے ہیں۔
 - ۶۔ اَفْعَلُ اَفْعَلٌ کو [اَفْعَلُ التَّفْضِیلِ] کہتے ہیں۔
 - ۷۔ اَفْعَلُ الصِّفَةِ کو اَفْعَلُ التَّفْضِیلِ کے معانی میں ادا کرنا مقصود ہو تو اَشَدُّ اَكْبَرُ یا اَكْثَرُ کے الفاظ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے هُوَ اَشَدُّ سَوَادًا یا اَكْثَرُ حُمْرَةً
- اِسْمِ تَفْضِیلِ کے اوزان

مُذَكَّر	فَاعِلٌ	مُثَنَّى	جَمْع
مُؤَنَّث	فُعْلَى	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ یا فُعْلٌ

وَزْن	مَوْزُونُ اَفْعَلُ التَّفْضِیلِ
اَفْعَلٌ	اَبْتَرُ، اَرْحَمُ، اَوْهَنُ، اَرْدَلُ، اَسْرَعُ، اَسْعَلُ، اَجْدَرُ، اَحَقُّ، اَهَمُّ، اَشَدُّ، اَخَفُّ، اَنْقَلُ، اَجَلُ، اَنُورُ، اَهْوَنُ، اَكْبَرُ، اَصْغَرُ، اَحْسَنُ، اَنْفَعُ، اَفْضَلُ، اَشْهَبُ، اَقْرَبُ، اَمْدَقُ، اَضْعَفُ، اَقْشَطُ، اَفْكَرُ۔
اَفْعَلَانِ	اَبْتَرَانِ، اَرْحَمَانِ، اَوْهَنَانِ، اَرْدَلَانِ، اَسْرَعَانِ، اَسْعَلَانِ، اَجْدَرَانِ، اَحَقَّانِ، اَهَمَّانِ، اَشَدَّانِ، اَخَفَّانِ، اَنْقَلَانِ، اَجَلَانِ، اَنُورَانِ، اَهْوَنَانِ، اَكْبَرَانِ، اَصْغَرَانِ، اَحْسَنَانِ، اَنْفَعَانِ، اَفْضَلَانِ، اَشْهَبَانِ، اَقْرَبَانِ، اَمْدَقَانِ، اَضْعَفَانِ، اَقْشَطَانِ، اَفْكَرَانِ۔

أَفْعُلُونَ يَا	أَكْبَرُونَ، أَرْحَمُونَ، أَوْهَنُونَ، أَرْدَلُونَ، أَبْيَازُ، (جمع مكرس)
أَفَاعِلُ	أَرَاهِمُ، أَوَاهِمُ، أَكَابِرُ، أَرَاذِلُ، أَصَاغِرُ، أَفَاضِلُ
فُعْلَى	حُسْنَى، فَضْلَى، سُفْلَى، كُبْرَى، عُقْبَى، صُغْرَى
فُعْلَيَانِ	كُبْرَيَانِ، سُفْلَيَانِ، حُسْنَيَانِ، عُقْبَيَانِ
فُعْلَيَاتُ	كُبْرَيَاتُ، حُسْنَيَاتُ، سَمْعَيَاتُ
يَا فَعْلُ	(جمع مكرس) كُبَرُ، فَضْلُ، حُسْنُ، سَمْعُ

مشق : مندرجہ بالا آفعل التفضیل کو

(۱) واحد مذکر سے واحد مونث بنائیے (۲) واحد مونث سے واحد مذکر بنائیے۔

(۳) مشنی مذکر سے مشنی مونث بنائیے (۴) جمع مذکر سے جمع مونث بنائیے۔

مشق : خالی جگہوں کو اوپر کے وزن پر قیاس کر کے کیجیے۔

مذکر واحد	مذکر مشنی	مذکر جمع	مونث واحد	مونث مشنی	مونث جمع
أَكْبَرُ	أَكْبَرَانِ	أَكْبَرُونَ یا أَكَاكِرُ	كُبْرَى	كُبْرَيَانِ	كُبْرَيَاتُ یا كُبَرُ
أَصْغَرُ		يَا	صُغْرَى		يَا
أَسْفَلُ		يَا	سُفْلَى		يَا
أَحْسَنُ		يَا	حُسْنَى		يَا
أَفْضَلُ		يَا	فُضْلَى		يَا فُضُلُ
أَفْجَرُ		يَا	فُجْبَى		يَا
أَحَقُّ		يَا	حُقْبَى		يَا
أَتَقَى	أَتَقَيَانِ	يَا	تُقْبَى		يَا
أَعْلَى	أَعْلَيَانِ	يَا	عُلْيَا		يَا

أَنْصَرُ	يَا	نُصْرِي	يَا
أَكْرَمُ	يَا	كُرْمِي	يَا
أَعْلَمُ	يَا	عِلْمِي	يَا
أَسْمَعُ	أَسْمَعُونَ يَا أَسَاوِغُ	سَمْعِي	سَمْعِيَانِ
أَقْسَطُ			
أَطْهَرُ			

۱۔ اِسْمِ تَفْضِيلِ بَعْضِ کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں **مِنْ** کا استعمال ہوا ہے۔

- ۱۔ اَلتَّجَارَةُ **أَفْضَلُ مِنْ** اَلزَّرَاعَةِ تجارت، زراعت سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔
- ۲۔ قَاطِمَةُ **أَفْضَلُ مِنْ** ذَيْبِ فاطمہ زینب سے زیادہ افضل ہے۔
- ۳۔ اَلنَّيْلُ **أَطْوَلُ مِنْ** اَلْفَرَاتِ دریا ئے نیل دریا ئے فرات سے زیادہ لمبا ہے۔
- ۴۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتَكَ **أَوْسَعُ مِنْ** ذُنُوبِي وَرَحْمَتَكَ اَرْجُو عَنِّي

مِنْ عَمَلِي (مستدارک حاکم)

”اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے، اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔“

۲۔ اِسْمِ تَفْضِيلِ کُلِّ کی مثالیں

مندرجہ ذیل چند مثالوں میں اِسْمِ تَفْضِيلِ کُلِّ، بطور مُضَاف آیا ہے۔

- ۱۔ اَفْضَلُ اَلْاَعْمَالِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا اَعْمَالٌ مِّنْ اَفْضَلِ تَرْتِیْنِ عِلِّ وَقْتٍ پَر نَمَاز ہے۔
- (یہاں اَفْضَلُ مُضَاف ہے اور اَلْاَعْمَالِ مُضَافِ اِلَیْہ ہے۔)

۲۔ (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات: ۱۳)

(یہاں اَکْرَم، کُرم کی صیغہ کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔

۳۔ (إِنَّ أَوْحَنَ النُّبِيِّاتِ) کَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ (العنکبوت: ۴۱)

”یقیناً کمزور ترین گھر، مکڑی کا گھر ہوتا ہے“

(یہاں اِشْم تفضیل اَوْحَن، بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ (هُوَ) [أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ] (یوسف: ۶۴)

”وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے“

۵۔ (إِنَّهَا لِأَحَدَى) [الْكُبْرَى] (المداثر: ۳۵)

”یہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے“

(یہاں کُبْرَى جمع مونث اسم تفضیل ہے)

۶۔ (يَحْوِ) [عُقْبَى] الدَّارِ (الرعد: ۲۴)

”کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر“ (دار، مونث سماعی ہے۔)

(یہاں عقبی، فعلی کے وزن پر واحد مونث اسم تفضیل ہے۔)

۷۔ (هُمْ) [أَرَادُوا] بَادِي التَّوْبَى (هود: ۲۷)

”یہ لوگ ہمارے پست لوگ ہیں بے سوچے سمجھے“

(یہاں اَرَادُوا، اَفْعَالِ کے وزن پر جمع مذکر اسم تفضیل ہے۔ مکرین کہتے تھے کہ

نبی کے پیروکار ہماری قوم کے نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم کیسے اپنے اَرَادُوا

کی پیروی کر سکتے ہیں؟)

سبق نمبر ۵۸

إِسْمُ الصِّفَةِ الْمُشَبَّهَةِ

۱۔ صِفَتٌ مُشَبَّهَةٌ وہ اسم ہے جو عموماً فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے اور کسی ذات کی ثابت شدہ صفت ظاہر کرتا ہے۔

اسم صفت معنی اور مفہوم، میں اسم فاعل اور اسم مفعول سے مشابہ ہوتا ہے۔
جیسے آپ کسی صاحب جمال کو **جَمِيلٌ** کہیں تو اس کا مطلب یہ ہے حسن و جمال اس کی ثابت شدہ، مستقل اور پائیدار صفت ہے۔

۲۔ **إِسْمُ فَاعِلٍ** کے برعکس اسم صفت مُشَبَّهہ میں، وصف، مستقل اور پائیدار ہوتا ہے جیسے **جَمِيلٌ** اور **حَسَنٌ**

(لیکن **فَعْلَانٌ** (عَطْشَانٌ) اور **فُعْلَى** (عَطَشَى) کی صفت عارضی ہوتی ہے۔)

اسم فاعل کی صفت، غیر مستقل، عارضی اور ناپائیدار ہوتی ہے **سَارِقٌ**
اسم فاعل ہے۔ اگر آپ، دید کو سارق کہیں تو یہ اس کی مستقل اور پائیدار صفت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سرقے کا فعل سرزد ہوا ہے۔

۳۔ **أَفْعَلٌ** کے وزن پر آنے والے اسمائے صفت **أَفْعَلُ الصِّفَةِ** کہلاتے ہیں۔

(یہ **أَفْضَلُ التَّفْضِيلِ** نہیں ہیں) ان کی تانیث **فَعْلَاءُ** اور جمع

فُعُلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ **أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ**، ایک دوسرے پر برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ **أَفْعَلُ الصِّفَةِ**، رنگ، عیب اور انسانی طبع کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسم صفت میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔

۵۔ بعض اوقات اسم صفت مُشَبَّہ، مُتَعَلِّی اَنْعَال سے بھی بنتے ہیں اور مَفْعُول کے معانی دیتے ہیں۔

جیسے **فَعِيلٌ** کے وزن پر قَتِيلٌ (قتل کیا ہوا) جَرِيحٌ (مَجْرُوخٌ)

ذَرْبِيحٌ (مَذْبُوحٌ)، اَسِيرٌ (بمعنی مأسور یعنی قیدی)

اور **فَعُولٌ** کے وزن پر رَسُولٌ (بھیجا ہوا بمعنی مُدْسَلٌ)

۶۔ اہل حرفت کے لیے صفت مُشَبَّہ، مَعَال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے

تَجَّارٌ

۷۔ اسم صفت مُشَبَّہ کے مختلف اوزان ہیں جو آگے دیکھے جاسکتے ہیں۔

نمبر	وزن	مَوْزُونُ اسْمِ صِفَتِ مُشَبَّہ
۱	فَعِيلٌ (مذکر مونث دونوں کے لیے)	فَصِيحٌ، سَعِيحٌ، كَرِيحٌ، قَتِيلٌ، رَحِيحٌ، خَلِيلٌ، رَعِيحٌ، سَرِيحٌ، سَفِيحٌ، سَقِيحٌ، حَصِيحٌ، بَشِيحٌ بَصِيحٌ، رَجِيحٌ، رَفِيحٌ، رَهِيحٌ، عَلِيحٌ، نَضِيحٌ (ایک پر ایک)، نَقِيحٌ (کنہہ کیا ہوا) هَضِيحٌ (پتلا) يَهِيحٌ (خوشگوار) رَحِيحٌ (عمدہ شربت) سَمِيحٌ (موا)، نَفِيحٌ، حَرِيحٌ (لاچی)
	فَعِيلٌ	مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قَتِيلٌ، جَرِيحٌ، ذَرْبِيحٌ، اَسِيرٌ

۲	تَعُولُ	تَمْعُوقُ، وَقُورُ، عَقُورُ، رَسُولُ، هَلُوعُ، ظَلُومُ جَهُولُ، قَتُورُ (مذکورہ نوٹ دونوں کے لیے)
۳	فَعْلَانُ (مُذَكَّر)	كَسْلَانُ، تَعْبَانُ، عَطْشَانُ، قَرْحَانُ، عَضْبَانُ، جَوْعَانُ، خَيْرَانُ۔ عام قاعدے کے خلاف یہ صفت عارضی ہے
۴	فَعْلَى (مَوْث)	كَسْلَى، عَضْبَى، عَطْشَى، جَوْعَى، قَرْحَى، تَعْبَى یہ فَعْلَانُ کے مؤنث کے طور پر آتا ہے اور یہ عارضی صفت ہے
۵	فَاعِلٌ	عَادِلٌ، عَالِمٌ، جَاهِلٌ، صَادِقٌ
۶	فَعِيلٌ	قَوِيٌّ
۷	فَعُلٌ	عَذِبٌ، صَعِبٌ
۸	فَعَلٌ	حَسَنٌ
۹	نِعْلَةٌ	قِسْمَةٌ (تقسیم)
۱۰	فُعَانٌ	شَجَاعٌ، عُجَابٌ
۱۱	فَعَالٌ	جَبَانٌ (بزدل)
۱۲	نِعَالٌ	كِدَامٌ (جَمْعُ كَرِيمٍ)
۱۳	فُعُلٌ	جُنُبٌ
۱۴	فُعَالٌ (اہلِ)	خَيَاطٌ (درزی) كَبَّازٌ (بڑھی) حِرَفَتِ کے لیے) خَبَّازٌ (نان بانی) حَجَّامٌ، بَزَّازٌ (پارچہ فروش)
۱۵	نَعِيكَةٌ	بَصِيكَةٌ، خَبِيثَةٌ، خَلِيفَةٌ
۱۶	فَعَائِلٌ	بَهَائِلٌ، خَبَائِلٌ (یہ غیر منفرد ہے)

۱۷	أَفْعَلُ الصِّفَةِ	یہ صفت رنگ، عیب اور انسانی چلے سے متعلق ہوتی ہے یہ صفت تین اوزان اَفْعَلُ، فُعْلَاءُ اور فَعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ تفصیل اگلے صفحے پر آرہی ہیں۔
۱۔	أَفْعَلُ	أَحْمَرُ، أَسْوَدُ، أَعْدَجُ (واحد مذکر کے لیے)
۲۔	فُعْلَاءُ	حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، عَوْجَاءُ (واحد مؤنث کے لیے)
۳۔	فَعْلٌ	حُمْرٌ، سُودٌ، عَوْجٌ (أَفْعَلُ اور فُعْلَاءُ کی جمع)

اہم نوٹ :-

إِسْمُ أَفْعَلِ الصِّفَةِ كَر، أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ كَمَا فِي مَنَاقِبِ اِدَا كَرْنَا مَطْلُوبٌ هُوَ
أَشَدُّ، أَكْبَرُ يَا أَكْثَرُ كَا اِمَاذ كَر دِیَا جَاتَا هے۔

جیسے : هُوَ اَشَدُّ سَوَادًا

یہاں سَوَادًا سیاہی کی صفت ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور
أَشَدُّ زیادہ سیاہی اور سیاہی کی شدت بیان کرنے کے لیے بطور اسم
تفصیل استعمال ہوا ہے۔

رنگ عیب اور چلے کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمائے صفت

رنگ، عیب اور چلے انسانی سے متعلق صفت مُشَبَّہ کے صفت اوزان
حسب ذیل ہیں۔

یاد رہے کہ یہ اسماء افْعَلُ التَّفْضِيلِ نہیں ہیں بلکہ افْعَلُ الصِّفَةِ ہیں۔

دَوْن	واحد مُذَكَّر أَفْعَلُ	وَاحِدٌ مَوْثِقٌ تَعْلَلُ	جمع مَذَكَّرٌ مَوْثِقٌ فُعَلٌ
مُضَاعَفٌ تَالِيقٌ	أَصَمُّ (بہرہ) أَعْلَى (اندھا)	صَمَاءُ عَمِيَاءُ	صُمٌّ عُمٌ
	أَزْرَقُ (نیلا) أَخْضَرُ (سبز)	زُرْقَاءُ خَضِرَاءُ	زُرْقٌ خُضْرٌ
	أَصْفَرُ (سبز) أَخْرَسُ (گونگا)	صَفَرَاءُ خَرَسَاءُ	صَفْرٌ خَرَسٌ
	أَبْلَمُ (گونگا) أَعْرَجُ (نگڑا)	بَلَمَاءُ عَرَجَاءُ	بَلَمٌ عَرَجٌ
اجون	أَخَوْرُ (سیاہ چشم)	خَوْرَاءُ	خَوْرٌ (مذا + مش)
	أَحْمَرُ (سرخ) أَسْوَدُ (کالا) أَبْيَضُ (سفید)	حَمَرَاءُ سَوْدَاءُ بَيْضَاءُ	حَمْرٌ سَوْدٌ بَيْضٌ
اجون	أَعْيَنُ (فراخ چشم)	عَيْنَاءُ	عَيْنٌ (مذا + مش)

اَسْمَاءُ مُشْتَقَّةٌ اِیْکِ نَظَرِیْنِ

آپ مصدر، مادہ اور مات اسمائے مشتقہ کے بارے میں جان چکے ہیں۔ ان کے اوزان سے واقف ہو چکے ہیں۔
مندرجہ ذیل جدول کو پہلی دو مثالوں اور پچھلے اسباق کی روشنی میں پُر کیجئے۔

مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفصیل
ن ص ر	نَصَرُوْ	نَاَصِرُوْ	مَنْصُوْرُوْ	مَنْصَرُوْ	مِنْصَرُوْ	نَصِيْرُوْ	نَصَاْرُوْ	اَنْصَرُوْ
ن ت ح	نَشَرُوْ	فَاَيَحُوْ	مَقْتُوْرُوْ	مَقْتَرُوْ	مِقْتَاْرُوْ	فَتِيْعُوْ	فَتَاَحُوْ	اَفْتَحُوْ
ع ل م								
ح س ب								
ک ت ب								
ض ر ب								
ک ر م								
س م ع								
ق ت ل								
ر ح م								
ن ک ر								
ج ب ر								
ظ ل م								
ر ز ق								

سبق نمبر ۵۹

حُرُوفُ مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ (حُرُوفُ نَاسِخَةٍ)

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں، جو ہیں تو حروف، لیکن یہ فعل کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں **حُرُوفُ مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ** کہتے ہیں اور **حُرُوفُ نَاسِخَةٍ** بھی کہتے ہیں۔ انہیں **إِنْ** و **أَخَوَاتُهَا** (إِنْ اور اس کی بہنیں) بھی کہا جاتا ہے۔

- ۱۔ **إِنْ** و **إِنَّا** (یقیناً) سے تختہ یقینی بن کر شک سے پاک ہو جاتی ہے اس سے جملے میں تاکید اور زور پیدا ہوتا ہے۔ **إِنْ**، عموماً **جملے کے شروع میں** آتا ہے۔
- ۲۔ **أَنْ** و **أَنَّ** (کہ) کے معنی میں، **جملے کے وسط** میں آتا ہے جیسے۔

۱۔ **إِنْ** = (ل + اَنْ + ءَ) کیوں کہ وہ

۲۔ **أَنَّ** = (ک + اَنْ + ءَ) گویا کہ وہ

- ۳۔ **إِنَّا** و **إِنَّا** (گویا کہ) تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور تشبیہ اور تاکید جمع ہو جاتے ہیں۔

۴۔ **لَکِنْ** و **لَکِنْ** (لیکن) غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔

۵۔ **لَیْسَ** و **لَیْسَ** (کاش) **آرزو اور تمنا** کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔

۶۔ **لَعَلَّ** و **لَعَلَّ** (شاید) **امید اور توقع** کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

إِنْ وَّأَخَوَاتُهَا کے قواعد

۱۔ یہ حروف، **مُبْتَدَأ** اور **خَبَر** پر آتے ہیں۔

۲۔ حروف مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ، **مُبْتَدَأ** کو منصوب کرتے ہیں اور **خَبَر** کو مرفوع برقرار رکھتے ہیں۔

۳۔ ان حروف کی تحبیر، اِن کی تحبیر کہلاتی ہے۔

۴۔ ان حروف کا عمل، اَفْعَالِ ناقصہ کے عمل کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ اَفْعَالِ ناقصہ مُبْتَدِئ کو مَذْقُوع برقرار رکھتے ہیں اور تحبیر کو منصوب کرتے ہیں۔

اِن اور کان کے اثرات کا فرق

[اِن] حرف ناخ ہے اور [کان] اَفْعَالِ ناقصہ میں سے ہے۔ جملہ اسمیہ پر دونوں کے اثرات مندرجہ ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیے۔

جملہ اسمیہ	اِن کے ساتھ جملہ اسمیہ	کان کے ساتھ جملہ اسمیہ
اللہ قَدِيرٌ	اِن اللہ قَدِيرٌ	کان اللہ قَدِيرٌ
اَلْكِتَابَانِ مُفِيدَانِ	اِن اَلْكِتَابَيْنِ مُفِيدَانِ	کان اَلْكِتَابَانِ مُفِيدَانِ
اَلطَّالِبَةُ مُجْتَهِدَةٌ	اِن اَلطَّالِبَةِ مُجْتَهِدَةٌ	کان اَلطَّالِبَةِ مُجْتَهِدَةٌ
اَلْمُتَنَافِقُونَ كَاذِبُونَ	اِن اَلْمُتَنَافِقِينَ كَاذِبُونَ	کان اَلْمُتَنَافِقُونَ كَاذِبُونَ

۵۔ اِنَّمَا۔ [اِنَّمَا] دو حروفوں سے مرکب ہے (اِن + مَا) [اِن] کے ساتھ

اگر [مَا] لگ جائے تو اِن کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اور مبتداء منصوب نہیں ہوتا۔

یہ 'ما'، [مَا الْكَافَّةُ] (عمل کو روک دینے والا) کہلاتا ہے۔

۱۔ [اِنَّمَا] جملے کے شروع میں آتا ہے اور [حَاضِر] کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

یعنی مفہوم کو مقید، محدود اور محصور کر دیتا ہے۔ جیسے

۱۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ اہل ایمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں۔

۲۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ صدقات تو صرف محتاج لوگوں کے لیے ہی ہیں۔

۳۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں تو صرف تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں۔

(اوپر کی مثالوں میں، مُؤْمِنُونَ، صدقاتُ اور اَنَا مرفوعہ ہیں)۔

۲۔ **إِنَّ اللَّهَ** عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہاں اللہ، إِنَّ کا مُبْتَدِئ ہے۔ قَدِيرٌ إِنَّ کی خبر ہے۔

إِنَّ نے مُبْتَدِئ (اللہ) کو مَنْصُوب کر دیا ہے۔ لیکن قَدِيرٌ، مَرْفُوع ہی ہے۔

۳۔ **إِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ** إِلَهُ وَاحِدٌ (یہاں إِنَّ کے بعد مَا ہے۔ مَا کی وجہ سے،

إِنَّ کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ چنانچہ **إِلَهُ**، مَرْفُوع ہے)۔

۶۔ إِنَّ کے بعد اِسْمِ کَلاہر بھی آ سکتا ہے اور اِسْمِ ضَمیر بھی۔ دونوں مَنْصُوب

ہوں گے۔ ضَمیریوں کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں حسب ذیل ہیں۔

جیسے: اِلَیْهِ، اِلَیْهَا، اِلَیْکَ، اِلَیَّ، اِنَّا

اِنِّی کو اِنِّی اور اِنَّا کو اِنَّا بھی پڑھتے ہیں۔

۷۔ اگر إِنَّ، ایک سے زیادہ اَسْمَاء پر آئے تو وہ تمام اِسْمِ مَنْصُوب ہو جائیں گے۔

جیسے: إِنَّ زَيْنًا وَخَالِدًا صَالِحَانِ یقیناً زید اور خالد دونوں نیک ہیں۔

۸۔ بعض اوقات، حروف مشبہ بفعل کا مُبتَدِئ مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

إِنَّ اور اِس کے مَنْصُوب اِسْمِ مُبْتَدِئ کے درمیان، مجرور خبر آگئی ہے۔

دوسرے لفظوں میں مُبتَدِئ کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ جیسے

(۱) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً **لَّآيَةً** (۲) إِنَّ إِلَيْنَا **إِلَيْنَاهُمْ**

(۳) إِنَّ عَلَيْنَا **حِسَابَهُمْ**

إِنَّ کی مثالیں

۱۔ (إِنَّ الْإِنْسَانَ) لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (الحادیث: ۶)

”حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے“

۲۔ (إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ قَاحِدٌ) (النساء: ۱۷۱) ”اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے“

۳۔ (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَذَّابُونَ) (المنافقون: ۱) ”یہ منافق جھوٹے ہیں“

۴۔ (إِنَّ الْحُكَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ) (الحديث) ”درحقیقت علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں“

اِنَّ کی مثال

(اعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) (البقرة: ۱۹۶)

”غیب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے“

اِنَّ کے استعمال کے مواقع

۱۔ اِنَّ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اِنَّ درمیان میں، فعل کے بعد آتا ہے اور یہ دونوں جملے کے مضمون کو یقینی بنا دیتے ہیں۔ جیسے

(۱) (إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ) (طہ: ۱۵۰) ”یقیناً قیامت آنے والی ہے“

(۲) (اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ) (البقرة: ۲۲۴)

”لو کہ جان لو! یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے“

۲۔ اِنَّ کے بعد اِسْم اور خبر سے مل کر جملہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اِنَّ کے بعد اِسْم اور خبر

مُعَوَّد کا کام دیتے ہیں (دوسرے معنوں میں اِنَّ، ایک اور جملے کا محتاج ہوتا ہے۔)

۳۔ اِسْم مَوْصُول (مَا) کے بعد اِنَّ، پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

(اتَيْنَاكَ مِنَ الْغَنَزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوزُ بِالْعُصْبَةِ اُولَى الْقُوَّةِ)

(القصص: ۷۶)

”ہم نے اس کو (قارون کو) اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ یقیناً ان کی کنجیاں طاقتور

آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی“

۴۔ قسم کے جواب میں، اِنْ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَاللّٰهُ : اِنَّہٗ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) ”خدا کی قسم ! وہ کھلی گمراہی میں ہے“

۵۔ قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلُ کے کسی صیغے کے بعد بھی اِنْ پڑھا جاتا ہے۔

(قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ) (مریم : ۳۰) ”حضرت عیسیٰ نے کہا ! یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں“

۶۔ یدعاء کے بعد بھی اِنْ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

(یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا) (الاعراف : ۱۵۸)

”اے انسانو ! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں“

۷۔ واوِ حالِیہ کے بعد (ایسی واؤ) جو مال کا معنی دے رہی ہو) اِنْ پڑھا جاتا ہے۔

جب ایک جملے کی وضاحت کے لیے، دوسرا جملہ مالِیہ استعمال ہو۔

(وَ اِنْ فَرِیْقًا مِنْهُمْ لَیْکُتُوْبُوْنَ الْحَقَّ) (البقرۃ : ۱۴۶)

”جب کہ، اُن میں سے ایک فریق حق کو چھپاتا ہے“

۸۔ حُرُوفِ تَثْنِیَہ کے بعد بھی اِنْ پڑھا جاتا ہے۔

(اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ) (یونس : ۵۵)

”آگاہ ہو جاؤ ! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ کا ہے“

۹۔ حُرُوفِ تَصْدِیْق کے بعد بھی اِنْ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

نَعَمْ اِنِّیْ عَرِیْبٌ (جی ہاں، میں اجنبی ہوں۔)

۱۰۔ حَدِثِ اِسْتِثْنَاء (اِلَّا) کے بعد اِنْ پڑھا جاتا ہے۔

مَا جَاءَ وَاِلاَّ اِنَّہُمْ لَکٰرِهُوْنَ۔

(وہ لوگ، سخت بے دلی کے ساتھ آئے۔)

۱۱۔ اِنْ کی تحبیر پر، کبھی لام تاکید (مفتوح) لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے

(اِنَّكَ لَمَجْنُونٌ) (الحجر: ۶) ”آپ قیئاً مجنون ہیں“

اِنَّ کے استعمال کے مواقع

پہلے بتایا گیا ہے کہ اِنَّ کے بعد آنے والا جملہ مفرد کا کام دیتا ہے۔ اس لیے اِنَّ فاعِل، مفعول اور مضافِ اِلَیْہ سب کچھ بن سکتا ہے۔

۱۔ اِنَّ بِحَیْثِیَّتِ فاعِل

(اَوْلَکُمْ یَکْفِیْهِمْ اَنَا) اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ (عنکبوت: ۵۱)

فاعل

”کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے؟“

مطلب ہوگا: (اَدْکُمْ یَکْفِیْهِمْ نَزَدُنَا الْکِتَابَ عَلَیْکَ)

۲۔ اِنَّ بِحَیْثِیَّتِ مضافِ اِلَیْہ

جیسے: نَعَلَ هَذَا مِنْ حَیْثِ [اِنِّی] لَا اُحِبُّہ۔

مضاف الیہ

(اس نے یہ اس لیے کیا کہ وہ مجھے ناپسند ہے۔)

مطلب ہوگا: (مِنْ حَیْثِ لِعَدَمِ حُبِّی لَہ)

مفعول بہ

۳۔ اِنَّ بِحَیْثِیَّتِ مفعول بہ

جیسے (وَلَا تَخَافُوْنَ اَنْکُمْ) اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ (الانعام: ۸۱)

”جب کہ تم لوگ نہیں ڈرتے، اللہ کے ساتھ شریک بتاتے ہوئے“

مطلب ہوگا: (وَلَا تَخَافُوْنَ شَرَّکَتُکُمْ بِاللّٰہِ)

۴۔ حَرْفِ جَزَّ کے بعد :

حَرْفِ جَزَّ کے بعد [اَنَّ]

(ذَٰلِكَ [بِاَنَّ اللّٰهَ] هُوَ الْحَقُّ) (الحج: ۶)

”یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے“ یہاں اَنَّ ب کے بعد آیا ہے۔

۵۔ حرف شرط کو کے بعد :

حَرْفِ شَرْطِ کو کے بعد بھی اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

([كُوْاَنَّ] لَهٗمَّ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا) (المائدہ: ۳۶)

”اگر ان کے قبضے میں ساری زمین کی دولت ہو“

۶۔ مَا (ظرف زمان) کے بعد :

مَا (ظرف زمان) کے بعد بھی اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

وَاقْرَأْ مَا اَنزَلْنَا [كَاتِبٍ] (اور جیسے جیسے وہ لکھتا جائے، تو پڑھتا جا۔)

كَانَ کی مثالیں

۱۔ [كَانَ عَلَيْنَا] اَسَدٌ (گویا کہ علی شیر ہے)

قرآن مجید میں [كَانَ] کے بعد [مَنْصُوبٌ بِاسْمِ مَنْصُوبٍ] استعمال ہوا ہے۔

۲۔ [كَانَ لَهُنَّ] اَلْيَاثُوتُ وَ اَلْمَرْجَانُ (الرمل: ۵۸)

”گویا کہ وہ عورتیں، ہیرے اور موتی ہیں“ (هُنَّ مَنْصُوبٌ ہے)

۳۔ [كَانَتْ] هُوَ (الرمل: ۴۲) ”گویا کہ یہ تو وہی (تخت) ہے“

۴۔ [كَانَهَا] كَوْنٌ دَرِيٌّ (النور: ۳۵)

”گویا کہ وہ موتی کی طرح چمکتا نارا ہے“

۵۔ [كَانَهُم] خَشَبٌ مُّسْتَلَاً (المنافقون: ۴)

”گویا کہ یہ خدمت گار، چھپائے گئے موتی ہیں“

لَکِن کی مثالیں

۱۔ (لَکِنَ الْمُتَافِقِينَ) لَا يَعْلَمُونَ (المتافقون : ۸)

”لیکن یہ منافقین اس کا علم نہیں رکھتے“

یہاں مُتَافِقُونَ، لَکِن کی وجہ سے منصوب ہو کر مُتَافِقِينَ ہو گیا ہے۔

۲۔ (وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَکِنَ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا) (البقرة : ۱۰۲)

حضرت سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔

۳۔ (لَکِنَ أَكْثَرُهُمْ) لَا يَشْكُرُونَ (النمل : ۷۲)

”لیکن، ان کے اکثر لوگ، شکریہ ادا نہیں کرتے“

(یہاں أَكْثَرُ، مَنصُوب ہے۔)

لَعَلَّ کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں، لَعَلَّ نے اَسْتَاء کو مَنصُوب کر دیا ہے۔

۱۔ (لَعَلَّ السَّاعَةَ) قَرِيبٌ (الشوریٰ : ۱۷)

”شاید کہ فیصلہ کی گھڑی قریب آگئی ہو“

۲۔ (لَعَلَّ اللّٰهَ) يُخْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (الطلاق : ۱)

”شاید، اللہ اس کے بعد، کوئی راستہ نکال دے“

۳۔ (لَعَلَّ السَّاعَةَ) تَكُونُ قَرِيبًا (الاحزاب : ۶۳)

”شاید، قیامت کی گھڑی قریب آگئی ہو“

مندرجہ ذیل مثالوں میں، لَعَلَّ نے ضَمِیروں کو مَنصُوب کر دیا ہے۔ یہ بات نوٹ کیجئے کہ ہر جملے میں، ضَمِیروں کے مطابق ہی نَعْل استعمال ہوا۔ مَنصُوب، چونکہ مَنبُی

ہوتی ہیں اس لیے ان کا اعصاب، محلی ہرتلبے اور سیاق و سباق سے پہچانا جاتا ہے۔

۱۔ (كَلَمْنَا) تَنبِيْهُ السَّحَرَةِ اِنْ كَانُوْا هُمْ الْغَالِبِيْنَ (الشعراء: ۴۰)

”شاید کہ ہم جادوگروں ہی کی پیروی کریں۔ اگر وہ غالب آگئے۔“

۲۔ (كَلَمْنَا) اَرْجِعْهُ اِلَى النَّاسِ (یوسف: ۴۶)

”شاید، میں ان لوگوں کے پاس واپس جاؤں۔“

۳۔ (كَلَمْنَاهُ) يَعْلَمُوْنَ (یوسف: ۴۶)

”شاید وہ لوگ جان لیں۔“

۴۔ (كَلَمْنَا) اَتَيْكُم مِّنْهَا يَفْتَنِيْ (طہ: ۱۰)

”شاید، اس میں سے میں کوئی انگارہ لے کر تمہارے پاس آؤں۔“

۵۔ (كَلَمْنَا) اَعْمَلْ صَالِحًا (المؤمنون: ۱۰۰)

”شاید، میں نیک عمل کروں۔“

لَيْتَ کی مثالیں

۱۔ لَيْتَ الشَّبَابِ يَعُوْدُ (کاش! جوانی لوٹ آتی!) شَبَابٌ مَّنْصُوبٌ ہو گیا۔

۲۔ لَيْتَ الرَّبِيْعِ دَائِحٌ (کاش! موسم بہار، دائمی ہوتا) رَبِيْعٌ مَّنْصُوبٌ ہو گیا۔

قرآن مجید میں لَيْتَ کے بعد بھی منصوب اسلمے ضیہ استعمال ہوئے ہیں

۳۔ (يَا لَيْتَ) كُنَّا وَمِثْلَ مَا اُوْتِيَ قَارُوْنَ اِنَّهُمْ لَكَاذِبٌ عَظِيْمٌ (القصص: ۷۹)

”اے کاش! ہمیں بھی وہی کچھ عطا کیا جاتا، جو قارون کو دیا گیا ہے، وہ تو بڑا نصیب والا ہے۔“

۴۔ (فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا) نُرَدُّ وَلَا تُكْذِبُ بِآيَاتِ رَبِّنَا (الانعام: ۲۷)

”وہ کہیں گے کاش! ہم لوٹائے جائیں اور پھر اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں۔“

۵۔ (یا لَیْتَنِي) كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا (النساء: ۷۳)

”اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا، تو بڑا کامیاب بن جاتا“

۶۔ (یا لَیْتَهَا) کَانَتْ الْقَاضِيَةَ (الحاقة: ۲۷)

”کاش وہی (میری وہی موت، جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی“

منظوم خلاصہ

مولانا فراہی کی نظم تحفة الاعراب سے متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

یا کہ لَیْتُ	لَکِنِ	اِنْ	اِنْ
پر دم ہوگا خُسر پہ ان کا اُثر	مُتَنَدِ پر تو ہوگا مَنصُوب	جیسے اِنْ	اَلْمَسِيحِ
یعنی سچ ہے کہ ہے قَسیمِ بَشَر	اِنْسَانِ	یا لَکِنِ	اَلْاٰخِرِ
ہیں شکاری یہ دونوں بھائی مگر	مَیَادَانِ	یا کہ لَیْتُ	اَلْبَیِّنِ
کاش کہ ہوتے صُلح جو یہ پست	مُصْطَلِحُوں		

سبق نمبر ۶۰

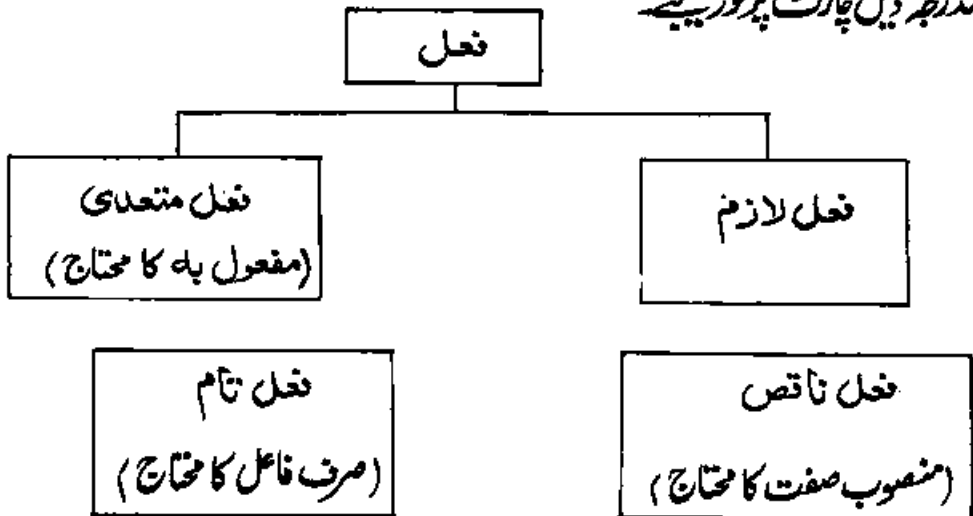
افعال ناقصہ

فِعْلٌ لَازِمٌ، کے بارے میں (سبق نمبر ۳۹ سے) آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ وہ فعل ہے جو مَفْعُول کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔

فِعْلٌ لَازِمٌ کی ایک خاص قسم ہے، جسے **فِعْلٌ نَاقِصٌ** کہتے ہیں۔
ان اَفْعَالِ نَاقِصَہ کی تعداد محدود اور متعین ہے۔

فِعْلٌ نَاقِصٌ : فعل لازم، جب فاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتا اور ”کسی مَنصُوبِ صِفَت کا محتاج ہوتا ہے“ (جو دراصل مَفْعُول ہوتی ہے) تب وہ **فِعْلٌ نَاقِصٌ** کہلاتا ہے۔

فِعْلٌ تَامٌ : فِعْلٌ نَاقِصٌ کبھی کبھار فاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ ناقص نہیں رہتا۔ اُسے **فِعْلٌ تَامٌ** کہتے ہیں۔
مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔



فعل ناقص کی مثالیں حسب ذیل ہیں

- ۱۔ گانَ (تھا، ہے، ہوا)
- ۲۔ اَصْبَحَ (ہوا، ہو گیا، صبح کے وقت ہوا)
- ۳۔ اَمْسَى (ہوا، ہو گیا، شام کے وقت ہوا)
- ۴۔ صَارَ (ہوا، ہو گیا)
- ۵۔ اَضْحَى (ہوا، چاشت کے وقت ہوا)
- ۶۔ ظَلَّ (ہوا، دن میں ہوا)
- ۷۔ بَاتَ (ہوا، رات میں ہوا)
- ۸۔ دَامَ (رہا، ہمیشہ ہوا)
- ۹۔ مَا دَامَ (جب تک رہا)
- ۱۰۔ مَا زَالَ (رہا، ہمیشہ رہا، زائل نہیں ہوا) زَالَ (زائل ہو گیا)
- ۱۱۔ مَا بَوَّحَ (ہمیشہ رہا)
- ۱۲۔ مَا فَوَّحَ (ہمیشہ رہا)
- ۱۳۔ مَا أَفْكَكَ (ہمیشہ رہا)
- ۱۴۔ كَيْسَى (نہیں رہا)
- ۱۵۔ قَادَ (ہوا، لوٹا)
- ۱۶۔ تَحَوَّلَ (ہو گیا، پلٹ گیا)
- ۱۷۔ اِرْتَدَّ (ہو گیا، پلٹ گیا)
- ۱۸۔ اِسْتَحَالَ (ہو گیا، محال ہو گیا، مشکل ہو گیا)

افعال ناقصہ، دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

- ۱۔ اپنے اصلی مصدری معنی میں، جیسے : قَتَلَ (س) کے معنی ہیں رُکنا اور بھولنا۔
- ۲۔ ہونے یا رہنے کے معنی میں، جو کسی صفت کے ہونے یا رہنے کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے : اَصْبَحَ

فعل ناقص لفظی اور فعل ناقص معنوی کا فرق

- ۱۔ جن افعال کا آخری حرف، حروف علت پر مبنی ہو، انہیں فعل **ناقص لفظی** کہتے ہیں۔ جیسے : خَشِيَ، قَضَى، بَلََا، طَغَى، بَقِيَ وغیرہ
 - ۲۔ وہ افعال جو قاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتے اور مزید صفت کے محتاج ہوتے ہیں۔ انہیں **فعل ناقص معنوی** کہتے ہیں۔
- جیسے : گانَ، صَارَ، ظَلَّ وغیرہ۔

اَفْعَالِ نَاقِصَه :

اَفْعَالِ نَاقِصَه : ان لازم اَفْعَال کو کہتے ہیں جو معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہیں اور صرف فاعل کے آنے سے مفہوم پورا نہیں کرتے۔ مزید وضاحت کے لیے ان کو کسی صفت کی ضرورت رہتی ہے۔ جو مَنصُوب آتی ہے۔

جیسے **كَانَ** **زَيْدٌ** **خَائِفًا** : زید خوف زدہ تھا۔
صَارَ **زَيْدٌ** **فَقِيرًا** : زید فقیر ہو گیا۔
أَصْبَحَ **زَيْدٌ** **غَنِيًّا** : زید غنی ہو گیا۔

اَفْعَالِ تَامَّه

اس کے برعکس اَفْعَالِ تَامَّه، وہ اَفْعَال ہیں جو فاعل کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔ یہ لازم بھی ہو سکتے ہیں اور متعدی بھی۔

لازم ہونے کی صورت میں صرف فاعل کے محتاج رہتے ہیں اور مُتَعَدِّی ہونے کی صورت میں فاعل اور مَفْعُول کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔

فعل لازم تام کی مثال

مثال : **تَمَّ** **زَيْدٌ** **زَيْدٌ كَمُرًا** ہو گیا۔ اس مثال میں **تَمَّ** فعل لازم ہے اور **زَيْدٌ** فاعل ہے۔ یہاں مفعول پہلے کے پیچھے ہی بات مکمل ہو چکی ہے۔

فعل متعدی تام کی مثال

(وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا) (النبا: ۱۱)

”اور ہم نے دن کو وقت روزگار بنایا“

اس مثال میں :-

۱۔ **جَعَلَ** **فَعِلَ** **مُتَعَدِّی** ہے۔

۲۔ جَعَلَ کی ضَمیر ”هُوَ“ مُسْتَكْرَہ ہے۔

۳۔ ”نا“ ضمیر مُتَّصِل بَارِزِ قَاعِلِی حالت میں ہے۔

۴۔ اَلْتَّهَارُ پہلا مَفْعُول بہ اور مَقَاشَا دوسرا مَفْعُول بہ ہے۔

فعل ناقص اور فعل تام کا فرق

فِعْلِ تَام	فِعْلِ نَاقِص
۱۔ فعل تام، لازم بھی ہو سکتا ہے اور مُتَعَدِّی بھی	۱۔ فعل ناقص، لازم ہوتا ہے
۲۔ فِعْلِ تَام معنی اور مفہوم کے اعتبار سے کامل ہے اس لیے کسی صفت، کا محتاج ہوتا ہے، تاکہ مفہوم پورا ہو۔ (۱) لازم ہونے کی صورت میں فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کرتا ہے۔ (۲) متحدی ہونے کی صورت میں فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کرتا ہے۔	۲۔ یہ معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہوتا ہے اس لیے کسی صفت، کا محتاج ہوتا ہے، تاکہ مفہوم پورا ہو۔ (۱) یہ صفت دراصل ان اَفْعَالِ کا مَفْعُول ہوتی ہے۔ (۲) یہ صفت مَنصُوب آتی ہے۔
۳۔ فِعْلِ تَام کو خبر یا منصوب صفت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔	۳۔ جملہ اِشْمِیہ میں فعل ناقص، تَحْبِیْر کو مَنصُوب کرتا ہے۔ جیسے گَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا
۴۔ فِعْلِ تَام کی صورت میں مَا زَالَ، مَا قَنَعَ اور لَیْسَ نہیں آتے۔	۴۔ مَا زَالَ، مَا قَنَعَ اور لَیْسَ صرف فعل ناقص کی صورت میں آتے ہیں۔
۵۔ گَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ وغیرہ تام بھی آتے ہیں۔	۵۔ گَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ وغیرہ ناقص بھی آتے ہیں۔

فعل ناقص کے قاعِل کو، فعل ناقص کا اِسْم، اور
فعل ناقص کی صفت کو، فعل ناقص کی تحید کہتے ہیں۔

ناقص اور تام کی مثالیں

فعل ناقص اور فعل تام کے فرق کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔

فعل ناقص	فعل تام
كَانَ الْبَرْدُ	كَانَ بَرْدٌ
أَصْبَحَ حَامِدٌ	أَصْبَحْنَا بِالْحَدِيدِ
صَارَ الْفَقِيرُ	صَارَتِ الْقَضِيَّةُ عِنْدَ الْمُسْوَدِ
ظَلَّ النَّهَارُ	ظَلَّ الْبَرْدُ
بَاتَ الْمَرَضَى	بَاتَ الْعَائِدُ فِي الْخِيَمَةِ
اوپر کی تمام مثالوں میں منصوب صفت استعمال کی گئی ہے۔ اور فعل ناقص ہو گیا ہے۔	اوپر کی تمام مثالوں میں منصوب صفت کے بغیر ہی بات کمال ہو گئی ہے، اس لیے یہ فعل تام ہو گیا ہے

سبق نمبر ۶۱

گان

۱۔ گان کبھی ناقص آتا ہے اور کبھی تام ہے۔

(۱) گان بَرَدُ (سردی تھی) یہ گان تام ہے۔ اس لیے کہ صرف فاعل سے بات مکمل ہو گئی۔
صفت کی ضرورت نہیں تھی۔ یہاں گان وجود کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی سردی کا وجود تھا۔
(۲) گان الَبَرَدُ قَارِئًا (سردی شدید تھی) میں گان ناقص ہے۔ اس لیے کہ گان الَبَرَدُ
سے بات پوری نہیں ہوتی۔ اس کی صفت قَارِئًا سے بات پوری ہوتی ہے۔

۲۔ گان اگر وجود کے معنی میں استعمال ہو تو ناقص ہوتا ہے اور فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل
کرتا ہے۔

گان اگر صفت کو بیان کرنے کے لیے آئے تو ناقص ہوتا ہے۔

۳۔ گان کے فَعِل ماضی کی گردان یوں ہوگی۔

گان (تھا) ، گانت (تھی) ، گاکا (دونوں تھے) ، گاکنتا (دونوں تھیں)
گانوا (سب تھے) ، گن (سب تھیں) ، گنت (میں تھا) ، گنت (تو تھا)
گنت (تو تھی) ، گنتما (تم دونوں تھے) ، گنتم (تم سب تھے) ،
گنتن (تم سب تھیں) ، گنتا (ہم تھے) ،

۴۔ گان کے فَعِل مضارع کی گردان یوں ہوگی

یکون ، تکون ، اَکون ، تکون ، یکونان ، تکونان ، یکونین ، یکون ، یکون
۵۔ گان کے فَعِل اَمْر کی گردان یوں ہوگی

کُنْ، کُنُوْنَا، کُنُوْنِی، کُنَّ

۶۔ محذوف جازمہ کے ساتھ گان کا فعل مضارع یوں آتا ہے۔

کَرِیْکُ، کَرِیْکُ، کَرِیْکُ، کَرِیْکُ، (یہاں نون حذف ہو گیا ہے۔
کَرِیْکُوْنَا، کَرِیْکُوْنَا، کَرِیْکُوْنِی۔

۷۔ کَرِیْکُ کے بعد ملا کر پڑھنا ہو تو نون حذف نہیں کرتے۔ جیسے

(کَرِیْکُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ) (الْبَیِّنَةُ: ۱۰)

۸۔ گان تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے (تھا، ہوا، اور ہے)

۹۔ گان اپنے فاعل کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔

۱۰۔ فَعِل ماضی سے پہلے گان، لگانے سے فعل ماضی، ماضی بعید ہو جاتا ہے
اور ہوجکا کے معنی دیتا ہے۔

(۱) دَخَلَ : وہ داخل ہوا۔

(۲) گان دَخَلَ : وہ داخل ہوا تھا یا وہ داخل ہو چکا تھا۔

(۳) (وَرَانِ) گان کَبُرَ عَلَیْکَ اِغْرَا مِنْهُ (الانعام: ۳۵)

”تاہم اگر ان کی بے رحمی تمہارے لیے گراں ہو چکی ہے“

(۴) (رَانِ) گان کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَقَامِی (یونس: ۷۱)

”اگر میرا قیام تمہارے لیے گراں ہو چکا ہے“

(۵) (لَانِ) کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ (الْاَنْعَال: ۴۱)

”اگر تم اللہ پر ایمان لا چکے ہو“

گان کا قصہ کی مثالیں منصوب صفت کے ساتھ

۱۔ گان الْکِبِیْتُ نَظِیْمًا مکان صاف ستھرا تھا۔

۲۔ **كَانَ اللَّهُ عَزِيدًا حَكِيمًا** اللہ عزیز و حکیم ہے۔

(یہاں کان ہے کے معنی میں فعل ناقص ہے، جو صفت کو منصوب کرتا ہے۔)

۳۔ **كَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا** "اُس کا معاملہ، اِمْرًا ط و تفريط پر مبنی ہے۔"

۴۔ **(إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا)** (النبا: ۲۱) "درحقیقت جہنم ایک گھات ہے۔"

۵۔ **(وَكَايَتِ الْجِبَالِ كَثِيبًا مَّهِيلًا)** (الزمل: ۱۷) "اور پہاڑ ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے۔"

۶۔ **(إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا)** (الانبیاء: ۳۰)

"یقیناً زمین اور آسمان دونوں جڑے ہوئے تھے۔"

۷۔ **(كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ)** (بنی اسرائیل: ۲۷) "وہ شیطانوں کے بھائی ہیں۔"

۸۔ **(كَانَ مِرْآةً كَاثُورًا)** (الانسان: ۵) "اس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔"

گانِ تَامَہ کی مثالیں (کان بمعنی وجود)

۹۔ **كُنْ فَيَكُونُ** (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا! تو وہ وجود میں آجاتا ہے۔

(یہاں کان وجود کے معنی میں ہے۔ اس لیے **تَام** ہے۔)

۱۰۔ **كَانَ اللَّهُ وَلَهُ يَكُونُ عَزِيزًا**۔ اللہ تھا (موجود) اور اس کے سوا کوئی نہ تھا (موجود)

یہاں **كَانَ** (وصفت) کے بغیر ہی جملہ مکمل ہو گیا ہے اس لیے یہ گانِ تَامَہ ہے۔

۱۱۔ **(كَانَتَا تَحْتَ عِبَادَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا)** (التحریم: ۱۰)

"وہ دونوں تھیں، ہمارے صالح بندوں کی ماتحت۔"

۱۲۔ **(وَإِنْ كَانَ دُرْعَسَةٌ فَنُظِرْنَا إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ)** (البقرة: ۲۸۰)

"اگر وہ (قرض دار) تنگ دست ہو تو، اُسے ہاتھ کھٹنے تک مہلت دو۔"

(پانا، حاصل کرنا، وجود کے معنی میں **فَعِل** تَام ہے۔)

گَانَ - يَكُونُ - كُنْ کی قرآنی مثالیں

فعل ماضی گَانَ کی مثالیں :

- ۱۔ (مَا [گَانَ] اِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا) (آل عمران : ۶۷)
” حضرت ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی “
- ۲۔ (فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا [گَانَا] فِيهِ) (البقرة : ۳۶)
” آخر کار شیطان نے، اُن دونوں کو ہماری پیروی سے ہٹایا اور دونوں کو اُس حالت سے نکلوا دیا، جس حالت میں وہ پہلے تھے “
- ۳۔ (وَأُمُّهُ صِدْقًا [گَانَا] يَا كُلَّانِ الطَّعَامُ) (المائدة : ۷۵)
” حضرت عیسیٰ کی والدہ، ایک راست باز خاتون تھیں، اور دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھاتے تھے “ (یعنی دونوں بشر تھے)
- ۴۔ (إِنَّكَ الصَّلَوةَ [گَانَتْ] عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْثُوقًا) (النساء : ۱۰۳)
” درحقیقت، نماز، پابندی وقت (کی شرط) کے ساتھ اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے “
- ۵۔ (فَإِنْ [كَانَتْ] اِمْتَنَيْنَ فَلَهُمَا الشُّلْثَانِ وَمَا تَرَكَ) (النساء : ۱۷۶)
” کوئی بے اولاد مرے اور اس میت کی وارث دو بیٹیاں ہوں تو ترکے میں سے وہ، دو تہائی کی حق دار ہوں گی۔ “
- ۶۔ (الَّذِينَ كَذَبُوا شَعْيًا [كَانُوا] هُمُ الْخٰسِرِينَ) (الاعراف : ۹۲)
” شعیب کے جھٹلانے والے ہی آخر کار، برباد ہو کر رہے “
- ۷۔ (إِنَّ [كُنْتُ] قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ) (المائدة : ۱۱۶)
” حضرت عیسیٰؑ کہیں گے ” اگر میں نے ایسا کہا ہوتا، تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا “
- ۸۔ (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران : ۱۱۰)

”اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو، جو انسانوں کی ہدایت کے لیے میدان میں لایا گیا ہے“

۹۔ (إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرَبُّكُمْ فَامْتَحِنُوا) (البقرة: ۲۰۶)

(الاحزاب: ۲۸)

وَأَسْوَأَكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا

”اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر (بھلے طریقے سے

رخصت کر دوں“

۱۰۔ (إِنْ كُنْ أُولَاتٍ حَمِلٌ قَاتِفُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: ۶)

”اگر (مطلقہ عورتیں) حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو، جب تک اُن کا

وضع حمل نہ ہو جائے۔

۱۱۔ (قَالُوا رَبَّنَا عَلَيْنَا سِقْمُ الدُّنْيَا وَكُنَّا بِآيَاتِكُمْ مُخْلِطِينَ) (المؤمنون: ۱۰۶)

”وہ کہیں گے اے پروردگار! ہماری بد بختی ہم پر چھا گئی تھی، ہم واقعی گمراہ لوگ تھے“

۱۲۔ (كُلُّكُمْ لَكَرْهٌ) (بغیثاً) (مدیہ: ۲۰)

”حضرت مریمؑ نے کہا! اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں“

۱۳۔ (وَأَسْتَحِلَّ الثَّامِسَ شَيْبًا) (كُلُّكُمْ) (مدیہ: ۲۰)

”حضرت زکریاؑ نے کہا: میرا سر بڑھاپے سے جھک اٹھا ہے اور میں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر نامراد

نہیں رہا۔

فعل مضارع کی مثالیں

۱۴۔ (قَالَ آعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ) (البقرة: ۶۷)

”حضرت موسیٰؑ نے کہا: میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں“

۱۵۔ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ) (يَكُونَ) (الدين: ۱۹۳)

”اور تم اُن سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے“

۱۶۔ (وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ) (البقرة: ۳۵)

”اے آدم و حوا! تم دونوں اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے“

۱۷۔ (أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ) (الشعراء: ۱۸۱)

”پیانے ٹھیک بھرنا اور کم تولنے والوں میں شامل نہ ہو جاؤ“

۱۸۔ (فَإِنْ كَانَ كُفْرُكُمْ مِّنْ أَثَرِ مَا قَالُوا فَأَلْعَنَنَّكَ اللَّهُ مَعَكُمْ) (النساء: ۱۴۱)

”اگر اللہ کی طرف سے تمہاری نجات ہوئی تو (یہ منافق) اگر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ

دیتے؟“

۱۹۔ (يَا مَعْشَرَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّالِفَاتِ) (الاعراف: ۱۱۵)

”جادوگروں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو پہلے تم پھینکو یا پھر ہم پھینکیں گے“

۲۰۔ (وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ صِنْدًا) (مریم: ۸۲)

” (روزِ قیامت) یہ تمام آلِ ہتھ اُلٹے اُن کے مخالف ہو جائیں گے“

فعل امر کی مثالیں

۲۱۔ (فَخُذْ مَا آتَيْتَكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ) (الاعراف: ۱۴۷)

”اے موسیٰ! جو کچھ میں تجھے دوں، لے لے اور شکر بجالا۔“

۲۲۔ (كُونُوا قَوَّامِينَ بِآلِ يَاقُوتَ شُهَدَاءَ لِلَّهِ) (النساء: ۱۳۵)

”عدل و انصاف کے علمبردار بنو۔ اللہ کے لیے گواہ بن کر“

۲۳۔ (يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ) (الانبیاء: ۶۹)

”اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا، حضرت ابراہیم پر“

دُعا، مونث سماعی ہے، اس لیے فعل امر مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر ۶۲

دُعاؤں کیلئے مَاضِی اور مُضَارِع کے صیغوں

کا استعمال

دُعاؤں اور بددعاؤں کے لیے عموماً **[فعل ماضی]** اور کبھی کبھار **[فعل مضارع]** استعمال کیا جاتا ہے۔ **فعل ماضی** کی صورت میں بھی مفہوم مضارع ہی کا ہوتا ہے۔

۱۔ كَانَ اللهُ فِي عَمَلِكَ	اللہ ہمیشہ تیری مدد میں رہے
۲۔ طَالَ عُمُرُهُ۔	اس کی عمر دراز ہو۔
۳۔ مَدَّ اللهُ عُمُرَهُ۔	اللہ اس کی عمر دراز کرے
۴۔ بَارَكَ اللهُ۔	اللہ برکت دے
۵۔ بَارَكَ اللهُ فِيكَ۔	اللہ آپ کو اس میں برکت عطا فرمائے
۶۔ سَخَّيَاكَ اللهُ	اللہ تمہیں زندہ رکھے۔
۷۔ رَحِمَهُ اللهُ	اللہ اس پر رحم فرمائے
۸۔ نَوَّرَ اللهُ مَرْفَقَهُ	اللہ اس کی قبر کو، پُر نور کر دے
۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا سَلِيمٌ	تم ہمیشہ سلامت رہو
۱۰۔ غَفَرَ اللهُ لَهُ	اللہ اُس کی مغفرت کرے۔
۱۱۔ غُفِرَ لَهُ	خدا اُسے بخش دے
۱۲۔ غُفِيَ عَنْهُ	خدا اُس کے گناہ معاف کر دے۔

- ۱۳۔ دَامَ ظِلُّهُ
اُس کا سایہ ہمیشہ رہے۔
- ۱۴۔ مَدَّ ظِلُّهُ
اُس کا سایہ ہمیشہ رہے۔
- ۱۵۔ اَدَامَ اللَّهُ فَيْؤُضُهُ
اللہ ان لوگوں کے فیض کو ہمیشہ عام رکھے۔
- ۱۶۔ سَلَّمَكَ اللَّهُ
اللہ آپ کو سلامت رکھے۔
- ۱۷۔ كَثَّرَ اللَّهُ خَيْرَكَ
اللہ آپ کی خیر زیادہ کرے۔
- ۱۸۔ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَكَ
اللہ آپ کی عزت میں اضافہ کرے۔

فعل مضارع کی مثال

- ۱۹۔ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ
(اللہ تمہیں بخش دے) یہ فعل مضارع ہے۔

بددعاؤں کی مثالیں

- ۲۰۔ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ فِيكَ
اللہ تجھے، برکت نہ دے۔
- ۲۱۔ دَامَ عَذَابُكَ مُحَمَّدٌ وَلَا
تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔

سبق نمبر ۶۳

أَصْبَحَ اور أَمْسَى

- ۱۔ جب یہ دونوں (أَصْبَحَ اور أَمْسَى) ہونے کے مفہوم میں **مَنْصُوبِ صِفَت** کے ساتھ آئیں تو **ناقص** ہوتے ہیں۔
- ۲۔ جب یہ دونوں اپنے اصلی مَصْدَرِی معنی میں، شام اور صبح کا وقت بتانے کے لیے آئیں تو **تام** ہوتے ہیں۔

۱۔ أَصْبَحَ تام کی مثالیں

- ۱۔ (فَسَبَّحَانَ لِلَّهِ جِئِنَ تُمْسُونَ) وَجِئِنَ تَصُبُّحُونَ (الدوم: ۱۷)
- ”اللہ کی خوب تسبیح کرو، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔“
- ۲۔ أَصْبَحْنَا بِالْخَيْرِ ہم نے غیریت سے صبح کی۔
- ۳۔ أَصْبَحَ ناقص کی مثالیں

- ۱۔ أَصْبَحَ حَامِدًا عَيْنًا
- ۲۔ (فَأَصْبَحَتْهُ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا) (آل عمران: ۱۰۳)
- ”وتم اُس کی نعمت کے سبب، بھائی بھائی بن گئے۔“
- ۳۔ (إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكَ غَوْرًا) (الملک: ۳۰)
- ”اگر تمہارا پانی (زمین میں) نیچے اتر جائے۔“
- ۴۔ أَصْبَحَ الْمَطَرُ غَدِيرًا بارش تیز ہو گئی

۳۔ اُمّی تام کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہو گئی۔

۱۔ (فَسَيَحَاقُ اللَّهُ جَلِيلٌ ثَمُوسٌ وَجِلْبَنُ تَصِيحُونَ) (الروم: ۱۷)

۲۔ اُمّی قَلْبُهُوَ الطَّوْفَانُ۔ ثام کے وقت، ان پر طوفان آیا۔

۳۔ اُمّی رَيْدٌ فَسَهَر۔ رات آئی تو زید جاگتا رہا۔

۴۔ اُمّی ناقص کی مثال

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت پر توجہ دیتے۔

۱۔ اُمّی الْجَوُّ بَارِدًا موسم سرد ہو گیا

۲۔ اُمّی خَالِدٌ حَزِينًا خالد شام کے وقت اُردہ ہو گیا۔

سبق نمبر ۶۴

أَضْحَىٰ

۱۔ اَضْحَىٰ جب اپنے اصلی مصدری معنی میں، چاشت کا وقت، بتانے کے لیے آتا ہے تو **تَام** ہوتا ہے۔

۲۔ اَضْحَىٰ، جب **ہونے** کے مفہوم میں آئے تو **تَاقِص** ہوتا ہے۔

أَضْحَىٰ تَاقِص کی مثال

ذیل کی مثال میں منصوب صفت پر توجہ دیجئے۔

أَضْحَى الْقَمَرُ **خُبْرًا** ”گیہوں، روٹی بن گیا“

أَضْحَىٰ تَام کی مثال

ذیل کی مثال میں منصوب صفت کے بغیر بات پوری ہو گئی۔

أَضْحَيْتُ وَأَنَا مَرِيضٌ

”میں بیماری کی حالت میں، چاشت کے وقت تک پہنچا۔“

سبق نمبر ۶۵

صَارَ

- ۱۔ تبدیلی حالت، کو بیان کرنے کے لیے صَارَ استعمال کیا جاتا ہے۔
- ۲۔ صَارَ، يَصِيرُ، صِرَ، صَيْرُورَةً معنی میں لوٹنا، پہنچنا، پلٹنا، بننا۔
- ۳۔ صَارَ (ہو گیا) يَصِيرُ (ہوتا ہے)، صِرَ (ہو جا)۔ یہ باب صَوَّبَ سے ہے۔
- ۴۔ مَصِيرٌ دراصل مَفْعُولٌ ہے، لیکن انجام کار، مَبْلَغٌ (پہنچنے کی جگہ) لوٹنے کا مقام وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
- ۵۔ مَصِيرٌ کا لفظ اسم مفعول اور اسم ظرف دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔
- ۶۔ دَهْصَارٌ، تَاْقِصٌ اور تَاَمٌ دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

فَعْلٌ تَاْقِصٌ كِي مَآلِيں

۱۔ <u>صَارَ الطَّيْنُ</u>	<u>خَرَكًا</u>	”کیچڑ ٹھیکری بن گیا“
۲۔ <u>صَارَ رَشِيْدًا</u>	<u>عَالِيًا</u>	”رشید عالم ہو گیا“
۳۔ <u>صَارَ الْفَقِيْرُ</u>	<u>عَنِيًا</u>	”فقیر، امیر ہو گیا“
۴۔ <u>قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ</u>	<u>عَالِيِيْنَ</u>	”کبھی جاہل لوگ، عالم بن جاتے ہیں“
۵۔ <u>قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ</u>	<u>صَالِحًا</u>	”کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے“
- یہاں ”قد“ حرف تَقْلِيْل ہے۔

فَعْل تام کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت نہیں ہے۔

۶۔ **صَارَ** الشَّتَاءُ بَرْدًا شَدِيدًا ”جاڑے کی سردی شدید ہو گئی۔“

۷۔ **صَارَتْ** الْقَضِيَّةُ عِنْدَ الْمَسْئُولِ۔

”اب معاملہ، ذمے دار شخص کے پاس چلا گیا ہے“

(یہاں، مَنْصُوب صفت استعمال نہیں ہوئی ہے۔ اس لیے تام ہے۔)

صَار کی قرآنی مثالیں

۱۔ (إِلَى اللَّهِ **تَصِيرُ** الْأُمُورُ) (الشوری: ۵۳)

”سارے معاملات، اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔“

✽ مَصِيرٌ، اسم ظرف ہے۔

۲۔ (وَالَّذِي إِلَى اللَّهِ **الْمَصِيرُ**) (آل عمران: ۲۸)

”اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

۳۔ (فَيَأْتِ **مَصِيرُ** كَوْمٍ إِلَى النَّارِ) (ابراہیم: ۳۰)

”اے مشرک! بالآخر تمہیں لوٹ کر دوزخ ہی میں جانا ہے۔“

سبق نمبر ۶۶

ظَلَّ

- ۱۔ ظَلَّ ، يَظُلُّ ، ظَلَّ ہونے، رہنے، ہمیشہ رہنے کے مفہوم میں استعمال ہوتا
[تاقِص] ہوتا ہے۔
- ۲۔ ظَلَّ کسی کام کے دن کے وقت ہونے کے لیے یا سائے کے لیے بھی استعمال ہوتا
ہے۔ ایسی صورت میں یہ [تاکم] ہوتا ہے۔

ظَلَّ ناقص کی مثالیں

- ۱۔ ظَلَّ الطَّغْسُ [جَمِيلًا] ”موسم خوشگوار ہو گیا“
- ۲۔ ظَلَّ النَّهَارُ [كَلْبًا] ”دن لمبا ہو گیا“
- ۳۔ (ظَلَّ وَجْهَهُ [مُسَوِّدًا]) ”تو اس کے چہرہ پر کلوئس چھا جاتی ہے“
- ۴۔ (ظَلَّتْ [أَعْيُنُهُمْ كَمَا] [خَاضِعِينَ]) (الشعراء: ۴۷) ”اُس (نشان) کے آگے ان کی گردنیں جھک جاتیں“
- ۵۔ (أَلْدِنِي ظَلَّتْ عَلَيْهِ [عَازِمًا]) (طہ: ۹۷) ”جس پر تو رہجا ہوا تھا“
- (اس مثال میں لام ثانی کو حذف کر دیا گیا ہے۔)

۶۔ (قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَنَظِلُّ لَهَا) (الشعراء: ۷۱)
 ”انہوں نے کہا! کچھ بت ہیں، جن کی ہم پوجا کرتے ہیں اور ہمیشہ انہی کی سیوا میں ہم لگے رہتے ہیں“

(بیاں بطور استعارہ چھتری کے معنی میں استعمال ہوا ہے)۔

ظَلَّ تَامَ کی مثال

ذیل کی مثالوں میں منسوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہو گئی۔

- ۷۔ ظَلَّ الْبَرْدُ (سردی برقرار رہی یا سردی موجود رہی)
 ۸۔ (كُونُشَاءُ لَجَعَلْنَا حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ) (الواقعة: ۶۵)
 ”اگر ہم چاہیں تو ان (کھیتوں) کو جس بنا کر رکھ دیں اور پھر تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ“

سبق نمبر ۶۷

بَآت

- ۱۔ بَآت، دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
(۱) کسی کام کو رات کے وقت کرنا (۲) شب باشی کرنا، رات گزارنا۔
- ۲۔ بَآت اگر کا عِل کے ساتھ، مَفْهُوم پورا کر دے تو تَاقِم ہوتا ہے۔
- ۳۔ بَآت (رات گزاری)، یَبِیْتُ (رات گزارتا ہے) پُت (رات گزار) یہ باب حَرْب سے ہے۔

بَآت ناقص کی مثالیں

- ۱۔ بَآت المَرَضِیُّ مَتَّأ لِمَیْنِ بَیَارِوْنَ نے تکلیف کے ساتھ، رات گزاری۔
(بیاں تکلیف کے وقت کو بیان کرنے کے لیے بَآت استعمال ہوا ہے۔ اس لیے ناقص ہے)
- ۲۔ بَآت دَیْنًا [سَاهِرًا] (خریدنے، ہاگ کر، رات گزاری)۔
(بیاں جاگنے کی حالت کے وقت کو بیان کرنے کے لیے بَآت کا استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یہ ناقص ہے)۔

- ۳۔ (قَالَ الَّذِينَ يَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا قَدِیْمًا) (الفرقان: ۶۴)
(یہ وہ لوگ ہیں، جو اپنے رب کے حضور، سجدے اور قیام میں، راتیں گزارتے ہیں)۔

بَآت تَام کی مثال

- ۳۔ بَآت النِّعَاطِیُّ فِي النِّجْمَةِ (کمانڈر نے جیمے میں رات گزاری)۔
(بیاں بَآت، تَام استعمال ہوا ہے اور اپنے اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے)۔

سبق نمبر ۶۸

دَام اور مَا دَامَ

- ۱۔ دَامَ، يَدُومُ، دُمُ۔ دَامَ کے لفظی معنی ہیں، ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا، مستقل رہنا۔
- ۲۔ دَامَ [ماتے ظرفیہ] کے ساتھ مل کر جب تک (As long as) کے معنی دیتا ہے۔
- ۳۔ مَا دَامَ، فَعَلَ کے وقت کی مقدار کا تعین کرتا ہے۔
- ۴۔ مَا دَامَ کے تمام اَفْعَالُ مُسْتَعْمَلُ ہیں۔ لیکن فعل ماضی زیادہ استعمال ہوتا ہے اور فعل مضارع بہت کم استعمال ہوتا ہے۔
- ۵۔ کَامَ کو بددعا اور دعا کے موقع پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے
 - ۱۔ دَامَ عَلَیْکَ مَخْذُؤْلًا (تیرا دشمن، ہمیشہ، ذلیل رہے۔)
 - ۲۔ دَامَ لَیْ قُبَالًا (اُس کا اقبال، ہمیشہ، قائم رہے۔)
- ۶۔ چونکہ مَا دَامَ (جب تک) میں دَمًا، ظَرْفِیۃً ہے۔ اس لیے مَا دَامَ سے پہلے یا بعد میں ایک اور جملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے :
 - ۱۔ (لَنْ تَدَّ خُلْهَا أَبَدًا [مَا دَامُوا] فِیْهَا) (المائدہ: ۲۴)
 ”ہم (اس بستی میں) ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک، یہ (طاقت ور لوگ) یہاں موجود ہیں“
- ۲۔ لَا یَجْبِرُی الْإِصْلَاحُ [مَا دَامَ] زَیْدًا حَکِماً۔

اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی، جب تک زید حاکم ہے۔
- ۳۔ مَا دَامَ، تَا قِصُّ اور تَا مَ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

مَا دَامَ تَقِصُّ كِي مَثَال

أَحْسِنْ مَا دُمْتُ حَيًّا (جب تک، تو زندہ ہے، نیکی کر)

مَا دَامَ تَأْتِمُ كِي مَثَالِیں

- ۱۔ مَا حَامَ الزَّائِرُ فِي الْبَيْتِ۔ (جہان، ابھی تک، گھر میں ہے۔)
- ۲۔ يَدُومُ الصَّيْفُ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ (موسم گرما، چار ماہ تک، رہتا ہے۔)

مَا دَامَ كِي قرآنی مَثَالِیں

- ۱۔ (يَا مُوسَىٰ لَنْ تَذُلَّهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا) (المائدہ: ۲۴)
”اے موسیٰ! ہم اس بتی میں، ہرگز داخل نہ ہوں گے، جب تک یہ (طاقت ور لوگ) وہاں موجود ہیں“
 - ۲۔ (لَا يُؤَدُّ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتُ عَلَيْهِ قَائِمًا) (آل عمران: ۷۵)
”وہ تمہیں (تمہاری رقم) ادا نہ کرے گا، الا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ“
 - ۳۔ (وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا) (مربوہ: ۳۱)
”اور اس نے مجھے حکم دیا ہے نماز اور زکوٰۃ پر (عمل پیرا ہونے کا) جب تک میں زندہ ہوں“
 - ۴۔ (وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدہ: ۹۶)
”اور تم پر حرام کر دیا گیا ہے، خشکی کا شکار، جب تک تم احرام کی حالت میں ہو“
 - ۵۔ (خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ) (ہود: ۱۰۷)
”(اسی حالت میں) وہ ہمیشہ رہیں گے، جب تک زمین و آسمان قائم ہیں“
- (یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ دوام کے لیے محاذ رہے، یعنی وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔)

سبق نمبر ۶۹

زَال اور مَا زَال

- ۱۔ زَال کے لفظی معنی ہیں ذائل ہو گیا، ختم ہو گیا، مٹ گیا، جاتا رہا۔
- ۲۔ مَا زَال میں مَا [تافیہ] ہے جس کے معنی ہیں۔ ذائل نہیں ہوا۔ ختم نہیں ہوا، نہیں مٹا، یعنی ہمیشہ رہا۔ مستقل رہا۔
- ۳۔ مَا زَال، فعل کے استمرار کو بیان کرتا ہے۔
- ۴۔ زَال کے ساتھ [مَا] کے بجائے [لَا] اور دوسرے حروف بھی استعمال ہوتے ہیں۔
- ۵۔ کبھی حَرْفِ نَقِی، حَذْف بھی ہو جاتا ہے۔ صرف زَال استعمال ہوتا ہے۔
- جیسے زَال عَنْهُ مُلْكُهُ (اُس سے، اُس کی سلطنت، جاتی رہی۔)
- ۶۔ زَال، تاقِص اور تام دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

مَا زَال تاقص کی مثال

- مَا زَال الْعَدُوُّ [تاقِصًا] دشمن ابھی تک انتقام میں ہے۔
(یعنی دشمن کے انتقام کا جذبہ ابھی زائل نہیں ہوا۔)

زَال تام کی مثال

- زَال الشَّاجِرُ بِضَاعَتِهِ ذِيلًا۔ تاجر نے، اپنا سامان، صحیح طریقے سے نکال دیا۔
(یعنی بیچ دیا، ختم کر دیا۔)

قرآنی مثالیں

۱۔ فَمَا زِلْنَاكَ دَعْوَهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاَهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ (الانبیاء: ۱۵)
 ”اور وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کھلیان کر دیا۔ زندگی کا ایک شرارہ تک ان میں نہ رہا۔“

۲۔ (وَلَقَدْ جَاءَ كُوفُؤُسُفٌ مِنْ قَبْلِ بِالْبَيِّنَاتِ ، فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَ كُوفُؤُسُفٌ بِهِ)

”اور اس سے پہلے حضرت یوسفؑ، تمہارے پاس بے شک لے کر آئے تھے۔ مگر تم ان کی لائی ہوئی تعلیمات کے بارے میں ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہے۔“

۳۔ (وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ) (المائدہ: ۱۳)
 ”اور آتے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ البتہ بہت کم لوگ ان میں سے اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔“

۴۔ (وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَزُدَّ كُؤُفُؤُسُفٌ عَنْ دِينِكُمْ وَإِنْ اسْتَطَاعُوا)
 ”اگر ان کا بس چلے تو، یہ تم سے مستقل لڑتے ہی جائیں گے، یہاں تک کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔“

۵۔ مَا زِلْنَا تُرَايَ عَجَائِبَ خَلْقِ اللَّهِ۔ ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجایب دیکھتے رہے۔
 ۶۔ دُعَا کی مثال :-

لَا زِلْتُمْ سَالِمِينَ ”تم ہمیشہ سلامت رہو۔“

یہ فعل ماضی ہے لیکن ترجمہ مضارع کا کرتے ہیں۔ مآ کی جگہ لَا استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۷

بِرَحٍّ اور مَا بِرَحٍّ

- ۱۔ **بِرَحٍّ** (یَبْرَحُ، اِبْرَحُ، بَرَحَ) (باب سیمہ) کے لفظی معنی ہیں، ہٹنا، جدا ہونا، ٹل جانا، زائل ہونا، ترک کر دینا، چھوڑنا۔
- ۲۔ بِرَحٍّ، مائے تافیہ کے ساتھ مل کر (مَا بِرَحٍّ) فعل کے استمرار، دوام اور ہمیشگی کو بیان کرتا ہے۔
- ۳۔ بِرَحٍّ کے ساتھ، مَا کے بجائے حُرُوفِ لَفِی لَا اور کُن بھی استعمال ہوتے ہیں۔
- ۴۔ بِرَحٍّ، ناقص اور تَامٌ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

لَا بِرَحٍّ ناقص کی مثال

لَا تَبْرَحُ **مُجْتَهِدًا**
(سخت محنت، کبھی ترک نہ کرنا، یعنی مستقل محنت کرتے رہنا)

بِرَحٍّ تَام کی مثال

بِرَحٍّ عَنِ الْخَطَرِ (ہم سے خطرہ ٹل گیا۔)

قرآنی مثالیں

- ۱۔ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِیَ أَبِی) (یوسف : ۸۰)

”اب تو میں، ہر گز بیاں سے (اس زمین سے) نہ جاؤں گا، جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں۔“

۲۔ (لَا أَبْرَحُ) حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا

”حضرت موسیٰ نے کہا، میں (اپنا سفر) ختم نہ کروں گا، جب تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، ورنہ میں ایک زمانہ دراز تک چلتا ہی رہوں گا۔“

۳۔ (قَالُوا) لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْكَ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ

(طہ: ۹۱)

(بنی اسرائیل) نے کہا: ہم مستقل اُسی (سامری کے بت) کی پوجا کرتے رہیں گے جب تک حضرت موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں۔“

سبق نمبر ۱ فَتَىٰ اور مَا فَتَىٰ

- ۱۔ فَتَىٰ، يَفْتَوِي، فُتِيَ، فُتِيَ، (باب سَمِعَ سے) کے نقلی معنی، بھولنے اور رک جانے کے ہیں۔
 - ۲۔ فَتَىٰ، مَا فَتَىٰ نَائِبِہ کے ساتھ مل کر (مَا فَتَىٰ) فعل کے اِسْتَمْرَارِ دَاقَام اور بھولنے کو ظاہر کرتا ہے۔
 - ۳۔ یہ صرف فعل مَا فَتَىٰ اور فَعْلٌ مُضَارِع کے صیغوں میں استعمال ہوتا ہے۔
 - ۴۔ فَتَىٰ کہیں نَائِقِص اور کہیں تَام، استعمال ہوتا ہے۔
- مَا فَتَىٰ نَائِقِص کی مثال

مَا فَتَىٰ الْعَطِيبُ **مُتَكَلِّمًا**
(مقرر نے گفتگو ختم نہیں کی یعنی مقرر نے تقریر جاری رکھی۔)
مَا فَتَىٰ تَام کی مثال

فَتَىٰ الصَّانِعُ عَنْ شَيْءٍ (کارِیگر، ایک چیز کے بارے میں بھول گیا۔)
(یہاں فَتَىٰ بھول کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔)
قرآنی مثال

(قَالُوا تَاللّٰهِ **تَفَتَّوْا** تَذَكَّرُوْا سَفَ حَتّٰی تَكُوْنُ حَرَصًا) (یوسف: ۸۵)
”حضرت یعقوب کے دوسرے بیٹوں نے کہا! خدا را! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ (آپ اس غم میں) اپنے آپ کو گھلا دیں گے۔“
یہاں **تَفَتَّوْا** نہ بھولنے یعنی مستقل یاد کیے جانے کے لیے استعمال ہوا ہے۔
اس مثال میں، ”لا“ برائے نفی محذوف ہے۔

سبق نمبر ۷۲

إِنْفَكَّ اور مَا إِنْفَكَّ

- ۱۔ إِنْفَكَّ کے لفظی معنی ہیں۔ کھل گیا، جدا ہو گیا۔
- ۲۔ یہ لفظ ما عے تافیہ کے ساتھ مل کر إِسْتَمَارَ، دَقَام اور ہمیشگی کے معانی دیتا ہے۔
- ۳۔ مَا إِنْفَكَّ، کے معنی ہیں نہیں کھلا، جڑا رہا، جدا نہ ہوا۔
- ۴۔ یہ لفظ بھی، تاقِصْ اور تَامَ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

مَا إِنْفَكَّ تاقِصْ کی مثال

مَا إِنْفَكَّ الطَّقُصُ مَا طَرَا
موسم، بارش سے آنا نہیں ہوا یعنی بارش بدستور جاری ہے۔

إِنْفَكَّ تَامَ کی مثال

إِنْفَكَّتْ مَشَاكِلُ الْإِسْطَقَةِ علا قے کی مشکلات، حل ہو گئیں۔

سبق نمبر ۳،

لَیْسَ

۱۔ [لَیْسَ] فعل ماضی کے طور پر آتا ہے۔ مُضَارِع اور اَمْر میں نہیں آتا۔

جیسے: لَیْسَ، لَیْسَتْ، لَیْسُوا، لَکْتُ، لَکْتُوْا، لَکْتُنَّ، لَکْتُنَّوْا۔

۲۔ لَیْسَ، فعل ماضی ہوتے ہوئے، دَمانہ حال میں، کسی جملے کے [مثبت مضمون کی نفی] کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے۔

لَیْسَ الْفَقَارُ [مُشْبِلًا] (ٹرین نہیں آئے گی۔ ٹرین نہیں آنے والی)

۳۔ لَیْسَ کبھی اِسْتِثْنَاء کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ [لَیْسَ] زَیْدًا (لوگ آئے، مگر زید نہیں۔)

ایسی صورتیں مُسْتَثْنٰی [مَنْصُوب] ہوتا ہے۔ جیسے یہاں [زَیْدًا]

۴۔ لَیْسَ، فعل تام کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ صرف اور صرف فِعْل تَاوِص کے طور پر متصل ہے۔

ہ۔ لَیْسَ کے مَعْمُول پر، حَرْفِ جَزْ [پ] داخل ہونے سے، وہ مَقْسُور ہو جاتا ہے۔

لیکن معنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مَجْزُور مفعولوں کی چند قرآنی مثالیں، ملاحظہ کیجئے۔

پ، کی وجہ سے، لَیْسَ کے مجرور مفعول کی مثالیں

۱۔ (وَأَنَّ اللَّهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ [يُعْجِبُهَا] (آل عمران: ۱۸۲)

”اللہ اپنے بندوں کے لیے، بالکل ظالم نہیں ہے۔“

۲۔ (لَیْسَ بِأَمَانِيكُمْ [وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ] (النساء: ۱۲۳)

(انجام کار) تمہاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔

۲۔ (لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا) (الانعام: ۱۲۲)

”ان میں سے، نکلنے والا نہ ہو“ (جوان تاریکیوں سے نکل نہیں سکتا)

۴۔ (قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَقَاةٌ) (الاعراف: ۶۷)

”حضرت ہوڈنے کہا اے برادرانِ قوم، میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں۔“

۵۔ (أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ) (زمر: ۳۶)

”کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟“

۶۔ (أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ) (زمر: ۳۷)

”کیا اللہ تعالیٰ، زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے؟“

۷۔ (أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ) (الاحقاف: ۳۷)

”کیا یہ حق نہیں ہے؟“

۸۔ (أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ؟) (القیامہ: ۴۰)

کیا وہ، مرنے والوں کو، زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔

۹۔ (أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ؟) (التین: ۸۰)

کیا اللہ سب ماحکموں سے، بڑا حاکم، نہیں ہے؟

لَيْسَ کی مختلف صورتیں

۱۔ (لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (آل عمران: ۱۱۳)

”سارے اہل کتاب، یکساں نہیں ہیں۔“

۲۔ (فَقَدْ كَلَّمْنَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (الانعام: ۸۹)

”یہ نعمت (اب ہم نے، ایک ایسی قوم کو، سوچ دی ہے جو اس نعمت کی منکر نہیں ہے۔“

۳۔ (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْنَا السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا) (النساء: ۹۴)

”لے اہل ایمان) اس شخص کو جو تمہیں پہلے سلام کر کے ملے، یہ نہ کہو کہ تو امومن، نہیں ہے۔“
۴۔ (وَأَشْهَدُهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ) **اَكْسَتْ** بِرَبِّكَو؟

”اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟“

۵۔ (كُسْتُ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُفَيْمُوا الشُّرَاقَا وَالْأُجَيْلَ) (المائدہ ۶۸)
” (لے اہل کتاب) تم ہرگز کسی اصل پر نہیں ہو، جب تک تورات اور انجیل کو قائم نہ کرو۔“
۶۔ (وَمَنْ) **كُسْتُ** لَهُ بِرَازِقَيْنِ (الحجر: ۲۰)

”اور ان کے لیے بھی، جن کے تم رازق نہیں ہو۔“

۷۔ (يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ) **كُسْتُ** كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ (الاحزاب: ۳۲)
(لے نبی کی بیویو) تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

خلاصہ خبر افعال کون وما ولا

یہاں خلاصے میں مولانا حمید الدین فراہی کی نظم تَحْقِيقُ الْاِعْرَابِ کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

گان اور صار، اَصْبَحَ، اَمْلَحَ	ظَلَّ، اَمْلَحَ وَبَاتَ نیز و گر
مِثْلُ مَا اَنْفَكْتَ، مَا يَرْحُ مَا نَالَ	مَا قَتَنِي، لَيْسَ، مَا وَلَا کی خبر
ہوگی منصوب کیونکہ یہ اخبار	ہیں مفاعیل پیش اہل نظر
مثلاً گان خالہ فِهْمًا	یا کہ صار السَّجْدُ مِثْلَ عمر

گیارہواں باب

سبق نمبر ۷۲

لَا النَّافِيَةَ لِلْجِنْسِ (لَا لِنَفْيِ جِنْسٍ)

۱۔ لَا لِنَفْيِ جِنْسٍ، مُطْلَقٌ نَفْيٌ كَيْلَ آتَا ہے۔ یعنی جس چیز یا جس جنس پر بھی داخل ہوتا ہے۔ اُس جنس پر لاگو حکم کا سرے سے انکار کرتا ہے۔

۲۔ لَا وہ حرف نفی ہے جو **لَا يَكُونُ لِإِسْمٍ مُبْتَدَأٌ كَوَمَنْصُوبٍ** کرتا ہے۔ مثلاً

۱۔ لَا سُرُورَ دَائِمٌ ”کوئی خوشی، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے“

۲۔ (لَا يَكُونُ آدَا فِي الدِّيْنِ) (البقرة: ۲۵۶) ”دین میں کوئی جبر نہیں ہے“

۳۔ لَا تَلْمِيزًا حَاضِرٌ (کوئی طالب علم، حاضر نہیں ہے۔)

۴۔ لَا رَجُلًا جَالِسٌ فِي الطَّرِيقِ ”راستے میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے“

اوپر کی مثالوں میں، لا کے بعد آنے والے تمام اَسْمَاءُ كَيَكُونُ ہیں۔

۳۔ جب لا کے بعد اِسْمٌ مَعْرِفَةٌ ہو یا دَلَا، اور اس کے اسم کے درمیان فصل

ہو تو ایسی صورت میں وہ اِسْمٌ مَرْفُوعٌ ہی رہے گا اور ایک دوسرا اور دَلَا

اور اس کا اسم ضروری ہوگا۔ دو دَلَا کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ لَا الْمَرْأَةَ كَسَلَاتٍ وَلَا الْبَيْتَ ”نہ عورت کا ہل ہے اور نہ بڑی

۲۔ لَا فِيهَا عَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يَتَوَفَّوْنَ (الصفات: ۴۷)

”اس (شراب) سے نہ ان کے جسم کو کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب

ہوگی“

۴۔ حرف نفی لا، کے بعد مرکب اضافی ہو تو مُضَات، مَنْصُوب ہوگا۔

۱۔ لا **صَاحِبُ خَيْرٍ** مَلَأْمُومٌ

”کوئی صاحب خیر، لائقِ مذمت نہیں“

۲۔ لا **شَاهِدٌ دُورٌ** مَحْبُوبٌ ”کوئی جھوٹی گواہی دینے والا، پیارا نہیں ہوتا“

۵۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں، لائے نفی جنس میں نصب کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

۱۔ اگر لا پر، حَذَفِ جَرِ آئے۔ جیسے

اِشْتَرَيْتُ الْقَلْعَ **يَلَا رَيْشِيَّةً** ”میں نے، ٹوک کے بغیر، قلم خریدا“

۲۔ اگر اِشْمِ اور خَبَرِ دونوں نیکوہ ہوں اور دولا موجود ہوں۔

جیسے **لَا كَيْدًا** **فِي الدَّارِ** **لَا عَمْرُو** ”گھوٹیں زید ہے اور نہ عمرو“

نوٹ: دَرَعَمْرُو، کے آخر میں لکھا گیا واؤ، لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

۳۔ جب لا اور اِشْمِ کے درمیان **فَصْل** ہو

جیسے لا **فِي** **حَدِيقَةِ صَبِيَّانٍ** **وَلَا بَنَاتٍ** ”باغ میں دو بچے ہیں اور نہ لڑکیاں“

۶۔ حَذَفِ نفی لا، مَا بَعْدَ اِشْمِ کو، تین شرطوں کے ساتھ مَنْصُوب، کرتا ہے۔

۱۔ اگر مُبْتَدَاً اور خَبَرِ دونوں نیکوہ ہوں۔

۲۔ اِشْمِ پہلے اور خَبَرِ بعد میں ہو۔

۳۔ لا کے بعد، کوئی حَذَفِ جَرِ نہ آیا ہو۔

۷۔ لا کبھی اتنرین کے ساتھ مَنْصُوب **شَيْئِهِ مَفَات** کی صورت میں آتا ہے۔

جیسے ۱۔ لا **رَاكِبًا كَرَمًا** **فِي الطَّرِيقِ** (کوئی گھڑ سوار، راستے میں نہیں ہے۔)

۲۔ لا **مُسْرِكًا** **فِي مَالِهِ** مَحْمُودٌ

۳۔ (اپنے مال میں اسراف کرنے والا، کوئی شخص پسندیدہ نہیں ہوتا۔)

لَا تَغْيِ جَنْسُ كِي مَثَالِيں

- ۱۔ **لَا رَيْبَ فِيهِ** ”اس میں کوئی مشکوک چیز نہیں“
- ۲۔ **لَا كُفْرًا** فِي الدِّينِ ”قبولیت دین کے لیے کوئی زبردستی نہیں“
- ۳۔ **لَا عَاصِمَ** الْيَوْمَ۔ ”آج کوئی بچانے والا نہیں۔“
- ۴۔ **لَا تَكْثُرُ يَبَ** عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ ”آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں“
- ۵۔ **(لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ)** (الانفال: ۴۸)
- ”لوگوں میں سے آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا“
- ۶۔ **أَلَتَأْتِي مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ**
- ”گناہوں سے توبہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں“
- ۷۔ **لَا طَاعَةَ** لِمَخْلُوقٍ فِي مَخْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ (صحیح ابن حبان)
- ”خالق کی نافرمانی میں، مخلوق کے لیے، کوئی اطاعت نہیں ہے“
- ۸۔ **لَا أَحْسَدًا إِلَّا فِي اثْنَيْنِ.....** (صحیح ابن حبان)
- ”رخصہ جائز نہیں ہے، مگر دو لوگوں پر.....“
- ۹۔ **لَا شُعَارَ** فِي الْإِسْلَامِ۔ (صحیح ابن حبان)
- ”اسلام میں ادسے بدسے (دوڑ سٹ) کی شادی (جائز) نہیں“
- ۱۰۔ **لَا صَلَاحَ** لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ۔ (صحیح ابن حبان)
- ”جس نے اُمّ القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں“
- ۱۱۔ **لَا نِكَاحَ** إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَتَيْنِ عَدِلَ۔ (صحیح ابن حبان)
- ”ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں۔“
- ۱۲۔ **لَا هِجْرَةَ** بَعْدَ الْفَتْحِ۔ (صحیح ابن حبان)

”فتح مکہ کے بعد (دارالاسلام کی طرف) ہجرت (کی ضرورت) نہیں رہی“

۱۳۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**

”اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے“

۱۴۔ **لَا وَصَالَ فِي الصَّيَّامِ** (صحیح ابن حبان)

”روزوں میں وصال جائز نہیں یعنی مسلسل روزے رکھنا“

۱۵۔ **لَا يَتَّهَانُ يَتَّقُ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ يَتَّقُ لَكَ عَهْدُكَ** (صحیح ابن حبان)

”اس کا ایمان نہیں، جو امانت دار نہیں، اور اس کا دین نہیں، جو عہد کا پابند نہیں“

۱۶۔ **لَا رَجُلَ فِي السَّارِ**

”گھر میں کوئی مرد نہیں“

۱۷۔ **لَا عُلَامَ رَجُلٍ حَاضِرٍ**

”آدمی کا کوئی نوکر، حاضر نہیں۔“

۱۸۔ **ذَكَوْ تَدْرِي إِذْ فَرَعُوا عِلَا حُوتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ** (سبا: ۵۱)

”کاش تم دیکھو انہیں اُس وقت، جب یہ لوگ گھبراتے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے“

نوٹ ۱۔

۱۔ مندرجہ بالا مثالوں میں مذکورہ تمام احادیث، صحیح ابن حبان سے نقل کی گئی ہیں۔

۲۔ لافنی جنس کی خبر عموماً محذوف ہوتی ہے، جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا اکثر مثالوں میں ملاحظہ کیا۔

سبق نمبر ۷،

اسم مستثنیٰ کا اعراب

۱۔ مُسْتَثْنٰی مِنْهُ

کسی جماعت، گروہ، مجموعہ یا کل تعداد کو **مُسْتَثْنٰی مِنْهُ** کہتے ہیں۔
جس کی تعداد، حالت یا حکم سے، مُسْتَثْنٰی کو (جزوی تعداد کو) الگ کیا جائے۔

۲۔ حُرُوفِ اِسْتِثْنَا **إِلَّا** (Except) حُرُوفِ اِسْتِثْنَا ہے۔ یہ حروف اپنے

بعد آنے والے اسم کو، اپنے سے پہلے آنے والے اسم کے حکم سے، الگ کرتا ہے۔
دیگر حروف استثناء، **إِلَّا** کے علاوہ، غَيْرَ، سِوَا، حَاشَا، هَلَا، عَدَا، مَا هَلَا
مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُونُ بھی حُرُوفِ اِسْتِثْنَا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

۳۔ مُسْتَثْنٰی :- مُسْتَثْنٰی، وہ منصوب اسم ہے، جو **إِلَّا** کے بعد آئے اور جس میں وہ
حالت حکم، صفت، یا کیفیت نہ پائی جائے، جو کل جماعت، گروہ یا مجموعے میں پائی جاتی ہو مثلاً

كُلُّ تَلْمِیْذٍ تَارِجٌ **إِلَّا رَشِیْدًا**

ہر شاگرد، کامیاب ہے، بجز رشید کے

اس مثال میں (۱) كُلُّ تَلْمِیْذٍ (ہر شاگرد)، **مُسْتَثْنٰی مِنْهُ** ہے اور مُبْتَدَا ہے

(۲) تَارِجٌ خبر ہے۔ (۳) **إِلَّا** حُرُوفِ اِسْتِثْنَا ہے۔

(۴) رَشِیْدًا، منصوب اسم ہے اور **مُسْتَثْنٰی** ہے۔

۴۔ اسم مُسْتَثْنٰی، دو شرطوں کے ساتھ ہی، منصوب ہوگا۔

۱۔ جب جُمْلہ مُثَبِّت ہو (یعنی مَثْبُوت جُمْلہ نہ ہو)۔

۲۔ اور جملے میں مُسْتَثْنٰی مِنْهُ، موجود ہو۔

۵۔ اگر جملہ منفی ہو اور اِلَّا سے اس کا تعلق نہ ہو تو مُسْتَثْنٰی کا اِعْرَاب حسب موقع

(مَرْذُوع، مَنْصُوب یا مجرور) ہوگا۔ جیسے

۱۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (کوئی خدا نہیں ہے، مگر اللہ)

یہاں اللّٰهُ، اگرچہ اِلَّا کے بعد آیا ہے لیکن مَنْصُوب نہیں ہے بلکہ مَرْذُوع ہے۔
اس لیے کہ یہ منفی جملہ ہے۔

یاد رہے کہ اس مثال میں، اِلَّا، غیر کے صفتی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اِلَّا، کبھی منفی جملے کے بعد [حَصْر] کے لیے آتا ہے۔

ایسی صورت میں بھی مُسْتَثْنٰی مَرْذُوع ہی رہے گا۔

جیسے مَا ضَرَبَ اِلَّا [كَبَيْتًا] ”دیدہ نے مارا“

۳۔ اِلَّا کے بعد حَرْفِ جَزْأ تے اور پھر اس کے بعد اِسْمِ مُسْتَثْنٰی آئے تو ایسی صورت

میں بھی مُسْتَثْنٰی، مَنْصُوب نہیں ہوگا۔ بلکہ مجرور ہوگا۔ جیسے، لَا اَعْلَمُ اِلَّا [بِالْجُهْدِ]

”کوشش کے بغیر، کوئی علم حاصل نہیں ہوتا۔“

(یہاں حَرْفِ جَزْأ بَاء کی وجہ سے اِسْمِ مُسْتَثْنٰی، جُہْدًا مجرور ہے۔

۴۔ اِلَّا ہمیشہ بَجُزْأ یا سوائے کے معانی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھار صفت

کے طور پر علاوہ (In Addition to) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت

میں بھی اِلَّا کے بعد کا اِسْم، مَنْصُوب نہیں ہوتا۔ جیسے۔

۱۔ اِنِّیْ رِجَالٌ [اِلَّا رِجَالًا] میرے آدمی، تمہارے آدمیوں کے علاوہ ہیں۔

۲۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ [اِلَّا اللّٰهُ] لَفَسَدَتَا (الانبياء: ۲۲)

”اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے علاوہ، دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں زمین و

آسمان) کا نظام بگڑ جاتا ۷

۷۔ کبھی اِلَّا مگر (But) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اِلَّا کے بعد کے اِسْم کا اَعْرَاب، حسب موقع ہوگا۔

جیسے: لَا الرَّجُلُ قَاطِعٌ إِلَّا شَجَرَةً

” آدمی کاٹنے والا نہیں ہے، مگر ایک درخت ۷

دیباں شَجَرَةً، چونکہ مَفْعُولِ رِوَاہ ہے: اس لیے مَنصُوب ہے۔ اِلَّا کی وجہ

سے نہیں۔ علاوہ ازیں اس جملے میں مُسْتَثْنٰی وَنَدُّ کا وجود بھی نہیں ہے۔

۸۔ بعض اوقات، اِسْمِ مُسْتَثْنٰی، فاعِل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بَحِیْثِیَّتِ فاعِل وہ مَرْفُوع ہوکتا ہے اور بَحِیْثِیَّتِ مُسْتَثْنٰی مَنصُوب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا یا جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدٌ

(سب لوگ آئے لیکن زید نہیں آیا۔) دراصل یہاں قَوْم، کا جَدَل، وَزَيْدٌ ہے۔

۹۔ اگر مُسْتَثْنٰی وَنَدُّ مَحْذُوف ہو تو لازماً وہ بَحِیْثِیَّتِ فاعِل مَرْفُوع ہوگا۔

جیسے مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ

(زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔) یہاں قَوْم، مَحْذُوف ہے۔

اِنْ تَافِيَهُ کے ساتھ اِلَّا کا استعمال

۱۰۔ بعض اوقات جملے کے شروع میں، اِنْ تَافِيَهُ (نہیں) ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد

اِلَّا استعمال ہوتا ہے اور اِلَّا کے بعد کا اسم مَرْفُوع ہوتا ہے۔

ۛ یاد رکھیے کہ یہ اِنْ شَرْطِيَه نہیں ہے۔ بلکہ اِنْ تَافِيَه ہے۔

اور یہ بطور حرف نفی، لَا اور مَا کی طرح، استعمال ہوتا ہے۔

ۛ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا) ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ (التکوید: ۲۷)
 ”نہیں ہے یہ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت“

یعنی یہ تو تمام کائنات والوں کے لیے ایک نصیحت ہی ہے۔
 ۲۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا) رَجُلٌ يَهْجُوهُ (المؤمنون: ۲۵)
 ”نہیں، بس اس آدمی کو ذرا جنون لاحق ہو گیا ہے“

۳۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا) وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم: ۴)
 ”یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے“

۴۔ (إِنْ هِيَ إِلَّا) أَسْمَاءُ سَبَّيْتُمُوهَا (النجم: ۲۳)
 ”دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام“

۵۔ (إِنْ أَنْتَ إِلَّا) بَشَرٌ مِّثْلُنَا (ابراہیم: ۱۰)
 ”نہیں ہو تم، مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں۔“

۶۔ (إِنْ هَذَا إِلَّا) سِحْرٌ مُّبِينٌ (الانعام: ۷)
 ”وہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔“

۷۔ (إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا) تَغْرُسُونَ (الانعام: ۱۴۸)
 ”اور تم لوگ ہی قیاس آرائیاں کرتے ہو۔“

مُسْتَشْنٰی کے منظوم قواعد

چند شکلیں ہیں، خارج اس سے مگر	اَزْ قَبِيلِ بَكَالٍ هِيَ مُسْتَشْنٰی
يَا مُقَدَّامُ يَا هُوَ غَيْرُ اَكْر	قَوْلٍ مُّثَبَّتٍ لِّهٖ هُوَ مُسْتَشْنٰی
مِنْهُ كَاذِرُ اَنْتَ اَوْرَاسِ پَر	نَصْبُ وَاجِبٌ هِيَ بِيَكٍ مُّسْتَشْنٰی
بِكَائِيَّتِ اَكْرَجِهٖ هِيَ بَهْر	قَوْلٍ مَنفِيٍّ هُوَ تَوَرَّاهُ نَصْبُ

جیسے مَا فِي جَوَارِنَا إِلَّا	حَامِدًا	وَالسَّيِّدُ ذَاهِبٌ عَمَّ
یا کہ اَلْجُنْدُ ذَاهِبٌ إِلَّا	خَالِدًا	وَالْمَرْكَبُ مِنْ عَسْكَرٍ
یا کہ مَا فِي رِجَالِكُمْ إِلَّا	حَدَّثًا	ذُو شَجَاعَةٍ وَغَيْرِ
یا کہ لَا عَيْبَ فِي أَرْحَى إِلَّا	كَلْبًا	لِلْعَلَى وَ طُولَ سَهَرٍ
یا کہ لَا عَيْبَ فِيهِمْ إِلَّا	نَوْمَهُمْ	فِي الشَّاءِ بَعْدَ سَحَرٍ
غیر ہوگا بحالِ مُسْتَثْنٰی	جیسے هُمْ ذَاهِبُونَ غَيْرَ عَمَّ	

مُسْتَثْنٰی کی قرآنی مثالیں

۱۔ رُحُلٌ شَتَّىٰ هَايِكُ إِلَّا وَجْهَهُ (القصص: ۸۸)

” ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اللہ کی فات کے۔“

یہ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔ اس لیے وَجْهٌ، مَنْصُوب ہے۔“

۲۔ بَنَاتٌ سَعِيدٌ مُطِيعَاتُ إِلَّا زَيْنَبُ

”سعید کی لڑکیاں فرماں بردار ہیں، بجز زینب کے۔“

مثبت جملہ ہے۔ مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔ اس لیے مُسْتَثْنٰی زَيْنَبُ مَنْصُوب ہے۔

۳۔ فَكْشِرُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ (البقرة: ۲۴۹)

”اس میں سے سب لوگوں نے پیا، سوائے چند لوگوں کے۔“

۴۔ الصَّيُّوْتُ حَاصِرُونَ إِلَّا عَبْدَ الرَّحْمَنِ

”سارے یہاں حاضر ہیں بجز عبدالرحیم کے۔“

عبدالرحیم مُرَكَّبٌ لِصَافِي ہے۔ عَبْدٌ مَنْصُوب ہو کر عَبْدًا بن گیا۔

(عَبْدًا، مُضَافٌ مَنْصُوب ہے۔ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔

۵۔ (وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ) (

”اللہ پر، سچ کے علاوہ کوئی اور گواہی نہ دو“ (کچھ نہ کہو، اللہ پر بے جرح)

۶۔ (لَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا) (

(ظلہ: ۱۰۸)

”ایک سرسراہٹ کے سوا، تم کچھ نہ سنو گے (قیامت کے دن)“

۷۔ (إِنْ يُرِيدُوا نَافِلًا فَلَا فَرَارَ) (

(الاحزاب: ۱۳)

”وہ کچھ نہیں چاہتے مگر فرار“

یعنی دراصل وہ (محاذ جنگ) سے بھاگنا چاہتے تھے۔

۸۔ (لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ) (

(النساء: ۸۴)

”تم اپنی ذات کے سوا، کسی اور کے لیے ذمے دار نہیں ہو“

۹۔ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ) (اللَّهُ وَعْبُهُ)

”محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے کے علاوہ کچھ نہیں“

(یہ ایک منفی جملہ ہے اور مَا، نافیہ ہے۔ اس لیے رسول مدفوع ہے)

۱۰۔ (وَلَا يُبْدِيَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) (النور: ۳۱)

یہ بھی منفی جملہ ہے اور إِلَّا کے بعد لُغْمِ مَوْصُولِ مَا ہے۔

”وہ اپنا اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔“

۱۱۔ (فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ) (التغابون: ۹)

(احقاف: ۳۵)

”کیا نافرمان لوگوں کے سوا، کوئی اور ہلاک کیا جائے گا۔“

۱۲۔ (مَا كَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ) (مِنْهُمْ)

(النساء: ۶۶)

”یہ فاعل کی مثال ہے اور یہاں إِلَّا قَلِيلًا بھی جائز ہے“

”ان لوگوں میں سے، چند لوگوں کے سوا کسی نے اُسے نہ کیا“

۱۳۔ (دَلَالَتُیْنِ مَعْرُوءٍ أَحَدٌ **إِلَّا امْرَأَتُكَ**)

(یہاں **إِمْرَأَتُكَ** بھی جائز ہے)

”تم میں سے کوئی بچہ پٹ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی (وہ ساتھ نہ جائے گی)۔“

خلاصہ مَعْرَبَاتِ خَمْسَہ مَادِلَہ

پانچ ہیں، جن میں نصب ہے اَنْتَر	مَعْرَبَاتِ مَادِلَہ دَرِ اَصْل
فعل کون اور مَادِلَہ کی خبر	مُسْتَنْد بعد مُشَبَّهَاتِ اِنْفِعَال
نکرہ مُسْتَنْد پہ لا ہو اگر	پھر مُتَادِل ہے اور مُسْتَنْدِی
بحقیقت میں حذف کے ہیں صُور	پھر سماعی ہیں چند منصوبات

سبق نمبر ۷

مَا اور لَا کی وجہ سے خبر منصوب

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ، حُرُوفُ مُشَبَّهَةٌ بِفِعْلٍ (لَا، اَنَّ، كَيْتَ، نَكَيْتَ، لَعَلَّ، تَحَاَنَّ، مَبْتَدَأُ کو (رفع کے بجائے) نصب کا اعراب دیتے ہیں۔ اور آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ اَنْعَالِ ناقصہ خبر کو منصوب کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں خبر دراصل اِنْ اَنْعَالِ ناقصہ کا مفعول ہوتی ہے۔) اسی طرح [مَا] اور [لَا] بھی [لَئِنْ] کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ میں خبر کو، مَنصُوب کرتے ہیں۔ (لَئِنْ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اَنْعَالِ ناقصہ میں سے ہے، جو جملہ اسمیہ میں خبر کو منصوب کرتا ہے اور مبتدا کو مرفوع برقرار رکھتا ہے) جیسے

- ۱۔ [مَا] رَئِیْتُ [كَأَنَّ] (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)
- ۲۔ [وَمَا] اللّٰهُ [كَأَنَّ] (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)
- ۳۔ [وَمَا] اللّٰهُ [بِغَايِلِ] (یہاں مَا کی خبر حرف جر [ب] کی وجہ سے مجرور ہے)

‘لا’ کے قواعد

- ۱۔ جملہ اسمیہ میں، لَا مُبْتَدَأُ پر داخل ہوتا ہے اور خبر کو مَنصُوب کرتا ہے اور مبتدا کو مرفوع، برقرار رکھتا ہے۔

یاد رکھیے یہ لائے نفعی جنس نہیں ہے۔ جو اسم نکرہ کو منصوب، کرتا ہے۔ اکثر اوقات، مَا اور لَا کی خبر منصوب ہونے کے بجائے حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔
۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

(یہاں لَا کی خبر، حرف جر [عَلَى] کی وجہ سے مجرور ہے)

۲۔ لَا عَوْنَ فَيْتَهَا (یہاں لَا کی خبر، حرف جر [فِي] کی وجہ سے مجرور ہے)

۳۔ وَلَا، ہمیشہ اِشْمِ نِکْرَہ پر آتا ہے۔ جیسے

[لَا] رَجُلٌ [خَيْرًا] وَمَلِكٌ "اُپ سے، کوئی آدمی بہتر نہیں"

(یہاں رَجُلٌ نکرہ ہے اور خَيْرٌ خَيْرًا، لَا کی وجہ سے منصوب ہو گئی ہے۔

مَا کے قواعد

۱۔ جملہ اسمیہ میں [مَا] مبتدا سے پہلے آتا ہے اور خبر کو منصوب کرتا ہے۔

۲۔ مَا نِکْرَہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

۳۔ مَا خَيْرٌ پر [حَرْفُ جَزَاء] آجائے تو مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

جیسے وَمَا ذَلِكْ بِكَافِلٍ اور تَهَا رَبٌّ غَافِلٌ نہیں ہے۔

۴۔ مَا کی خبر پر [إِلَّا] داخل ہوتی ہے، مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

جیسے [مَا] مُحَمَّدٌ [إِلَّا] رَسُولٌ "اور نہیں ہیں محمدؐ مگر ایک رسول"

مَا کی مثالیں

۱۔ مَا کی منصوب خبر

(المجادلہ ۲۰)

۱۔ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ

”وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں“

(یہاں اُمَّہَاتُ خبر ہے۔ اسے مرفوع ہونا چاہیے تھا، لیکن مَا کی وجہ سے منصوب ہو کر

اُمَّہَاتِ میں بدل گئی ہے)

۲۔ مَا هَذَا بَشَرًا (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)

۳۔ مَا أَهْمُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ (یہاں مَا کا ابتداء مرفوع برقرار ہے)

۴۔ مَا کی مجرور خبر

۵۔ مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ (یہاں مَا کی خبر حرف جر [مِنْ] کی وجہ سے مجرور ہے)

۶۔ مَا مَنَّا بِكُمْ بِتَجْنُونَ

(یہاں مَا کی خبر حرف جر [بِ] کی وجہ سے مجرور ہے اور یہاں مَا کا ابتداء

مرفوع برقرار ہے)

۷۔ مَا أَتَا يَظْلُمُ لِلْعَبِيدِ (یہاں مَا کی خبر حرف جر [بِ] کی وجہ سے مجرور ہے)

۸۔ مَا لَكُمْ مِنْ دَالٍ

۹۔ مَا هُوَ مِنْهَا بِحَاطِبِينَ

(یہاں مَا کی خبر حرف جر [بِ] کی وجہ سے مجرور ہے)

سبق نمبر،،

اسم مُنادی کا اعراب

- ۱۔ **مُنادی** ، وہ اسم ہے، جس کو پکارا جائے۔
پکارنے والے کو **مُنادی** کہتے ہیں۔
- ۲۔ **وِیَا، حَرْفِ رِداء (The Vocative Particle)** ہے۔ جس سے کسی کو آوازی جاتی ہے۔
- ۳۔ **اسم مُنادی** و **مَنْصُوب**، ہوگا جب وہ مُرَكَّبِ ضَرْفِی میں مضاف ہوگا۔
جیسے (۱) **يَا طَالِبُ الْعِلْمِ** (۲) **يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ**
- ۴۔ **مُنادی** و **مَنْصُوب**، ہوگا جب وہ ”**نِکَوتِ غیر مقصودہ**“ ہو یعنی اسم خاص، نہ ہو۔ (یعنی کوئی خاص شخص مقصود نہ ہو۔)
- ۱۔ **يَا ظَالِمًا** ”اے کوئی ظالم“
- ۲۔ **يَا مُسَافِرًا** ”اے کوئی مسافر!“
- ۳۔ **يَا طَالِبًا** ”اے (کوئی) طالب علم، کوشش کا میابی کی کلید ہے“
الْجَهْدُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ
- ۴۔ **يَا مُسْرِعًا** ”اے (کوئی) جلد باز، جلد بازی میں پیشانی ہے“
فِي الْعَجَلَةِ السَّامَةِ
- ۵۔ **يَا لَاهِيًا** ”اے (کوئی) دُرُوسِہ! عَاقِبَةُ اللّٰهُوَ الْحُزْنُ۔“
”اے اپنے درس سے لاپرواہ! غفلت کا انجام رنجیدگی ہے“

۵۔ تین صورتوں میں، **اِسْمِ مُتَادِي** کا جواب خفیف مرفوع ہوگا۔ (یعنی تنوین نہیں ہوگی، پیش ہوگا۔)

۱۔ جب **اِسْمِ مُتَادِي** **مُفْرَد** ہو (یعنی مُرَكَّب نہ ہو)۔
جیسے **يَا رَجُلُ**

۲۔ جب وہ **اِسْمِ خَاص** ہو یا **اِسْمِ عَلَم** ہو۔

جیسے **يَا خَالِدُ** ، **يَا زَيْدُ** ، **يَا عَائِشَةُ**

۳۔ جب **اِسْمِ مُتَادِي** **نَكِرَةٌ مَقْصُودَةٌ** ہو

يَا رَجُلُ ، **يَا حَيَاةُ الْاِنْسَانِ** **ظَلُّ زَائِلٌ**

”اے آدمی! انسان کی زندگی، ڈھلتی چھاؤں ہے“

اوپر کی مثال میں **يَا رَجُلُ**، **نَكِرَةٌ** ہونے کے باوجود **ایک خاص آدمی** کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ایسے **نَكِرَةٌ** کو **نَكِرَةٌ مَقْصُودَةٌ** کہتے ہیں جو معرف بن جاتا ہے۔

۴۔ جب **مُتَادِي** پر **اَل** (لام تعریف) ہو تو، مذکر کے لیے **اَيُّهَا** اور مؤنث کے

لیے **اَيَّتُهَا** بڑھا دیتے ہیں تاکہ دیا، کی آواز آئے، میں گم نہ ہو جائے۔ مثلاً

۱۔ **يَا أَيُّهَا** **الْوَلَدُ** (۲) **يَا أَيُّهَا** **الْعَلَامُ**
۲۔ **يَا أَيُّهَا** **الْبَيْتُ** (۳) **يَا أَيُّهَا** **النَّشْرُ الْمَطْمَئِنَّةُ**

۵۔ **يَا أَيُّهَا** **الْمَدِينُ امْنُؤَا** **اِمْنُؤَا**

۶۔ بعض اوقات حرف یداء دیا، کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے۔

۱۔ **يَا رَبَّنَا** کے بجائے صرف **رَبَّنَا**

(**رَبَّنَا** مُرَكَّب اضافی ہے۔ یا کی وجہ سے **رَبُّ** مَصْنُوب ہو کر **رَبِّ** بن گیا ہے۔)

۲۔ (دیا، **يُوسُفُ اعْرِضْ عَنْ هَذَا**) (یوسف: ۲۹)

”یہاں یا مَحْذُوف ہے“

۲۔ (سَتَفَرُّوْكُمْ لَكُمْ رِیَا) اٰیۃُ الثَّقَلَانِ (الرحمن = ۳۱)

”یہاں بھی یا مَحْذُوف ہے“

”عنقریب ہم تم سے (باز پرس کیلے) اسے زمین کے دو بوجھو (جن دانس) فارغ ہوئے جاتے ہیں۔

۸۔ فریاد، تعجب اور استغاثہ کے موقع پر، اِشِم مُنَادِی پر، حَرْفِ جَزّ 'ل' کا اضافہ کر کے، **مَجْرُور** کر دیتے ہیں۔

۱۔ **یَا لَلْمُؤْمِنِ** اے امیر محترم!

(یہاں مَجْرُور اِشِم مُنَادِی ہے)

۲۔ **یَا اَصْحَابِیْنَا** اے ہمارے ساتھیو!

(یہ بھی مَجْرُور اِشِم مُنَادِی ہے)

۳۔ **یَا لَلْعَجَبِ** (کس قدر حیرت کی بات ہے!)

۹۔ فریاد، استغاثہ، مُنَادِی مندوب اور ہائے مُنَادِیہ

فریاد اور استغاثہ کیلے، ایسا اوقات اِشِم مُنَادِی پر اَلْف (ا) یا (اِ) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ تینوں صورتیں نیچے لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ **یَا زَیْدُ** ۲۔ **یَا زَیْدُ اِ** ۳۔ **یَا زَیْدُ اِ اِ**

ہائے مُنَادِیہ یہاں آخری مثال میں جو **ہ** ہے اسے ہائے مُنَادِیہ کہتے ہیں۔

ہائے مُنَادِیہ پر وقف لازم ہے، اور یہ جملے کے آخر میں آتی ہے۔

مندوب ایسی صورت میں منادی، مندوب کہلاتا ہے (یا زَیْدُ اِ اِ)

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت کا آغاز کیا تو کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا۔

یا صَبَّاحًا ہائے صبح کی آفت!

۲۔ رسول اللہ ﷺ کے انتقال پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:-

یا أَبَتَا! اَجَابَ رَبَّكَ دَعَا!

”ہائے ابا جان! رب کی دعوت پر لبیک کہہ دیا“

یا أَبَتَا! مَنْ جَنَّةُ الْفَرْدِ دَسِ مَا وَادَا

”ہائے ابا جان! جن کا ٹھکانہ اب جنت الفردوس ہے“

یا أَبَتَا! اِلٰی حَبْرِیْلَ نُنْعَاہُ! (بخاری، کتاب المغازی)

”ہائے ابا جان! موت کی خبر جبریل کو دیتے ہیں“

مستغیث، مستغاث اور مستغاث لہ

فراہ کرنے والے کو **مستغیث** اور جس سے فراہ کی جائے، اسے **مُستغاث**

کہتے ہیں۔ جس کے لیے مدد چاہی جائے، اسے **مستغاث لہ** کہتے ہیں۔

جیسے: **یا لَقَوْمٍ لِلْمَظْلُومِ** (یہاں لام پر زبر ہے اور دونوں اسم مجرور ہیں)

۱۔ جس طرح مُذَكَّبِ اضافی کا مضاف متادی ہو جائے تو منصوب ہو جاتا ہے۔

(جیسے **یا عَبْدَ اللَّهِ**) اسی طرح **یَشْبُو مَصَاف** بھی منصوب ہو جاتا ہے:-

جیسے **یا نَارِکَیَا جَمَلًا! اَلَسَّ قَرَطُوْنِیْ!** (اے اونٹ کے سوار! سفر لمبا ہے۔)

۲۔ مصیبت اور ماتم کے وقت یا کے بجائے وا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ **اِیَّکَ اَدْعُو** (ہائے زید)

۲۔ **مُظْجَعًا نَسَا کَیِّنَا** (ہائے مکینوں کو کھلانے والے)

۳۔ **مُصِیْبَتَاہُ** (ہائے مصیبت)

۴۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے عشی پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:-

وَ اَكْرَبَ اَبَاكَ ا ہائے میرے والد کی بے چینی ا (بخاری)

آپ ﷺ نے جواب دیا: آج کے بعد تمہارے والد کو تکلیف نہ ہوگی۔

۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف (المتوفی ۳۱ھ) کے جنازے میں، حضرت سعد بن ابی وقاص (المتوفی ۵۵ھ) کہتے ملتے:

(طبقات ابن سعد)

وَ اَجْبَلَا ا وَ اَجْبَلَا ا

”ہائے افسوس! یہ پہاڑ بھی چل بسا۔ ہائے افسوس یہ پہاڑ بھی چل بسا۔“

۱۲۔ دیگر حروف نداء، دیا، کے علاوہ **اَیَا**، **ہَیَا**، **اَیْی** اور **اَی** بھی

حروف نداء کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اِسْمِ مُنَادِی کی مثالیں

۱۔ **یَا اَدَمُ** اِسْمُکَ اَنْتَ وَ ذَوْجُکَ الْجَنَّةَ (البقرة: ۳۵)

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو۔

۲۔ **یَا نُوحُ** اِصْبِرْ بِسَلاَمٍ وَّ مَنًا (هود: ۴۸)

اے نوح! اتر جا ہماری طرف سے سلامتی ہے۔

۳۔ **یَا عِثْمَانُ** اِنَّ الرَّحْمٰنَیَّةَ لَوُ تَلَتَّبَ عَلَیْنَا (صحیح ابن حبان)

اے عثمان! ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی۔

۴۔ **یَا مَعَادُ** وَ اللّٰهُ اِلَیَّیْ لَآ اُجْبَلُکَ (صحیح ابن حبان)

اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“

۵۔ **یَا حُدَیْقَةُ** عَمَلُکَ یُکْتَابُ اللّٰهُ (صحیح ابن حبان)

اے حذیفہ! اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو۔

۶۔ **یَا حَبِیْبُ** مَا هٰذِهِ الرَّیْجُ (صحیح ابن حبان)

اے جبریل! یہ ہوا کیسی ہے؟

۷۔ **يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ...**

اے عائشہ! یقیناً میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں؟

۸۔ **يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْناً** (یہ منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابو بکر! ہر قوم کے لیے یقیناً ایک خوشی کا موقع ہے۔

۹۔ **يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّ أَرَاكَ ضَعِيفًا** (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابو ذر! میں تمہیں (ان مناصب کے لیے) کمزور پاتا ہوں۔

۱۰۔ **يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا...** (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابو سعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا۔

۱۱۔ **يَا أُمُّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ** (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ام سلمہ! عائشہ کے معاملے میں بے اذیت نہ دو۔

۱۲۔ **يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَى النَّاسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟** (صحیح ابن حبان)

اے اللہ کے رسول! لوگوں میں آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟

۱۳۔ **يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ** (صحیح ابن حبان)

اے عبدالرحمن! امارت کا مطالبہ نہ کرو!

۱۴۔ **يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَنْفُسُكُمْ مِنَ النَّارِ** (صحیح ابن حبان)

اے گروہ قریش! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے چمڑاؤ۔

۱۵۔ **يَا أَبَا السَّكَدَاءِ! إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا** (صحیح ابن حبان)

اے ابو دردام! یقیناً تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔

۱۶۔ **يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَائِفَ هَذَا الْبَيْتِ**

اے عبد مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو۔

اس مثال میں **[بنو]** پہلے بطور مضاف خفیف ہو کر **[بنو]** بن گیا۔

پھر **[یا]** کی وجہ سے یہ **[بنو]** مضاف منصوب ہو کر **[بنی]** ہوا۔

۱۷۔ **[یا بَنِي إِسْرَائِيلَ]** اذْکُرُوا نِعْمَتِي۔ (البقرة: ۴۰)

اے بنی اسرائیل! میری نعمتوں کو یاد کرو۔

نوٹ:- مندرجہ بالا تمام احادیث، صحیح ابنِ جِبَّان سے لی گئی ہیں۔

اسم مُنادی کی ترخیم

ترخیم کے معنی ہیں نرم اور آسان کرنا۔ جیسے اُردو میں ”اباجان“ کو ”اَبُو“ کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں اسمِ مُنادی کو مختصر کر دیتے ہیں اور نحو کی زبان میں مُنادی کے آخر سے ایک یا دو حرف نکال دینے کو **[ترخیم]** کہتے ہیں اور ایسے مُنادی کو مُرَخَّم کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ	اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ
يَا رَبِّي	يَا رَبِّ	اے میرے پروردگار	يَا صَاحِبِي	يَا صَاح	اے میرے ساتھی
يَا أَبْنِي	يَا أَبْنِ	اے میرے اباجان	يَا فَاطِمَةُ	يَا فَاطِمُ	اے فاطمہ
يَا أُمِّي	يَا أُمِّ	اے میری ماں	يَا عَبَّاسُ	يَا عَبَّ	اے عباس
يَا اللَّهُ	يَا لَلَّهِمَّ	اے اللہ	يَا مَنْصُورُ	يَا مَنْصُ	اے منصور
يَا حَارِثُ	يَا حَارِ	اے حارث	يَا مَالِكُ	يَا مَالِ	اے مالک
يَا مُرْقَانُ	يَا مُرْقَو	اے مروان	يَا كُرْدُو	يَا كُرْدُو	اے کروان

مُنَادِیٌّ وَمُتَعَجِّبٌ مِنْهُ وَمُسْتَعَاثٌ وَمُنَادٍ

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہی کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

تَصْبِ دُو بے	یا اَبَا جَعْفَر	ہر مُنَادِی مضاف یا شکرہ
جیسے	یا زَید	اور مبنی ہے بر علامت رَفْع
یَحْکُم یا مضاف بعد الکَر		پر علم مُثْبُوت پلِثی مُضَاف
اور یونہی	یا مُسَاوِر بن حجر	یعنی یا سَعْدُ سَعْدُ الْأَوْس کے ثل
لیک ان میں روا ہے نیز زَبر		مثل یا زَید گرچہ میں مَبْنِی
ہو مُنَادِی پہ تو ضرور ہے جَد		لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَاثَہ کی
یا لَأَصْحَابُکَا و یا لَلْبَشَرِ		جیسے یا لَلرَّشِید یا لَلْمَاء
یا غُلَامًا و یا غُلَامٌ دگر		یا غُلَامِی کے ثل میں ہے روا
دَا سَعِیدَا و دَا سَعِیدَا		دَا سَعِیدُ و دَا سَعِیدَا نیز
کیونکہ ہے وَقْف، تاگزیر اس پر		ہائے نَدْبَہ کو لاؤ آخر میں
نہ کہ فَا عَمَّتَاہ اُمُّ زُکْر		جیسے دَا مَطْجَمُ الْمَسَاکِیْنَاہ

سبق نمبر ۷۸

اَسْمَاءُ یَسْتَه اور اُن کا اِغْرَاب

عربی زبان میں، چھ (۶) دوحرفی اسم، ایسے ہیں جن کی ظاہری صورت دیگر اسماء سے مختلف ہے۔ ان کا تیسرا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اَبَّ (والد)	۴۔ کَهَنَّ (ناقابل ذکر چیز، آدمی)
۲۔ اَخَّ (بھائی)	۵۔ کَهَوَّ یا قَوَّ (منہ)
۳۔ حَكَمَّ (دیور، خسر)	۶۔ ذَوَّ (دالا، والی، صاحب)

- ۱۔ اَسْمَاءُ یَسْتَه جب مضاف ہوتے ہیں تو ضعیف ہو کر تنوین کا لون کھودیتے ہیں۔
- ۲۔ اَسْمَاءُ یَسْتَه **مُرکَّبٌ اِضافی** میں دیگر اَسْمَاءُ یا ضعیف کے ساتھ مضاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے اَبُو خَالِدٍ (خالد کا باپ) اَخُو خَالِدٍ (خالد کا بھائی)
 حَمُو خَالِدٍ (خالدہ کا سر) قَوَّ خَالِدٍ (خالد کا منہ)
 ذُو عِلْمٍ (علم والا) اَبُوہُ (اُس کا باپ)
 اَخُوہَا (اس عورت کا بھائی) حَمُوہُنَّ (اُن عورتوں کا دیور)
 هُوَهَا (اُس عورت کی بری چیز) اَبُوہَا (اُس عورت کا باپ)
 مضاف کی صورت میں اَسْمَاءُ یَسْتَه کا اِغْرَاب حسب ذیل ہوگا۔

ان میں واؤ رفع کی، الف نصب کی اور یاء جَر کی علامت ہوگی۔

اَسْمَاءُ سِتھ	حَالِی رَفْع	حَالِی نَصَب	حَالِی جَر
أَب	أَبُو بَكْرٍ	أَبَا بَكْرٍ	أَبِی بَكْرٍ
أَخ	أَخُو زَيْدٍ	أَخَا زَيْدٍ	أَخِی زَيْدٍ
حَم	حَمُو خَالِدٍ	حَمَا خَالِدٍ	حَمِی خَالِدٍ
قَم	قَمُّ حَمِیْلٍ	قَمَّا حَمِیْلٍ	قَمِی حَمِیْلٍ
دُو	دُو عَلِیْمٍ	دَا عَلِیْمٍ	دِی عَلِیْمٍ
أَب کا مثنیٰ	أَبَوَانِ	أَبَوِیْنِ	أَبَوِیْنِ
أَخ کا مثنیٰ	أَخْوَانِ	أَخَوِیْنِ	أَخَوِیْنِ
دُو کا مثنیٰ	دَوَانِ	دَوِیْنِ	دَوِیْنِ
ذَات کا مثنیٰ	ذَوَاتَانِ	ذَوَاتِیْنِ	ذَوَاتِیْنِ

۳۔ أَب کی جمع آباء ہے۔ مثنیٰ أَبَوَانِ ہے۔

مضاف میں خفیف ہو کر یہ أَبَا ہو جاتا ہے۔

اور یہ حالتِ نصب و جَر میں أَبَوِیْنِ ہو جاتا ہے۔

مضاف میں خفیف ہو کر یہ أَبَوِیْ ہو جاتا ہے۔

جیسے أَبَا زَيْدٍ اور مِنْ أَبَوِیْ زَيْدٍ

۴۔ أَخ کی جمع إِخْوَانِ ہے اور مثنیٰ أَخْوَانِ ہے

اور یہ حالتِ نصب و جَر میں أَخَوِیْنِ ہو جاتا ہے۔

۵۔ [ذُو] ، اِسْم ظاہر کے ساتھ مُضَاف بن کر، مُذَكَّبِ اِصْطَفٰی میں آتا ہے۔

لیکن ذُو، صَمِیر کے ساتھ مُضَاف نہیں ہوتا۔

ذُو کی جمع [ذَوُوْنَ] ہے۔ مُثَنّی [ذَوَانِ] ہے۔

حَالِیۃ نَصَب و جَزّ میں [ذَوِیْنِ] ہو جاتا ہے۔

ذَوُوۡا مَالٍ یا مِنْ ذَوِی مَالٍ (کئی مال والے)

ذَوَا مَالٍ یا مِنْ ذَوِی مَالٍ (دو مال والے)

[ذُو] کا مُرُث [ذَاکِ] ہے۔ مُثَنّی [ذَوَاتَانِ] اور حَالِیۃ نَصَب و جَزّ

ذَوَاتَیْنِ ہو جاتا ہے۔ مضاف میں حسب قاعدہ لون ساقط ہو جاتا ہے۔

جیسے ذَوَاتَا جَمَالٍ یا ذَوَاتِی جَمَالٍ (دو حسن والیاں)

مثال: ذَوَاتَا اَفْتَانٍ (الدعوت ۲۸) ”ہری مہری ڈالیوں والے دو (بارغ)“

نوٹ: ذُو، [ذُو] اور [ذَوُو] بھی آتی ہے۔

ذُو، کا مُرُث [ذَاکِ] ہے، اس کی جمع [ذَوَاتِ] اور [ذَوَاتِ] دونوں ہیں۔

جیسے: ذَوَاتِ اَزْوَاجٍ (الطلاق: ۴۰) ”اور محل رکھنے والی (یعنی حاملہ عورتیں)“

ذَوَاتِ اَمْرِ و مَلِكُو (النساء: ۵۹)

”اور ان لوگوں کی اطاعت بھی، جو تم میں سے صاحب امر ہیں“

اسمائے سِتّہ کے مُثَنّی کا اِعراب

اسمائے سِتّہ	حَالِیۃ رَفْع	حَالِیۃ نَصَب	حَالِیۃ جَزّ
أَخٌ كَا مُثَنّی	أَخَوَانِ	أَخَوِیْنِ	أَخَوِیْنِ
أَبٌ كَا مُثَنّی	أَبَوَانِ	أَبَوِیْنِ	أَبَوِیْنِ

ذُو کا مُنْثٰی	ذَوَانِ	ذَوْنِ	ذَوْنِ
ذو کا مُنْثٰی مونث	ذَوَاتَانِ	ذَوَاتَيْنِ	ذَوَاتَيْنِ
نَم کا مُنْثٰی	نَمَانِ	نَمَيْنِ	نَمَيْنِ

۶۔ اَسْمَاءُ سِتِّہ میں سے تین اِسْمِ اُیّی، اُخْر اور نَم اگر صَیْبِر واحد مُتَّکِلہ کی طرف مُضَاف ہو جائیں تو تینوں حالتوں میں، ان کی صورت ایک ہی رہے گی۔

یعنی اُیّی (میرا باپ)، اُخْر (میرا بھائی)، فِیّی (میرا منہ)
۱۔ جَاءَ اُیّی (میرے والد آئے)

یہاں اُیّی، حالتِ رَفْع میں ہے۔ کیونکہ یہ فاعل ہے۔

۲۔ رَأَيْتُ اُیّی (میں نے، اپنے والد کو دیکھا)

یہاں اُیّی، حالتِ نَصْب میں ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُولِ یہ ہے۔

۳۔ هَدَرْتُ بِاُیّی (میں اپنے والد کے ساتھ گدرا۔)

یہاں اُیّی، حالتِ جَرّ میں ہے کیونکہ حَرْفِ جَرّ بَاء (ب) کے بعد آیا ہے۔

۴۔ نَم یا فُو کی جمع اَفْوَاغ ہے۔ اس کا مُنْثٰی نَمَانِ ہے۔

جو حالتِ نَصْب و جَرّ میں نَمَيْنِ ہو جاتا ہے۔ نَم کی وِیْم گرائی جاسکتی ہے۔
مُضَاف کی صورتوں میں اس کی شکلیں حسب ذیل ہوں گی۔

۱۔ حالتِ رَفْع، نَم زَیْدِی یا فُو زَیْدِی (زید کا منہ)

۲۔ حالتِ جَرّ، وِیْم نَم زَیْدِی یا وِیْم فِی زَیْدِی (زید کے منہ سے)

قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِی وِیْمِہ یا قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِی قِیْمِہ

(بے وقوف کا دل، اُس کے منہ میں ہوتا ہے۔)

۳۔ حَالَتِ نَصَبٍ : قَمَارَ زَيْدٍ یَا قَمَارَ زَيْدٍ زید کا منہ۔

اسم کے ستہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (أَنْتَ وَمَالُكَ) (رَبِّكَ)

”تم اور تمہارا مال، تمہارے والد کے لیے ہے“

۲۔ (فَأَنْقَضُوا عَلَى) (وَجْهَ أَبِي) (یوسف : ۹۳)

”اور اسے میرے والد کے منہ پر، ڈال دو“

۳۔ (وَأَخْضَوْهُ أَحَبُّ) (إِلَى آبَائِنَا) (وَمَا) (یوسف : ۸)

”اور یوسف کا بھائی، ہمارے والد کو، ہم سے زیادہ محبوب ہے“

۴۔ (فَقَالُوا) (يَا أَبَانَا) (مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ) (یوسف : ۱۱)

”انہوں نے کہا ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ یوسف کے معاملے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے“

۵۔ (إِنَّ لَهُ) (أَخًا) (شَيْخًا كَبِيرًا) (یوسف : ۷۸)

”ان کے والد، ایک بوڑھے آدمی ہیں“

۶۔ (وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا) (الکہف : ۸۲)

”اُن دو یتیم لڑکوں کا باپ، ایک نیک آدمی تھا“

۷۔ (كَمَا أَتَمَّمَا) (عَلَى أَبَوَيْكَ) (یوسف : ۶)

”جس طرح خدا نے اپنی نعمت تمام کی،

تمہارے دو بزرگوں ابراہیمؑ اور اسحقؑ پر“

۸۔ (وَرَفَعَهُ) (أَبُو يُو) (عَلَى الْعَرْشِ) (یوسف : ۱۰۰)

”اور یوسفؑ نے، اپنے ماں باپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا“

۹۔ (وَأَمَّا الْخُلَآمُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ) (الکھف: ۸)
 ”مرا وہ لڑکا، تو اس کے والدین، مومن تھے“

ذات کے مختلف استعمالات ہیں، انہیں ذہن نشین کر لیتے

ذات یوم	(ایک دن)
ذات کیلہ	(ایک رات)
ذات الیمین	(دائیں جانب)
ذات الشمال	(بائیں جانب)
أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	(تم لوگ اپنے باہمی احوال درست رکھو۔)
ذَوَا الْأَرْحَامِ	(رشتے دار، اقرباء)
ذَوْنِي عَدْلٍ يَنْصُرُكُمْ	(تم میں سے جو دو منصف مزاج لوگ)

ذو کی مثالیں

۱۔ (وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ) (البقرة: ۱۰۵)

”اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے“ یہ مرفوع ہے۔

۲۔ (وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْبُدُوا ذَكَوْكَانَ ذَا قُرْبَىٰ) (الانعام: ۱۵۲)

”اور جب تم بات کرو، تو عدل کے ساتھ کرو،

پاپے رشتے دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو“ یہ منصوب ہے۔

۳۔ (وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ) (النساء: ۳۶) یہ مجرور ہے۔

”اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی“

ذَوَانِ مِثْنِی کی مثالیں

۱۔ (يَعْكُورِيهٗمُ **ذَوَا عَدْلٍ** وَمِنْكُمْ) (المائدہ: ۹۵۱)

”جس کا فیصلہ تم میں سے، دو عادل آدمی کریں گے“

(یہاں ذوا مرفوع ہے۔ ذَوَانِ غنیف ہو گیا)

۲۔ (وَأَشْهَدُوا **ذَوِي عَدْلٍ** وَمِنْكُمْ) (الطلاق: ۲)

”اور اپنے دو عادل آدمیوں کو، گواہ بنالو“

(یہاں ذَوِی منصوب ہے۔ ذَوِیْنِ غنیف ہو گیا۔)

ذَوَاتِیْ مؤنثِ مِثْنِی کی مثال

(وَبَدَّلْنَا هُمًا بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ **ذَوَاتِيْ** أَمْكِلْ خَمِيْطَ) (سبا: ۱۶)

”اور ہم نے بدل دیے، اُن کے دو باغوں کے بدلے، دو اور باغ،

کڑوے کیلے پھل والے“

یہاں **ذَوَاتَانِ** سے منصوب ہو کر **ذَوَاتَيْنِ** ہوا۔ پھر **ذَوَاتَيْنِ** مضاف

بن کر غنیف ہوا اور لون کھو بیٹھا۔ اس طرح **ذَوَاتَيْنِ** سے **ذَوَاتِيْ** ہو گیا۔

هَيَّ www.KitaboSunnat.com

هَيَّ کسی ناقابل ذکر چیز کے لیے یا پھر ندا کی صورت میں کسی آدمی یا شخص کے لیے استعمال

ہوتا ہے۔

اے شخص، ادمر دیکھ

جیسے : يَا هَيَّ أَقْبِلْ

سبق نمبر ۹

یائے ضمیر مُتَّکَلِّم کا اعراب

بعض اسماء مخصوص حالتوں میں، عام قاعدوں کے خلاف اعراب رکھتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔
۱۔ اگر کوئی اسم، **یائے مُتَّکَلِّم** (یا ضمیر ضمیر) کی طرف مضاف ہو تو تینوں حالتوں میں اس کی اعرابی حالت ایک ہی ہوگی۔

جیسے بَنَیَّ (میری بیاں) قَلَّی (میرا قلم)

بَنَیَّ (میری بیٹیاں) صَدَّیْقِی (میرا دوست)

۲۔ آپنی، آخری اور قبی بھی (جن کا ذکر اسمائے رشتہ کے باب میں ہو چکا ہے)۔
تینوں حالتوں میں یکساں اعراب رکھتے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل حُرُوفِ جَز کے بعد آنے والی **یائے مُتَّکَلِّم**، مُشَدَّد ہو جاتی ہے۔

۱۔ عَلی + ی = عَلَیَّ : مجھ پر

۲۔ اِلی + ی = اِلَیَّ : مجھ تک

۳۔ فی + ی = فِیَّ : مجھ میں

۴۔ جمع مذکر سالم اسم بھی، اگر مُذَكَّبِ اِضافی کی صورت میں، یائے مُتَّکَلِّم کی طرف

مضاف ہو تو یاءِ (ی) پر تشدید لگ جاتی ہے اور تینوں حالتوں میں اس کا اعراب ایک ہی ہوگا۔ جیسے :

بَنُوْنَ، مُسْلِمُوْنَ، مُحْسِنُوْنَ، مُخْرِجُوْنَ، حَاضِرُوْنَ، مُعَلِّمُوْنَ وغیرہ جمع
مُذَكَّرِ سَالِمِ اَسْمَاءِ ہیں۔ ان کو یائے ضمیر مُتَّکَلِّم کی طرف مضاف کریں گے تو ان کی

صورتیں حسب ذیل ہوں گی۔ اور تینوں حالتوں رفع نصب و جَو میں ایک جیسی ہوں گی۔

بِتَّی (میرے بیٹے) مُسَلِّیَّ (میرے مسلمان)
مُحْسِنِیَّ (مجھ پر احسان کرنے والے) مُخْرِجِیَّ (مجھے نکلانے والے)
حَاضِرِیَّ (میرے حاضرین) مُعَلِّیَّ (میرے اساتذہ)
وَالِدِیَّ (میرے آباء)

جمع مذکر سائر مِشَم کے ساتھ یا مِ مُتَّکَلِّم کے اعراب کی تحلیل
مندرجہ ذیل تحلیل کو غور سے دیکھیے۔

۱- مُحْسِنُون + ی = مُحْسِنُوْیَّ

(مُحْسِن کو خفیف کرنے کے لیے نُون کو حذف کیا گیا۔)

۲- مُحْسِنُوْیَّ + ی = مُحْسِنِیَّ

(واو کو یاء میں بدلا گیا اور یائے متکلم کا اضافہ کیا گیا)

۳- مُحْسِنِیَّ + ی = مُحْسِنِیَّ

(دو یاء، آپس میں مل کر، مُشْتَدَّاد ہو گئے۔)

مُحْسِنِیَّ تینوں حالتوں میں، یکساں اعراب رکھتا ہے۔

مُؤَكَّبِ اِصْطَافِی کے قاعدے کے مطابق، حَذَف نُون (تخفیف) کے بعد اسے مُحْسِنُوْیَّ
ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اہل زبان اسے آسان کر کے واو کو یاء میں بدل دیتے ہیں اور
یہ مِ مُتَّکَلِّم کو تشدید کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

یائے مُتَّکَلِّم کا یکساں اِعراب

اردو ترجمہ	حالت رفع	حالت نصب	حالت جَو
میری کتاب	کِتَابِیَّ	کِتَابِیَّ	کِتَابِیَّ

اُمِّي	اُمِّي	اُمِّي	اُمِّي سَتھ میں سے (میرے والد)
اُمِّي	اُمِّي	اُمِّي	اُمِّي سَتھ میں سے (میرے بھائی)
فِئِي	فِئِي	فِئِي	اُمِّي سَتھ (میرا منہ)
بَنِي	بَنِي	بَنِي	میرا بیٹا
مُحْسِنِي	مُحْسِنِي	مُحْسِنِي	میرے محسنین
مُعَلِّي	مُعَلِّي	مُعَلِّي	میرے استاد

۱۔ وَالِدَائِي۔ یہ مثنوی ہے **میرے والدین** یعنی ماں باپ

وَالِدَائِي + ی = وَالِدَائِي یہاں وال کے اوپر **ذکر** ہے۔

۲۔ وَالِدَائِي یہ جمع ہے۔ **میرے آباء** یہاں وال کے نیچے **زیر** ہے۔

کچھ قرآنی مثالیں

۱۔ رَبَّنَا اغْنِزْنِي وَ **وَالِدَائِي** وَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم: ۴۱)

”اے ہمارے پروردگار! میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہل ایمان کی بھی اس دن مغفرت فرما، جس دن حساب لیا جائے گا۔“

۲۔ (مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِي) (ابراہیم: ۲۲)

”یہاں میں (ابلیس) نہ تمہاری فریادری کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریادری کر سکتے ہو۔“

اس مثال میں **مُصْرِخُونَ**، **مُصْرِخِي** ہوا۔ مُضَات میں خفیف ہو کر

مُصْرِخِي ہوا۔ پھر ضمیر یا ئے مُتَّكِئِمْ کے ساتھ مل کر **مُصْرِخِي** ہوا۔

یہ لُحْم، حَرْفِ جَز کے ساتھ متجزو رہے۔

۳۔ (أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَى وَالِدَائِي) (الاحقاف: ۱۵)

”کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے۔“

۴۔ (أَنْتَ دَلِيٌّ) فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (یوسف : ۱۰۱)

”اے اللہ! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے“

یہاں [دَلِيٌّ] + وَی مُتَّكِئٌ = [دَلِيٌّ] ہوا۔

أَنْتَ، اِشْم ضَمیر کی صورت میں مُبْتَدَأ ہے، مرفوع ہے۔

اور دَلِيٌّ مرکب اضافی کی صورت میں خبر ہے اور مُضَاف مرفوع ہے۔

ایک جامع دُعا

(اس مثال میں، یا اے مُتَّكِئٌ، کئی بار آئی ہے۔ اسے نوٹ کیجئے۔ علاوہ ازیں یہ بھی نوٹ کیجئے کہ دُنیوی، دُنیائی اور اُختری کو اَلْذِی اور اَلَّتِی سے ملانے کے لیے یا (ی) پر زبَر دیا گیا ہے۔)

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ [دُنیوی] اَلَّذِیْ هُوَ عَصْمَةٌ [اُمّری]

”اے اللہ! میرے دین کو درست فرما! جو میرے انجام کا محافظ ہے“

(یہاں اگر دُنیوی کے بعد وقف کیا جائے تو جی کو منصوب کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَأَصْلِحْ لِيْ [دُنیائی] اَلَّتِیْ فِيْهَا [مَعاشی]

اور میری دنیا سدا رہے، جس میں میری روزی ہے،

وَأَصْلِحْ لِيْ [اُختری] اَلَّتِیْ فِيْهَا [مَعادی]

اور میری آخرت کو سدا رہے، جس میں میرا مستقبل ہے۔

وَأَجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً [لی] فِيْ كُلِّ خَيْرٍ

اور زندگی کو میرے لیے ہر اچائی میں اضافہ کا ذریعہ بنا دے۔

وَأَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً [لی] مِنْ كُلِّ شَرٍّ

اور میرے لیے موت کو ہر برائی سے بچنے کے لیے، راحت کا ذریعہ بنا دے۔ (مسلم)

بُئی کی قرآنی مثالیں

قرآن مجید میں [بُئی] کو مُصَغَّر کر کے، بطور اِسْمِ تَصْغِير استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی بُئی، بُئی، ہو گیا۔ جس طرح [حَسَن] سے [حُسَيْن] بنایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بُئی کے معنی، میرا چھوٹا بیٹا، میرا پیارا بیٹا، ہوں گے۔

قرآن مجید میں بُئی سے پہلے حَرْفِ نِدَاء "یا، استعمال کیا گیا ہے۔ جو مُوَكِّدِ اَضْرَافِی کے مضاف کو، مَنصُوب کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں [بُئی مَنصُوب] ہے۔

۱۔ (يَا بُئَيَّ) اَذْكَبُ مَعْنَا ذَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ (صود: ۴۲)

(حضرت نوح نے کہا) اے میرے پیارے بیٹے، ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ ہونا۔

۲۔ (يَا بُئَيَّ) لَا تَقْصُصْ رُودُيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ (یوسف: ۵)

(حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے فرمایا:)

”اے میرے پیارے بیٹے! اپنا یہ خواب، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔“

۳۔ (يَا بُئَيَّ) لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ (لقمان: ۱۳)

(حضرت لقمان نے فرمایا:)

”اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔“

۴۔ (يَا بُئَيَّ) إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ (الصافات: ۱۰۳)

(حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل سے فرمایا:)

”اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔“

سبق نمبر ۸۰

اِسْمٌ مَّنْقُوصٌ کا اِغْرَاب

۱۔ اِسْمٌ مَّنْقُوصٌ اُس اِسْم کو کہتے ہیں، جس کے آخری حصے میں زیر کے بعد یاء آئے جیسے، قَاضٍ، اَلْقَاضِی، هَادٍ سے اَلْهَادِی، سَاقٍ سے اَلْسَاقِی، قَادٍ سے اَلْقَوَادِی

۲۔ فَعْلٌ تَائِصٌ سے بننے والے اَسْمائے تَنْوِیْن کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ جیسے: بَاغٍ، مَادٍ، وَادٍ، عَادٍ، سَاقٍ، قَاضٍ وغیرہ۔
۳۔ لیکن جب یہ لَازِم تعریف (اَل) سے مُعَرَّف بِاللَّام ہو جائیں تو یاء (ی) کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

جیسے: اَلْبَاغِی، اَلْعَوَادِی، اَلْقَاضِی وغیرہ

۴۔ اِسْمٌ مَّنْقُوصٌ کی حالت رفع اور حالت جَعْد میں یکساں صورت ہوگی اور بیاق و سباق سے مات کو پہچانا جائے گا۔ لیکن حالت نصب میں زَکَرٌ ظاہر ہوگا نیچے دیے گئے چارٹ کا بغور جائزہ لیجئے۔

اِسْمٌ مَّنْقُوصٌ	حالتِ رَفْع	حالتِ نَصَب	حالتِ جَعْد
اِسْمٌ تَنْوِیْن	قَاضٍ	قَاضِیًا	قَاضٍ
اِسْمٌ مُعَرَّفٌ بِاللَّام	اَلْقَاضِی	اَلْقَاضِی	اَلْقَاضِی
وَاحِدٌ تَنْوِیْن	هَادٍ	هَادِیًا	هَادٍ

وَاحِدًا مَعْرِفَهُ	اَلْهَادِي	اَلْهَادِي	اَلْهَادِي
مُنْتَلٰی	هَادِيَانِ	هَادِيَانِ	هَادِيَانِ
جَمْع	هَادُوْنَ	هَادِيْنَ	هَادِيْنَ

اِسْمُ مَنْقُوصٍ نَكْرَهَ كِي تَيْنِ مَالَتَيْنِ

- ۱۔ جَاءَ **قَاضٍ** "ایک قاضی آیا" یہ حالت رفع ہے۔
- ۲۔ سَمِعْتُ مِنْ **قَاضٍ** "میں نے ایک قاضی سے سنا" یہ حالت جر ہے۔
- ۳۔ رَأَيْتُ **قَاضِيًا** "میں نے ایک قاضی کو دیکھا" یہ حالت نصب ہے۔

اِسْمُ مَنْقُوصٍ مَعْرِفَهُ كِي تَيْنِ مَالَتَيْنِ

- ۲۔ جَاءَ الْقَاضِي "قاضی آیا" یہ حالت رفع ہے۔
- ۵۔ مَدْرَسَتُ بِالْقَاضِي "میں قاضی کے ساتھ گزرا" یہ حالت جر ہے۔
- ۶۔ رَأَيْتُ الْقَاضِي "میں نے قاضی کو دیکھا" یہ حالت نصب ہے۔

۵۔ اِسْمُ مَنْقُوصٍ مُنْتَلٰی مِي يَاءُ (ي) ظَاهِرٌ هُوَ جَاتِي هُ

- جیسے ، **عَاذَ سَ عَارِيَانِ** **مَاضٍ سَ مَاضِيَانِ** اور اسی طرح **هَادِيَانِ**، **قَاضِيَانِ**، **كَادِيَانِ**، **رَادِيَانِ**، **سَاعِيَانِ**، **عَارِيَانِ** وغیرہ۔
- ۴۔ اِسْمُ مَنْقُوصٍ كِي جَمْعِ مُذَكَّرٍ سَالِمٍ هَادُوْنَ كِي وَزْنِ پَر (حالتِ رفع میں) اور (حالتِ نصب وجر میں) هَادِيْنَ كِي وَزْنِ پَر آتی ہے۔

مثال :- هَذَا هَادِيٌّ إِلَى الْخَيْرِ۔

”یہ دونوں، بھلائی کی طرف میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔

یہ اس مثال پر غور کیجئے۔

هَادٍ کا مطلب ہے۔ ایک ہدایت دینے والا۔ یہ اہم فاعل ہے۔

هَادٍ کا مُتَنَبِّیٰ هَادِيَانِ ہے۔ دو ہدایت دینے والے

یہ هَادِيٌّ میرے دو ہدایت دینے والے هَادِيٌّ کی تحلیل اس طرح ہے۔

هَادِيَانِ، ياءُ مُتَكَلِّم (ہی) کا مضاف ہوا (هَادِيَا)

هَادِيَانِ + ي = هَادِيٌّ

هَادِيَا + ي (پہلے خفیف ہو کر نون سا قحط ہوا)

هَادِيٌّ + ي (پھر دویا آپس میں مل کر مُشَدِّد ہو گئے) اس طرح بنا۔ هَادِيٌّ

هَادِيٌّ = میرے دو ہدایت دینے والے



سبق نمبر ۸۱

اِسْمِ مَقْصُور کا اِعْرَاب

۱۔ **اِسْمِ مَقْصُور** اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخری حصے میں ذبیر کے بعد اُلفت آئے اس اُلفت کو **اُلفتِ مَقْصُورَة** کہتے ہیں۔

جیسے: دُنْيَا، اَلْهُدَى، رِضَى، مَادَى، اَلْفِطَى، مَحَارَى، مَثْوَى، اَعْلَى قَتَى، مُسْتَشْفَى، اَلصَّغَا، مُصَلَّى، مَرْضَى، قَتَلَى، عَصَا، مُصْطَفَى، مُرْتَضَى، بُشْرَى، عِیْنِی، مُوسَى، یَحْیٰی وغیرہ۔

۲۔ تینوں حالتوں میں، اِسْمِ مَقْصُور کا اِعْرَاب فتحہ (ذبیر) ہی ہوگا۔ سیاق و سباق سے جانا جائے گا کہ یہ حالت رَفْع میں ہے یا نَصَب میں یا حالتِ جَزْء میں۔
۳۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے **اَلدُّنْيَا** کی صورت تینوں حالتوں میں یکساں ہے

۱۔ **اَلدُّنْيَا** مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ”دنیا آخرت کی کمیتی ہے“

اس مثال میں اَلدُّنْيَا، مُبْتَدَا ہے اور **مَزْرُوعٌ** ہے۔

۲۔ **اَلدُّنْيَا** (لَهْرَفِی) **اَلدُّنْيَا** (خَرْفِی) (البقرة: ۱۱۴)

”اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے“

(یہاں اَلدُّنْيَا، حَرْفِ جَزْءِی کے بعد ہے اور **مَجْزُورٌ** ہے۔)

۳۔ (وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْاٰخِرَةَ) (آل عمران: ۱۵۲)

”تم میں سے کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے“

(اس مثال میں، اَلدُّنْيَا اور الْاٰخِرَةُ دونوں **مَنْصُوب** ہیں۔ اَلْاٰخِرَةُ کی قَا پر

زبر ہے۔ جو منصوب ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن الدُّنْيَا بھی چونکہ مفعولِ عام ہے۔
اس لیے اُسے بھی منصوب ہی مانا جائے گا۔
إِشْمِ مَقْصُور کی اِغْرَابِ حالتوں کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔

إِشْمِ مَقْصُور	حَالِیۃ رَفْع	حَالِیۃ نَصَب	حَالِیۃ جَر
رِضٰی	رِضًا	رِضًا	رِضًا
دُنٰی	الدُّنْيَا	الدُّنْيَا	الدُّنْيَا
هُدٰی	هُدًى	هُدًى	هُدًى
عِیۡسٰی	عِیۡسٰی	عِیۡسٰی	عِیۡسٰی
مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی
آغٰلی کا مُثَنّی	أَعْلَیَانِ	أَعْلَیٰنِ	أَعْلَیٰنِ
آغٰلی کی جمع مذکر سالم مَقْصُور	أَعْلَوْنَ	أَعْلَیْنَ	أَعْلَیْنَ

- ۳۔ إِشْمِ مَقْصُور، کے آخر میں، دراصل وَ (واو) یا ی (یاء) ہوتا ہے جو کبھی دوبارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسے عَصَا دراصل عَصَوُ (مادہ ع، ص، و) اور هُدًى دراصل هُدًى (مادہ ه، د، ی) ہے۔
- ۴۔ إِشْمِ مَقْصُور کے مُثَنّی میں واو اور یاء کو دیکھیے۔ دوبارہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔
- ۱۔ عَصَا کا مُثَنّی عَصَوَان
 - ۲۔ قَتًی کا مُثَنّی قَتَبَان
 - ۳۔ مُسْتَشْفًى کا مُثَنّی مُسْتَشْفِیَان
- ۵۔ إِشْمِ مَقْصُور کی جمع سالم مذکر میں، اَلِیْف کو حَذَف کر دیا جاتا ہے۔

اور آخر میں داؤ (د) اور یاء (ی) سے پہلے زبر ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ مُصْطَفٰی کی جمع [مُصْطَفَوْنَ] (رفع میں) «مُصْطَفٰی» (نصب و جزم میں)

۲۔ اَعْلٰی کی جمع اَعْلَوْنَ (رکع میں)، اَعْلٰی (نصب و جزم میں)

۶۔ اِسْمِ مَقْصُور، بھی (ی) یا عِ ضَمِیرِ مُتَّکِلُو کی طرف مُضَاف ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ عَصَا (میری لٹھی) ۲۔ یَکَا (میرے دونوں ہاتھ) یَکَا + ی

مضاف بننے کے لیے یِدا ان کا نون حذف ہو گیا

۳۔ مَحَیّٰ (میری زندگی) ۴۔ مَقَوٰ (میری منزل، میرا ٹھکانہ)

۵۔ دُنْیَا (میری دنیا) ۶۔ هُدٰی + ی . هُدٰی (میری ہدایت)

۷۔ مَلَا (میرے آقا) ۸۔ خَطَا یَا (میری خطائیں)

خَطَا یَا کی مثالیں

۱۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ [خَطَا یَا] كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ مِنْ [خَطَا یَا] كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّائِسِ،

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ [خَطَا یَا] بِالْمَاءِ فَالْثَّلَجِ وَالْبَرْدِ (متفق علیہ)

”اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کر دے، جس طرح تو نے

مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح

صاف کر دے، جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے میری

خطائیں دھو دے پانی اور برف اور ازلے سے۔ (بخاری و مسلم)

(اس مثال میں [خَطَا یَا] (میری خطائیں) یا عِ مُتَّکِلُو کی طرف مُضَاف ہے۔)

ضمیر دی، مُضَافِ لِیْنِہ ہے اور مُتَّکِرُو رہے۔)

(البقرة: ۳۸)

۲۔ فَمَنْ يَهْدِ **هُدًى**

”پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا“
(یہاں **هُدًى** + ی = **هُدًى** ہو گیا ہے۔)

هُدًى، تینوں حالتوں میں یکساں اَعْرَاب رکھتا ہے

ذیل میں **هُدًى** کی تین قرآنی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ تینوں جگہ صورت ایک ہے، لیکن حالت مختلف ہے۔

۱۔ (قَاتِلْهُ **لَهُدًى**) (النمل: ۷۷)
”اور یقیناً یہ ہدایت ہے“

(یہاں **هُدًى**، خبر ہے اور **مَرْغُوع** ہے۔)

۲۔ (كَمِثْلِ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ حِلٍّ وَلَا **هُدًى**) (الحج: ۸)
”اور کچھ لوگ اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں، علم اور ہدایت کے بغیر“
(یہاں **هُدًى**، حرفِ جرِ ب کی وجہ سے مجرور ہے۔)

۳۔ (إِنَّهُمْ فَتْنَةٌ، أَمْثُوا بِرَبِّهِمْ قَزِذًا هُمْ **هُدًى**) (الکھف: ۱۳)
”دراصل وہ کچھ نوجوان تھے، جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے۔ اور جنہیں ہم نے ہدایت میں ترقی دی تھی“ (یہاں **هُدًى**، منصوب تمییز ثانی ہے۔)

کچھ اور مثالیں

۴۔ اَوْصِيَكُمْ بِالْأَنْصَارِ! فَإِنَّهُمْ **كَرِشِي** و **عَيْبَتِي** میں ”تہیں
انصار کے بارے میں (خُن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ وہ میرے رازدار ہیں“

(الحديث)

(یعنی قابل اعتماد ساتھی ہیں۔)

(ظہ: ۱۸)

۵۔ قَالَ جِي عَصَايَ

حضرت موسیٰ نے کہا: یہ ”میری لاٹھی ہے“

عَصَا، اِسْم مَقْصُور ہے، اس کے اُگے، یاٹے صَوْبَر مَتَكَلِّه آئی ہے۔ جی پر اگرچہ
زبر ہے، لیکن یہ یاد رکھیے کہ مُصَاف اِلَیْہ ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔

اس لیے [مَجْرُور] ہے، جو اِسْم مَقْصُور کا مُصَاف اِلَیْہ ہے۔

جی، مُبْتَدَا مَرْفُوع ہے، [عَصَا] خَبَر [مَرْفُوع] اور مُصَاف ہے۔

۶۔ هَذَا اِنْ رَمَيْلَايَ فِي الدَّارِاسَةِ ”یہ دونوں میرے تعلیمی ساتھی ہیں“

(رَمَيْلَا، جی کے ساتھ مل کر مُدَكِّپ اضافی ہے۔ مصاف کا نون حذف ہو گیا)

۷۔ (قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّكَ، رَبِّيْ اَحْسَنَ [مَثَوَايَ]) (یوسف: ۲۳)

حضرت یوسف نے کہا! خدا کی پناہ! میرے رب تو نے مجھے اچھی منزلت بخشی۔

(مَثَوَايَ، اِسْم ظَرْف ہے۔)

سبق نمبر ۸۲

اِعْرَابِ تَقْدِیْرِی

بعض اُسماء کے آخر میں حروفِ علت ہوتے ہیں، اور وہ واضح اعراب سے خالی ہوتے ہیں۔ ایسے اُسماء کی اِعْرَابِ مالت کو قواعد کی رو سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسے عِیْسٰی، مَرْیَم، دُنْیَا، اَعْلٰی، مَرْعٰی و گُحٰی وغیرہ۔ ایسے اعراب کو اِعْرَابِ تَقْدِیْرِی کہتے ہیں۔

۱۔ مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔ ایک ہی لفظ عِیْسٰی مختلف حالتوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ جَاءَ عِیْسٰی (عِیْسٰی آیا) یہاں عِیْسٰی فاعل ہے اور مرفوع ہے۔

۲۔ یَقِیْتُ عِیْسٰی (میں نے عِیْسٰی سے ملاقات کی) یہاں عِیْسٰی مفعولِ یہ ہے اور منصوب ہے۔

۳۔ هٰذَا بَیْتُ عِیْسٰی (یہ عِیْسٰی کا گھر ہے)۔ یہاں عِیْسٰی مضاف الیہ ہے اور

مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

اب تین قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمائیے

۱۔ تَسْبِیْحُ اِسْحٰوَرَبِّکَ (الاعلیٰ ۱۰) پہلے بزرگ و برتر رب کے نام کی تسبیح کرو۔

(اس مثال میں، رَبِّ مَجْرور ہے کیونکہ وہ مضاف الَکَیْہ ہے۔ رب کی صفت

اَعْلٰی ہے۔ اس کے اِعْرَاب سے پتہ نہیں چلتا کہ اس کی حالت کیا ہے؛ لیکن چونکہ صفت کا

اِعْرَاب، مَوْصُوف ہی کا اِعْرَاب ہوتا ہے اس لیے اَعْلٰی کو مَجْرور سمجھا جائے گا۔

۲۔ وَ اَلَّذِیْ اُخْرِجَ الْمَرْعٰی (الاعلیٰ ۴۷) اور جس نے نباتات اگائیں؟

(یہاں اَلْمَرْعٰی میں بھی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جس سے اس کی حالت پہچانی

جائے۔ اسے مَنصُوب مانا جائے گا۔ کیونکہ مَعْمُولِ یہ ہے۔

۲۔ (كَذٰلِكَ اِنْ نَّفَعْتَ الْيَتٰمٰى) (الاعلىٰ: ۹)

لہذا تم نصیحت کرو! اگر نصیحت فائدہ مند ہو۔

(یہاں فعل نَفَعْتُ کا قاعِل [الیتامی] ہے۔

قاعِل چونکہ مَرْفُوع ہوتا ہے اس لیے اَلِیَتَامٰى کو مَرْفُوع مانا جائے گا۔

ضمیر جمع کی تین مختلف حالتیں

ایک دلچسپ قرآنی مثال

(رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادًیًا) (آل عمران: ۱۹۳)

”اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا“

اس مثال میں، تین، نا، ہیں۔

پہلا [مَجْرُور] دوسرا [مَنْصُوب] اور تیسرا [مَرْفُوع]

۱۔ رَبَّنَا (اے ہمارے رب) دراصل، یا رَبَّنَا ہے۔

[یا] حَرْفِ رِنداء، مَحْذُوف ہے۔

[یا] حَرْفِ رِنداء کی وجہ سے مُرَكَّبِ اضافی [رَبَّنَا] کا مُضَات، مَنْصُوب

ہو گیا۔ [نا] مُضَاتِ اِلَیْہ ہے جو ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

۲۔ اِنَّا (یقیناً ہم نے) میں، [اِنْ] حروفِ تَاوِیْہ میں سے ہے جو اپنے

بعد والے اسم کو مَنْصُوب کرتا ہے۔

اس لیے دوسرا [نا] مَنْصُوب ہے۔

۳۔ سَمِعْنَا (ہم نے سنا) میں، نا ضمیر قاعِل مُتَّصِل ہے جو مَرْفُوع ہوتی

ہے۔ اس لیے تیسرا [نا] مَرْفُوع ہے۔

سبق نمبر ۸۳

اسم مندود کا اعراب

۱۔ اسم مندود اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں، آلف اور ہمزہ ہو جیسے
 سَمَاءُ، صَحْرَاءُ، سَمَاءُ، دُعَاءُ، بِنَاءُ، مَشَاءُ، رِنْدَاءُ۔ یہ غیر منصرف
 ہوتا ہے۔

۲۔ اسم مندود مذکر کے مُثنیٰ میں، **ہَمَزَة** باقی رہتا ہے جیسے:

۱۔ بِنَاءُ کا مُثنیٰ **بِنَاءَانِ** اور

۲۔ مَشَاءُ کا مُثنیٰ **مَشَاءَانِ**

۳۔ اسم مندود مؤنث کے مُثنیٰ میں، ہمزہ، واؤ میں بدل جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ سَمَاءُ کا مُثنیٰ، **سَمَآوَانِ** اور

۲۔ صَحْرَاءُ کا مُثنیٰ، **صَحْرَآوَانِ**

۴۔ اسم مندود کی جمع، حالتِ رفع میں بِنَاءُؤْنَ کے وَزْن پر اور حالتِ
 نصب وجر **مَشَآئِیْنِ** کے وَزْن پر اسم صحیح کی طرح
 آتی ہے۔

خلاصہ مواقعِ اعراب مُخْتَلَفَة

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الاعراب
 کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

۱۱ ۱۲ ۱۳ ہے رَفْع و نصب و جَرّ

عَیْنِ ہرگی وہ نَصْب و جَرّ میں مگر

از برائے سلیم جَمْعِ ذَکَر

اور و اس کا نصب ہے اور جَرّ

چند اسموں میں ہوں مضاف اگر

میم کو قَم کی حَذاف کردو اگر

اور ۱۴ ہے بِحَالِ نَصْب و جَرّ

ان پر اعراب کا نہ ہوگا گذر

پر وہ تَعیل سے ہوئے مُصَمَّر

یوں ہی، تَعیل کے ہیں ذِیْرِ اَثَر

واحدا اور جَمْعِ کُسر میں اعراب

ہے مُکَنّیٰ میں ۱۵ صَوْرَتِ رَفْع

رَفْع ہے ۱۶ وَوَن، نصب و جَرّ ۱۷

۱۸ ہے رَفْعِ سلیم جَمْعِ اِنَاث

رَفْع اور نصب و جَرّ ہے ۱۹ وَاِیْ

یعنی اَب، اَخْر، وَحْم و هَنْ، ذُو، قَم

رَفْع ہے عَیْر مُنْصَرَف میں ۲۰

مِثْلِ ۲۱ بُشْرٰی دیا مضاف بیا

مِثْلِ ۲۲ قَامِضِ ۲۳ ہڈائی میں ہیں اعراب

مُصْطَفَوْنَ ۲۴ کبھی کے بھی مِثْل

قواعد زبان قرآن

حصہ اول

الْفِعْلُ

The Verb

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

سبق نمبر ۸۴

فعل
Verb

فعل، وہ لفظ ہے، جو کسی کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔
فعل کے اندر، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔
یعنی فعل کا تعلق، زمانہ ماضی، زمانہ حال یا مستقبل سے ہوگا۔

فعل کی قسمیں (ماضی، مضارع اور امر)

۱۔ زمانے کے اعتبار سے، فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع اور امر فعل ماضی خالص گزرے ہوئے زمانے کے لیے، فعل امر خالص مستقبل (آئندہ زمانے) کے لیے اور فعل مضارع موجودہ زمانے (حال) اور مستقبل دونوں کے لیے، مشترکہ طور پر مستعمل ہو سکتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی

فعل ماضی وہ فعل ہے، جس سے کسی کام کا، زمانہ ماضی میں ہونا سمجھا جائے جیسے:-

گمب : اُس نے حاصل کیا

سگت : وہ خاموش ہوا

عَلِمَ : اُس نے جانا

وَحَلَ : وہ داخل ہوا

عَدِلَ : اُس نے کیا

كَتَبَ : اُس نے نسخ کیا

ضعف : وہ کمزور ہوا

حَسَن : وہ اچھا ہوا

فعل ماضی واحد مذکر کے قواعد

۱۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ یہاں فَعَلَ "اس نے کیا" فِعْل مَاضِی میں وہ (یعنی اسم ضمیر He) چھپا ہوا ہے۔ جس کا اظہار، ترجمے سے ہو رہا ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ، یہ چھپا ہوا اسم ضمیر یعنی 'وہ' (He) فاعل بھی ہے اور فاعِل کی حالت، [مَوْضِع] ہوتی ہے۔

۲۔ فِعْل مُضَارِع

اُردو کے برعکس، عربی میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کے لیے ایک ہی فِعْل استعمال ہوتا ہے۔ اس کو فِعْل مُضَارِع، کہتے ہیں۔ جیسے :

یَسْكُتُ	:	وہ خاموش ہوتا ہے	یا	وہ خاموش ہوگا
يَدْخُلُ	:	وہ داخل ہوتا ہے	یا	وہ داخل ہوگا
يَذْهَبُ	:	وہ ذبح کرتا ہے	یا	وہ ذبح کرے گا
يَكْسِبُ	:	وہ حاصل کرتا ہے	یا	وہ حاصل کرے گا
يَعْلَمُ	:	وہ جانتا ہے	یا	وہ جانے گا
يَعْمَلُ	:	وہ کرتا ہے	یا	وہ کرے گا

فعل مضارع کی علامت

اوپر کے تمام جملے حَرْفِ يَاء [ی] سے شروع ہو رہے ہیں۔ یاء حَرْفِ مُضَارِع ہے

۳۔ فَعِلْ أَمْرٌ

فَعِلْ أَمْرٌ، وہ فعل ہے جس سے مُخَاطَب کو کام کرنے کا اَمْر دیا جاتا ہے۔
جیسے:

أَسْكُنْ	=	قاموش ہو جا۔
أَكْرَمْ	=	شریف بنو
أَدْخُلْ	=	داخل ہو جا
اصْرِبْ	=	تو مار
ادْبَحْ	=	ذبح کر
اسْمَعْ	=	تو سن

فعل امر کے قواعد

- ۱۔ فَعِلْ أَمْرٌ واحد [هَمْزَة] سے شروع ہوتا ہے۔
- ۲۔ فَعِلْ أَمْرٌ واحد کا آخری حرف [لام کلمہ ساکن] ہوتا ہے۔
- ۳۔ فعل أَمْرٌ واحد میں، [تو (You)] چھپا ہوا ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۸۵

فِعْل مَاضِي مَعْرُوف

- ۱۔ فِعْل مَاضِي، وہ فعل ہے جس سے کسی کام (فعل) کا زمانہ مَاضِي میں ہونا مراد لیا جائے۔
 ۲۔ فِعْل مَاضِي کی گروہان سب ذیل ہے۔

مَآدَّہ	غائب	حاضر	مُتَكَلِّم
ف ع ل	مُذَكَّر	مُؤَنَّث	مُشْتَرَك
وَاحِدًا	فَعَلَ He	فَعَلْتَ You	فَعَلْتُ I
مُتَنِي	فَعَلَا Both	فَعَلْتُمَا	فَعَلْنَا We
جَمْع	فَعَلُوا They	فَعَلُوا	فَعَلْنَا

۳۔ ضَمِير مَرْفُوع مُسْتَتَر

فِعْل مَاضِي کی صرف دو صورتوں میں، یعنی، فَعَلَ، اور فَعَلْتَ، میں ضَمِير مُسْتَتَر ہوتی ہے۔
 ضَمِير مُسْتَتَر، ضَمِير مَرْفُوع مُتَّصِل کی ایک قسم ہے۔

ضَمِير مُسْتَتَر وہ ضَمیر ہے جس کی کوئی علامت کتابت میں درپائی جائے بلکہ خیال کی جائے؛

۱۔ [فَعَلَ] کا مطلب ہے، اس نے کیا

یہاں [هُوَ] 'اُس' مرد نے، ضَمیر مخفی یعنی ضَمِير مُسْتَتَر ہے۔

۲۔ فَعَلْتَ کا مطلب ہے، 'اُس' مونث نے کیا، (She did)

یہاں [جی] اُس عورت نے ضمیر مُستتر ہے۔

۴۔ ضمیر مَرْفُوعِ بَارِز مُتَّصِل

ضمیر مَرْفُوعِ بَارِز مُتَّصِل، وہ ضمیر ہے جس کی علامت فِعْل کے بعد ظاہر ہو جاتی ہے جیسا کہ ذیل کے چارٹ میں نمایاں کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا دو صورتوں کے علاوہ فِعْل مَاضِی کی باقی تمام (۱۱) صورتوں میں ضمیر بَارِز ہے۔ یعنی فِعْل کے ساتھ مُتَّصِل ہوتی ہے۔ جیسے

فِعْل	علامت ضمیر بَارِز	ترجمہ
۱۔ فَعَلْتُ	تَ	تو نے کیا۔
۲۔ كَعَلْتِ	تِ	تو نے کیا۔ (مؤنث)
۳۔ فَعَلْتُ	تُ	میں نے کیا۔
۴۔ فَعَلَا	۲	اُن دونوں نے کیا۔
۵۔ فَعَلْنَا	نَا	اُن دونوں نے کیا (مؤنث)
۶۔ فَعَلْتُمَا	مُمَا	تم دونوں نے کیا۔
۷۔ فَعَلْنَا	نَا	ہم نے کیا
۸۔ فَعَلُوا	وُ	اُن سب نے کیا۔
۹۔ فَعَلْنَ	نَ	اُن سب نے کیا (مؤنث)
۱۰۔ فَعَلْتُمْ	تُمْ	تم سب نے کیا
۱۱۔ فَعَلْتُمْ	تُمْ	تم سب نے کیا۔ (مؤنث)

مندرجہ بالا جدول میں، نشان زدہ ۱۱ حروف، ضمیر کی علامتیں ہیں۔

ان کے علاوہ بقیہ تمام الفاظ، بذات خود ضمائر ہیں۔

فعل ماضی معروف کی قرآنی مثالیں

فعل واحد مذکر غائب Third Person

۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں جہاں اُسْمَاء پر پیش ہے وہ فاعل ہیں۔

اور جہاں اُسْمَاء کے آخری حرف پر زبر ہے وہ مفعول یہ ہیں

۱۔ (سَجَدَ) الْمَلَائِكَةُ ملائکہ نے سجدہ کیا۔

(یہاں ملائکہ، مرفوع ہے اور فاعل ہے۔ آخری حرف پر پیش ہے۔)

۲۔ (صَدَقَ) اللہ نے، سچ فرمایا۔

۳۔ (خَتَمَ) اللہ نے، بند کر دیا۔

۴۔ (وَجَدَ) اللہ اُس نے، اللہ کو پایا۔

(یہاں اللہ پر زبر ہے، مفعول یہ ہے اور منصوب ہے۔)

۵۔ (خَلَقَ الْإِنْسَانَ) اُس نے، انسان کو، پیدا کیا۔

فعل واحد مؤنث غائب

۱۔ (نَقَضَتْ) غَزَلَهَا (النحل: ۹۲)

”اُس (عورت) نے، اپنا کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔“

۲۔ (حَبِطَتْ) أَعْمَالُهُمْ (البقرہ: ۲۱۷) ”ان لوگوں کے اعمال ضائع ہو گئے۔“

(اعمال، عمل کی جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل واحد مؤنث استعمال ہوا۔)

۳۔ (وَالَّذِينَ عَمِلُوا) آمِنًا كُوم (النساء: ۳۳)

”اور جن لوگوں سے تمہارے عہد و پیمان ہوئے۔

(یَعِیْنُ کی جمع مُکَسَّر، اَیْمَان بمعنی قسم ہے۔)

۴۔ (كَأَمَّا مَنْ [نَفَّلَتْ] مَوَازِيْنُهُ)

”پھر جس کے (میزان کے) پلڑے، بھاری ہوں گے“

(مَوَازِیْن، میزان کی جمع مُکَسَّر ہے جو مؤنث ہوتی ہے۔)

۵۔ (حَبِیْبَتُهُ [لُجَّةٌ] (النحل: ۴۴) ”وہ (ملکہ سبا) بھی کہ یہ (فرش، پانی کا) حوض ہے“

فعل ماضی مُتَنَبِّئٌ مُذَّاكَّرٌ غَائِبٌ

- ۱۔ [رَكِبَا] فِي السَّفِيْنَةِ - دونوں، کشتی میں، سوار ہوئے
- ۲۔ [لَبِیَا] حَوْتَهُمَا - دونوں، اپنی مچھلی کو، بھول گئے۔
- ۳۔ [وَجَدَا] فِيْهَا جَدًّا - دونوں نے، اُس بستی میں، ایک دیوار پائی۔
- ۴۔ [لَقِیَا] غُلَامًا - دونوں نے، ایک لڑکے سے، ملاقات کی۔
- ۵۔ جَدَّاءَ یَسَا [کَسَبَا] جو کچھ، دونوں نے کمایا، اُس کا بدلہ۔

فعل ماضی مُتَنَبِّئٌ مُؤَنَّثٌ غَائِبٌ

- ۱۔ [كَانَتَا] تَحْتَ عِبْدَانِیْنِ - دونوں عورتیں، دو بندوں کے تحت تھیں۔
- ۲۔ [فَخَانَتَا] هُمَا ”پھر ان دو عورتوں نے، ان دونوں بندوں سے خیانت کی“
- ۳۔ [فَسَدَا] دُونِیْ بَطْرُ گئے۔ (دونوں مؤنث)
- ۴۔ [قَالَتَا] اَتَيْنَا طَاعِیْنِ ”زمین اور آسمان دونوں نے کہا“ ہم بخوشی آگئے۔
- ۵۔ [قَالَتَا] لَا تَسْقِیْ حَتّٰی یُصْیِّرَ الرَّعَاۤءُ (القصاص: ۲۳) ”دونوں لڑکیوں نے کہا: ہم

اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں، جب تک یہ چرواہے اپنے جانور نہ نکال لے جائیں۔“

فعل ماضی جمع مذکر غائب

- ۱۔ اَقَامُوا الصَّلَاةَ ”اُن لوگوں نے، نماز قائم کی“
- ۲۔ ذَكَّرُوا اللّٰهَ ”اُن لوگوں نے، اللہ کو یاد کیا“
- ۳۔ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ”اُن لوگوں نے کہا، ہم نے سنا اور اطاعت کی“

فعل ماضی جمع مؤنث غائب

- ۱۔ اِذَا بَلَغْنَ ”اَجَلَهُنَّ جب وہ عورتیں، اپنے مقررہ وقت کو پہنچیں۔“
- ۲۔ فَاِنْ خَرَجْنَ ”اگر وہ عورتیں نکلیں۔“
- ۳۔ مَا فَعَلْنَ ”جو کچھ اُن عورتوں نے کیا۔“
- ۴۔ وَطَئْنَ ”وہ جمع میں، اُس کے ساتھ گھس گئیں۔“

Second Person

فعل ماضی واحد مذکر حاضر

- ۱۔ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ”تو نے، فرض کیا، ہم پر، قتال کو۔“
 - ۲۔ دَخَلْتَ جَنَّاتِكَ ”تو داخل ہوا، اپنے باغ میں۔“
 - ۳۔ قَالَ لَهُ لَبِئْسَ؟ ”اُس نے سوال کیا، تو، کتنی (مدت) وہاں رہا؟“ (البقرة: ۲۵۹)
 - ۴۔ رَاحَ حَسْبُ تَنِي اَعْمٰی ”مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اُٹھایا؟“ (طہ: ۱۲۵)
 - ۵۔ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا (الدھر: ۱۹)
- ”تم انہیں (جنت کے خدمت گاروں کو) دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں، جو بکیر دیے گئے ہیں۔“

فعل ماضی جمع مذکر حاضر

- ۱- **حَكَمْتُمْ** بَيْنَ النَّاسِ تم سب لوگ، لوگوں کے درمیان، فیصلہ کرنے لگے۔
- ۲- **دَخَلْتُمْ** بُيُوتًا تم سب لوگ، گھروں میں داخل ہوئے۔
- ۳- **سَمِعْتُمْ** آيَاتِ اللَّهِ تم سب نے، اللہ کی آیات سیں۔
- ۴- **لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ** تمہارے لیے وہی کچھ ہے، جو تم لوگوں نے کمایا۔

فعل واحد متکلم First Person

- ۱- **رَأَيْتُ** **مِنْهُمْ كُفْرًا** (القصاص: ۳۷) "ان کا ایک آدمی میں قتل کر چکا ہوں"
- ۲- **كَسَيْتُ** **الْحُوتِ** (الکھف: ۶۳) "میں بھول گیا، پھلی کو"
- ۳- **كَلَّارْتُ** **لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا** (مريم: ۲۶) "میں نے نذرمانی، رجن کے لیے، ایک روزے کی"
- ۴- **جَعَلْتُ** **لَهُ مَا لَا مَمْدُودًا** (المدثر: ۱۲) "میں نے اُسے بہت سا مال دیا۔"
- ۵- **قَبَضْتُ** **مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ** (طہ: ۹۶) "میں نے رسول کے نقش قدم سے، ایک مٹھی اٹھالی۔"

فعل ماضی جمع متکلم

- ۱- **جَعَلْنَا** **النَّهَارَ مَعَاشًا** ہم نے، دن کو، بنایا، روزگار کے لیے۔
- ۲- **حَضَرْنَا** **عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ** ہم نے، جمع کی، اُن کے لیے، ہر چیز
- ۳- **رَفَعْنَا** **لَكَ دُرُوكَ** ہم نے، آپ کا ذکر، آپ کے لیے بلند کیا۔

سبق نمبر ۸۶

فِعْلُ مُضَارِعٍ مَعْرُوفٍ

- ۱۔ فِعْلُ مُضَارِعٍ، وہ فعل ہے جس سے فعل (کام) کا، زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونا مراد لیا جائے۔
- ۲۔ فِعْلُ مُضَارِعٍ کی گردان حسب ذیل ہے۔

مَآدَّہ	غَائِب	حَاضِر	مُتَكَلِّم
ف ع ل	مُذَكَّر	مُؤنث	مُشْتَرَك
واحد	يَفْعَلُ He	تَفْعَلُ	أَفْعَلُ ا
مُتَنَبِّئ	يَفْعَلَانِ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ
جمع	يَفْعَلُونَ They	تَفْعَلُونَ You	تَفْعَلْنَ We

- ۳۔ فِعْلُ مُضَارِعٍ کے تمام صیغے لازماً ان چار میں سے کسی ایک حرف سے شروع ہوتے ہیں۔
- (۱) اَلِف (۲) نُون (۳) يَاءُ (۴) تَاءُ
- ۴۔ ضَمِيرٌ مُسْتَتَرٌ :- ضَمِيرٌ مُسْتَتَرٌ، فعل مضارع کی صرف چار (۴) صورتوں میں ضمیر مُسْتَتَرٌ ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

- ۱۔ يَفْعَلُ (He does) یہاں **هُوَ** مخفی سمجھا جائے گا۔
- ۲۔ تَفْعَلُ (She does) OR (You do)

یہاں ہی یا أَنْتَ مخفی سمجھا جائے گا۔

۳۔ أَفْعَلُ (I do) یہاں أَنَا مخفی سمجھا جائے گا۔

۴۔ تَفْعَلُ (We do) یہاں نَحْنُ مخفی سمجھا جائے گا۔

۵۔ ضمیر بارز :

مندرجہ بالا چار صورتوں کے علاوہ فعلِ مُضَارِع کی باقی (۷) صورتوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔ یعنی ضمیر کی کوئی نہ کوئی علامت پائی جاتی ہے۔

تشریح	علامت ضمیر بارز	آخری حصہ	فعلِ مُضَارِع
فعلِ مضارع کے اس نون کو	آ	آن آن	۱۔ يَفْعَلَانِ ۲۔ تَفْعَلَانِ
نونِ اِعْرَابی کہتے ہیں	أُو	أُوْن أُوْن	۳۔ يَفْعَلُوْنَ ۴۔ تَفْعَلُوْنَ
	اِی	اِیْن	۵۔ تَفْعَلِیْن
اے نون ضمیر یا نونِ نِسْوۃ کہتے ہیں	ن	ن ن	۶۔ يَفْعَلْنَ ۷۔ تَفْعَلْنَ

۶۔ نُونِ اِعْرَابی :-

نُونِ اِعْرَابی ، پانچ (۵) صورتوں میں ، فعلِ مُضَارِع کے آخر میں آتا ہے۔ بعض اوقات نُونِ اِعْرَابی کو ساقط کر دیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔

۷۔ نُونِ نِسْوۃ :-

فعلِ مُضَارِع کی صرف دو (۲) صورتوں میں نُونِ نِسْوۃ آتا ہے۔

يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ

نُونِ يَسْوَةِ کبھی ساقط نہیں ہوتا۔ نُونِ يَسْوَةِ کو [نُونِ صَمِيمٍ] بھی کہتے ہیں۔

First Person (SL)

فَعْلٌ مُضَارِعٌ وَاحِدٌ مُتَكَلِّمٌ

- ۱۔ [كَانَفَعْنِي] فِيهِ (آل عمران: ۴۹) اور میں اس میں چھونک مارتا ہوں۔
 - ۲۔ [أَنِي] [أَذْهَبَكَ] (الطُّفُت: ۱۰۲) کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔
 - ۳۔ لَا [أَعْبُدُ] مَا تَعْبُدُونَ (الکافرون: ۲۰)
- ”میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو“

First Person (PL)

فَعْلٌ مُضَارِعٌ جَمْعٌ مُتَكَلِّمٌ

- ۱۔ (نَحْنُ) [نُزَوِّجُكَ] (طلہ: ۱۳۲) ”رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں“
 - ۲۔ [أَنْصُرُوْا] [رُسُلَنَا] ”ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں“ (المؤمن: ۵۱)
 - ۳۔ [نَقْصُصَهَا] مِنْ أَطْلَافِهَا (الرعد: ۴۱)
- ”اور اس کا دائرہ ہر طرف سے ہم تنگ کرتے چلے آتے ہیں۔“
- ۴۔ (إِنَّا) [نَطْمَعُ] أَنْ يَغْفِرَ لَنَا (الشعراء: ۵۱)
- ”اور ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صاف کر دے گا۔“
- ۵۔ (يَا أَيُّهَا) [تَسْخَرُ] مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (هود: ۳۸)
- ”اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں۔“

Second Person (M)

فَعْلٌ مُضَارِعٌ مُدَاكِّرٌ وَاحِدٌ حَاضِرٌ

- ۱۔ (تَعْرِفُ فِي دُجُوهِهِمْ) ”ان کے چہروں میں تم پہچانو گے“ (المطففين: ۲۷)

Second Person (F)

واحد مونث حاضر

- ۱۔ (اَنْ تَعْجَبِيْنَ) مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (هود: ۷۳) ”کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟“
 ۲۔ (مَاذَا تَأْمُرِيْنَ) (النمل: ۳۳) ”آپ کیا حکم دیتی ہیں؟“

Second Person (PL)

جمع حاضر

- ۱۔ (اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَ) (الواقعة: ۶۴) ”کیا آپ تم لوگ اگاتے ہو؟“
 ۲۔ (مَاذَا تَفْقِدُوْنَ) (یوسف: ۷۱) ”تم لوگ کیا کھو رہے ہو؟ (کیا کھوپچے ہو؟)“
 ۳۔ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُوْنَ) (طہ السجدة: ۲۲) ”اور تم لوگ جب (جرائم کرتے وقت) چھپتے تھے؟“
 ۴۔ (كُنْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ تَكْلِمُوْنَ) (المؤمنون: ۶۶) ”تو تم لوگ اٹے پاؤں جھاگ نکلتے تھے؟“

Third Person (SL-M)

فعل مضارع واحد مذکر غائب

- ۱۔ (يَغْفِرُ) الدُّلُوبَ (الزمر: ۵۳) ”وہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے“
 ۲۔ (يَبْخُلُ) عَنْ نَفْسِهِ (محمد: ۳۸) ”وہ اپنی ذات ہی سے بخل کرتا ہے“
 ۳۔ (يَنْفَعُ) النَّاسَ (الرعد: ۱۷) ”وہ لوگوں کو فائدہ دیتا ہے“
 ۴۔ (يَنْشُرُ) رَحْمَتَهُ ”وہ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے“ (المشوری: ۲۸)

Third Person (SL-F)

مونث واحد غائب

- ۱۔ (مَاذَا تَكْتَسِبُ) عَدَاً ” (لقمان: ۳۷) ”کہ وہ کل کیا کائی کرنے والا ہے؟“

(یاد رہے کہ نفس عربی میں مونث اور اردو میں مذکر ہوتا ہے۔)

۲۔ (كَانَتْ **تَعْمَلُ** الْخَبَائِثُ) (الانبیاء: ۷۴) (وہ بستی) بدکاریاں کرتی تھی۔

۳۔ (شَجَرَةٌ **تَنْبُتُ** بِالذَّهْنِ) (المؤمنون: ۲۰)

(یہ درخت زیتون) تیل لیے ہوئے اگتا ہے۔

شَجَرَةٌ مُؤْنثٌ ہے۔

Third Person (Duel - M) **فَعَلَ مُضَارِعٌ مُذَكَّرٌ مَتْنًى غَائِبٌ**

۱۔ (وَالنَّجْوُ وَالشَّجْوُ **يَسْجُدَانِ**) (الرحمن: ۶)

”تارے اور درخت دونوں سجدہ کر رہے ہیں۔“

۲۔ (إِذْ **يَحْكُمَانِ** فِي الْحَرْثِ) (الانبیاء: ۷۸)

”جبکہ وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیت کے مقدمے میں۔“

۳۔ (بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا **يَبْغِيَانِ**) (الرحمن: ۲۰)

”دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے، (جس سے وہ) دونوں تجاوز نہیں کرتے۔“

۴۔ (كَلِيفًا **يَخْصِمَانِ** عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ) (الاعراف: ۲۲)

”دونوں شروع ہو گئے، ڈھانپنے لہنی اپنی (ستروں) کو، جنت کے پتوں سے۔“

Third Person (PL-M) **فَعَلَ مُضَارِعٌ جَمْعٌ مُذَكَّرٌ غَائِبٌ**

۱۔ (وَهُمْ **يَحْمِلُونَ** أَوْزَارَهُمْ) (الانعام: ۳۱)

”اور وہ لوگ اپنا بوجھ (گناہ) اٹھائے ہوئے ہوں گے۔“

۲۔ (أَمَّ **يَحْشُدُونِ** النَّاسَ) (النساء: ۵۴) ”پھر کیا یہ لوگ دوسروں سے حد کرتے ہیں۔“

۳۔ (يَكْتُبُونَ) اَلْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (البقرة: ۷۹)

”جو لوگ اپنے ہاتھوں سے الکتاب لکھتے ہیں“

۴۔ (ذَالِذِينَ) يَكْنِزُونَ) السَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (التوبہ: ۳۴)

”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں“

فعل مضارع جمع مونث غائب Third Person (PL-F)

۱۔ (۵) يَحْفَظْنَ) فُرُوجَهُنَّ (النور: ۳۱)

”اور جو عورتیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں“

۲۔ (۶) يَغْضُضْنَ) مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (النور: ۳۱)

”کہ جو عورتیں اپنی نگاہیں پھا کر رکھیں“

۳۔ (۷) تَقَرَّبُوهُنَّ) حَتَّى) يَظْهَرْنَ (البقرة: ۲۲۲)

”اور ان حائضہ بیویوں کے قریب اُس وقت تک نہ جانا، جب تک کہ وہ عورتیں پاک

صاف نہ ہو جائیں“

۴۔ (۸) أَوَّلَكُمْ يَرَوْنَ إِلَى الطَّيْرِ فَذَاقَهُمْ طَعْمًا وَ) يَقْبِضْنَ (الملك: ۱۹)

”کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندے نہیں دیکھتے، جو پر پھیلارہے ہیں، اور پرسیکٹر

رہے ہیں“

سبق نمبر ۸۷

فِعْلٌ أَمْرٌ مَعْرُوفٌ

- ۱۔ صِبْغَةُ أَمْرٍ میں، صرف ماضی (مخاطب) کو حکم دیا جاتا ہے۔ یا طلب کیا جاتا ہے۔
- ۲۔ فِعْلٌ أَمْرٌ کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

مُؤَنَّث	مُذَكَّر	
لِثَعْلَى (توکر)	لِفَعْلٍ (توکر)	وَاحِدًا
لِثَعْلَا (تم دونوں کرو) مذکر و مؤنث		مُثَنَّنِي
لِثَعْلَانِ (تم سب عورتیں کرو)	لِفَعْلُوا (تم سب کرو)	جَمْعًا

۳۔ فِعْلٌ أَمْرٌ کا پہلا حرف، هَمْزَةُ الْوَصْلِ ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی لفظ متحرک آجائے تو یہ مَكْسُورٌ هَمْزَةٌ، ساکن ہو جاتا ہے۔
جیسے اِغْفِرْ، اِزْحَرْ،

رَبِّ اِغْفِرْ وَارْحَمْ۔

(اے میرے رب! مغفرت کر، اور رحم فرما۔)

۴۔ بَابُ نَصَرٍ اور بَابُ كَرَمٍ کے اَفْعَالِ اَمْرٍ مَصْنُومٌ هَمْزَةٌ وصل سے شروع ہوتے ہیں (جب کہ بقیہ ابواب، اَفْعَالِ اَمْرٍ، مَكْسُورٌ هَمْزَةٌ سے۔)

جیسے۔ اَنْصُرْ اَنْصِرِي اَنْصُرَا اَنْصُرُوا اَنْصُرْنَ
اَكْرُمْ اَكْرُمِي اَكْرُمَا اَكْرُمُوا اَكْرُمْنَ

فِعْلٌ اَمْرٌ كِي مُسْتَتَرِضٌ يَدْرِي

۱۔	اَفْعَلْ	کا مطلب ہے۔ تو کر	یہاں	اَنْتَ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۲۔	اَفْعَلِي	کا مطلب ہے تو کر (مونث)	یہاں	اَنْتِ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۳۔	اَفْعَلَا	کا مطلب ہے تم دونوں کرو۔	یہاں	اَنْتُمَا	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۴۔	اَفْعَلُوا	کا مطلب ہے تم سب کرو	یہاں	اَنْتُمْ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۵۔	اَفْعَلْنَ	کا مطلب ہے تم سب کرو (مونث)	یہاں	اَنْتُنَّ	مَخْفِي ہوتا ہے۔

فِعْلٌ اَمْرٌ كِي قَرَانِي مَثَالِي

فعل امر واحد مذکر (SL-M)

- ۱۔ اَمْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرة: ۳۵)
”تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں جا کر رہو“
- ۲۔ (وَاَصْبِرْ) لِحُكْمِ رَبِّكَ (الطور: ۲۸)
”اور اپنے رب کا حکم (آنے تک) انتظار کیجئے“
- ۳۔ (اَصْبِرْ) بِعَصَاكَ الْحَجَرَ (البقرة: ۶۰)
”غلاں چٹان پر اپنا عصا مارو“
- ۴۔ (اِرْكَبْ) مَعَا (هود: ۴۲) حضرت نوحؑ نے فرمایا بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ

- ۵۔ (إِشْرَحْنِي صَدْرِي) (طہ: ۲۵)
 (اے میرے رب) ”میرا سینہ میرے لیے کھول دے“

فعل أمر واحد مؤنث (SL-F)

- ۶۔ (إُرْجِعِي) (إِلَى رَتِّكِ) (الفجر: ۲۸)
 ”اے نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا“
- ۷۔ (قَادُخْلِي) (فِي عِبَادِي) (الفجر: ۲۹)
 ”میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا“
- ۸۔ (قَادُخْلِي) (جَلَّتِي) (الفجر: ۳۰)
 ”اور میری جنت میں داخل ہو جا“
- ۹۔ (فَاسْأَلِكِي) (سُبُلَ رَتِّكِ ذُلُلًا) (النحل: ۶۹)
 ”اے شہد کی مکھی! تو اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ“
- ۱۰۔ (أَقْنَتِي) (لِرَتِّكِ) (وَاسْجُدِي) (قَادُغِي) (آل عمران: ۴۳)
 ”اے مریم! اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ! اس کے آگے سجدہ کر اور جھک جا!“
- ۱۱۔ (إِزْبَلِي) (مَاءَكِ) (هود: ۴۴)
 ”اے زمین! اپنا سارا پانی نکل جا“ (عربی میں اَرْض مؤنث ہے۔)

فعل امر مثنیٰ (Duel - M&F)

- ۱۲۔ (إِذْهَبَا) (إِلَى فِرْعَوْنَ) (طہ: ۴۳)
 ”تم دونوں، (اے موسیٰ اور ہارون) جاؤ! فرعون کے پاس جاؤ“

فعل امر جمع مذکر (PL-M)

۱۳۔ (اُدْكُرُوا) لَعَمَتِ اللّٰهُ (الاحزاب : ۹)

”تم سب اللہ کی نعمت کو یاد کرو!“

۱۴۔ (اِغْلِبُوا) (المائدۃ : ۸) ”تم سب عدل کرو!“

۱۵۔ (قَاغِثُوا) وَجُوْهُكُمْ (المائدۃ : ۶۹) ”اپنے چہرے دھو لو!“

فعل امر جمع مذکر (PL-F)

۱۶۔ (قَدْزَنَ) فِيْ بُيُوْتِكُمْ (الاحزاب : ۳۳) ”اپنے گھروں میں چُک کر رہو!“

۱۷۔ (اَقِمْنَ) الصَّلٰوةَ (الاحزاب : ۳۳) ”اے عورتو! نماز قائم کرو!“

مشق : اردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اردو	عربی	اردو	عربی
۱۔ شکر ادا کرو (مرد)		۳۔ شکر ادا کرو (مؤنث)	
۲۔ تم دونوں شکر ادا کرو		۴۔ تم دونوں داخل ہو جاؤ	
۵۔ تم سب لوٹ جاؤ (مرد)		۶۔ تم سب لوٹ جاؤ (عورتیں)	
۷۔ سجدہ کرو (مرد)		۸۔ سجدہ کرو (عورت)	
۹۔ تم دونوں سجدہ کرو		۱۰۔ تم سب سجدہ کرو	
۱۱۔ تم سب سجدہ کرو (مؤنث)		۱۲۔ تم سب لکھو۔	
۱۳۔ تم سب صبر کرو		۱۴۔ تم سب رحم کرو	

فَعِلْ أَمْرٌ كِي مَشَق

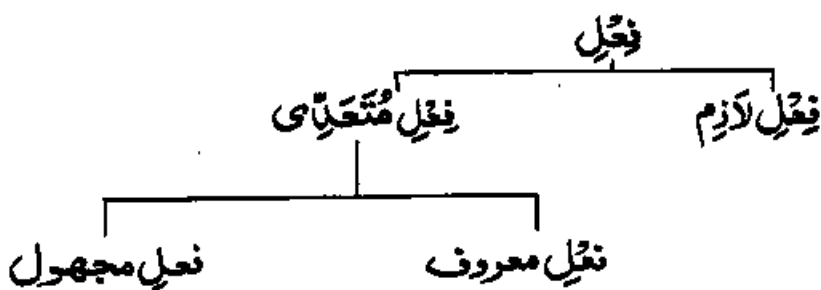
مَادَّة	کَر (مرد)	کَر (عورت)	دوئوں کَرُو	سَب کَرُو (مرد)	سَب کَرُو (عورت)
فَعِلْ	فَعَلْ	فَعَلِي	فَعَلَا	فَعَلُوا	فَعَلْنَ
ذَکَر (ن)					
مَکَث (ن)					
مَکَر (ن)					
کَفَلَ (ن)					
نَقِيَ م (ض)					
نَکَح (ض)					
نَزَعَ (ض)					
مَلَک (ض)					
بَخَلَ (س)					
جَدَلَ (س)					
جَزَعَ (س)					
حَذَرَ (س)					
نَكَعَ (ف)					

سبق نمبر ۸۸

The Transitive and Intransitive Verb

فِعْلٌ لَّازِمٌ اور فِعْلٌ مُتَعَدٍّ

مَعْنَوِی طور پر، مفعول کے حاجت مند ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے،
فِعْلٌ کی دو قسمیں ہیں۔ فِعْلٌ لَّازِمٌ اور فِعْلٌ مُتَعَدٍّ۔
فعل متعدی کی مزید دو قسمیں ہیں۔ فعل معروف اور فعل مجهول۔



فِعْلٌ لَّازِمٌ

لازم وہ فِعْلٌ ہے، جو صرف فاعل پاتا ہے اور مفعول کا حاجت مند نہیں ہوتا جیسے :

كَلَمَ	قَامَ	تَعَلَّمَ	نَهَضَ	كُورِمَ	جَلَسَ
(گرا)	(کھڑا ہوا)	(بیٹھا)	(جاگا)	(شریف بنا)	(بیٹھا)
رَجَعَ	ذَهَبَ	خَرَجَ	فَرِحَ	ضَحِكَ	نَجَعَ
(لوٹا)	(گیا)	(نکلا)	(خوش ہوا)	(ہنسا)	(کامیاب ہوا)

فِعْلٌ مُتَعَدٍّ

مُتَعَدٍّ وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کا بھی حاجت مند ہو۔ جیسے :-

ذَبَحَ	لَقَّبَ	فَتَحَ	نَصَرَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
(ذبح کیا)	(سورخ کیا)	(کھولا)	(مدد کی)	(مارا)	(سنا)
حَسِبَ	سَحَبَ	مَدَحَ	قَتَلَ	زَرَعَ	جَعَلَ
(سمجھا)	(کھینچا)	(تعریف کی)	(قتل کیا)	(بویا)	(بنایا)

قاعدہ :- بعض افعال مُتَعَدٍّ، ایک (۱) مفعول کے، بعض دو (۲) مفعول کے اور بعض تین مفعول کے حاجت مند ہوتے ہیں۔

فِعْلٌ مُتَعَدٍّ کی دو قسمیں ہیں (۱) مَعْرُوف (۲) مَجْهُول

فعل متعدی کی مثال

ذَبَحَ، فِعْلٌ مُتَعَدٍّ ہے۔

اُس نے ذَبَحَ کیا۔ یہاں فوراً سوال پیدا ہوگا، کیا ذَبَحَ کیا؟ ذَبَحَ بَقَرَةً
ذَبَحَ شَاةً، ذَبَحَ عَجَلًا، ذَبَحَ زَيْلًا دَجَاجَةً (زید نے ایک مرغی ذبح کی۔)

فعل لازم کی مثال

قَامَ، فِعْلٌ لَازِمٌ ہے۔ وہ کھڑا ہوا۔ یہاں، کیا، کا سوال پیدا نہیں ہوگا ساسی لیے کہتے ہیں کہ
فِعْلٌ لَازِمٌ وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔ اس کو
مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اس کے برخلاف، فِعْلٌ مُتَعَدٍّ ایک یا ایک سے زیادہ مفعول کا حاجت مند ہوتا ہے۔)

فعل لازم کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ ذَهَبَ [الْخَوْفُ] غف ختم ہو گیا۔
 - ۲۔ إِذَا [جَاءَ] تَصَرَّ اللَّهُ جب اللہ کی مدد آجائے۔
 - ۳۔ فَتَحَكَّتْ [تَوَدَّ] ہنس پڑی۔
- اوپر کی تینوں مثالوں میں فاعل تو موجود ہے، لیکن مفعول بہ نہیں ہے۔
آخری مثال میں ضمیر منٹ متصل موجود ہے اور یہی فاعل ہے۔

فِعْلٌ مُتَعَدٍّ کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ أَلَمْ [نَجْعَلِ] الْأَرْضَ مِهَادًا کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا۔
جَعَلَ فِعْلٌ مُتَعَدٍّ ہے۔ یہاں دو (۲) مفعول بہ الْأَرْضَ اور مِهَادًا موجود ہیں۔
- ۲۔ وَ [جَعَلْنَا] السَّمَاءَ مَعَاشًا اور ہم نے دن کو روزگار کے لیے بنایا۔
یہاں السَّمَاءَ اور مَعَاشًا دو (۲) عدد مفعول بہ موجود ہیں۔

سبق نمبر ۸۹

أَفْعَالُ ثَلَاثِي مُجَرَّدِ كَ چھ ابواب

فِعْلٌ مَاضِي، نَعْلٌ مُضَارِعٌ اور فِعْلٌ أَمْرٌ میں عین کلمے کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے فعل کی چھ (۶) قسمیں ہیں۔ اَفْعَالُ کے ان چھ گروپوں کو **أَبْوَابُ** کہتے ہیں۔

۱۔ مَاضِي مَقْتُوْرُ الْعَيْنِ

مَاضِي	مُضَارِع	أَمْر
قَتَحَ	يَقْتَحُ	اقْتَحْ
صَرَبَ	يَصْرِبُ	اصْرِبْ
نَصَرَ	يَنْصُرُ	انْصُرْ

یہاں فِعْلٌ مَاضِي میں مندرجہ بالا تینوں اَفْعَالُ، مَقْتُوْرُ الْعَيْنِ ہیں، لیکن فِعْلٌ مُضَارِعٌ میں پہلا مَقْتُوْرُ الْعَيْنِ، دوسرا مَكْسُوْرُ الْعَيْنِ اور تیسرا مَضْمُوْمُ الْعَيْنِ ہے۔

۲۔ مَاضِي مَكْسُوْرُ الْعَيْنِ

مَاضِي	مُضَارِع	أَمْر
سَمِعَ	يَسْمَعُ	اسْمَعْ
حَسِبَ	يَحْسِبُ	احْسِبْ

یہاں نعل ماضی میں مندرجہ بالا دونوں افعال، مَكْسُورِ الْعَيْنِ ہیں۔ لیکن فِعْلُ مُضَارِع میں پہلا مَفْتُوحِ الْعَيْنِ اور دوسرا مَكْسُورِ الْعَيْنِ ہے۔

۳۔ ماضی مضموم العین

ماضی	مضارع	أمر
سَرَمَ	يَكْرُمُ	اَكْرُمُ

یہاں فِعْلُ ماضی اور فِعْلُ مُضَارِع دونوں میں، عین کلمہ مضموم ہے۔

چھ ابواب کے قواعد

- ۱۔ فِعْلُ ثَلَاثِي مُتَجَدِّد کے، عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے، چھ ابواب ہیں۔
- اکثر و بیشتر افعال، ان چھ (۶) ابواب کے مطابق ہی آتے ہیں۔

(۱) نَصَرَ	(۲) صَرَبَ	(۳) فَتَحَ
(۴) سَمِعَ	(۵) كَرَّمَ	(۶) حَسِبَ

۲۔ فِعْلُ أَمْرٍ میں، عین کلمہ کی حرکت، فِعْلُ مُضَارِع کے مطابق ہوتی ہے۔

۳۔ فِعْلُ أَمْرٍ میں ابتدا، هَمْزَةُ الْوَصْلِ سے ہوتی ہے۔

۴۔ دو ابواب (نَصَو اور كَرَمَ) میں فِعْلُ أَمْرٍ کا یہ هَمْزَةُ مَضْمُوم ہوتا ہے۔

جیسے اَكْرُمُ اَكْرُمُ

۵۔ بقیہ چار (۴) ابواب میں نعل أَمْرٍ کا یہ هَمْزَةُ مَكْسُور ہوتا ہے۔

جیسے: اَصْرَبَ، اِفْتَحَ، اِسْمَعَ اور اِحْسِبَ

سبق نمبر ۹۰

بَابُ نَصَرَ

مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔
 ۱۔ نَصَرَ (اُس نے مدد کی) يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) اُنْصُرْ (تو مدد کر)
 ۲۔ خَرَجَ (وہ نکلا) يَخْرُجُ (وہ نکلتا ہے یا نکلے گا) اَخْرَجَ (تو نکل جا)
 ۳۔ دَخَلَ (وہ داخل ہوا) يَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے یا ہوگا) ادْخُلْ (تو داخل ہوجا)
 یہ تینوں افعال کے ایک خاص گروپ سے لیے گئے ہیں، جسے باب نَصَرَ کہا جاتا ہے۔

قاعدہ بابِ نَصَرَ

باب نَصَرَ، افعال کی وہ قسم ہے، جس کے (واحداً مذكر غائب کے)
 فِعْلٌ مَاضٍ میں عین کلمۃ مَفْتُوحہ ہوتا ہے لیکن فِعْلٌ مُضارع اور
 فِعْلٌ اَمْرٌ میں عین کلمۃ، مَضْمُون ہوتا ہے۔
 باب نصر کا فِعْلٌ اَمْرٌ، مَضْمُون ہمزۃ التَّوَصُّل سے شروع ہوتا
 ہے۔

خَاصِيَّتُ بَابِ نَصَرَ

یہ باب اِقْدَام اور تَبْسُط پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں آگے بڑھنے اور پھیلنے

کی حرکت اور اسی طرح کے معانی ادا کرنے والے افعال ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ خاتمیات ابواب سماعی ہیں اور ایک باب کے افعال میں ایک سے زیادہ خصوصیات بھی ہو سکتی ہیں۔ اور ایک فعل میں تمام خصوصیات کا ہونا ضروری نہیں۔
 ۛ باب نَصَرَ کی درج ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور بسط کو نوٹ کیجئے۔

يَذْهَبُ (داخل ہوتا ہے) يَخْرُجُ (نکلتا ہے) يَقْتُلُ (قتل کرتا ہے)
 يَبْسُطُ (پھیلتا ہے) يَكْتُبُ (لکھتا ہے) يَنْظُرُ (دیکھتا ہے)
 يَخْرُجُ (اُٹھتا ہے) يَنْصُرُ (مدد کرتا ہے) يَطْلُبُ (طلب کرتا ہے)
 ۛ باب نَصَرَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

هَرَبَ	يَهْرَبُ	أَهْرَبَ	بَلَغَ	يَبْلَغُ	أَبْلَغَ
حَرَثَ	يَحْرَثُ	أَحْرَثَ	خَلَطَ	يَخْلُطُ	أَخْلَطَ
مَطَرَ	يَمْطُرُ	أَمْطَرَ	رَقَدَ	يَرْقُدُ	أَرْقَدَ
خَلَدَ	يَخْلُدُ	أَخْلَدَ	نَفَعَ	يَنْفَعُ	أَنْفَعُ
لَمَسَ	يَلْمُسُ	أَلْمَسُ	تَوَكَّ	يَتَوَكَّ	أَتَوَكَّ

مشق :-

مندرجہ ذیل افعال باب نَصَرَ سے آتے ہیں۔ ان سے فعل ماضی
 فعل مضارع اور فعل امر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ
 کے معنی یاد کیجئے۔

فعل مُضَارِع	فعل مَاضِي	مَعْنَى	الْمَصْدَرُ
أَذْكُرُ (یاد کر)	يَذْكُرُ (یاد کرتا ہے کرے گا)	ذَكَرَ (یاد کرنا)	۱- ذِكْرٌ
		ذُكِّرَ (ٹھہرنا)	۲- مَكْتُ
		تَدِيرُ (تدبیر سازش)	۳- مَكْرٌ
		يُطْرَشُ (پرویش کرنا)	۴- كِهْلٌ
		يُكْتَبُ (لازم کرنا، لکھنا)	۵- كَتَبٌ
		يُبَيْطُنُ (بیٹھنا)	۶- قُعُودٌ
		يُمَارِثُ (مار ڈالنا)	۷- قَتْلٌ
		يُخَرَّبُ (بگڑنا، خراب ہونا)	۸- فَسَادٌ
		يُذَكَّرُ (خدمت و نوکری کرنا)	۹- عِبَادَةٌ
		يُتَلَّشُ (تلاش کرنا)	۱۰- طَلَبٌ
		يُقَدَّرُ (قدر کرنا، احسان ماننا)	۱۱- مُكْرٌ
		يُكْرَى (گرنا)	۱۲- سُقُوطٌ
		يُنْشَى (نشے میں ہونا)	۱۳- سُكْرٌ
		يُطْهَرُ (ٹھہر جانا)	۱۴- سُكُونٌ
		يُطْهَرُ (چھپانا)	۱۵- سَتْرٌ
		يُقَرِّبُ (قرب ہونا)	۱۶- زَلْفٌ

سبق نمبر ۹۱

بَابُ ضَرْبٍ

مندرجہ ذیل تین (۳) افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں تین (۳) باتیں مشترک پائیں گے۔

- ۱۔ ضَرَبَ (اُس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) اِضْرِبْ (مار)
 - ۲۔ نَزَلَ (وہ اُتر اُترا) یَنْزِلُ (وہ اُترتا ہے یا اُترے گا) اِنْزِلْ (اُتر)
 - ۳۔ كَذَبَ (جھوٹ بولا) يَكْذِبُ (وہ جھوٹ بولتا ہے یا بولے گا) اِكْذِبْ (جھوٹ بول)
- ۱۔ فِعْلٌ مَاضِي کے تینوں حُرُوفِ مَفْتُوحہ ہیں۔

۲۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ اور فِعْلٌ اَمْرٌ میں عینِ کَلِمۃ مَكْسُورہ ہے۔

۳۔ فِعْلٌ اَمْرٌ، مَكْسُور ھَمْزۃً الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

یہ تمام افعال کے دوسرے گروپ سے یسے گئے ہیں جسے **بَابُ ضَرْبٍ** کہا جاتا ہے۔

قَاعِدہ بَابِ ضَرْبٍ

یہ افعال کی وہ قسم ہے، جس کے (واحد مُدَاکِرِ غَائِب) کے فِعْلٌ مَاضِي میں تینوں حُرُوفِ مَفْتُوحہ ہوتے ہیں۔ لیکن فِعْلٌ مُضَارِعٌ اور فِعْلٌ اَمْرٌ میں عینِ کَلِمۃ مَكْسُورہ ہوتا ہے۔ فِعْلٌ اَمْرٌ، مَكْسُور ھَمْزۃً الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خَاصِیَتِ بَابِ ضَرْبِ

یہ باب ’ہُبُوط‘، پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی ان میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ خاصیات ابواب سَمَاعِی ہیں۔
 ۛ مندرجہ ذیل کے معانی پر غور کیجئے۔

یَنْزِلُ (اُترتا ہے) یَجْلِسُ (بیٹھتا ہے) یَنْطِقُ (بولتا ہے)
 یَضْرِبُ (مارتا ہے) یَلْفِظُ (بولتا ہے) یُغْلِبُ (غلبہ پاتا ہے)
 ۛ بابِ ضَرْبِ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

عَفَرَ	يَغْفِرُ	اِغْفِرُ	كَسَرَ	يَكْسِرُ	اِكْسِرُ
صَبَرَ	يَصْبِرُ	اِصْبِرُ	حَبَسَ	يَحْبِسُ	اِحْبِسُ
رَجَعَ	يَرْجِعُ	اِرْجِعْ	صَرَفَ	يَصْرِفُ	اِصْرِفْ
عَرَفَ	يَعْرِفُ	اِعْرِفْ	عَصَرَ	يَعْصِرُ	اِنْصِرْ
عَزَلَ	يَعْزِلُ	اِعْزِلْ	حَلَقَ	يَحْلِقُ	اِحْلِقْ
سَرَقَ	يَسْرِقُ	اِسْرِقْ	هَلَكَ	يَهْلِكُ	اِهْلِكْ
حَمَلَ	يَحْمِلُ	اِحْمِلْ	عَدَا	يَعْدِي	اِعْدِي
غَسَلَ	يَغْسِلُ	اِغْسِلْ	غَلَبَ	يَغْلِبُ	اِغْلِبْ

مشق :-

مندرجہ ذیل افعال [بَابِ ضَرْبِ] سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلٌ مَا فَوِي، فِعْلٌ مُضَارِعٌ، اور فِعْلٌ اَمَدٌ بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

فِعْلُ مَضَارِعٍ	فِعْلُ مَا تَمَّ	مَعْنَى	الْمَصْدَرُ
نَقِمَ	نَقِمَ	(براسمنا)	۱- نَقَمٌ
		(نکاح کرنا)	۲- نِكَاحٌ
		(نکال پھینکنا)	۳- نَزَعٌ
		(مالک ہونا)	۴- مِلْكٌ
		(ملانا)	۵- مَزَجٌ
		(عیب لگانا)	۶- لَمَزٌ
		(بولنا)	۷- لَقَطٌ
		(نظارہ کرنا)	۸- كَشَفٌ
		(جمع کرنا)	۹- كَنَزٌ
		(ڈھانکنا)	۱۰- كَبَسٌ
		(حاصل کرنا)	۱۱- كَسَبٌ
		(پھیرنا)	۱۲- قَلَبٌ
		(کاٹنا)	۱۳- قَرَصٌ
		(اعتدال برتنا)	۱۴- قَصَدٌ
		(کھینچنا، بند کرنا)	۱۵- قَبَضٌ
		(عہد کرنا)	۱۶- عَقَدٌ

سبق نمبر ۹۲

بَابِ سَمِعَ

مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

- ۱۔ سَمِعَ (اُس نے سنا) سَمِعْتُ (وہ سنا ہے یا سنے گا) سَمِعَ (مُن)
- ۲۔ تَلِمَ (وہ بچا رہا) تَلِمْتُ (وہ بچتا ہے یا بچے گا) تَلِمَ (بچ جا)
- ۳۔ رَحِمَ (اُس نے رحم کیا) رَحِمْتُ (وہ رحم کرتا ہے یا کرے گا) رَحِمَ (رحم کر)

۱۔ قاعدہ بَابِ سَمِعَ

بَابِ سَمِعَ، افعال کا وہ گروپ ہے، جس کے (واحد مذکر غائب کے) فِعْلِ مَاضِي میں عین کَلِمَۃ مَلْکُور ہوتا ہے اور فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ اَمْر میں عین کَلِمَۃ مَفْتُوح ہوتا ہے۔ فِعْلِ اَمْر مَلْکُور هَمْزٌ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

۲۔ خاصیت بَابِ سَمِعَ

اسی باب بَطُون پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کے افعال اندرونی ہوتے ہیں۔ جیسے :

عَلِمَ (اُس نے جانا)	جَهِلَ (ناواقف ہوا)	فَهِمَ (سمجھا)
بَطِنَ (اترایا)	خَشِيَ (ڈرا)	مَرِضَ (بیمار ہوا)
قَرِحَ (خوش ہوا)	وَجِلَ (ڈرا)	يَئِسَ (مایوس ہوا)

۲۔ یہ باب د زیادہ تر، لازم ہوتا ہے۔

۳۔ رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیب اور حلیہ جسمانی کی صفات اس باب سے آتی ہیں۔

مثلاً عَوِرَ (کانا ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) سَوِدَ (کالا ہوا)

سَمِنَ (موٹا ہوا) کَبِدَ (سن رسیدہ ہوا) بَخِلَ (بخیل ہوا)

مشق: مندرجہ ذیل افعال، باب تیس سے آتے ہیں۔ ان سے فعل ماضی، فعل مضارع اور فعل أمر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

فِعْلُ مَاضِي	فِعْلُ مُضَارِعٍ	فِعْلُ أَمْرٍ	الْمَصْدَرُ	مَعْنَى
بَخِلَ	يَبْخُلُ	إِبْخُلْ	۱۔ بَخْلٌ	(لاچی ہونا)
			۲۔ جِكَلٌ	(مروڑنا، جھگڑنا)
			۳۔ جَزَعٌ	(بے صبری کرنا)
			۴۔ حَذَرٌ	(خبردار رہنا)
			۵۔ حَزَنٌ	(غمگین ہونا)
			۶۔ حِفْظٌ	(بے کار ہونے سے بچانا)
			۷۔ حَبْطٌ	(بے کار ہونا)
			۸۔ رَغَبٌ	(خواہش کرنا)
			۹۔ رُكُوبٌ	(سوار ہونا)
			۱۰۔ رَهْبٌ	(ڈرنا)
			۱۱۔ رِبْحٌ	(نفع دینا)
			۱۲۔ زُهْدٌ	(بے رغبت ہونا)
			۱۳۔ سُخْرٌ	(ہنسی اڑانا)
			۱۴۔ سَعْدٌ	(خوش بخت ہونا)
			۱۵۔ سَقَمٌ	(بے وقوف ہونا)
			۱۶۔ شُرْبٌ	(پینا)

سبق نمبر ۹۳

بَابِ فَتَحَ

- مندرجہ ذیل تین (۳) اَفْعَالِ پر غور کیجئے۔ آپ تینوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔
- ۱۔ فَنَتَحَ (اُس نے کھولا) یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) فُتِحَ (تو کھول جا)
 - ۲۔ رَفَحَ (اُس نے اٹھایا) یَرْفَحُ (وہ اٹھاتا ہے یا وہ اٹھائے گا) رُفِعَ (تو اٹھا، تو اونچا کر)
 - ۳۔ سَحَرَ (اُس نے جادو کیا) یَسْحَرُ (وہ جادو کرتا ہے یا کرے گا) سُحِرَ (جادو کر)
- ۛ اوپر کی مثالوں میں تمام اَفْعَالِ، بابِ فَتَحَ سے یسے گئے ہیں۔

- ۱۔ فَعِلَ مَا ضَعَىٰ کا عین کَلِمَةُ مَفْتُوحَ
- ۲۔ فَعِلَ مُضَارِعَ اور فَعِلَ اَمْرَ کا عین کَلِمَةُ مَفْتُوحَ بھی مَفْتُوحَ ہے۔
- ۳۔ فَعِلَ اَمْرَ، مَكْسُورَ هَمْزَةٍ الْوَصْلِ سے شروع ہو رہا ہے۔

قاعدہ بابِ فَتَحَ

ۛ بابِ فَتَحَ، اَفْعَالِ کا وہ گروپ ہے، جس کے (واحدًا مُذَكَّرًا غَائِبًا کے) فَعِلَ مَا ضَعَىٰ، فَعِلَ مُضَارِعَ اور فَعِلَ اَمْرَ میں عین کَلِمَةُ مَفْتُوحَ ہوتا ہے۔

اور فَعِلَ اَمْرَ مَكْسُورَ هَمْزَةٍ الْوَصْلِ سے شروع ہوتا ہے۔

خاصیات باب فتح

اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس کو اصل میں باب مانا نہیں گیا۔ یہ باب سہولت کے لیے ان افعال کے لیے بنایا گیا ہے، جن کا **عین کلمۃ** یا **لام کلمۃ، حروف** **حَلَقِ** ع، ہا، ع، غ، ح، خ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے:

سَأَلَ	تَحَرَّ	جَعَلَ	ذَخَرَ
(اُس نے پوچھا)	(اُس نے قربانی کی)	(اُس نے بنایا)	(بچا کر رکھنا)
ذَهَبَ (وہ گیا)	قَرَعَ (اُس نے پڑھا)	ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا)	نَسَخَ (اس نے مٹایا)

لیکن ہر حَلَقِ الْعَيْنِ یا حَلَقِ اللّٰم کا باب فتنہ سے ہونا ضروری نہیں۔

باب فتنہ کی کچھ اور مثالیں

جَوَحَ	يَجْرَحُ	اجْرَحُ	مَدَحَ	يَمْدَحُ	امْدَحُ
جَحَدَ	يَجْحَدُ	اجْحَدُ	نَهَضَ	يَنْهَضُ	انْهَضُ
وَقَعَ	يَذْقَعُ	اذْقَعُ	زَرَعَ	يَزْرَعُ	ازْرَعُ
طَبَعَ	يَطْبَعُ	اطْبَعُ	سَبَعَ	يَسْبَعُ	اسْبَعُ
خَلَعَ	يَخْلَعُ	اخْلَعُ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	اقْرَأُ

مشق :-

مندرجہ ذیل افعال، باب فتنہ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلٌ مَاضٍ، فِعْلٌ مُّصَارِعٌ، اور فِعْلٌ مُّزْمَعٌ بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

فِعْلُ مَاضِي	فِعْلُ	فِعْلُ أَمْرٍ	الْمَصْدَرُ
نَفَعْتُ	نَفَعْتُ	نَفَعْتُ	۱۔ نَفْعٌ
			۲۔ نَفْعَةٌ
			۳۔ نَحْرٌ
			۴۔ نَسْعٌ
			۵۔ نَصْعٌ
			۶۔ مَحْقٌ
			۷۔ مَنَعٌ
			۸۔ مَسَعٌ
			۹۔ مَسَعٌ
			۱۰۔ لَمَعٌ
			۱۱۔ لَعْنٌ
			۱۲۔ گَدَاخٌ
			۱۳۔ قَطَعٌ
			۱۴۔ قَسَحَةٌ
			۱۵۔ قَضَعٌ
			۱۶۔ ظُهِورٌ

سبق نمبر ۹۴

بَابُ كَرُمَ

مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ كَرُمَ (وہ معزز ہوا) يَكْرُمُ (وہ معزز ہوگا یا ہوگا) اَكْرُمُ (معزز ہو جا)

۲۔ سَرِعَ (وہ تیز ہو گیا) يَسْرِعُ (وہ تیز ہو رہا ہے یا تیز ہوگا) اُسْرِعُ (جلدی کر)

۳۔ خَبِثَ (وہ بُرا ہوا) يَخْبِثُ (وہ بُرا ہوتا ہے) اُخْبِثُ (بُرا ہو جا)

یہ اوپر کی مثالوں میں تمام اَنْعَال، بابِ كَرُمَ سے لیے گئے ہیں۔

۱۔ يَفْعِلُ مَا فَعَلَ، فَعْلٌ مُضَارِعٌ اور فَعْلٌ اَمْرٌ تینوں میں عینِ كَلِمَةِ مَضْمُون

ہے۔

۲۔ فَعْلٌ اَمْرٌ، مَضْمُونٌ هَمْزٌ اَلْوَصْلُ سے شروع ہوتا ہے۔

قاعدہ بابِ كَرُمَ

بابِ كَرُمَ، اَنْعَال کا وہ گروپ ہے جس کے واحد مُذَكَّر کے فَعْلٌ مَا فَعَلَ

فَعْلٌ مُضَارِعٌ اور فَعْلٌ اَمْرٌ میں عینِ كَلِمَةِ مَضْمُون ہوتا ہے۔

خَاصِيَّتِ بَابِ كَرُمَ

۱۔ بابِ كَرُمَ، کے اَنْعَال، صِفَات ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن بابِ سَمِعَ کے برعکس

یہ صفات عارضی نہیں بلکہ دوامی یا طویل وقت کے لیے ہوتی ہے۔

۲۔ بابِ گُرم ہمیشہ ”لازم“ ہوتا ہے۔

۳۔ اس باب کے اَفْعَال کو مَفْعُول کی حاجت نہیں ہوتی۔

۳۔ اس باب کا قَائِل (ذوالفعل)، صفت کے وزن (فَعِيلٌ) پر آتا ہے جیسے:

حَسَنٌ (غلبہ صورت ہوا) شَجَعٌ (دیر ہوا) فَخَّهٌ (مجھ دار ہوا) اَدَبٌ (باادب ہوا)
حَلُمٌ (بردار ہوا) حَبِينٌ (بزل ہوا) ضَعِفٌ (کمزور ہوا) ثَقُلَ (بوجھل ہوا)
۴۔ ذوالفعل: حَسِينٌ، شَجِيحٌ، ثَقِيهٌ، اُدِيْبٌ، حَلِيْمٌ، ضَعِيْفٌ
ثَقِيْلٌ۔

بابِ گُرم کی کچھ اور مثالیں

قَرُبٌ	يَقْرُبُ	اَقْرَبُ	بَعُدُ	يَبْعُدُ	اَبْعَدُ
كَثُرٌ	يَكْثُرُ	اَكْثَرُ	مَضَعٌ	يَضْعُبُ	اَضْعَبُ
شَرَفٌ	يَشْرَفُ	اَشْرَفُ	عَظُمَ	يَعْظُمُ	اُعْظُمُ
حَسَنٌ	يَحْسُنُ	اَحْسَنُ	حَبِنٌ	يَحْبِنُ	اُجْبِنُ
ثَقُلَ	يَثْقُلُ	اَثْقَلُ	حَلُمَ	يَحْلُمُ	اُحْلُمُ

مشق :-

مندرجہ ذیل اَفْعَال، بابِ گُرم سے آتے ہیں۔ ان سے فَعْلٌ مَاضِي، فَعْلٌ
مُضَارِع اور فَعْلٌ اَمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے
معنی یاد کیجئے۔

فَعْلٌ مُّضَارِعٌ	فَعْلٌ مَّاضِيٌّ	مَعْنَى	الْمَصْدَرُ
اُمْتُنَ	يُمْتُنُ	(اہانت ہونا)	۱۔ مَهَانَةٌ
		(عظمت ہونا)	۲۔ مَكَاتَةٌ
		(تیز نظر ہونا)	۳۔ نُطْفٌ
		(ناگوار ہونا)	۴۔ گَرَاهَةٌ
		(بڑا ہونا)	۵۔ كِبَرٌ
		(پرانا ہونا)	۶۔ قَدَمٌ
		(بھلائی سے محروم ہونا)	۷۔ قُبْحٌ
		(گہرائی والا ہونا)	۸۔ عُقْمٌ
		(چوڑا ہونا)	۹۔ عَرْضٌ
		(کمزور ہونا)	۱۰۔ ضَعْفٌ
		(آہ وزاری کرنا)	۱۱۔ ضَرَاعَةٌ
		(غلیصورت ہونا)	۱۲۔ حُسْنٌ
		(چھوٹا ہونا)	۱۳۔ صِغَرٌ
		(محسوس کرنا)	۱۴۔ شَعْرٌ
		(دور ہونا)	۱۵۔ سَحَقٌ
		(بیمار ہونا)	۱۶۔ سِقَامٌ

سبق نمبر ۹۵

بَابِ حَسِبَ

- مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔
- ۱۔ حَسِبَ (اُس نے سمجھا) يَحْسِبُ (وہ بھٹکتے یا بھگے گا) احْسِبْ (تو سمجھ لے)
 - ۲۔ دَرِمَ (پھولا) يَدِرُمُ (پھولے گا) اِدِرِمْ (پھول جا)
 - ۳۔ دَرِعَ (گناہ سے بچا) يَدِرِعُ (گناہ سے بچتا ہے) اِدِرْعْ (گناہ سے بچ)
- یہ اوپر کی تمام مثالیں، تمام افعال کے گروپ بابِ حَسِبَ سے لی گئی ہیں۔

قاعدہ بابِ حَسِبَ

بابِ حَسِبَ، افعال کا وہ گروپ ہے جس کا عین کَلَمۃ، فَعِلٌ مَا ضَمًی، فَعِلٌ مُضَارِعٌ اور فَعِلٌ اَمْرٌ، ہر ایک میں مَكْسُور ہوتا ہے۔
 عموماً جب فَعِلٌ، مُعْتَلِ القَاءِ (مثال واوی) ہو تو اس وِزُن پر استعمال ہوتا ہے۔
 جیسے دَرِثَ یَدِرِثُ رِثٌ ، دَرِمَ یَدِرِمُ رِمٌ

خاصیتِ بابِ حَسِبَ

یہ اس باب کو اصل باب نہیں مانا گیا۔ بلکہ بابِ سَمِعَ کے کچھ افعال، اُس میں تخفیف کے لیے لائے گئے ہیں۔
 مشق: مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور فَعِلٌ مُضَارِعٌ بنائیے۔

فَعِلٌ مَّا ضَرَفَ	فَعِلٌ مُضَارِعٌ	فَعِلٌ مَّا ضَرَفَ	مَعْنَى	الْمُضَدَّارُ
ثَقَّ		وَثَقَ	(اعتبار کرنا)	۱۔ وُثُقُ
ئَسَّ	يَيْئِسُ	يَيْئِسُ	(ناامید ہونا)	۲۔ يَأْسُ
بَسَّ		يَبْسُ	(سوکھ جانا)	۳۔ يَبْسُ
		نَعِمَ	(خوش عیش ہونا)	۴۔ نِعْمَةٌ

فعل ماضی کی صرف کبیر

نیچے تمام چھ (۶) ابواب سے فعل ماضی کی صرف کبیر دی جا رہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ یاد دلانے کے لیے آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر یاد کر سکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

ماضی مُتَكَمِّم First Person

- ۱۔ واحد متکمل (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُ ، ذَكَّرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ
- ۲۔ واحد متکمل (باب ضَرَبَ سے) مَرَبْتُ ، كَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ
- ۳۔ واحد متکمل (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمَدْتُ
- ۴۔ واحد متکمل (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، ذَرَعْتُ
- ۵۔ واحد متکمل (باب كَرَّمَ سے) كَرَّمْتُ ، حَسَدْتُ ، قَرَبْتُ ، عَظُمْتُ
- ۶۔ واحد متکمل (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُ ، وَرِثْتُ ، يَبَسْتُ ، يَكْسَبْتُ

- ۱۔ جمع متکلم (باب نَصَرْتُمْ) نَصَرْنَا ، ذَكَّرْنَا ، خَرَجْنَا ، دَخَلْنَا
- ۲۔ جمع متکلم (باب ضَرَبْتُمْ) ضَرَبْنَا ، كَذَبْنَا ، رَجَعْنَا ، عَرَفْنَا
- ۳۔ جمع متکلم (باب سَمِعْتُمْ) سَمِعْنَا ، شَرِبْنَا ، حَفِظْنَا ، حَمِدْنَا
- ۴۔ جمع متکلم (باب فَتَحْتُمْ) فَتَحْنَا ، رَفَعْنَا ، مَدَحْنَا ، زَرَعْنَا
- ۵۔ جمع متکلم (باب كَرَّمْتُمْ) كَرَّمْنَا ، حَسَّنَا ، قَرَّبْنَا ، عَظَّمْنَا
- ۶۔ جمع متکلم (باب حَسِبْتُمْ) حَسِبْنَا ، وَرِثْنَا ، يَبَسْنَا ، يَبَسْنَا

ماضی حاضر Second Person

- ۱۔ واحد حاضر مذکر (باب نَصَرْتُمْ) نَصَرْتُ ، ذَكَّرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ
- ۲۔ واحد حاضر مذکر (باب ضَرَبْتُمْ) ضَرَبْتُ ، كَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ
- ۳۔ واحد حاضر مذکر (باب سَمِعْتُمْ) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمَدْتُ
- ۴۔ واحد حاضر مذکر (باب فَتَحْتُمْ) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، زَرَعْتُ
- ۵۔ واحد حاضر مذکر (باب كَرَّمْتُمْ) كَرَّمْتُ ، حَسَّنْتُ ، قَرَّبْتُ ، عَظَّمْتُ
- ۶۔ واحد حاضر مذکر (باب حَسِبْتُمْ) حَسِبْتُ ، وَرِثْتُ ، يَبَسْتُ ، يَبَسْتُ

ماضی حاضر Second Person

- ۱۔ واحد حاضر مؤنث (باب نَصَرْتُمْ) نَصَرْتُ ، ذَكَّرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ
- ۲۔ واحد حاضر مؤنث (باب ضَرَبْتُمْ) ضَرَبْتُ ، كَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ
- ۳۔ واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعْتُمْ) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمَدْتُ
- ۴۔ واحد حاضر مؤنث (باب فَتَحْتُمْ) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، زَرَعْتُ

- ۵۔ واحد حاضر مؤنث (باب گرُم سے) گرُمَتِ ، حَسُنَتِ ، تَرُبَّتِ ، عَظُمَتِ
۶۔ واحد حاضر مؤنث (باب حَسِب سے) حَسِبَتِ ، وَرِثَتِ ، يَبَسَّتِ ، يَكُسَّتِ

.....

- ۱۔ جمع حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُمْ ، ذَكَرْتُمْ ، خَرَجْتُمْ ، دَخَلْتُمْ
۲۔ جمع حاضر مذکر (باب ضَرَب سے) ضَرَبْتُمْ ، كَذَبْتُمْ ، رَجَعْتُمْ ، عَرَفْتُمْ
۳۔ جمع حاضر مذکر (باب سَمِع سے) سَمِعْتُمْ ، شَرِبْتُمْ ، حَفِظْتُمْ ، حَمِدْتُمْ
۴۔ جمع حاضر مذکر (باب فَتَح سے) فَتَحْتُمْ ، رَكَعْتُمْ ، مَدَحْتُمْ ، رَزَعْتُمْ
۵۔ جمع حاضر مذکر (باب گرُم سے) گرُمْتُمْ ، حَسُنْتُمْ ، قَرُبْتُمْ ، عَظُمْتُمْ
۶۔ جمع حاضر مذکر (باب حَسِب سے) حَسِبْتُمْ ، وَرِثْتُمْ ، يَبَسْتُمْ ، يَكُسْتُمْ

.....

- ۱۔ جمع حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُنَّ ، ذَكَرْتُنَّ ، خَرَجْتُنَّ ، دَخَلْتُنَّ
۲۔ جمع حاضر مؤنث (باب ضَرَب سے) ضَرَبْتُنَّ ، كَذَبْتُنَّ ، رَجَعْتُنَّ ، عَرَفْتُنَّ
۳۔ جمع حاضر مؤنث (باب سَمِع سے) سَمِعْتُنَّ ، شَرِبْتُنَّ ، حَفِظْتُنَّ ، حَمِدْتُنَّ
۴۔ جمع حاضر مؤنث (باب فَتَح سے) فَتَحْتُنَّ ، رَكَعْتُنَّ ، مَدَحْتُنَّ ، رَزَعْتُنَّ
۵۔ جمع حاضر مؤنث (باب گرُم سے) گرُمْتُنَّ ، حَسُنْتُنَّ ، قَرُبْتُنَّ ، عَظُمْتُنَّ
۶۔ جمع حاضر مؤنث (باب حَسِب سے) حَسِبْتُنَّ ، وَرِثْتُنَّ ، يَبَسْتُنَّ ، يَكُسْتُنَّ

ماضی غائب Third Person

- ۱۔ واحد غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرَ ، ذَكَرَ ، خَرَجَ ، دَخَلَ
۲۔ واحد غائب مذکر (باب ضَرَب سے) ضَرَبَ ، كَذَبَ ، رَجَعَ ، عَرَفَ

- ۲۔ واحد غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعَ ، شَرِبَ ، حَفِظَ ، حَمِدَ
 ۴۔ واحد غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحَ ، رَفَعَ ، مَدَحَ ، ذَرَعَ
 ۵۔ واحد غائب مذکر (باب كَرَّمَ سے) كَرَّمَ ، حَسَنَ ، قَرَّبَ ، عَظَّمَ
 ۶۔ واحد غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبَ ، دَرَسَ ، يَبَسَ ، يَبَسَ



- ۱۔ واحد غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُ ، ذَكَرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ
 ۲۔ واحد غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُ ، كَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ
 ۳۔ واحد غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمَدْتُ
 ۴۔ واحد غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، ذَرَعْتُ
 ۵۔ واحد غائب مؤنث (باب كَرَّمَ سے) كَرَّمْتُ ، حَسَنْتُ ، قَرَّبْتُ ، عَظَّمْتُ
 ۶۔ واحد غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُ ، دَرَسْتُ ، يَبَسْتُ ، يَبَسْتُ

ماضی جمع غائب مذکر (مختلف ابواب سے)

- ۱۔ جمع غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرُوا ، ذَكَرُوا ، خَرَجُوا ، دَخَلُوا
 ۲۔ جمع غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبُوا ، كَذَبُوا ، رَجَعُوا ، عَرَفُوا
 ۳۔ جمع غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعُوا ، شَرَبُوا ، حَفِظُوا ، حَمَدُوا
 ۴۔ جمع غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحُوا ، رَفَعُوا ، مَدَحُوا ، ذَرَعُوا
 ۵۔ جمع غائب مذکر (باب كَرَّمَ سے) كَرَّمُوا ، حَسَنُوا ، قَرَّبُوا ، عَظَّمُوا
 ۶۔ جمع غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسَبُوا ، دَرَسُوا ، يَبَسُوا ، يَبَسُوا



- ۱۔ جمع غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصُرْنَ ، ذَكَرْنَ ، خَرَجْنَ ، دَخَلْنَ
- ۲۔ جمع غائب مؤنث (باب صَدَرَ سے) صَدَرْنَ ، كَذَبْنَ ، رَجَعْنَ ، عَرَفْنَ
- ۳۔ جمع غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْنَ ، شَرِبْنَ ، حَفِظْنَ ، حَمِدْنَ
- ۴۔ جمع غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْنَ ، رَفَعْنَ ، مَدَحْنَ ، زَرَعْنَ
- ۵۔ جمع غائب مؤنث (باب كَرَّمَ سے) كَرُمْنَ ، حَسُنَ ، قُرُبْنَ ، عَظُمْنَ
- ۶۔ جمع غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْنَ ، دَرَسْنَ ، يَكُونْنَ ، يَبْسُتْنَ



فعل مضارع کی صرف کبیر

نیچے تمام چھ (۶) ابواب سے فعل مضارع کی صرف کبیر دی جا رہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ آواز بلند پڑھیے۔ تاکہ آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشعوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شعوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

مضارع متکلم First Person

۱۔ واحد متکلم	(باب نَصَرَ سے) اَلْصُّورُ ، اَذْكُرُ ، اَخْرُجُ ، اَدْخُلُ
۲۔ واحد متکلم	(باب صَدَرَ سے) اَصْرِبُ ، اَلْذِابُ ، اَرْجِعُ ، اَعْرِفُ
۳۔ واحد متکلم	(باب سَمِعَ سے) اَسْمَعُ ، اَشْرَبُ ، اَحْفَظُ ، اَحْمَدُ
۴۔ واحد متکلم	(باب فَتَحَ سے) اَفْتَحُ ، اَرْفَعُ ، اَمْدَحُ ، اَزْرَعُ
۵۔ واحد متکلم	(باب كَرَّمَ سے) اَلْكُرْمُ ، اَحْسُنُ ، اَقْرُبُ ، اَعْظُمُ

۴۔ واحد متکلم (باب حَسِبَ سے) أَحْسِبُ ، أَوْرِثُ ، آيَيْسُ ، أَيَيْسُ



۱۔ جمع متکلم (باب نَصَرَ سے) نَنْصُرُ ، تَنْكُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ

۲۔ جمع متکلم (باب صَرَبَ سے) تَصْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِثُ

۳۔ جمع متکلم (باب سَمِعَ سے) نَسَعُ ، تَشْرِبُ ، تَحْفَظُ ، نَحْمَدُ

۴۔ جمع متکلم (باب فَتَحَ سے) نَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ

۵۔ جمع متکلم (باب كَرَّمَ سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ

۶۔ جمع متکلم (باب حَسِبَ سے) نَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَيَيْسُ ، تَيَيْسُ

مضارع حاضر Second Person

۱۔ واحد حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُ ، تَنْكُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ

۲۔ واحد حاضر مذکر (باب صَرَبَ سے) تَصْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِثُ

۳۔ واحد حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُ ، تَشْرِبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ

۴۔ واحد حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ

۵۔ واحد حاضر مذکر (باب كَرَّمَ سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ

۶۔ واحد حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَيَيْسُ ، تَيَيْسُ



۱۔ واحد حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرِينَ ، تَنْكُرِينَ ، تَخْرُجِينَ ، تَدْخُلِينَ

۲۔ واحد حاضر مؤنث (باب صَرَبَ سے) تَصْرِبِينَ ، تَكْذِبِينَ ، تَرْجِعِينَ ، تَعْرِثِينَ

۳۔ واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعِينَ ، تَشْرَبِينَ ، تَحْفَظِينَ ، تَحْمَدِينَ

- ۴۔ واحد حاضر مؤنث (باب فتنہ سے) تَفْتَحِينَ، تَرْفَعِينَ، تَمْدَحِينَ، تَزْرَعِينَ
 ۵۔ واحد حاضر مؤنث (باب گرم سے) تَكْرُمِينَ، تَحْسُنِينَ، تَقْرُبِينَ، تَعْظُمِينَ
 ۶۔ واحد حاضر مؤنث (باب حسب سے) تَحْسِبِينَ، تَوْرِثِينَ، تَيَبِّسِينَ، تَيَبِّسِينَ

مضارع حاضر جمع Second Person

- ۱۔ جمع حاضر مذکر (باب نصر سے) تَنْصُرُونَ، تَدْكُرُونَ، تَخْرُجُونَ، تَدْخُلُونَ
 ۲۔ جمع حاضر مذکر (باب صرب سے) تَصْرِبُونَ، تَكْدِبُونَ، تَرْجِعُونَ، تَعْرِفُونَ
 ۳۔ جمع حاضر مذکر (باب سماع سے) تَسْمَعُونَ، تَشْرِبُونَ، تَحْفَظُونَ، تَحْمَدُونَ
 ۴۔ جمع حاضر مذکر (باب فتنہ سے) تَفْتَحُونَ، تَرْفَعُونَ، تَمْدَحُونَ، تَزْرَعُونَ
 ۵۔ جمع حاضر مذکر (باب گرم سے) تَكْرُمُونَ، تَحْسُنُونَ، تَقْرُبُونَ، تَعْظُمُونَ
 ۶۔ جمع حاضر مذکر (باب حسب سے) تَحْسِبُونَ، تَوْرِثُونَ، تَيَبِّسُونَ، تَيَبِّسُونَ



- ۱۔ جمع حاضر مؤنث (باب نصر سے) تَنْصُرْنَ، تَدْكُرْنَ، تَخْرُجْنَ، تَدْخُلْنَ
 ۲۔ جمع حاضر مؤنث (باب صرب سے) تَصْرِبْنَ، تَكْدِبْنَ، تَرْجِعْنَ، تَعْرِفْنَ
 ۳۔ جمع حاضر مؤنث (باب سماع سے) تَسْمَعْنَ، تَشْرِبْنَ، تَحْفَظْنَ، تَحْمَدْنَ
 ۴۔ جمع حاضر مؤنث (باب فتنہ سے) تَفْتَحْنَ، تَرْفَعْنَ، تَمْدَحْنَ، تَزْرَعْنَ
 ۵۔ جمع حاضر مؤنث (باب گرم سے) تَكْرُمْنَ، تَحْسُنْنَ، تَقْرُبْنَ، تَعْظُمْنَ
 ۶۔ جمع حاضر مؤنث (باب حسب سے) تَحْسِبْنَ، تَوْرِثْنَ، تَيَبِّسْنَ، تَيَبِّسْنَ

مضارع غائب واحد Second Person

- ۱۔ واحد غائب مذکر (باب نصر سے) يَنْصُرُ ، يَدْكُرُ ، يَخْرُجُ ، يَدْخُلُ
- ۲۔ واحد غائب مذکر (باب ضرب سے) يَضْرِبُ ، يَكْذِبُ ، يَرْجِعُ ، يَعْرِفُ
- ۳۔ واحد غائب مذکر (باب سمع سے) يَسْمَعُ ، يَشْرِبُ ، يَحْفَظُ ، يَحْمَدُ
- ۴۔ واحد غائب مذکر (باب فتح سے) يَفْتَحُ ، يَرْفَعُ ، يَمْدَحُ ، يَذَرُ
- ۵۔ واحد غائب مذکر (باب گرم سے) يَكْرُمُ ، يَحْسُنُ ، يَقْرُبُ ، يَعْظُمُ
- ۶۔ واحد غائب مذکر (باب حسب سے) يَحْسِبُ ، يَوْرِثُ ، يَيْبِسُ ، يَيْبَسُ



- ۱۔ واحد غائب مؤنث (باب نصر سے) تَنْصُرُ ، تَدْكُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ
- ۲۔ واحد غائب مؤنث (باب ضرب سے) تَضْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِفُ
- ۳۔ واحد غائب مؤنث (باب سمع سے) تَسْمَعُ ، تَشْرِبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ
- ۴۔ واحد غائب مؤنث (باب فتح سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَذَرُ
- ۵۔ واحد غائب مؤنث (باب گرم سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ
- ۶۔ واحد غائب مؤنث (باب حسب سے) تَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَيْبِسُ ، تَيْبَسُ

مضارع غائب جمع Third Person

- ۱۔ جمع غائب مذکر (باب نصر سے) يَنْصُرُونَ ، يَدْكُرُونَ ، يَخْرُجُونَ ، يَدْخُلُونَ
- ۲۔ جمع غائب مذکر (باب ضرب سے) يَضْرِبُونَ ، يَكْذِبُونَ ، يَرْجِعُونَ ، يَعْرِفُونَ
- ۳۔ جمع غائب مذکر (باب سمع سے) يَسْمَعُونَ ، يَشْرِبُونَ ، يَحْفَظُونَ ، يَحْمَدُونَ

- ۴۔ جمع غائب مذکر (باب فْتَح سے) يَفْتَحُونَ ، يَرْفَعُونَ ، يَمْدَحُونَ ، يَزْرَعُونَ
 ۵۔ جمع غائب مذکر (باب كَرَم سے) يَكْرُمُونَ ، يَحْسُنُونَ ، يَقْرُبُونَ ، يَعْظُمُونَ
 ۶۔ جمع غائب مذکر (باب حَسَب سے) يَحْسِبُونَ ، يَوْرَثُونَ ، يَيْبِسُونَ ، يَيْبَسُونَ



- ۱۔ جمع غائب مؤنث (باب نَصَو سے) يَنْصُرُونَ ، يَذْكُرْنَ ، يَخْرُجْنَ ، يَدْخُلْنَ
 ۲۔ جمع غائب مؤنث (باب صَوَب سے) يَضْرِبْنَ ، يَكْذِبْنَ ، يَرْجِعْنَ ، يَعْرِقْنَ
 ۳۔ جمع غائب مؤنث (باب سَمِع سے) يَسْمَعْنَ ، يَنْشَرْنَ ، يَحْفَظْنَ ، يَحْمَدْنَ
 ۴۔ جمع غائب مؤنث (باب فَتَح سے) يَفْتَحْنَ ، يَرْفَعْنَ ، يَمْدَحْنَ ، يَزْرَعْنَ
 ۵۔ جمع غائب مؤنث (باب كَرَم سے) يَكْرُمْنَ ، يَحْسُنْنَ ، يَقْرُبْنَ ، يَعْظُمْنَ
 ۶۔ جمع غائب مؤنث (باب حَسَب سے) يَحْسِبْنَ ، يَوْرَثْنَ ، يَيْبِسْنَ ، يَيْبَسْنَ

باب (حَسِب) سے فعل مثال کی مشق

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنَى	فِعْلٌ مَاوِي	فِعْلٌ مَصَارِع	فِعْلٌ أَمر
۱۔ حَسِبَ	(اگمان کرنا)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
۲۔ نِعْمَةً	(خوش عیش ہونا)	نِعِمَّ	يَنْعِمُ	اِنْعِمْ
فعل مثال یابی				
۳۔ يَأْسُ	(نا اُمید ہونا)	يَيْبَسُ	يَيْبِسُ	يُسْ اَيْبِسْ
۴۔ يَيْبَسُ	(سوکھ جانا)	يَيْبَسُ	يَيْبِسُ	يُسْ اَيْبِسْ
فعل مثال واوی				
۵۔ وَثُقُ	(اعتبار کرنا)	وَثُقُ	يَثُقُ	ثُقْ

۶۔ وَبِقُّ	(ہلاکت)	وَبِقُّ	یَبِقُّ	یَبِقُّ
۷۔ وَفُقُّ	(مناسبت، فائدہ مندی)	وَفُقُّ	یَفُقُّ	فُقُّ
۸۔ وَرِمُّ	(چھوٹنا)	وَرِمُّ	یَرِمُّ	رِمُّ
۹۔ وَرَعُّ	(پرہیزگاری)	وَرَعُّ	یَرَعُّ	رَعُّ
۱۰۔ وَرِثُّ	(میراث)	وَرِثُّ	یَرِثُّ	رِثُّ
۱۱۔ وَهَى	(واہیات)	وَهَى	یَهَى	هَى
۱۲۔ یَقِنُّ	(یقین)	یَقِنُّ	یَقِنُّ	قِنُّ

فعل مثال یائی کی مختلف ابواب سے مشق

۱۳۔ یُتَمُّ	(تہنارہ جانا)	یَتَمُّ (ض)		
۱۴۔ یَمِیْنُ	(دائیں طرف ہونا)	یَمِیْنُ (ض)		
۱۵۔ یَتِمُّ	(یتیم ہو جانا)	یَتِمُّ (ک)		
۱۶۔ یُسَرُّ	(ہلکا اور آسان ہونا)	یُسَرُّ (ک)		
۱۷۔ یَمِیْنُ	(مبارک ہونا)	یَمِیْنُ (ک)		
۱۸۔ یُسَرُّ	(آسودہ اور مال دار ہونا)	یُسَرُّ (س)		
۱۹۔ یَقِظُّ	(بیدار ہونا)	یَقِظُّ (س)		
۲۰۔ یَقِیْنُ	(یقین کرنا)	یَقِیْنُ (س)		
۲۱۔ یَتَمُّ	(ست ہونا، تھکا رہ جانا)	یَتَمُّ (س)		
۲۲۔ یَتَمُّ	(ست ہونا، تھکا رہ جانا)	یَتَمُّ (ف)		
۲۳۔ یَنَعُّ	(چھل کا پک جانا)	یَنَعُّ (ف)		

فعل مثال واوی کی مختلف الاباب سے مشق

۱۔ دلَجَّ	(داخل ہونا)	وَلَجَّ (ض)	یَلِجُ
۲۔ وَلَتْ	(کسی کا حق کم کرنا)	وَلَتْ (ض)	
۳۔ وَلِیَّ	(قریب ہونا)	وَلِیَّ (ض)	
۴۔ وَلِیَّ	(پھل کا پک جانا)	وَلِیَّ (ض)	
۵۔ وَهَنَ	(کمزور ہونا، رات میں ڈول)	وَهَنَ (ض)	
۶۔ وَلَدُ	(جننا)	وَلَدَ (ض)	
۷۔ وَجَفَّ	(تھر تھرانا، کانپنا)	وَجَفَّ (ض)	
۸۔ وَبَلَّ	(موسلا دار بارش)	وَبَلَّ (ض)	
۹۔ وَتَرَّ	(تکلیف پہنچانا، طاق بنانا)	وَتَرَّ (ض)	
۱۰۔ وَكَدَّ	(قیام کرنا، مقصد پالینا)	وَكَدَّ (ض)	
۱۱۔ وَأَدَّ	(زندہ دفن کرنا)	وَأَدَّ (ض)	
۱۲۔ وَتَفَّ	(ٹھہرنا)	وَتَفَّ (ض)	
۱۳۔ وَقَرَّ	(بوجھل ہونا)	وَقَرَّ (ض)	
۱۴۔ وَقَدَّ	(اگ جلنا سلگنا)	وَقَدَّ (ض)	
۱۵۔ وَقَبَّ	(ستاروں کا چھپ جانا)	وَقَبَّ (ض)	
۱۶۔ وَفَضَّ	(تیز چلنا)	وَفَضَّ (ض)	
۱۷۔ وَفَرَّ	(بکثرت ہونا)	وَفَرَّ (ض)	
۱۸۔ وَعَظَّ	(لمبیت کرنا)	وَعَظَّ (ض)	

		وَعَدَا (ض)	(وعدہ کرنا)	۱۹۔ دَعَدُ
		وَصَنَ (ض)	(بننا، تہ بہ تہ رکھنا)	۲۰۔ وَصَنُ
		وَسَطَ (ض)	(بیچ میں ہونا)	۲۱۔ وَسَطَ
		وَصَبَ (ض)	(متواتر قائم رہنا)	۲۲۔ وَصَبَ
		وَصَلَ (ض)	(جوڑنا)	۲۳۔ وَصَلَ
		وَزَنَ (ض)	(وزن کرنا)	۲۴۔ وَزَنَ
		وَرَدَ (ض)	(آنا، پہنچنا)	۲۵۔ وَرَدَ
		وَدَقَ (ض)	(بوند باندی)	۲۶۔ وَدَقَ
		وَفَى (ض)	(وفا کرنا)	۲۷۔ وَفَى
ح	یحییٰ	وَحَى (ض)	(اشارہ، اطلاع دینا)	۲۸۔ وَحَى
		وَشَى (ض)	(انگنا)	۲۹۔ وَشَى
		وَعَى (ض)	(محفوظ کرنا)	۳۰۔ وَعَى
		وَقَى (ض)	(بچانا)	۳۱۔ وَقَى
		وَسِعَ (س)	(وسیع ہونا)	۳۲۔ وَسِعَ
		وَهَجَ (ف)	(لہہانا)	۳۳۔ وَهَجَ
		وَهَبَ (ف)	(دینا، عطا کرنا)	۳۴۔ وَهَبَ
	یوسف	وَسَنَ (ف)	(اوگھٹنا)	۳۵۔ وَسَنَ
ل	یلیٰ	وَلَّى (ح)	(قریب ہونا)	۳۶۔ وَلَّى

سبق نمبر ۹۶

فِعْل مَاضِي مَجْهُول

فِعْل مَاضِي معروف کا علم آپ کو ہو چکا۔

نَصَرَ : اُس نے مدد کی (یہاں فاعِل **هُوَ** مُسْتَتَر ہے)۔
نَصَرُوا : اُن سب نے مدد کی (یہاں **اُو** فاعلی علامت ہے)۔
اب ایک اور فِعْل ملاحظہ کیجئے۔

نُصِرَ = اس کی مدد کی گئی

۱۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)، فِعْل مَاضِي مَعْرُوف کہلاتا ہے۔
۲۔ نُصِرَ فِعْل مَجْهُول (The Passive Verb) کہلاتا ہے۔
۳۔ دو باتیں اور نوٹ کیجئے۔

۳۔ نُصِرَ، میں ”اُس کی مدد کی گئی ہے“ معلوم ہوا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مدد کرنے والا کون ہے، جب کہ نَصَرَ میں مدد کرنے والا **هُوَ** (وہ) تھا۔

یعنی نُصِرَ کا **فاعِل** **نا معلوم** ہے یا **غیر مذکور** ہے۔

۴۔ آپ نے دیکھا کہ نَصَرَ سے نُصِرَ بننے تک، معنی میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔
اب اعراب پر غور کیجئے۔ نون کا زَبر، پیش میں بدل گیا۔ یعنی فَا کَلِمَة مَصْغُوم ہو گیا۔ علاوہ ازیں صَاد پر زَبر تھا زَبر آگئی۔ یعنی عین کَلِمَة مَكْسُور ہو گیا۔
مندرجہ ذیل چھ (۶) مثالوں پر غور کیجئے۔

- ۱۔ نَصَرَ : اُس نے مدد کی۔
- ۲۔ ضَرَبَ : اُس نے مارا۔
- ۳۔ فَتَحَ : اُس نے کھولا۔
- ۴۔ سَمِعَ : اُس نے سنا۔
- ۵۔ گَزَمَ : وہ معزز ہوا۔
- ۶۔ حَسِبَ : اُس نے حساب کیا۔

اس باب میں مجہول نہیں آتا

حَسِبَ : اُس کو حساب کیا گیا۔

۷۔ معنوی تبدیلی تو آپ نے نوٹ کی، اب اعراب پر بھی غور کیجئے۔

تمام چھ مثالوں میں **قَاءَ كَلِمَةً مَضْمُوم** ہو گیا ہے اور **عَيْن كَلِمَةً مَكْسُور** باب سَمِعَ اور تَابِ حَسِبَ کے فِعْل مَاضِي مَعْرُوف میں عَيْن كَلِمَةً پہلے سے مَكْسُور تھا۔ وہ جوں کا توں مَكْسُور رہا۔

فعل مجہول کے قواعد

- ۱۔ فِعْل مَجْهُول، وہ فِعْل مُتَعَلِّی ہے جس کا قَاعِل نامعلوم ہو۔ یا غیر مذکور ہو۔ باب گَزَمَ میں فعل مجہول نہیں آتا۔
 - ۲۔ فِعْل مَاضِي مَجْهُول کا قَاءَ كَلِمَةً (پہلا حرف) مَضْمُوم ہوتا ہے اور عَيْن كَلِمَةً (آخری سے پہلے کا حرف) مَكْسُور ہوتا ہے۔
- جیسے نَصَرَ سے نَصِرَ اور ضَرَبَ سے ضِرَب۔

سبق نمبر ۹

فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَجْهُوْلٌ

مندرجہ ذیل چھ (۶) مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ یَنْصُرُوْ : وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ یُنْصَرُوْ : اُس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔

۲۔ یَضْرِبُ : وہ مارتا ہے یا مارے گا۔ یُضْرَبُ : وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

۳۔ یَفْتَحُ : وہ کھولتا ہے یا کھولے گا۔ یُفْتَحُ : وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا۔

۴۔ یَسْمَعُ : وہ سنتا ہے یا سنے گا۔ یُسْمَعُ : وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا۔

۵۔ یَكْتُمُ : وہ قیاضی کرتا ہے۔ [اس باب میں مجہول نہیں آتا۔]

۶۔ یَحْسِبُ : وہ حساب کرتا ہے یا کرے گا۔ یُحْسَبُ : اُس کا حساب کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔

۷۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ کی مندرجہ بالا مثالوں میں مَعْنَوِی تبدیلی تو آپ نے ملاحظہ کی۔

اب اعراب پر غور کیجئے : فِعْلٌ مُضَارِعٌ کے تمام اَفْعَالِ دِی، سے شروع ہو رہے ہیں حُرُوفِ مُضَارِعِ کو مَجْهُوْل بنانے کے لیے، مَضْمُوْم کر دیا گیا ہے۔ یعنی تمام مثالوں میں یاء (ی) پر پیش ہے۔ علاوہ ازیں تمام اَفْعَالِ کے عینِ کلمے (یعنی سے پہلے والے حرف) پر زَیْر آ گیا ہے۔ عینِ کَلِمَۃ مَفْتُوح ہو گیا ہے۔

فعل مضارع مجہول کا قاعدہ

فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَجْهُوْل کا، حُرُوفِ مُضَارِعِ یاء (ی) مَضْمُوْم کر دیا جاتا ہے اور

عینِ کلمے (یعنی آخری حُرُوف سے پہلے والے حُرُوف) کو مَفْتُوح کر دیا جاتا ہے۔

جیسے : یَنْصُرُوْ سے یُنْصَرُوْ ، یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ

سبق نمبر ۹۸

The Pro-Agent

نَائِبِ فَاعِل

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔

نُصِرَ الضَّعِيفُ (کمزور کی مدد کی گئی) اس جملے میں

۱۔ [نُصِرَ] (مدد کی گئی)، فِعْلٌ مَجْهُولٌ ہے۔

۲۔ [الضَّعِيفُ] (کمزور)، اِسْمٌ مَفْعُولٌ ہے۔ مَفْعُولٌ بِهِ کو مَنصُوب ہونا چاہیے۔

لیکن یہاں ضَعِيفُ کے آخری حَرْفِ ثَمَّ (ف) پر پیش ہے۔

یہ قاعدے کی خلاف ورزی کیوں ہوئی ہے۔

۳۔ یہاں فاعِل، [مَجْهُولٌ] ہے۔ (نامعلوم ہے)۔ معلوم نہیں کہ کمزور کی مدد کس نے کی۔

۴۔ نَائِبِ فَاعِل The Pro-Agent

نائب فاعل ایک ایسا مفعول ہے، جو فاعل کی غیر موجودگی میں، فاعل کا

نائب بن کر [فاعل کا اِعْتَراب] (رَفْع) اختیار کرتا ہے اور مفعول بہ

کا اِعْتَراب (نصب) چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں الضَّعِيفُ کے آخری حَرْف

پر پیش ہے۔

۵۔ فِعْلٌ لَازِمٌ کو تو مفعول کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔

معلوم ہوا کہ فِعْلٌ مُتَعَدٍّ کی دو (۲) قسمیں ہیں۔

- ۱۔ فَعِلَ مَعْرُوفٌ : نَصَرَ حَامِلًا ضَعِيفًا (مفعول موجود ہے)
 ۲۔ فَعِلَ مَجْهُولٌ : نَصَرَ الضَّعِيفُ (مفعول غیر مذکور ہے)

فعل معروف اور فعل مجہول پر مشتمل جملوں کا تقابل

ۛ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

- ۱۔ ایک طرف ایسے جملے ہیں، جن میں فعل معروف استعمال کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ایسے جملے ہیں، جن میں فعل مجہول استعمال کیا گیا ہے۔
 ۲۔ ایک طرف فاعل موجود ہے اور دوسری طرف، فاعل موجود نہیں ہے۔
 ۳۔ ایک طرف مفعول بہ منصوب ہے، جبکہ دوسری طرف وہی لفظ تائب فاعل بن کر مرفوع ہو گیا ہے۔

فعل مجہول	فعل معروف	
كُسرَ الْأَصْنَامُ	كَسَرَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْنَامَ	۱
أَكَلَ الطَّعَامُ	أَكَلَ الْفَارُ الطَّعَامَ	۲
ضَرَبَ وَكَدَا	ضَرَبَ الرَّجُلُ وَكَدَا	۳
نَصَرَ عَبْدًا	نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا	۴
أَكَلَ الْخُرُوفُ	أَكَلَ الذَّائِبُ الْخُرُوفَ	۵
رُمِيتِ الشَّبَكَةُ	رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبَكَةَ	۶
حَبَسَ اللَّصُّ	حَبَسَ الشَّرْطِيُّ اللَّصَّ	۷
قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ	قَطَفَ الْغُلَامُ الزَّهْرَةَ	۸

۹	تَصَرَ زَيْدٌ الرَّجُلَيْنِ	تُصِرَ الرَّجُلَانِ
۱۰	تَصَرَ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ	تُصِرَ الْمُسْلِمُونَ

نائب فاعل کی قرآنی مثالیں

یہ مندرجہ ذیل مثالوں میں، نائب فاعل کی اعتراضی حالت پر غور کیجئے کہ وہ محقق مفعول یہ ہے جسے منصوب ہونا چاہیے، لیکن نائب فاعل بن کر مدفوع ہو گیا ہے۔

۱۔ (کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ) (البقرة: ۱۸۳) ”تم پر روزے فرض کیے گئے“

۲۔ (كُنِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ) (البقرة: ۲۱۶) ”تم پر قتال، فرض کیا گیا“

۳۔ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقَصَاصُ) (البقرة: ۱۷۸) ”تم پر قصاص فرض کیا گیا۔“

۴۔ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمُ صَيْدُ الْبَرِّ) (المائدة: ۹۶) ”اور غشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا“

۵۔ (قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ الثَّانِي) (البدر: ۴)

”اگ کے گڑھے کے لوگ مارے گئے“

۶۔ (رُزِلَتِ الْأَرْضُ) (الزلزال: ۱) ”زمین ہلا دی گئی“

۷۔ (وَقُضِيَ الْأَمْرُ) (البقرة: ۲۱۰) ”فیصلہ کر دیا گیا“

۸۔ (قُتِلَ الْخَوَاصُّونَ) (الذاریات: ۱۰) ”گمان سے حکم لگانے والے، مارے گئے“

۹۔ (فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ) (آل عمران: ۱۸۴) ”یقیناً رسول جھٹلائے گئے۔“

۱۰۔ (سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ) (القمر: ۴۵) ”بہت جلد یہ جتھا، شکست کھائے گا“

۱۱۔ (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوَاظٌ) (الرحمن: ۳۵) ”تم دونوں پر شعلے بھیجے جاتے ہیں“

۱۲۔ (يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ) (الرحمن: ۴۱) ”مجرم پہچان لیے جائیں گے“

- ۱۳۔ (كَمْ يُخْلَقُ مِثْلُهَا) (الفجر: ۸) ”اُس کی طرح، پیدا نہیں کیا گیا“
 ۱۴۔ (تُبْلَى السَّرَّاءُ) (الطارق: ۹) ”پوشیدہ اسرار کی باغیچہ پڑتال کی جائے گی“
 ۱۵۔ (حِشْرَ لِسَيِّمَانَ جُنُودًا) (النمل: ۱۷) ”سلیمان کے یہ، اُس کے لشکر جمع کیے گئے“

مشق :- مندرجہ بالا جملوں میں، مناسب فاعل لگا کر مَجْهُول جملوں کو مَعْرُوف بنائیے۔

قواعد

- ۱۔ یَعْلَمُ مَتَعَدًی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ یَعْلَمُ مَعْرُوف - ۲۔ یَعْلَمُ مَجْهُول۔
- ۲۔ یَعْلَمُ مَتَعَدًی مَعْرُوف : وہ فعل ہے، جس کا فاعل معلوم اور مَذکور ہو۔
- ۳۔ یَعْلَمُ مَجْهُول : وہ فعل ہے، جس کا فاعل معلوم نہ ہو یا مَذکور نہ ہو۔
- ۴۔ نَائِبُ فَاعِلٍ وہ اسم ہے جو فاعل کے نام معلوم ہونے کی وجہ سے فاعل کا قائم مقام اور نَائِبُ بن کر مَرْفُوع ہوتا ہے۔
- لیکن فی الواقع، فعل کا مَفْعُول ہوتا ہے۔
- ۵۔ نَائِبُ فَاعِلٍ اِسْم کو مَفْعُول مَالِہُ یُسَمَّى فَاعِلًا بھی کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۹۹

The Verbal Sentence

جُمْلَةُ فِعْلِيَّةٍ

۱۔ جن جملوں کا آغاز فعل سے ہوتا ہے، وہ جُمْلَةُ فِعْلِيَّةٍ کہلاتے ہیں
 ۲۔ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

یہ سب افعال سے شروع ہوتے ہیں۔ اور یہ سب جملہ ہائے فِعْلِيَّةٍ ہیں۔

۱۔ **يَعْمُرُ** مَسَاجِدَ اللّٰهِ (التوبہ: ۱۸) ”(وہ) اللہ کی مسجدیں بناتا ہے“

۲۔ **كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى** (النساء: ۱۶۴) ”اللہ نے موسیٰ سے، گفتگو کی“

۳۔ **سَرَّكَ** اَلْمَرْأَةُ۔ ”عورت نے چوری کی“

۴۔ **تَحَدَّثَتْ بِكَاتِ الْمَدَارِسَةِ** ”مدرسے کی لڑکیاں، نکلیں“

۵۔ **نَسِمِعُ** الدَّارِسُ بِرُغْبَةٍ وَنَشَاطٍ۔ ”ہم شوق اور خوشی سے درس سنتے ہیں۔“

۶۔ جملہ فِعْلِيَّةٍ کا قاعِل بھی مَرْفُوع ہوتا ہے۔

جس طرح جملہ اسمیہ میں، مُسْتَدِلِّیْہ (مُبْتَدَا) مَرْفُوع ہوتا ہے اور مُبْتَدَا

کو فعل کا قاعِل کہتے ہیں۔ اسی طرح جملہ فِعْلِيَّةٍ میں بھی فعل کے بعد آنے والا پہلا

اسم بھی جُزْأً مُسْتَدِلِّیْہ (قاعِل) ہوتا ہے، مَرْفُوع ہی ہوتا ہے۔

۲۔ جُمْلَةُ فِعْلِيَّةٍ کی مندرجہ ذیل مثالوں میں قاعِل کے اِعتَرَاب پر غور کیجئے۔

۱۔ **أَكَلَ** **سَلِينٌ** ”سلیم نے کھایا“

”قائمہ نے کھایا“

۲۔ اَكَلَتْ قَائِمَةً

۳۔ سَمِعَتِ [الْأَخَوَاتُ] خُطْبَةَ الْإِمَامِ ”بہنوں نے امام کی تقریر سنی

”تمام نوکر نکل گئے“

۴۔ تَخَرَّجَ الْخَادِمُونَ

۵۔ مندرجہ بالا مثالوں میں چاروں اسماء، تَصْلِيحٌ، قَائِمَةٌ، الْأَخَوَاتُ اور خَادِمُونَ

فَاعِل [ہیں اور سب] مَرْفُوع [ہیں۔

۳۔ جملہ فعلیہ میں، فعل کا قاعِل سے پہلے آنا ضروری ہے۔

اگر قاعِل پہلے آجائے تو وہ جملہ فعلیہ نہیں، بلکہ جملہ اسمیہ بن جائے گا

۵۔ مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُونَ۔ جملہ فعلیہ ہے۔ ”اساتذہ نے لکھا“

یہاں فعل پہلے ہے، قاعِل بعد میں

۲۔ لیکن اگر [الْمُعَلِّمُونَ كَتَبُوا] ہو تو یہ جملہ اسمیہ بن جائے گا۔

اور اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔

۱۔ الْمُعَلِّمُونَ، مُبْتَدَأ ہے

۲۔ [كَتَبُوا] جملہ فعلیہ کی صورت میں اس کی [خَبَر] ہے۔

۱۔ هُمْ، صَمِير قاعِل ہے جس کی علامت [أَوْ] ہے۔

۲۔ فَعْل قاعِل سے مل کر جملہ فعلیہ بنا۔

۴۔ جملہ فعلیہ میں مَفْعُول، عُمُومًا، قاعِل کے بعد آتا ہے۔

لیکن کبھی کبھار مَفْعُول پہلے آتا ہے اور قاعِل بعد میں آتا ہے۔

دونوں قسم کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ قاعِل کا اِخْتَرَاب مَرْفُوع ہوگا اور مَفْعُول یہ

کا مَصْنُوب۔

۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ فَعَلَ کے فوراً بعد، فاعل لُحْم ظاہر ہے یا ضَمِير قاعِل ہے۔ اور دونوں مَرْفُوع ہیں۔
اس کے بعد ایک یا (۲) دو مفعول آئے ہیں۔

نمبر	فَعَلَ	قاعِل	مَفْعُول ۱	مَفْعُول ۲	ترجمہ
۱	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوتَ		داؤد نے، جالوت کو، قتل کیا۔
۲	وَرِثَ	سُلَيْمَانُ	دَاوُدَ		سلیمان، داؤد کے، وارث ہوئے۔
۳	خَلَقَ	اللَّهُ	السَّمَوَاتِ		اللہ نے، آسمانوں کو، بنایا۔
۴	يَجْعَلُونَ	؟ (هُوَ)	أَصَابِعَهُمْ		لوگ، اپنی انگلیوں کو، لیتے ہیں (اُوْن، قاعِلِ علامت ہے۔)
۵	أَتَيْنَا	؟	دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ	عَلِمًا	داؤد و سلیمان کو، ہم نے، علم عطا کیا۔ (تَا، قاعِلِ علامت ہے۔)
۶	جَعَلَ	؟ (هُوَ)	الأَرْضَ	قَدَارًا	اُس نے، زمین کو، جائے قرار بنایا قاعِلِ وَهُوَ، ضَمِيرِ مُسْتَرَب ہے
۷	جَعَلْنَا	؟ (نَحْنُ)	النَّهَارَ	مَعَاشًا	ہم نے، دن کو وقتِ روزگار بنایا۔ قاعِلِ تَا، ضَمِيرِ بَارِز مُتَفِصِل ہے
۸	إِنْعَدَ	اللَّهُ	إِبْرَاهِيمَ	خَلِيلًا	اللہ نے، ابراہیم کو، دوست بنایا۔
۹	أَحَلَّ	اللَّهُ	التِّجَارَةَ		اللہ نے، تجارت کو حلال کر دیا۔

۲۔ لیکن، کبھی کبھار، مَفْعُول پہ، قاعِل سے پہلے بھی آجاتا ہے۔ جیسے

۱۔ (وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ) (البقرة ۱۲۴)

”اور جب آزمایا، ابراہیم کو، اُن کے رب نے“

۲۔ (جَاءَتْ هُوَ) (الْبَيْتَةُ ۴) ”اُئی، اُن کے پاس، واضح نشانی“

(یہاں اَلْبَيْتَةُ، فاعل ہے۔ اور هُوَ مفعول بہ ہے اور ضییر منصوب ہے۔)

۳۔ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ موت، یعقوب کے پاس اُئی۔

۵۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَّةٍ، لازماً، وَاحِدًا مُذَكَّرًا، یا وَاحِدًا مُؤنَّثًا سے شروع ہوتا ہے۔

(چاہے فاعل واحد ہو، مُثَنَّى ہو یا جمع ہو۔) ان مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ فَعِلَ وَاحِدًا مُذَكَّرًا سے جملہ فعلیہ کی ابتداء کی مثالیں۔

۱۔ ذَهَبَ الرَّجُلُ - ”وہ آدمی گیا۔“

۲۔ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ - ”وہ دو آدمی گئے۔“

(فاعل مُثَنَّى ہے، لیکن فَعِلَ واحد مُذَكَّر استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ ذَهَبَ الرِّجَالُ - وہ سب لوگ چلے گئے۔

(فاعل جمع مذکر ہے۔ لیکن فَعِلَ واحد مُذَكَّر استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ فَعِلَ وَاحِدًا مُؤنَّثًا سے جملہ فعلیہ کی ابتداء کی مثالیں

۴۔ ذَهَبَتِ الْبِنْتُ - وہ لڑکی گئی۔

۵۔ ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ - وہ دونوں لڑکیاں گئیں۔

(فاعل مُثَنَّى ہے۔ لیکن فَعِلَ واحد مُؤنَّث استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ - وہ سب لڑکیاں گئیں۔

(فاعل جمع مُؤنَّث ہے، لیکن وَاحِدًا مُؤنَّث استعمال ہوا ہے۔)

نوٹ :- اگر اوپر کے جملے [جملہ ہائے اسمیہ ہوتے] تو ”واحد“ سے فَعِلَ

شروع نہ ہوتا اور عدد کے اعتبار سے فعل بدلتا اور افعال کی صورت اس طرح ہوتی۔

الزَّجَلُ	ذَاهِبٌ	”آدمی جانے والا ہے“
الزَّجْلَانِ	ذَاهِبَانِ	”دو آدمی جانے والے ہیں“
الزَّجَالِ	ذَاهِبُونَ	”سب لوگ جانے والے ہیں“

جملہ فعلیہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (قَدْ أَفْلَحَ) (الْمُؤْمِنُونَ) (المؤمنون: ۱) ”یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے۔“

(أَفْلَحُوا جمع کے بجائے، أَفْلَحَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ (وَكُذِّبَ) (الْمُشْرِكُونَ) (التوبہ: ۳۳) ”غواہ مشرکوں کو یہ کوکتنا ہی ناگوار ہو۔“

(كُذِّبُوا جمع کے بجائے، كُذِّبَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ (وَصَدَّقَ) (اللَّهُ وَرَسُولُهُ) (الاحزاب: ۲۲)

”اللہ اور اُس کے رسول کی بات سچی تھی۔“

(صَدَّقَا مُثنیٰ کے بجائے، صَدَّقَ واحد استعمال ہے۔)

۴۔ (صُعِقَ) (الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ) (الحجہ: ۷۳)

طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہو گئے۔“

(صُعِقَا مُثنیٰ کے بجائے، صُعِقَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

۵۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں فاعِل، جمع مُكْسَر (غیر عاقل) ہے۔ اس لیے

يَغْلُ مَوْنَتِ استعمال ہوا ہے اور جمع مَوْنَتِ کے بجائے واحد مَوْنَتِ استعمال ہوا ہے

۵۔ (مَنْ ثَقُلَتْ) (مَوَازِيئُهُ) (القارعة: ۶) ”جس کے پڑے بھاری ہوں گے۔“

۶۔ (حَبِطَتْ) (أَعْيَالُهُمْ) (البقرة: ۲۱۷) ”اُن کے اعمال، غارت ہو گئے۔“

۷۔ (حَصِرَتْ) (صُدُورُهُمْ) (النساء: ۹۰) ”وہ دل برداشتہ ہیں۔“

- ۸۔ (دَخَسَتْ) (الرَّصَوَاتُ) (طہ: ۱۰۸) ”اور آوازیں دب جائیں گی“
 ۹۔ (دَالِیْنِ عَقَاتٍ) (أَيْمَانُكُمُ) (النساء: ۲۳) ”اور جن سے تمہارے عقد و پیمان ہوں“
 ۱۰۔ (نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ) (النساء: ۵۶) ”اُن کی کھالیں گل گئیں“

۶۔ اگر قاعِل، (اِسْمِ ظاہر کے بجائے) ”اِسْمِ صَمِیْمٍ“ ہو تو ”فَعْل“ عدد اور جنس دونوں میں، قاعِل کے مطابق ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ یہ دو جملوں پر مشتمل ہیں۔

- ۲۔ پہلے جملے تو، جملہ ہائے فَعْلِیہ ہیں۔ اور [فَعْلٌ وَاحِدٌ] ہی ہے۔
 ۳۔ یکن حُرُوف عَطْف وَاو (و) اور قَاء (ف) کے بعد آنے والے دوسرے جملے کے فَعْل پر غور کیجئے۔ [دوسرا فَعْل، واحد نہیں ہے۔]

۴۔ حَضَرَ الْمُعْلِمُونَ وَ دَهَبُوا [اساتذہ آئے اور گئے۔]
 یہاں پہلے جملے کا فَعْل حَضَرَ واحد مذکر ہے۔

دوسرے جملے کا فَعْل دَهَبُوا جمع ہے، اور قاعِل صَمِیْم ہے۔

۵۔ دَخَلَ الْوَكْدَانِ فِي الْمَاءِ وَ سَبَحَا

”دونوں لڑکے پانی میں گئے اور دونوں تیرے“

یہاں پہلے جملے کا فَعْل واحد مذکر ہے۔

دوسرے جملے کا فَعْل مُشْتَبِہ ہے اور قاعِل صَمِیْم ہے۔

۳۔ نَجَحَتِ الْبَتَّانِ فَقَرِحَتَا

”دونوں لڑکیاں کامیاب ہوئیں اور دونوں غرش ہوئیں“

یہاں پہلے جملے کا فَعْل واحد مؤنث ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل مُتَنَبِّیْ مؤنث ہے اور قَاعِل ضَمیر ہے۔

۴۔ [سَمِعَتْ] الْيَسَاءُ الْخُطْبَةَ وَ [عَمِلَنَ] بِهَا۔

”عورتوں نے تقریر سنی اور اُس پر عمل کیا۔“

یہاں پہلے جملے کا فِعْل قَاعِل مؤنث ہے اور دوسرے جملے کا فِعْل جَمْع مؤنث

ہے۔ نونِ نسوة، ضمیر قاعِل کی علامت ہے۔

۵۔ [جَاءَ] الضُّيُوفُ وَ [جَلَسُوا] حَوْلَ الْمَائِدَةِ۔

(ہمان آئے اور میز خان کے اطراف بیٹھ گئے۔)

۶۔ [أَسْرَعَ] الْخَادِمُونَ وَ [أَخْضَرُوا] الطَّعَامَ

(لُکروں نے جلدی کی اور کھانا حاضر کر دیا۔)

۷۔ (أَنْتَ) [اسْتَمَعَ] نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ [فَقَالُوا] (الجن: ۱)

”کہ جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر کہا۔“

قرآن کی اس مثال میں، پہلا فعل اسْتَمَعَ واحد استعمال ہوا ہے۔

اور دوسرا فعل فَقَالُوا جمع استعمال ہوا ہے۔

۸۔ جُمْلَةُ فِعْلِيَّةٍ فِي فِعْلٍ [وَاحِدٌ مُؤنث] ہوتا ہے، جب اُس کا قَاعِل

۱۔ جَمْع مُکَسَّر ہو، یا ۲۔ جَمْع غَیْرِ عَاقِل ہو۔

۳۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ [نَهَضَتْ] الْكِلَابُ فِي اللَّيْلِ۔ کتے رات میں بھونکے۔

(کِلَابٌ، غَیْرِ عَاقِل کَلْب کی جَمْع مُکَسَّر ہے اس لیے فعل وَاحِد مؤنث

استعمال ہوا۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ انسان، جنات اور ملائکہ عاقل ہیں۔

۲۔ [وَجَعَلْتُ] قُلُوبُنَا (ہمارے دل ڈر گئے)

(قُلُوبُ، جَمْعُ مُكْسَرٌ ہے۔ اس لیے فِعْلٌ وَاحِدٌ مُؤَنَّثٌ ہے۔)

۳۔ [بَجَّاتٍ] الْجَمَّالِ۔ (اونٹ آئے)

(جَمَلٌ کی جمع مُكْسَرٌ، جَمَّالٌ ہے۔)

۴۔ [ذَهَبَتْ] النَّوْصُ (اونٹنیاں گئیں)

(نَاقَةٌ کی جمع مُكْسَرٌ، نَوْصٌ ہے)

۸۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَّةٍ، میں فعل کی، تذکیر و تانیث، چار (۴) حالتوں میں اختیاری

ہوتی ہے۔ یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

۱۔ جب فَاعِلٌ، مؤنث غیر حقیقی ہو۔ ۲۔ جب فَاعِلٌ، اِسْمُ جَمْعٍ ہو۔

۳۔ جب فَاعِلٌ، جمع مُكْسَرٌ (عاطل) ہو۔ ۴۔ جب فَاعِلٌ، فعل سے دُور واقع ہو۔

لگے صفحے پر دی گئی مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ یہ تمام جملہ حائے فَعْلِيَّةٍ ہیں۔ ۲۔ فعل واحد سے شروع ہوئے ہیں۔

۳۔ لیکن یہاں مذکور مؤنث دونوں صورتیں جائز ہیں

جہاں مذکر اور مؤنث دونوں جائز ہیں

آخری کالم میں سبب پر غور کرنا نہ بھولیے

تَسْبِيبٌ	واحد مؤنث فعل	واحد مذکر فَعْلٌ
شَمْسٌ ، مُؤَنَّثٌ	طَلَعَتْ الشَّمْسُ	طَلَعَ الشَّمْسُ
سماعی ہے	غیر حقیقی	

رَجَالٌ	قَامَتْ الرِّجَالُ	قَامَ الرِّجَالُ
جمع مُكْسَر (عاقل) ہے	لوگ کھڑے ہوئے	لوگ کھڑے ہوئے
علماء	قَالَتِ الْعُلَمَاءُ	قَالَ الْعُلَمَاءُ
جمع مُكْسَر (عاقل) ہے	علماء نے کہا	علماء نے کہا
قَوْمٌ	حَضَرَتِ الْقَوْمُ	حَضَرَ الْقَوْمُ
جمع جمع ہے	قوم آئی	قوم آئی
نعل اور فاعل کے درمیان	سَاكِرَاتِ الْيَوْمِ	سَاكِرَ الْيَوْمِ
(البيوم) فاعل ہے	قَاظِمَةٌ	قَاظِمَةٌ

جملہ فعلیہ میں تذکیر و تانیث کی قرآنی مثالیں

ۛ مندرجہ ذیل قرآنی مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا) (الحجرات: ۱۷)

”دیہاتیوں نے کہا، ہم ایمان لائے“

(أَعْرَابُ، أَعْرَابِي کی جمع مُكْسَر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَ الْأَعْرَابُ بھی استعمال ہو سکتا تھا۔

۲۔ (قَالَ يَسُوفاً فِي الْمَدْيَنَةِ) (یوسف: ۳۰) ”شہر کی عورتوں نے کہا“

(يَسُوفاً جمع مُكْسَر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَتْ بھی استعمال کیا جاسکتا تھا۔

۳۔ (إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ) (البقرة: ۱۵۶) ”جب ان کو مصیبت پہنچتی ہے۔

(فَاعِلٌ مُّصِيبَةٌ مُّؤَنَّثٌ ہے، درمیان میں [هَمْ] فاصلہ استعمال ہوا ہے،

اس لیے اَصَابَ بھی آسکتا ہے اور اَصَابَتْ بھی۔)

۴۔ (قَمَرٌ [جَاءَ] مَوْعِظَةٌ) (البقرة: ۲۷۵) ”تو جس کے پاس نصیحت پہنچے۔

یہاں فَاعِلٌ مَوْعِظَةٌ مُّؤَنَّثٌ ہے، درمیان میں ضَمِير [لَا] فاصلہ استعمال ہوا ہے۔

اس لیے جَاءَتْ کے بجائے فَعَلَ فَا حِلْمٌ مُّذَكَّرٌ جَاءَ لایا گیا۔ جبکہ دونوں کی

اجازت ہے۔

۵۔ (إِذَا [جَاءَ] كَ الْمُؤْمِنَاتِ) (الْمُتَّحِنَةِ: ۱۲)

”جب ایمان والیاں آپ کے پاس آئیں“

(فَاعِلٌ، مُّؤْمِنَاتٌ ہیں۔ جر مؤنث ہیں۔ درمیان میں ك فاصلہ استعمال ہوا ہے۔

اس لیے جَاءَ بھی آسکتا ہے اور جَاءَتْ بھی۔)

۶۔ (كَذَّبَتْ [قَبْلَهُمْ قَوْمٌ نُوحٍ] (ق: ۱۲)

”اُن سے پہلے، قوم نوح نے جھٹلایا“

فَاعِلٌ، قَوْمٌ نُوحٍ ہے۔ درمیان میں قَبْلَهُمْ کا فاصلہ ہے۔

فَعَلَ كَذَّبَتْ بھی آسکتا ہے اور كَذَّبَ بھی

جیسا کہ اگلی مثال سے بالکل واضح ہے“

۷۔ (كَذَّبَ [يَهُ قَوْمُكَ] (الانعام: ۶۶)

”اور آپ کی قوم نے اسے (قرآن کو) جھٹلایا“

(فَاعِلٌ قَوْمُكَ ہے۔ درمیان میں يَهُ کا فاصلہ استعمال ہوا ہے۔

اس لیے كَذَّبَ اور كَذَّبَتْ دونوں آسکتے ہیں۔)

۸۔ (إِذَا [جَاءَ] كَ الْمُتَافِقُونَ) (المتافقون: ۱۰)

”جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں“

یہاں جمعہ کے بجائے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۹۔ (اَنِّیْ یَکُوْنُ لَہٗ وَکَلًا وَّلَمْ تَکُنْ لَہٗ صَاحِبَةً) (الانعام : ۱۰)

”اُس کا لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اُس کی کوئی بیوی ہی نہیں“

یہاں تَکُنْ کے بجائے وَّلَمْ یَکُنْ لَہٗ صَاحِبَةً بھی ہو سکتا تھا۔

کیونکہ فَعَلَ اور فَاعِل صَاحِبَةً کے درمیان [لَہٗ] کا فاصلہ موجود ہے۔

۱۰۔ (اِسْتَوْتَدَّ نَارًا کَلَمًا [اَصْنَاءُ] مَاحُوْلَةً) (البقرة : ۱۷)

”ایک شخص نے آگ جلائی، اور اس آگ نے سارے ماحول کو روشن کر دیا“

یہاں نَارًا مُؤْنَتْ غیر حقیقی سماعی ہے۔

اس لیے فعل اَصْنَاءُ مَرْث استعمال کیا گیا ہے۔

نوٹ :-

قدآن عَرَبِیْ مُبِیْن میں نازل ہوا ہے۔

اعلیٰ ادبی اسلوب میں جہاں، ایک ہی بات کو دو طرح سے استعمال کرنا جائز ہے،

وہاں بھی، بلند پایہ آہنگ کی رعایت کرتے ہوئے بہتر صورت اختیار کی گئی ہے۔

خلاصہ قواعد جملہ فعلیہ

۱۔ جن جملوں کا آغاز، فعل سے ہو، وہ جملے، فِعْلِیہ کہلاتے ہیں۔

۲۔ جملہ فِعْلِیہ کا فاعل بھی مَرْفُوع ہوتا ہے۔

۳۔ جملہ فِعْلِیہ میں، فعل، کا، فاعل، سے پہلے آنا لازمی ہے۔

ورنہ وہ جملہ اِسْتِیْہ بن جائے گا۔

۴۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَةٍ میں، مَفْعُولٌ عَمَّا فاعِل کے بعد آتا ہے کبھی کبھار پہلے۔

۵۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَةٍ، لَازِمًا، فَعْلٌ وَاحِدٌ (مُذَكَّرٌ یَا مَوْثِقٌ) سے شروع ہوگا۔

(چاہے فاعِل مُثَنّی اور جَمْع ہی کیوں نہ ہو۔)

۶۔ اگر فاعِل (إِسْمٌ ظَاہِرٌ کے بجائے)، اسمِ ضمیر ہو تو دوسرا، فَعْلٌ، عدد اور

جنس دونوں میں، فاعِل کے مطابق ہوگا۔

۷۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَةٍ میں، فَعْلٌ، واحد مؤنث ہوگا، جب اس کا فاعِل

۱۔ جَمْعٌ مُکَسَّرٌ (غیر عاقل ہو) یا ۲۔ جَمْعٌ غَیْرِ عاقل ہو۔

۸۔ جُمْلَةُ فَعْلِيَةٍ میں تذکیر و تانیث، چار (۴) موقعوں پر اختیار ہوتی ہے۔

(یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔)

۱۔ جب فاعِل، مؤنث غَیْرِ حَقِیقِی ہو۔

۲۔ جب فاعِل، إِسْمٌ جَمْعٌ ہو۔

۳۔ جب فاعِل، جَمْعٌ مُکَسَّرٌ (عاقل) ہو۔

۴۔ جب فاعِل، فَعْلٌ سے دو واقع ہو۔

سبق نمبر ۱۰۰

فِعْلِ مُضَارِعِ کی پانچ قسمیں

عربی زبان میں ’فعل مضارع‘، حال اور مستقبل، دونوں زمانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
یعنی اس فعل سے، دونوں معانی لیے جاسکتے ہیں کسی ایک کا تعین، سیاق و سباق سے ہوگا۔ فعل مُضَارِع کی پانچ قسمیں ہیں۔

(Verb with regular ending)

يَنْصُرُ

۱۔ فِعْلِ مُضَارِعِ معروف

(Verb with light ending)

يَنْصُرُ

۲۔ فِعْلِ مُضَارِعِ خَفِيف

(verb with lighter ending)

يَنْصُرُ

۳۔ فِعْلِ مُضَارِعِ اخْفَئُ

(Verb with heavy ending)

لَيَنْصُرُنَّ

۴۔ فِعْلِ مُضَارِعِ ثَقِيل

(Verb with heavier ending)

لَيَنْصُرُنَّ

۵۔ فِعْلِ مُضَارِعِ ثَقُلْ

۱۔ فِعْلِ مُضَارِعِ مَعْرُوف :-

مثلاً يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔)

یہاں آخری حرف [ل] پر پیش ہے۔ یہ فعل مَعْرُوفِ مُضَارِعِ کہلاتا ہے۔

یا پھر يَنْصُرُوْا کی مثال اوپر دی گئی ہے۔

یہاں آخری حرف [ر] پر پیش ہے۔

۲۔ فِعْلِ مُضَارِعِ خَفِيف (مَنْصُوب)

مثلاً كُنْ يَفْعَلْ (وہ ہرگز نہیں کرے گا۔)

یہاں آخری حَرْف [ل] پر زَبر ہے۔ یہ فِعْلُ مُضَارِعٌ خَفِيفٌ (مَنْصُوب) کہلاتا ہے۔ لَنْ، حَرْفِ نَاصِب ہے۔
لَنْ نے، مَعْرُوفِ مُضَارِعِ کو، مَنْصُوبِ مُضَارِعِ بنا دیا۔

۳۔ فِعْلُ مُضَارِعِ آخَفٌ (مَجْزُوم)

مثلاً لَمْ يَخْفَظْ (اُس نے یاد نہیں رکھا)
یہاں آخری حرف [ظ] جزم (سکون) ہے۔ یہ فِعْلُ مُضَارِعِ آخَفٌ (مَجْزُوم) کہلاتا ہے۔ (آخَفٌ کا مطلب ہے زیادہ خفیف۔ جزم نے فعل کو زیادہ خفیف کر دیا ہے) لَمْ، حَرْفِ جَازِم ہے، لَمْ نے مَعْرُوفِ مُضَارِعِ کو مَجْزُومِ مُضَارِعِ بنا دیا۔

۴۔ فِعْلُ مُضَارِعِ ثَقِيلٌ:

مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)
یہاں شروع میں [ل] مَفْتُوح ہے اور آخر میں نُونِ سَاكِنِ [ن] کا اضافہ ہے۔ اس سے تاکید و مہموم پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْلُ مُضَارِعِ ثَقِيلٌ کہلاتا ہے۔

۵۔ فِعْلُ مُضَارِعِ أَثْقَلُ:

مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور بہ ضرور کرے گا)۔
یہاں ابتداء میں [ل] مَفْتُوح ہے اور آخر میں نُونِ مُشَدَّدِ [ن] کا اضافہ ہے جس سے زیادہ تاکید و مہموم پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْلُ مُضَارِعِ أَثْقَلُ کہلاتا ہے۔

فعل مضارع کی پانچ قسمیں

۵	۴	۳	۲	۱
أَثَقُلُ	ثَقِيلٌ	أَخَفُ	خَفِيفٌ	مَعْرُوفٌ
لَيَنْصُرَنَّ	لَيَنْصُرَنَّ	(مَجْزُومٌ)	(مَنْصُوبٌ)	يَنْصُرُ
		لَمْ يَنْصُرْ	لَنْ يَنْصُرَ	

سبق نمبر ۱۰۱

مُضَارِعَ مَعْرُوف سے پہلے آنے والے حُرُوف

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
كَانَ	كُوْ	قَدْ	لَا	سَوْفَ	سَ	لَ
ماضی	حرفِ	حرفِ	حرفِ	حرفِ	حرفِ	حال
استمراری	تَمَثَّيْبِہ	تقلیل یا	نفی	مستقبل	مستقبل	
		تحقیق		بعید	قریب	

سبق نمبر ۱۰۲

فعل مضارع معروف کی آٹھ صورتیں

۱۔ فعل مضارع معروف کی پہلی صورت تو یَفْعَلُ کی ہے، بقیہ سات (۷) صورتیں سات حروف کے آنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

۲۔ (۷) سات حروف، فعل مضارع معروف سے پہلے آتے ہیں۔

لَ، سَ، سَوْفَ، لَا، قَدْ، كُوْ اور كَانْ

۳۔ یہ سات حروف فِعْلِ مَضَارِعِ معروف میں، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔

۴۔ یہ سات حروف، فعل مَضَارِعِ کو مَعْرُوف ہی رکھتے ہیں، کوئی ظاہری تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

فِعْلِ مَضَارِعِ مَعْرُوف کی آٹھ صورتیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سَادَہ یَفْعَلُ :

یَفْعَلُ وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا (یہ حال اور مستقبل، دونوں معانی دیتا ہے)
یَلْمِزُ الْبَاقِیُّ فِی السَّمَآءِ آسمان پر بچکی چمکتی ہے یا چمکے گی۔

۲۔ حَرْفِ لَام کا اضافہ :

کَیْفَعَلُ وہ کرتا ہے۔ حَرْفِ لَام [لَ] کا اضافہ، فِعْلِ مَضَارِعِ کو
حال کے لیے خاص کرتا ہے۔ یہاں مُسْتَقْبَل کے معنی، ختم ہو گئے۔

۳۔ حرف سین کا اضافہ

سَيَفْعَلُ وہ عنقریب کرے گا۔

حَرْفُ سَيْن [س] کا اضافہ، فعل مُضَارِع کو، [مستقبل قریب کے لیے خالص کرتا ہے]

سَيْن، حَرْفُ مُسْتَقْبِل ہے۔ یہاں حال کے معنی، ختم ہو گئے۔

[سَيَحْزَنُ] الْكَسَلَانِ عنقریب کاہل رنجیدہ ہوگا۔

۴۔ سَوْفَ کا اضافہ

[سَوْفَ] تَعْلَمُونَ کچھ مدت بعد تمہیں معلوم ہوگا۔

سَوْفَ کا اضافہ، فعل مُضَارِع کو [مستقبل بعید کے لیے خالص کرتا ہے۔]

سَوْفَ حَرْفُ مُسْتَقْبِل بعید ہے۔

۵۔ لا کا اضافہ

لَا يَفْعَلُ وہ نہیں کرتا یا وہ نہیں کرے گا۔

[لَا] کا اضافہ، فعل مُضَارِع کو منفی بناتا ہے (، لَا، حَرْفِ نَفْي ہے۔)

جیسے لَا يَفْتَحُ الْخَادِمُ الْبَابَ۔ خادم دروازہ نہیں کھولتا یا خادم دروازہ نہیں کھولے گا۔

۶۔ قَدْ کا اضافہ

[قَدْ] کا اضافہ، عموماً مضارع میں [تقلیل] کے معنی دیتا ہے۔

جیسے۔ ا۔ قَدْ يَفْعَلُ وہ کبھی کبھار کرتا ہے / کرے گا۔

۲۔ **قَدْ يَصْدُقُ** انگڈ وٹ کبھی جھوٹا آدمی سچ بولتا ہے۔

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَعْلِيل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ **قَدْ يَحْكُمُ** اللہ اَلْمُعَوِّذِينَ (الاحزاب: ۱۸)

”یقیناً اللہ رکاوٹ پیدا کرنے والوں سے باخبر ہے“

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَحْقِيق کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔)

۷۔ کَوْ کا اضافہ:

كَوْ يَفْعَلُ اگر وہ کرے۔

کَوْ کا اضافہ، مُضارع کو تَمَتُّا تَيْتِه، عَرَضِيہ اور شَرْطِيَّہ بناتا ہے۔

۱۔ **كَوْ يَحْرِقُ** الْاِنْسَانُ قَدْ رَا۔

کاش! انسان اپنی قدر پہچانتا۔ (یہاں کَوْ حَرْفِ تَمَتُّی ہے۔)

۲۔ **كَوْ يَعُوذُ** الشَّبَاب۔

کاش! جوانی لوٹ آتی۔ (یہاں بھی کَوْ، حَرْفِ تَمَتُّی ہے۔)

۳۔ **كَوْ تَسْلُزُ** عِنْدَنَا (کاش! آپ ہمارے پاس، جہان بن کر اترتے۔)

یہاں کَوْ، عَرَض اور درخواست کے لیے ہے۔

۸۔ گَانَ کا اضافہ:

گَانَ يَفْعَلُ وہ کیا کرتا تھا۔

گَانَ کا اضافہ، مضارع کو ماضی استمراری (Past Continuous) بنا دیتا ہے۔

مزید مثالیں آگے آرہی ہیں۔

سبق نمبر ۱۰۳

حَرْفِ قَدْ

۱۔ قَدْ، حَرْفِ ہے۔ اس کی دو (۲) قسمیں ہیں۔

حَرْفِ قَدْ

۲۔ قَدْ تَقْذِیل

۱۔ قَدْ تَحْقِیق

۲۔ حَرْفِ قَدْ، فِعْلِ مَاضِی سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور **تَحْقِیق** کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی بات کو یقینی بناتا ہے۔

۱۔ (قَدْ) اَمْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون: ۱۰)

”یقیناً، مومنین، کامیاب ہو گئے۔“

۲ (قَدْ) حَبِطَ عَمَلُهُ (المائدة: ۵۰) ”یقیناً اُس کے اعمال ضائع ہو گئے۔“

۳۔ (قَدْ) خَلَقْتَنِي (مریم: ۹) ”اور یقیناً میں نے، تجھے پیدا کیا۔“

کبھی مزید تاکید کے لیے، لَام مَقْشُور (ل) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔

اور وہ قَدْ سے **لَقَدْ** بن جاتا ہے۔ مثلاً

۴۔ (لَقَدْ) سَمِعَ اللَّهُ (آل عمران: ۱۸۱) ”یقیناً، اللہ نے سن لیا۔“

۵۔ (لَقَدْ) نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ (آل عمران: ۱۲۳)

”اور یقیناً، اللہ نے آپ لوگوں کی، بدر کے میدان میں مدد کی۔“

۶۔ (قَدْ) عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُ (ق: ۴۷)
 ”یقیناً زمین جو کچھ اُن کے جسم (یعنی لاش) سے کھاتی ہے، وہ سب ہمارے علم میں ہے“

۳۔ حَرْفِ قَدْ، فِعْلِ مُضَارِعٍ سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور تَقْلِيل کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی کسی فِعْل کے کبھی کبھار واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۔ (قَدْ) يَصُدُّ الْكَذِبُ۔ کبھی کبھار، جھوٹا بھی، سچ بولتا ہے۔

۲۔ (قَدْ) يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمُ اللَّوَاذِلَ (النور: ۶۳)
 ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (اُڑے کر) آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں“
 یعنی کبھی کوئی، کھسکتا ہے تو یقیناً اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

۴۔ کَلَامٌ مَفْتُوحٌ (ر) کی طرح حَرْفِ قَدْ بھی فِعْلِ مُضَارِعٍ سے پہلے لگ کر فِعْلِ مُضَارِعٍ کو [زمانہ حال کے لیے] خاص کر دیتا ہے، یعنی اس میں مستقبل کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

۵۔ فِعْلِ مَاضِي سے پہلے، قَدْ کے آنے سے، فِعْلِ مَاضِي، مَاضِي قَرِيب کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے (قَدْ) قَامَتِ الصَّلَاةُ ”یقیناً نماز گھڑی ہو چکی ہے“

سبق نمبر ۱۰۴

فِعْلٌ مُضَارِعٌ سَے مَاضِیِ اسْتِمْرَارِی

فِعْلٌ مُضَارِعٌ سَے پہلے فِعْلٌ تَائِصٌ و گان، لگانے سے زمانہ مَاضِی میں کام کے لگاتار ہونے، جاری رہنے یعنی مَاضِیِ اسْتِمْرَارِی (Past Continuous) کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ گان یَعْمَلُ وہ کام کیا کرتا تھا۔

۲۔ (وَكَانُوا يَنْجُسُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ) (الحجر: ۸۲)
”اور (قوم ثود کے افراد) پہاڑ تراش تراش کر مکان بنایا کرتے تھے“

۳۔ (كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ)
”وہ لوگ، آپ ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے“

۴۔ (كَانَتْ تَعْمَلُ الْكِبَابِثَ)
”اس بستی سے (جو بدکاریاں کیا کرتی تھی“

۵۔ (وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ)
”اور جو کچھ تم چھپایا کرتے تھے“

(گان، گانُوا، كُنْتُمْ وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات اَفْعَالِ كَافِصَةٍ کے باب میں ملاحظہ فرمائیے۔

سبق نمبر ۱۰۵

حُرُوفِ جَازِمَہ

- ۱۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ اَمْر (لِ) لَا اور لَانِ کُل پانچ (۵) ہیں۔
 ۲۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو اَنْخَعْتُ (مَنْجُودَم) کرتے ہیں،
 یعنی فعل مضارع کو جَزَم دیتے ہیں۔
 اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

يَلِدُ (وہ جنم دے گا یا وہ بنے گا)

۱۔ لَمْ يَلِدْ (اُس نے نہیں جنا۔)

یہاں لَمْ کی وجہ سے دال (د) کا پیش اڑ گیا۔ آخری حرف مجزوم ہو گیا۔

۲۔ لَمْ اَلِدْ (میں نے نہیں جنا۔)

۳۔ لَمْ نَلِدْ (ہم نے نہیں جنا۔)

۴۔ لَمْ تَلِدْ (تم نے نہیں جنا / اس مؤنث نے نہیں جنا۔)

۳۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، ذُوْنِ اِعْرَابِی کو گرا دیتے ہیں۔ ان کی پانچ صورتیں ہیں

لَمْ يَفْعَلَا (یہ یَفْعَلَا کرتا تھا۔) ان دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلَا (یہ تَفْعَلَا کرتا تھا۔) تم دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ يَفْعَلُوا (یہ یَفْعَلُون کرتا تھا۔) اُن لوگوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلُوا (یہ تَفْعَلُون کرتا تھا۔) تم لوگوں نے نہیں کیا۔

کھُ تَفْعَلِي (یہ تَفْعَلِيْنَ تھا) تو (عورت) نے نہیں کیا۔

ان پانچ صورتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے جن میں فون اعرابی گر جاتا ہے۔

۴۔ حُرُوف جَاذِمَہ ، نُونِ نِسْوۃ کو برقرار رکھتے ہیں، کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

کھُ تَفْعَلْنَ ان عورتوں نے نہیں کیا۔

کھُ تَفْعَلْنَ تم عورتوں نے نہیں کیا۔

۵۔ حُرُوف جَاذِمَہ - یُحِلُّ نَاقِص کے یاء اور واؤ کو حذف کر دیتے ہیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ یَزِی وہ دیکھتا ہے (مادہ: زاء)

کھُ گئے سے یَزِی، یَاء (ی) کھو بیٹھے گا۔

کھُ تَر (تروی) تو نے نہیں دیکھا

کھُ کَر (کری) ہم نے نہیں دیکھا

کھُ آَر (آری) میں نے نہیں دیکھا

کھُ یَر (یری) اس نے نہیں دیکھا

۲۔ بَاقِی بھی کھُ گئے سے، یَا (ی) کھو بیٹھے گا۔ (مادہ: یاء، تاء)

کھُ یَاتِ (یاتی) وہ نہیں آیا

کھُ آَاتِ (آتی) میں نہیں آیا

کھُ تَاتِ (تاتی) ہم نہیں آئے

کھُ تَاتِ (تاتی) تو نہیں آیا

۳۔ یَدْعُوا (وہ پکارتا ہے۔ یا وہ بلاتا ہے) مادہ: د، ح و

(وَاللّٰهُ يَدْعُوْاۤ اِلَی الْجَنَّةِ) (البقرة: ۲۲۱)

”اور اللہ تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے“

لیکن یہی **یَدْعُوْا** حروفِ جازمہ کے آنے سے (دَاو) دو، کھو بیٹھے گا۔

کُھ **یَدْعُوْا** اس نے نہیں بلایا۔

لَکُھ **یَدْعُوْا** اس نے ابھی تک نہیں بلایا

اِنْ **یَدْعُوْا** اگر وہ بلاتا

لَیَدْعُوْا اُسے بلانا چاہیے

وَا **یَدْعُوْا** وہ مت پکارے

نوٹ :- اد پر کُھ، لَکُھ، اِنْ، لِ اور لا کا پانچ حروفِ جازمہ کو استعمال کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے واؤ حذف ہو گیا۔

سبق نمبر ۱۰۶

فعل مضارع کی دوسری قسم

فِعْلٌ مُضَارِعٌ أَخْفٌ (مَجْزُوم)

فِعْلٌ مُضَارِعٌ کی پانچ (۵) قسموں کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے۔
 پہلی قسم مُضَارِعٌ مَعْرُوفٌ اور اس کی آٹھ صورتوں کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں۔
 اب ہم اس کی دوسری قسم کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔
 جو فِعْلٌ مُضَارِعٌ أَخْفٌ (مَجْزُوم) ہے

قاعدہ : فِعْلٌ مُضَارِعٌ أَخْفٌ (مَجْزُوم) وہ فعل ہے، جو
 حُرُوفِ جَازِمَہ کے آنے سے مَجْزُوم ہو جاتا ہے۔

✽ حُرُوفِ جَازِمَہ پانچ (۵) ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

إِنْ شَرْطِيه

لَمْ ، كَيْ ، لَمْ ، أَمْ ، (لِ) ، لائے نہیں اور

✽ مَجْزُومِ أفعالِ مُضَارِعِ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

إِنْ حَرْفِ شَرْطِيه ، جو دو (۲) افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے

کچھ اور اسماء بھی، شرط کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور وہ بھی دو (۲) افعالِ مضارع کو مجزوم کرتے ہیں۔

لَمْ کی مثالیں

لَمْ، حَرْفِ نَقی ہے اور مُضَارِع کے مفہوم کو مَاضِی میں تبدیل کرتا ہے

- ۱۔ (لَمْ یَلِدْ) (الاخلاص: ۳) "اُس نے نہیں جنا"
- (لَمْ کی وجہ سے فعل مُضَارِع یَلِدُ سے یَلِدْ ہو گیا۔)
- ۲۔ لَمْ یَحْقُظْ عَلَیْ دَرَسْہ "علی نے، اپنا سبق یاد نہیں کیا"
- ۳۔ (عِیَان لَمْ تَفْعَلُوا) وَكُنْ تَفْعَلُوا (البقرة: ۲۷۰)
- "اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کر بھی نہیں سکتے"
- (لَمْ کی وجہ سے فعل مُضَارِع تَفْعَلُونَ، مَجْزُوم تَفْعَلُوا ہو گیا۔)
- ۴۔ (أَلَمْ تَرَ) (الفیل: ۱) "کیا تم نے نہیں دیکھا"
- (لَمْ کی وجہ سے تَرَى سے مَجْزُوم ہو کر تَرَ ہو گیا۔ یعنی حی حرف ہو گئی۔)
- ۵۔ (أَلَمْ تَجْعَلْ لَهُ عِیْنَیْنِ) (البعد: ۸)
- "کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں"
- ۶۔ (لَمْ یَحْمِلُوهَا) (الجمعة: ۵) "ان لوگوں نے اُسے نہیں اٹھایا"
- (یہاں یَحْمِلُونَ، مَجْزُوم ہو کر یَحْمِلُوا ہو گیا۔)
- ۷۔ (أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ) (الحوت شرح: ۱)
- "کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا"
- (یہاں نَشْرَحْ کی تہ ساکن ہو گئی ہے۔)

لَمَّا کی مثالیں

لَمَّا، حَرْفِ نَقی ہے۔ فعل مُضَارِع کو مَاضِی میں تبدیل کرتا ہے اور ابھی تک نہیں

کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ کَمَا يَحْضُرُ كَعِيدَةُ الْكَلْبَةِ۔ ”کالچ کے پرنسپل، ابھی تک نہیں آئے“

۲۔ کَمَا يَلْحَقُوا يَهُو (الجمعة: ۳)

”جو ابھی تک ان سے نہیں ملے ہیں“

(دراصل یہ يَلْحَقُونَ تھا۔ کَمَا کی وجہ سے يَلْحَقُوا یعنی مَجْزُوم ہو گیا۔

۳۔ (کَمَا يَدْخُلُ) الْاِيْمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (الحجرات: ۱۴)

”تمہارے دلوں میں، ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا ہے“

(دراصل یہ يَدْخُلُ تھا۔ کَمَا کی وجہ سے يَدْخُلُ (یعنی مَجْزُوم) ہو گیا۔

اور پھر يَدْخُلُ، الْاِيْمَانُ سے ملنے کے لیے مَكْسُور ہو گیا۔

۴۔ (وَكَمَا يَأْتِيهِمْ تَأْوِيلُهُ) (یونس: ۳۹)

”جس کی تاویل مال ابھی تک اُن کے سامنے ظاہر نہیں ہوئی“

(يَأْتِي، يَفْعَلُ ناقص ہے۔ يَأْتِي کی ی حذف کی گئی ہے۔)

۵۔ (بَلْ كَمَا يَدْعُوا عَذَابٌ) (ص: ۸)

”بلکہ انہوں نے، میرے عذاب کا، ابھی تک، مزا نہیں چکھا“

(کَمَا کی وجہ سے نُون حذف ہو گیا، جو اَفْعَالِ خَمْسَةِ میں سے ہے۔

پہلے يَدْخُلُونَ تھا)

لَا مَ أَمْرٍ (ل) کی مثالیں

لَا مَ أَمْرٍ (ل) مَكْسُور ہوتا ہے اور کرنا چاہیے (Must do) کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ لَيَنْصُرَنَّ قُوَّتُكُمْ ضَعِيفُكُمْ۔

(تمہارے طاقت در کو، تمہارے ضعیف کی، مدد کرنی چاہیے۔)

۲۔ (لَيُنْفِقُ) [ذُرْسَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ] (الطلاق: ۷۰)

مدد و خصال کو، اپنی خوشحالی کے مطابق (بیوی کا نفقہ) دینا چاہیے۔

(لَا مَ أَمْرُ كِي وَجْهَ سَ يُنْفِقُ، مَجْزُومٌ هُوَ كَرُ يُنْفِقُ هُوَ كِيَا۔)

۳۔ (فَلْيَعْبُدُوا) رَبَّ هَذَا الْكَبْتِ (القریش: ۲)

”چنانچہ اُن لوگوں کو، اس گھر کے رب کی، بندگی کرنی چاہیے“

(فَ كَ بَعْدَ لَا مَ أَمْرُ (لِ) ہ،

جس کی وجہ سے يَعْبُدُوا وَنَ مَجْزُومٌ هُوَ كَرُ يَعْبُدُوا هُوَ كِيَا ہ۔

اور (فَ كَ) کی وجہ سے، لَا مَ أَمْرُ، سَاكِنٌ هُوَ كِيَا ہ۔

۷۔ (وَلَتَنْظُرُنَّ نَفْسٌ مَّا قَدْ تَلَّيْتَ لَعْنًا) (الحشر: ۱۸)

”ہر نفس کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے۔“

یہاں (وَلَ) نے خود لَا مَ أَمْرُ (لِ) کو [سَاكِنٌ] کر دیا ہے۔

اور (لِ) لَا مَ أَمْرُ نے، فَعْلٌ مُضَارِعٌ تَنْظُرُوْا كُو مَجْزُومٌ کر دیا۔

۵۔ (فَلْيَسْتَجِيبُوا لِیْ وَ لِيُؤْمِنُوا بِیْ)

”انہیں چاہیے کہ میری دعوت قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔“

۶۔ (لَيَكْتُبَنَّ) بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ (البقرة: ۲۸۲)

”جو لکھ سکتا ہو، وہ ٹھیک ٹھیک (قرض کی دستاویز) لکھے“ یہاں دراصل

(لَيَكْتُبَنَّ) ہ۔ وَ کی وجہ سے لَا مَ أَمْرُ، سَاكِنٌ هُوَ كِيَا۔ اور لَا مَ أَمْرُ کی وجہ

سے فَعْلٌ مُضَارِعٌ کا آخری حرف [بَاء] سَاكِنٌ ہو گیا ہے۔

۷۔ (كَلَيْتُظَرِ) الْإِنْسَانُ وَمِمَّ خُلِقَ (الطارق: ۵)

”انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔“
 یہ دراصل یَنْظُرُ ہے، ف کی وجہ سے لَام اَمْر ساکن ہو گیا ہے۔ اور لَام اَمْر
 کی وجہ سے یَعْلُ مَضَارِعِ یَنْظُرُ ساکن ہے، اِلَّا نَسَان سے ملانے کے لیے اسے
 مَتَحَرِّک مَكْسُور کیا گیا ہے۔

۸۔ (ثَوْرٌ لِّيَقْضُوا تَقْتَهُهُ) (الحج: ۲۹)

”چہر (حاجیوں کو) چاہیے کہ وہ اپنا میل کچل دور کریں۔“
 اس مثال میں ثَمَّ نے لَام امر کو مجزوم کر دیا ہے۔

خلاصہ لَام امر کے اصول و قواعد

- ۱۔ لَام اَمْر (لِ)، حُرُوفِ جَازِمَہ میں سے ہے۔ جو فَعْل مَضَارِع کو مَجْزُوم کر دیتا ہے۔
- ۲۔ لَام اَمْر (لِ)، عَوْنًا مَكْسُور ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار جب
- ۳۔ لَام اَمْر (لِ) سے پہلے [و] یا [ف] یا [ثَوْر] آجائے تو لَام اَمْر
 ساکن ہو جاتا ہے۔

لائے نہی کی مثالیں

لائے نہی (لَا) فَعْل مَضَارِع کو مَجْزُوم کر دیتا ہے۔
 منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔

۱۔ (لَا تَلْعَنُوْا) (البقرة: ۱۰۲)

(تو کفر میں مبتلا نہ ہونا) راء کی مَجْزُوم حالت پر غور کیجئے۔

۲۔ (لَا يَسْخَرُوْا قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ) (الحجرات: ۱۱)

”کوئی قوم، کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔

۲۔ (لَا تَقْرَبَا) طَرِيقَ الشَّجَرَةِ (البقرة: ۲۵)

(تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا۔)

رَفِیْعِلْ مُضَارِع، لائے تھے کی وجہ سے، نون اعرابی گر گیا ہے۔

اور تَقْرَبَا سے تَقْرَبَا ہو گیا ہے۔

۴۔ (وَلَا تَقْتُلُوا) اَوَّلَادَكُمْ (بنی اسرائیل: ۳۱)

”اور اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔“

(لائے تھے کی وجہ سے، فعل مُضَارِع تَقْتُلُونَ، تَقْتُلُوا ہو گیا۔)

۵۔ (لَا تَخْضَعْنَ) بِالنُّقُولِ (الاحزاب: ۳۲)

”اے عورتو! دلی آواز سے بات نہ کیا کرو۔“

(لائے تھے کی وجہ سے یا دیگر حُرُوفِ جَازِمہ سے نُونِ اعرابی تو گرتا ہے

لیکن نُونِ نِسْوۃ نہیں گرتا۔

چنانچہ اوپر کی مثال میں، تَخْضَعْنَ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

۶۔ (وَلَا تُصَيِّرْ) هَذَاكَ لِلنَّاسِ (لقمان: ۱۸)

”لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر۔“

(لَا کی وجہ سے، فعل مضارع تُصَيِّرُ مجزوم ہو گیا ہے۔)

۷۔ (وَلَا تَمْشِ) فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (لقمان: ۱۸)

”اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔“

(لَا کی وجہ سے تَمْشِ سے یاء (ی) حذف ہو گئی ہے۔

تَمْشِ سے تَمْشِ ہو گیا۔ جو مجزوم کی مثال ہے۔)

۸۔ (وَلَا تَهِنُوا) وَلَا تَحْزَنُوا (آل عمران: ۱۳۹)

”دل شکستہ نہ ہو اور غم نہ کرو“

یہاں تَهِنُونَ اور تَحْزَنُونَ سے نون حذف کیا گیا ہے۔

یہ بھی حذف نون کی مثال ہے۔ اور ان [أَفْعَالِ خَمْسَةٍ] میں سے ہے، جن کا نُونِ إِعْذَابِي ساقط ہو جاتا ہے۔

ان میں سے دو (۲) فِعْلٌ مُضَارِعٌ مُثَنَّى کے ہیں (يَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ)،

دو (۲) نعل مُضَارِعٌ جمع مذکور کے ہیں (يَفْعَلُونَ اور تَفْعَلُونَ)۔

اور ایک (۱) فِعْلٌ مُضَارِعٌ مؤنث واحد حاضر کا ہے (تَفْعَلِينَ)۔

إِنْ کی مثالیں

إِنْ بھی حُرُوفِ جَازِمہ میں سے ہے، جو نعل مُضَارِعٌ کو مَجْزُوم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ [إِنْ] حَرْفِ شرط بھی ہے، جو دو (۲) أَفْعَالِ مُضَارِعٌ کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

۱۔ (إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ، يَنْصُرْكُمْ) (محمد: ۷)

”اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو اللہ تمہاری مدد کرے گا“

(حَرْفِ جَازِمِ إِنْ نے پہلے فِعْلٌ مُضَارِعٌ تَنْصُرُونَ کو مَجْزُوم کر کے

تَنْصُرُوا کر دیا۔ نُونِ إِعْذَابِي گر گیا۔ پھر تَنْصُرُ کو مَجْزُوم کر دیا۔

۲۔ (إِنْ يَنْتَهُوا، يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ) (الانفال: ۳۸)

”اگر ابھی یہ (کافر) باز آجائیں، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے۔ اس سے درگزر کر لیا جائے گا“

(يَنْتَهُوا اور يُغْفَرُ دونوں مَجْزُوم ہو گئے۔

۳۔ (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْتَنَحْ لَهَا) (الانفال: ۶۱)

”اور اگر دشمن، صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ“

۷۔ (وَلَا يَنْزِيْدُ اَنْ يَخْتَدُوْكَ قِيَانٌ حَسْبَكَ اللّٰهُ) (الانفال ۶۲)

”اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو، یقیناً اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔“
يَنْزِيْدُ دَنْ مَجْزُوْمٌ ہو کر يَنْزِيْدُ ا ہو گیا۔ دوسرے جملے میں مضارع نہیں ہے۔

خلاصہ فعل مضارع أَخَفَّ (مجزوم)

- ۱۔ حُرُوف جَا زِمَہ، فِعْلٌ مُّضَارِعٌ کو أَخَفَّ یعنی مَجْزُوْم کر دیتے ہیں۔
- ۲۔ حُرُوف جَا زِمَہ (پانچ (۵) ہیں۔

لائے نہی، لَا مَرَّ اَمْرٌ (ل)، لَمَّا، لَمْ اور اِنْ شرطیہ

- ۳۔ حُرُوف جَا زِمَہ، ثَوْنٍ اَعْرَابِي گرا دیتے ہیں۔
- ۴۔ حُرُوف جَا زِمَہ، ثَوْنٍ يَسْوَوُہ یا ثَوْنٍ صَحِيْرٌ کو برقرار رکھتے ہیں۔
- ۵۔ حُرُوف جَا زِمَہ، اَفْعَالٌ تَا قِصَہ کی یاء (ی) کو حذف کر دیتے ہیں۔
- ۶۔ حُرُوف جَا زِمَہ، اَفْعَالٌ تَا قِصَہ کی واؤ (و) کو بھی حذف کر دیتے ہیں۔
- ۷۔ لَمْ، حَرْفٌ نَفِيّ بھی ہے اور حَرْفٌ جَا زِمٌ بھی جو فِعْلٌ مُّضَارِعٌ کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

- ۸۔ لَا حَرْفٌ تَنْہی ہے۔ منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔
- ۹۔ لَمَّا بھی فِعْلٌ نَفِيّ ہے۔ ابھی تک نہیں، کا مفہوم دیتا ہے اور فِعْلٌ مُّضَارِعٌ کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۱۰۔ لَا مَرَّ اَمْرٌ، مَكْسُوْر ہوتا ہے اور کرنا چاہیے، کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر لَا مَرَّ اَمْرٌ سے پہلے واؤ یا فاء یا ثَمَّ آجائے تو ساکن ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ اِنْ، حَرْفٌ جَا زِمٌ بھی ہے اور حَرْفٌ شَرْطٌ بھی۔

شرطیہ جملوں میں، یہ اِنْ دو (۲) اَفْعَالٌ مُّضَارِعٌ کو مَجْزُوْم کرتا ہے۔

سبق نمبر ۱۰

شَرْطِيَهٗ اَلْفَاظ

سبق نمبر ۳ میں، آپ آسماء الاستفہام کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے بعض اسماء بطور شرط بھی استعمال ہوتے ہیں۔
 ۳ یاد رکھیے کہ شرطیہ الفاظ [حرف] بھی ہوتے ہیں اور [اسم] بھی۔ مثلاً اِنَّ حرف ہے اور اَیْنَ اسم ہے۔
 ۱۔ شرطیہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ [اِنَّ] (اگر) [حرف شرط] ہے۔
- ۲۔ [حَیْثُ] (جس جگہ) اور [اِذْ] (اگر) دونوں [اسم ظرف] ہیں۔
- ۳۔ مندرجہ ذیل تمام الفاظ [اَسْمَاء] ہیں۔
 استفہام اور شرط، دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔
 مَن (جو شخص) اَیْنِ (جہاں کہیں) کَیْفَ (جس طرح)
 مَآ (جو کچھ) مَا (اگر) مَتٰی (جب)
 اَیْنِ (جہاں) اَیْکَانَ (جب) اَتَّیَّ (جو، جن)
- ۲۔ شرطیہ الفاظ پر کبھی (مَآ) ملے تاکید لگا دیا جاتا ہے۔
 جن کی مختلف صورتیں کچھ اس طرح بنتی ہیں۔

- ۱۔ مَا + مَا = مَہْمَا = کوئی بھی
- ۲۔ اَیْنِ + مَا = اَیْنِمَا = جہاں بھی، جہر بھی

۳۔ اَیَّ + مَا = اَیُّمَا : جس سے بھی

۴۔ حَیْثُ + مَا = حَیْثُمَا : جب کہ

۵۔ کَیْفَ + مَا = کَیْفَمَا : جس طرح بھی

۶۔ اِذْ + مَا = اِذْ مَا : جب کہ

۳۔ شرطیہ الفاظ پر کبھی لَازِم تاکید (ل) لگایا جاتا ہے۔

جیسے، لَ + اِنْ = لَیْنِ

۴۔ و فعل مُضارع سے پہلے اگر کوئی لفظ شرط، آجائے تو فعل مضارع، اَخَفَّ

یعنی مَجْزُوم ہو جاتا ہے۔

مثلاً : اِنْ **تَغْفِرُ** (اگر تم معاف کر دو۔)

۵۔ الفاظ شرط، دو مُضارِعِی فعلوں کو اَخَفَّ یعنی مَجْزُوم کرتے ہیں۔

اگر دو جملے ہوں اور دونوں فعل مضارع پر مبنی ہوں اور لفظ شرط سے شروع ہوتے ہوں

تو لفظ شرط دونوں مضارعی فعلوں کو مجزوم کر دے گا۔ ایسی صورت میں

۱۔ پہلا جملہ، **شرطیہ** ہوتا ہے اور دوسرا جملہ، **جزائیہ** ہوتا ہے۔

۲۔ پہلا فعل **سبب و شرط** ہوتا ہے اور دوسرا فعل اُس کی **جزاء**

۳۔ دونوں جملوں کے اَفْعَالِ مُضَارِعِی، اَخَفَّ ہوتے ہیں۔

مثلاً اِنْ **تَغْفِرُ** **یَغْفِرُ** لَكَ اللهُ

”اگر تم معاف کر دو گے، (تو) اللہ تمہیں بخش دے گا۔“

سبق نمبر ۱۰۸

شرطیہ جملے کی ترکیب

۱۔ شرطیہ جملے عموماً، دو جملوں اور دو حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔

۱۔ پہلے حَرْفِ شَرْط ہوتا ہے جیسے : **إِنْ**

۲۔ حَرْفِ شَرْط کے بعد شرطیہ جملہ ہوتا ہے جیسے **تَغْفِرُ**

۳۔ جزائیہ جملہ ، اِسْمِیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اَمْرِیہ بھی ہو سکتا ہے اور

جملہ فِعْلِیہ بھی۔ اگر فِعْلِیہ ہو تو فعل ماضی پر مشتمل ہوگا یا فعل مضارع پر۔

۴۔ اگر جزائیہ جملہ فِعْلِیہ ، فِعْلِی مَضَارِع پر مشتمل ہو تو فِعْلِ مَضَارِع

مَجْزُوم ہوتا ہے۔ **درمیان میں ف استعمال نہیں** ہوگا۔ اس طرح ایک بڑے

جملے میں، دو (۲) اَنْحَالِ مَضَارِعِ اَخْفَتْ (مجزوم) ہوں گے۔

جیسے **إِنْ** ، **تَغْفِرُ** ، **یَغْفِرُ** **لَكَ اللَّهُ**

۵۔ شرطیہ جملے، کے بعد، جزائیہ جملہ اگر جملہ اِسْمِیہ یا جملہ اَمْرِیہ ہو

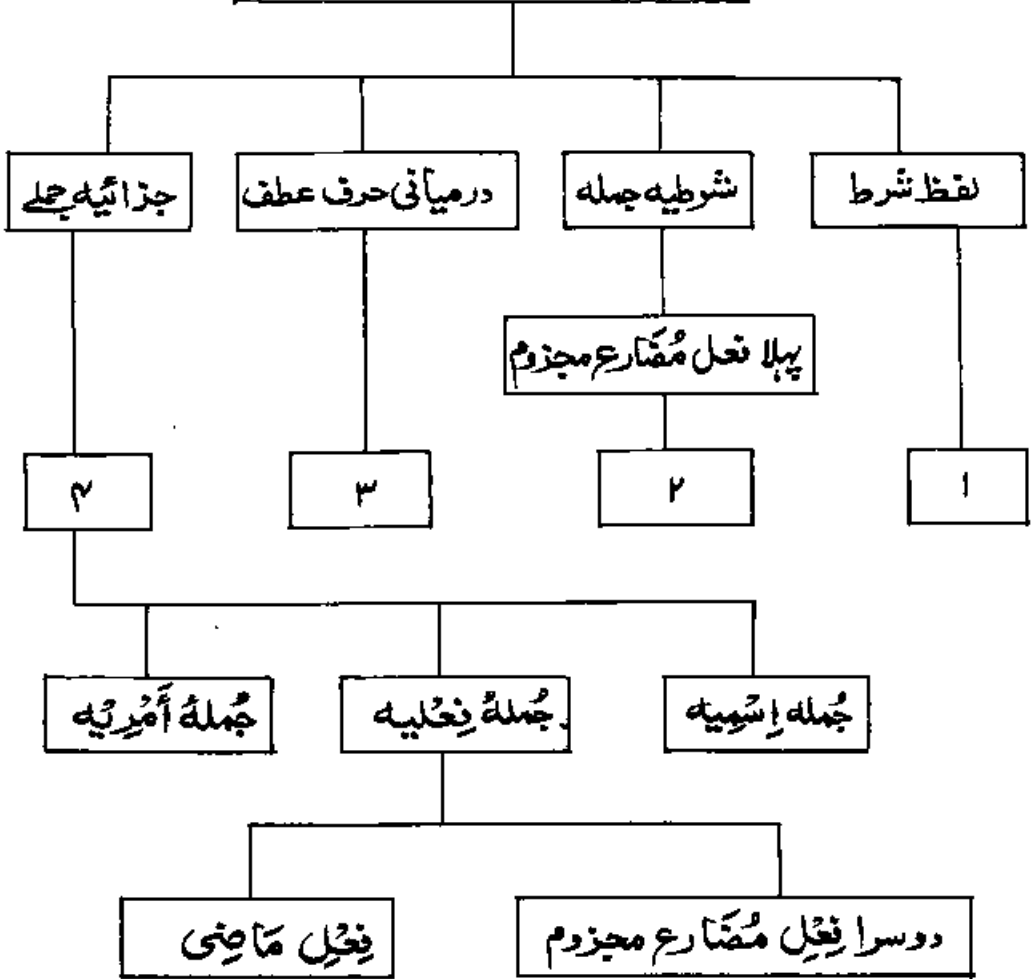
تو درمیان میں **حَرْفِ فاء (ف)** کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے

(فَإِنْ اَنْتَهَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)

(البقرة: ۱۹۳)

شرطیہ جملے کی ترکیب



اِنْ ، تَغْفِرُ ، يَغْفِرُ لَكَ اللهُ

۱ مجزوم ۲ مجزوم ۳ مجزوم

دو مجزوم افعال پر مشتمل جملوں کی مثالیں

ۛ مندرجہ ذیل تیرہ (۱۳) مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ پہلا جملہ اور دوسرا جملہ، دونوں آنحضرتؐ ہیں۔

یعنی دونوں مجزوم افعال مضارع پر مشتمل ہیں۔

۲۔ درمیان میں حرف (فاء) استعمال ”نہیں“ کیا گیا۔

۱۔ مَا تَعْمَلُ ، مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ ، يَعْلَمُهُ اللَّهُ

”تم جو کچھ جملائی یا برائی کرو گے، اللہ اس کو جان لے گا“ اس مثال میں

۱۔ مَا ، حرف شرط ہے۔

۲۔ تَعْمَلُ پہلا مجزوم فعل مضارع ہے۔ اور شرطیہ جملہ ہے۔

۳۔ يَعْلَمُوْ ، دوسرا مجزوم فعل مضارع ہے اور جزائیہ جملہ ہے۔

۲۔ اَيْنَ تَذْهَبُ أَصْحَابُكَ

”تم جہاں جاؤ گے، میں تمہارے ساتھ ہوں گا“ اس مثال میں:

۱۔ اَيْنَ ، حرف شرط ہے

۲۔ تَذْهَبُ پہلا مجزوم فعل مضارع ہے اور شرطیہ جملہ ہے۔

۳۔ أَصْحَابُكَ ، دوسرا مجزوم فعل مضارع اور جزائیہ جملہ ہے۔

۳۔ اَيُّ بُسْتَانٍ تَدْخُلُ تَفْرَحُ

”جس باغ میں بھی تم داخل ہو گے، خوش ہو گے“ (فرحت محسوس کرو گے)۔

ۛ اس مثال میں، اَيُّ ، حرف شرط ہے۔

تَدْخُلُ اور تَفْرَحُ دونوں مجزوم افعال مضارع ہیں۔

۴۔ حَيْثُمَا [يَنْزِلُ] الْمَطَرُ، [يَكْثُرُ] الزَّرْعُ

”جس جگہ بھی بارش ہوتی ہے، وہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔“

اس مثال میں حَيْثُمَا حَرْفِ شرط ہے۔ یہاں يَكْثُرُ اصل میں يَكْثُرُ (أَخَفَ) ہے۔
الزَّرْعُ سے ملانے کے لیے، اسے زیر کے ذریعے مُتَحَرِّک کیا گیا ہے۔

فِعْلٌ أَخَفَ (مَجْزُوم) کی قرآنی مثالیں

۵۔ (مَا [نَسَخَ] مِنْ آيَةٍ أَوْ [نَسَّهَا]، [نَأَتْ] بِخَيْرٍ مِّنْهَا) (البقرة: ۱۰۶)

”ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اُس سے بہتر لاتے ہیں“

یہ اس مثال میں مَا، حَرْفِ شرط ہے، نَسَخَ، مَجْزُوم فعل مضارع ہے۔

[نُسِيَ] مَجْزُوم ہو کر [نُسِيَ] رہ گیا اور [نَأَتْ] سے [ي] حذف ہو کر [نَأَتْ] ہو گیا۔

۶۔ (وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ، يَلْتَقِ أَثَمًا) (الفرقان: ۶۸)

”اور جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔“

یہ اس مثال میں، مَنْ حَرْفِ شرط ہے۔ يَفْعَلْ پہلا مَجْزُوم ہے۔

يَلْتَقِ مَجْزُوم ہو کر، دی، کھو بیٹھا۔ یہ دوسرا مَجْزُوم یعنی خَفِيف ہے۔

۷۔ (أَيُّنَ مَا تَكُونُوا، يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا) (البقرة: ۱۲۸)

”جہاں بھی تم ہو گے، اللہ تم سب کو لے آئے گا۔“

تَكُونُونَ مَجْزُوم یعنی خَفِيف ہو کر تَكُونُوا ہو گیا اور يَأْتِ مَجْزُوم ہو کر يَأْتِ ہو گیا۔ یعنی يَأْتِ (ی) کھو بیٹھا۔

۸۔ (مَنْ [يَشْفَعُ] شَفَاعَةً حَسَنَةً، [يَكُنْ] لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا) (النساء: ۸۵)

”جو بھی بھلائی کی سفارش کرے گا، وہ اُس میں سے حصہ پائے گا۔“

(یہاں يَكُونُ، مَجْزُوم ہو کر يَكُنْ ہو گیا۔ اور يَشْفَعُ بھی مَجْزُوم ہے۔)

۹۔ (اٰیٰتِنَا یُوجِّهَةٌ، لَا یَاْتِ یَخْرِی) (النحل: ۷۶)
 ”جس کا یہ بھی اُسے بھیجے یا جس کام کے لیے بھی اُسے کہے، وہ بھلا کام نہ کر پائے گا“
 (یہاں حَرْفِ شَرْط، اٰیٰتِنَا ہے، یُوجِّهَةٌ مَجْزُوم ہے اور یَاْتِ سے وی، حذف ہو کر، یَاْتِ رہ گیا۔ یہ بھی مجزوم ہے۔

۱۰۔ (وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَیْرٍ یُّوفَّ إِلَیْكُمْ) (البقرة: ۲۷۲)
 ”جو مال بھی تم راہِ خیر میں خرچ کرو گے، اُس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا“
 (یُوفَّ سے بھی یَاء (ی) محذوف ہے اور تُنْفِقُونَ بھی مَجْزُوم ہے۔

مَا حَرْفِ شَرْط ہے)
 ۱۱۔ (إِلَّا تُنْفِرُوا یُعَذِّبُكُمْ) (التوبة: ۳۹)
 ”اگر تم نہ نکلو گے تو وہ تمہیں عذاب دے گا“

(یہاں اِنْ + لَا = إِلَّا بن گیا ہے اور یہ اِنْ حَرْفِ شَرْط ہے۔
 تُنْفِرُونَ، تُنْفِرُوا ہو گیا ہے۔ یُعَذِّبُ بھی مَجْزُوم ہے۔

۱۲۔ (إِنْ یَنْتَهُوا یَغْفِرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَتْ) (الانفال: ۳۸)
 ”اگر اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا اُس سے درگزر کر لیا جائے گا“
 (یہاں حَرْفِ شَرْط اِنْ ہے۔)

۱۳۔ (اٰیٰتِنَا تَكُوْنُوْا، یُدْرِکُکُمْ الْمَوْتُ) (النساء: ۷۸)
 ”جہاں بھی تم رہو، موت تمہیں آکر رہے گی“

(اس مثال میں اٰیٰتِنَا حَرْفِ شَرْط ہے۔ جو اَیْن + مَا سے مُرَكَّب ہے)
شرطیہ جملے اور جزائیر جملے کے درمیان ف، کا استعمال

ۛ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

جزائریہ جملے، اَفْعَالِ مُضَارِعٍ پر مشتمل نہیں ہیں۔ یا فاعِلِ مضارع، قاعدے کے مطابق اَخَفَّ (مجزوم) نہیں ہوا ہے، اور دو جملوں کے درمیان [ف] استعمال کیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اور جزائریہ جملے میں [ف] کا استعمال کب ہوتا ہے۔

قاعدہ ۱: شرطیہ جملے اور جزائریہ جملے کے درمیان، اگر [ف] استعمال نہ ہو، تو دونوں جملوں کے دونوں اَفْعَالِ مضارع، اَخَفَّ (مجزوم) ہوں گے جیسے اِنْ يَفْعَلْ ، اَفْعَلْ ”اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔“

قاعدہ ۲: شرطیہ جملے اور جزائریہ جملے کے درمیان، اگر ف اُجائے، تو پھر جزائریہ جملہ مضارع اَخَفَّ (مجزوم) پر مشتمل نہیں ہوگا بلکہ مُضَارِعٌ معروف استعمال ہوگا جیسے اِنْ يَفْعَلْ فَاَفْعَلْ ”اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔“

قاعدہ ۳: اگر پہلے جملے میں، امر، نہی، استفہام، تمنا، عرض ہو تو دوسرے جملے سے پہلے [ف] کا استعمال کیا جائے گا۔ اور [ف] کے بعد اَنْ محذوف تسلیم کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد آنے والا فعل مضارع، خَفِيفٌ (منصوب) ہوگا۔ جیسے اِذْهَبْ مَعَنَا ، فَتَلْعَبْ ”ہمارے ساتھ چلو، کہ کھیلیں۔“

یہاں دوسرا جملہ، فعل امر کے بعد آیا ہے۔

[ف] کے بعد آنے والے دوسرے جملے کا فعل مضارع تَلْعَبْ منصوب ہے۔

فَلَمْ يَسْبِيْهِ [یَرَف] ”فلمے سببیہ“ کہلاتی ہے۔

ف، اور فعل مضارع کے درمیان ، و اَنْ مُضَمَّرٌ ہوتا ہے۔

تفصیلات آگے سبق نمبر ۱۱ میں آرہی ہیں۔

حرف فاء (ف) کے استعمال کے مواقع

جزائریہ اور شرطیہ جملوں کے درمیان ف، کے استعمال کے آٹھ (۸) مختلف مواقع یہ ہیں۔

- ۱۔ جب جزائیہ جملہ، جملہ اسمیہ پر مشتمل ہو۔
- ۲۔ جب جزائیہ جملہ، جملہ امریہ پر مشتمل ہو۔
- ۳۔ جب جزائیہ جملہ، جملہ فعلیہ ہو، لیکن فعل ماضی پر مشتمل ہو۔
- ۴۔ جب جزائیہ جملہ، شبہ جملہ پر مشتمل ہو۔
- ۵۔ جب جزائیہ جملہ فعلیہ، فعل مضارع پر مشتمل ہو، لیکن اس سے پہلے ”و“ استعمال کیا گیا ہو۔

- ۶۔ جب جزائیہ جملہ فعلیہ، فعل مضارع پر مشتمل ہو، لیکن اس سے پہلے ”سو“ استعمال کیا گیا ہو۔

- ۷۔ جب جزائیہ جملہ میں، لائے نفی جس کے بعد، اسم نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔
- ۸۔ جب جزائیہ جملہ میں، کج کے بعد منصوب فعل مضارع استعمال کیا گیا ہو۔

ف کے بعد، جملہ اسمیہ کا استعمال

اگر شرطیہ جملے کے بعد، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اسمیہ یا امریہ ہو تو ف کا استعمال کیا جاتا ہے اور جزائیہ جملے کا اعراب حسب موقع ہوتا ہے۔

۱۔ (فَإِنْ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عَقَبًا) (البقرہ: ۱۹۲)

پھر اگر یہ باز آجائیں تو جان لو کہ اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔
یہاں دوسرا جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔

ف کے بعد، فعل ماضی کا استعمال کی مثالیں

۲۔ (وَإِنْ يَعْزُبُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ) (الانفال: ۳۸)

”لیکن اگر یہ (پچھلی روش کا) اعادہ کریں گے، تو پہلی قوموں کے ساتھ جو ہو چکا ہے“
(وہ سب کو معلوم ہے) یہاں فاء کے بعد جواب شرط، مَضَتْ فعل ماضی ہے۔

۳۔ (إِنْ يَسِرِّي، فَقَدْ سَرَى) أَخْرَ لَهٗ مِنْ قَبْلُ (یوسف: ۷۷)

”یہ اگر چوری کرے (تو کیا تعجب) اس سے پہلے، اس کا بھائی بھی، چوری کر چکا ہے“

(یہاں ف کے بعد، قَدْ اور فِعْل مَاضِی ”سَرَى“ استعمال ہوا ہے۔

۴۔ (كَانَ تَوَلَّيْتُوْهُمَا سَأَلْتَهُمَا مِنْ أَجْرٍ) (یونس: ۲۰)

”اگر تم نے (میری نعمت سے) منہ موڑا۔ تو (میرا کیا نقصان) میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہ تھا۔“ غور کیجئے! یہاں ف کے بعد ماضی نافیہ ہے۔

علاوہ ازیں سَأَلْتُ (میں نے پوچھا) فِعْل مَاضِی ہے۔

۵۔ (وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ) ضَلَّ لَا مَبِيتَا (الاحزاب: ۳۶)

”اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے، تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا“

۶۔ (وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا) (النساء: ۸۰)

”جو منہ موڑ گیا (تو کیا پروا) ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر نہیں بھیجا“

۷۔ (مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ) (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی“

۸۔ اوپر کی تمام مثالوں میں، فاء کے بعد فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے۔

ف کے بعد فعلِ امر کی مثالیں

قاعدہ ہے کہ اگر شرطیہ جملے کے بعد، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اسبیہ یا آمویہ ہو۔

تو ف کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جزائیہ جملے کا اعراب حسب موقع ہوتا ہے۔

۸۔ (وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) (البقرة: ۱۵۰)

”اب تم جہاں کہیں ہو، اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھو!“

(اس مثال میں حَيْثُما، حَرْفِ شرط ہے۔ وَ حَيْثُ + مَلَا مَرْكَب ہے۔

اور **فاء** کے بعد **وَلَوْ** [فعل امر ہے]۔

۹۔ **مَتَى** [یُشْرَحُ دَرْسُکُمْ ، فَاسْكُتُوا]

”جب تمہیں سبق سمجھایا جا رہا ہو تو تم خاموش رہو۔“

فعل مجہول کی وجہ سے **دَرْسُکُمْ** مرفوع ہے۔ **فَ** کے بعد **اَسْكُتُوا** [فعل امر ہے]۔

۱۰۔ **قُلْ** [إِنْ] كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران ۳۱)
”کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، (تب) اللہ تم سے محبت کرے گا۔“

۱۔ یہاں **إِنْ** حرف شرط ہے۔

۲۔ پہلا جملہ **إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ** [شرطیہ ہے] پھر فاعل ہے۔

۳۔ **فَ** کے بعد [دوسرا جملہ] فعل امر **اتَّبِعُونِي** پر مشتمل ہے۔

۴۔ فعل امر **اتَّبِعُونِي** کا جواب شرط، **يُحِبُّكُمُ اللَّهُ** معجزوم ہے۔

۵۔ یاد رہے کہ فعل امر کے بعد [میسرے جملے میں] فاء کا استعمال نہیں کیا گیا۔

فَ کے بعد، جواب شرط میں شبہ جملہ

ۛ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

جذائیه جملوں میں فاء کے بعد، شبہ جملہ کا استعمال ہوا ہے۔

۱۱۔ (مَهْمَا تَأْتِيَا) بِهِ مِنْ آيَةٍ يُتَسَحَّرُ بِهَا، نَمَّا نَخُوضُ لَكَ بُرُودَيْنِ (

”تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے خواہ کوئی بھی نشانی لے آئے، ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔“

(الاعراف: ۱۳۲)

اس مثال میں، حرف شرط **مَهْمَا** استعمال ہوا ہے، جو ما + مآ سے مرکب ہے اور

فَ کے بعد دوسرا جزائیہ جملہ [شبہ جملہ] پر مشتمل ہے۔

۱۲۔ (اَيَّامًا) [تَدْعُو] [قَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى] (الاسراء: ۱۱۰)

”جس نام سے بھی پکارو، اُس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں۔“
اس مثال میں اَيَّامًا حَرْفِ شَرْطِہ ہے جو اَيَّ + مَاء = اَيَّامًا سے مُدْرَك ہے اور
ف کے بعد دوسرا جزائیه جملہ [شَبِہ جملہ] پر مشتمل ہے۔
ف کے بعد س کے استعمال کی مثالیں

قاعدہ : جزائیه جملہ فَعْلِیہ سے پہلے، حرف مستقبل س کا استعمال
جزم کے عقل کو ختم کر دیتا ہے۔
۱۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۳۔ اِذْ مَا [تَفْعَلْ] شَرًّا ، فَسَتَنْدَمُ
”اگر تم کوئی برائی کرو گے تو، عنقریب تم نادم ہو گے۔“
۱۔ یہاں اِذْ مَا حرف شرط ہے۔

۲۔ تَفْعَلْ مجزوم ہو کر تَفْعَلْ ہو گیا ہے۔

۳۔ ف کے بعد س استعمال ہوا ہے۔ دوسرے جزائیه جملے میں فعل (تَنْدَمُ)
مرفوع ہی ہے اور مجزوم نہیں ہوا۔ ف + س + تَنْدَمُ۔

۴۔ تَنْدَمُ، س کی وجہ سے تَنْدَمُ نہیں ہوا، بلکہ اپنی اصلی حالت تَنْدَمُ پر قائم ہے۔

۱۴۔ (وَمَنْ) [يَسْتَكْبِرْ] عَنْ عِبَادَتِهِ وَ [يَسْتَكْبِرْ] فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَىٰ كَيْفٍ

(النساء: ۱۴۲)

جَمِيعًا

”جو کوئی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے، اللہ سب کو اپنے پاس حاضر کرے گا۔“

یہاں جزائیه جملے میں، ف کے بعد س استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یَحْشُرُ اپنی اصل
معروف حالت پر قائم ہے۔ ف + س + يَحْشُرُ

فَاء کے بعد سَوْفَ کے استعمال کی مثالیں

قاعدہ: جزائئہ جملہ فعلیہ سے پہلے، حرف مستقبل سوف کا استعمال جزم کے عمل کو ختم کر دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

۱۵۔ (إِنْ خِفْتُمْ عَيْلَتَكُمْ، فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ) (التوبة: ۲۸)

”اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہے، تو اللہ تمہیں جلد غنی کر دے گا۔“

یہاں ف کے بعد سَوْفَ ہے۔ سَوْفَ کی وجہ سے فعل مُمَازِع یعنی، اپنی اصلی حالت مَعْرُوف پر باقی ہے۔ [يُغْنِي] مجزوم ہو کر [يُغْنِي] نہیں بنا۔

۱۶۔ (وَمَنْ يُفَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُضَلَّ أَوْ يَظْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: ۷۴)

”پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غائب رہے گا اُسے ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔“

اس مثال میں، ف کے بعد سَوْفَ ہے۔

سَوْفَ کی وجہ سے فعل مُمَازِع [نُؤْتِي] اپنی اصلی حالت پر قائم ہے۔ مجزوم ہو کر نُؤْتِیت نہیں ہوا اور [ي] حذف نہیں ہوئی۔

ف کے بعد لائے نفی جنس سے منصوب اسم نکرہ

مندرجہ ذیل مثالوں میں، فاء کے بعد، جزائئہ جملے میں، لائے نفی جنس ہے اور اس کی وجہ سے منصوب اسم نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔

۱۷۔ (إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ، فَلَا غَالِبَ لَكُمْ) (آل عمران: ۱۶۰)

”اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہ ہوگا۔“

ف کے بعد لَا استعمال ہوا ہے۔ لَا کی وجہ سے غَالِب مَنصُوب ہو گیا ہے۔

قاعدہ = لائے نفی چش سے اِشْم منصوب ہوتا ہے۔

- ۱۸۔ (إِنْ) **يُمْسِكُ** اللّٰهُ يُمْسِكُ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ (یونس : ۷۰)
 ”اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈال دے تو خود اُس کے سوا کوئی ٹالنے والا نہیں“
 ف کے بعد، لائے نفی چش ہے اور اُس کے بعد منصوب اِشْم کا شِفَ
 ف کے بعد، کن سے منصوب فعل کی مثال

- كُنْ** سے متعلق سبق آگے آ رہا ہے۔ فی الوقت یہ بات نوٹ کیجئے کہ ان مثالوں میں فاء
 کے بعد **كُنْ** استعمال ہوا ہے اور **كُنْ** کے بعد کا فعل مضارع خفیف (یعنی منصوب) ہو گیا ہے۔
 ۱۹۔ (وَمَنْ) **يَنْقَلِبْ** عَلَى عَقْبَيْهِ، كَلَنْ يُمْسِرَ اللَّهُ شَيْئًا (آل عمران : ۱۴۴)
 ”جو اپنے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا“

- ف کے بعد **كُنْ** ہے اور اس حروفِ تاصیص نے **يُمْسِرَ** کو منصوب کر دیا ہے۔
 ۲۰۔ (وَمَا) **يَفْعَلُوا** مِنْ خَيْرٍ، كَلَنْ يَكْفُرُوا (آل عمران : ۱۱۵)
 ”اور جو نیکی بھی یہ کریں گے، اُس کی نافرمانی نہ کی جائے گی۔“

- یہاں **كُنْ** کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے اور **يَكْفُرُوا** کا وزن گر گیا ہے اور
 وہ منصوب ہو کر **يَكْفُرُوا** رہ گیا ہے۔

- ۲۱۔ مَنْ **يَعْمَلْ** مِنْ خَيْرٍ، فَلَنْ يُحَرَّمَ جَزَاءَهُ

”جو شخص کوئی بھلائی کرے گا، وہ اس کے بدلے سے ہرگز محروم نہ ہوگا۔“

- ف کے بعد **كُنْ** ہے اور **كُنْ** حروفِ تاصیصہ میں سے ہے۔ جو فعل مضارع کو زبر
 دیتا ہے۔ **كُنْ** کی وجہ سے **يُحَرَّمَ** منصوب ہو گیا ہے۔

چھٹی شرط کے جواب میں، فعل مضارع أَخَفَّ (مجزوم)

کبھی کبھار، الفاظ شرط کے بغیر بھی، جوابی جملوں میں، فعل مضارع، معجزوم ہوتا ہے اور

شرط مَحْذُوف (مَخْفِي) تسلیم کی جاتی ہے۔ پہلا جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا جملہ

جزائیہ (جوابی) ہوتا ہے اور یہ بھی مجزوم کیا جاتا ہے۔

۵۔ اس شرط مَحْذُوف (مَخْفِي) کے پانچ (۵) مواقع ہیں۔

- ۱۔ اَمْر کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
- ۲۔ نَهْي کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
- ۳۔ اِسْتِغْثَام کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
- ۴۔ تَمِيَّتِي کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
- ۵۔ تَرْجِي کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔

۱۔ اَمْر کے بعد فِعْل مجزوم کی مثالیں

۵۔ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔ یہاں حرف شرط محذوف ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اِزْحَم ، تَزَحَّم

تو رحم کرا تجھ پر رحم کیا جائے گا (پہلا جملہ امر یہ ہے۔ اور دوسرا مجزوم)

۲۔ اَصْدَقْ ، اَيَّمَا ، تَقَرَّحْ ” ہمیشہ سچ بول، تو خوش رہے گا۔

۳۔ رَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا [يُفْصِلُ] لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (الاحزاب: ۷۱)

”ٹھیک ٹھیک بات کیا کرو! تب اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا۔“

۴۔ (فَاتَّبِعُونِي) ، [يُحِبِّ] كُفُّوا اللّٰهَ (آل عمران: ۳۱)

”تو تم میری اطاعت کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔“

۵۔ اوپر کی تمام مثالوں فعل امر کے بعد کا جزائیہ جملہ مجزوم ہے۔

۲۔ نہی کے بعد فِعْل مجزوم کی مثالیں

۱۔ لَا تَعْجَلْ [تَسْلَمُ] ”جلدی منت کرا! تو سلامت رہے گا۔“

۲۔ لَا تَذْكُرْ أَفْهَكَ بِمَا يَكْفُرُ، [يَسْكُرْ] عِزُّكَ
 (اپنے بھائی کا اس طرح ذکر نہ کرنا؛ جو اسے ناگوار ہو، تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔
 ۳۔ اوپر کی دونوں مثالوں میں فعل نہی کے بعد کا جزائیہ جملہ مجزوم ہے۔
 ۳۔ استفہام کے بعد فعل مجزوم کی مثالیں

۱۔ هَلْ تَفْعَلُ خَيْرًا؟ [تُجْزِرُ]
 ”کیا تم کوئی بھلائی کرو گے؟“
 ۲۔ هَلْ لَكَ مِنْ عَذْرِ؟ [أَسْعَفُهُ]
 ”کیا اُس کے لیے کوئی عذر ہے؟“
 ۲۔ تَمَحَّيْ کے بعد فعل مجزوم کی مثالیں

۱۔ لَيْتَ زَيْدًا قَوِيًّا [يَنْصُرُكَ]
 ”کاش زید قوی ہوتا تو وہ تیری مدد کرتا۔“
 ۲۔ لَيْتَ عَمَلِكَ مَرْضِيًّا [تُحْمَدُ]
 ”کاش تمہارا عمل پسندیدہ ہوتا تو سراہا جاتا۔“

۵۔ عَرْض (درخواست کے بعد) فعل مجزوم کی مثال

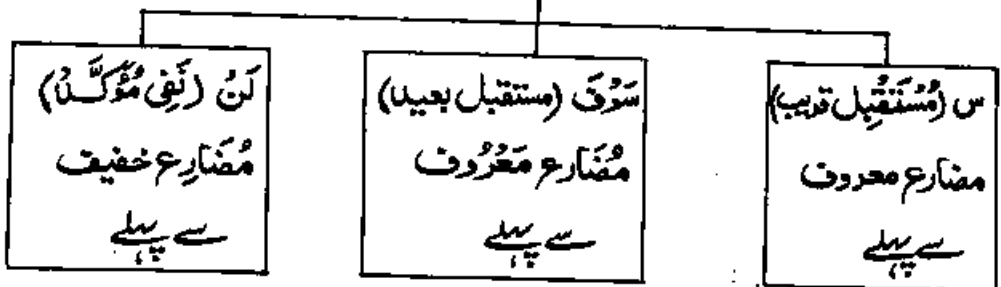
۱۔ أَلَا تَنْصُرُنِي؟ [أَشْكُرُكَ] ”کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے؟“
 کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں؟
 ۲۔ أَلَا تَنْزِلُ بِنَا، [نَفْرَحُ] ”کیا آپ ہمارے بھان نہیں بنیں گے کہ ہم لطف اٹھائیں“
 قاعدہ: مندرجہ بالا تمام مثالوں میں، حرف شرط محذوف ہے اور امر، نہی، تمنی،
 استفہام اور عرض کے جواب میں فعل مجزوم استعمال کیا گیا ہے۔

سبق نمبر ۱۰۹

The Particles of Future

حُرُوفِ مُسْتَقْبِل

حروف استقبال



۱۔ حُرُوفِ مُسْتَقْبِل، تین (۳) ہیں۔ سِیِّئٌ مَفْتُوح، سَوْفَ اور کُنْ

۲۔ سِیِّئٌ مَفْتُوح (س)

سِیِّئٌ مَفْتُوح (س)، فَعْلٌ مُضَارِعٌ کو مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے اور حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

سِیِّئٌ مَفْتُوح (س)، فَعْلٌ مُضَارِعٌ مَعْرُوفٌ سے پہلے آتا ہے۔

جیسے سَيَفْعَلُ کا مطلب ہے وہ عنقریب کرے گا

۳۔ سَوْفَ

سَوْفَ فَعْلٌ مُضَارِعٌ کو مستقبل بعید کے لیے خاص کرتا ہے اور حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

سَوْفَ، بھی فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعْرُوفٌ سے پہلے آتا ہے۔

جیسے **سَوْفَ يَفْعَلُ** کا مطلب ہے **وہ کچھ مدت بعد کرے گا۔**

۴۔ کُنْ

کُنْ، فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔

اور لَفْظِ مُؤَكَّد کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو خفیف (منصوب) بھی کرتا ہے جیسے کُنْ يَفْعَلْ کا مطلب ہے وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

سَبْعِينَ مَقْتُوْح (س) کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ **اَوَسَّزَيْدُ** (الْمُحْسِنِينَ) (البقرة: ۵۸۱) ”اور ہم عنقریب حسین (کے اجر میں) اضافہ کریں گے“
- ۲۔ **اَسْتَنْظُرُ** اَصَدَّتْ ۹ (النمل: ۲۷) ”ہم عنقریب دیکھیں گے کہ کیا تو نے سچ کہا ہے؟“
- ۳۔ **سَتَلْتَبُ** شَهَادَتُهُمْ (زخرف: ۱۹۱) ”عنقریب ان لوگوں کی گواہی لکھی جائے گی۔“
- ۴۔ **سَيَصِلُنِي** تَارًا (اللمب: ۳۱) ”عنقریب وہ آگ میں جلے گا/ داخل ہوگا۔“

سَوْفَ کی مثالیں

- ۱۔ **اَلَسَوْفَ** اُخْرِجُ حَيًّا (مذہب: ۲۶) ”کچھ مدت بعد، میں زندہ نکالا جاؤں گا۔“
- ۲۔ **كَلَّا سَوْفَ** تَعْلَمُونَ (التكاثر: ۳۱) ”ہرگز نہیں! تم لوگ کچھ مدت بعد، جان لو گے۔“

کُنْ کے قواعد

أَصُولُ مَبْرَأَ:

کُنْ، فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو خفیف کرتا ہے۔ آخری حَرْفِ پُر زَکَرِ دیتا ہے۔

تم ہرگز نہیں پاؤ گے۔
وہ ہرگز نہیں پائے گا۔
میں ہرگز نہیں پاؤں گا۔
ہم ہرگز نہیں پائیں گے۔

کُنْ تَنَالْ
لَنْ تَنَالْ
لَنْ أَتَاكَ
لَنْ تَنَالْ

اصول نمبر ۲:-

کُنْ، اور دیگر حروفِ ناصبہ سے بھی (حُرُوفِ جَازِمَہ کی طرح)،
أَفْعَالِ خَمْسَہ کا (۵) نُونِ أَحَدٍ پڑ جاتا ہے۔

کُنْ	يَنَالُوا	” وہ لوگ ہرگز نہیں پائیں گے “	(۱۔ یہ	يَنَالُونَ	تھا)
لَنْ	تَنَالُوا	” تم لوگ ہرگز نہیں پاؤ گے “	(۲۔ یہ	تَنَالُونَ	تھا)
لَنْ	يَنَالَا	” وہ دونوں ہرگز نہیں پائیں گے “	(۲۔ یہ	يَنَالَانِ	تھا)
لَنْ	تَنَالَا	” تم دونوں ہرگز نہیں پاؤ گے “	(۴۔ یہ	تَنَالَانِ	تھا)
لَنْ	تَنَالِيَنَّ	” تو عورت ہرگز نہیں پائے گی “	(۵۔ یہ	تَنَالِيَنَّ	تھا)

اصول نمبر ۳:-

کُنْ اور دیگر حروفِ ناصبہ سے بھی (حُرُوفِ جَازِمَہ کی طرح)
نُونِ يَسُوۃ نہیں گرتا، جوں کا توں برقرار رہتا ہے۔ جیسے :-

۱۔ لَنْ	يَنَالِيَنَّ	” وہ عورتیں ہرگز نہیں پائیں گی “
۲۔ لَنْ	تَنَالِيَنَّ	” تم عورتیں ہرگز نہیں پاؤ گی “
۳۔ لَنْ	يَنَالَا هَبْنِ	” وہ عورتیں ہرگز نہیں جائیں گی “
۴۔ لَنْ	تَنَالَا هَبْنِ	” تم عورتیں ہرگز نہیں جاؤ گی “

کُن کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ کُن [تَنَالُوا] (الْبَيْرُ) (آل عمران: ۹۲) ”تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ پاؤ گے“ دراصل یہ تَنَالُونَ تھا۔
- ۲۔ کُن [نَصِيْبَكَ] عَلَى طَعَامِهِ وَآجِلِهِ (البقرة: ۶۱) ”ہم، ایک ہی قسم کے کھانے پر ممبر ہرگز نہیں کریں گے۔ دراصل یہ نَصِيْبُكَ تھا۔
- ۳۔ کُن [تُقْبَلُ] تَوْبَهُمْ (آل عمران: ۹۰) ”اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائیگی“ دراصل یہ تُقْبَلُ تھا۔
- ۴۔ کُن [يَدْخُلُ] الْجَنَّةَ (البقرة: ۱۱۱) ”وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا“ دراصل یہ يَدْخُلُ تھا۔
- ۵۔ (رَكُنْ [تَفْعَلُوا]) (البقرة: ۲۴) ”اور تم ہرگز نہیں کر پاؤ گے“ دراصل یہ تَفْعَلُونَ تھا۔
- ۶۔ (رَكُنْ [اَلْاَرْضُ]) (البقرة: ۱۲۰) ”میں اس سرزمین سے ہرگز نہیں ہٹوں گا“ (دراصل یہ اُتِرُ تھا)

خلاصہ کُن کے قواعد

- ۱۔ کُن کے بارے میں (۵) پانچ باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔
- ۱۔ کُن، فِعْلٌ مُضَارِعٌ سے پہلے آتا ہے اور [ظاہری طور پر] فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو خفیف یعنی مَنْصُوب کرتا ہے۔
- ۲۔ کُن، [معنوی طور پر] فعل مضارع میں مُسْتَقْبِل کے معنی دیتا ہے۔ یعنی مُضَارِعٌ کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔ یہ معنوی تبدیلی ہے۔
- ۳۔ کُن، حَرْفٌ نَفْيٌ تَاكِيدِيٌّ ہے۔ [یعنی میں شدت پیدا کرتا ہے ہرگز نہیں کا مفہوم دیتا ہے۔]
- ۴۔ کُن بھی [زُنْ اِعْدَابِيٌّ] گراتا ہے۔
- ۵۔ کُن بھی زُنْ نِسْوَةٌ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

حُرُوفِ تَاصِیَہ اور فِعْلِ مُضَارِعِ مَنْصُوب

لَنْ	إِذَنْ	أَنْ	كَيْ يَكُنْ	أَنْ مُضَمَّرَةٌ
حَتَّى کے بعد أَنْ مُضَمَّرَةٌ ہوتا ہے	لَا اَمْ تَعْلِيْلُ یعنی لام کبی کے بعد أَنْ مُضَمَّرَةٌ ہوتا ہے	أَوْ بَعْنِ إِلَّا کے بعد أَنْ مُضَمَّرَةٌ ہوتا ہے	فَلَمْ سَبَب کے بعد أَنْ مُضَمَّرَةٌ ہوتا ہے	وَاَوْ، اور فاء (ف) کے بعد أَنْ مُضَمَّرَةٌ ہوتا ہے
جب نفی کے جواب میں آئے	امر کے جواب میں آئے	نہی کے جواب میں آئے	إِسْتِفْهَام کے جواب میں آئے	تَمَنَّى کے جواب میں آئے
عَرَض کے جواب میں آئے	تَرْجِي کے جواب میں آئے			

ۛ حُرُوفِ تَاصِیَہ: حُرُوفِ تَاصِیَہ، مُضَارِعِ کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔

حُرُوفِ تَاصِیَہ (۵) پانچ ہیں: لَنْ، إِذَنْ، كَيْ، أَنْ ظَاهِرَةٌ، أَنْ مُضَمَّرَةٌ۔

أَنْ مُضَمَّرَةٌ: پانچ صورتوں میں أَنْ مُضَمَّرَةٌ یا مَخْفِي (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۱۔ حَتَّى کے بعد ۲۔ لَا اَمْ تَعْلِيْلُ / كَيْ کے بعد،

۳۔ أَوْ بَعْنِ إِلَّا کے بعد ۴۔ فَلَمْ سَبَب کے بعد،

۵۔ وَاَوْ، اور فاء کے بعد، جب وہ نفی، نہی، امر، إِسْتِفْهَام، تَمَنَّى، عَرَض

اور تَرْجِي کے جواب میں آئیں۔

سبق نمبر ۱۱

حُرُوفِ نَاصِبہ

پچھلے صفحے پر، جو چارٹ آپ نے دیکھا، اس کا بغور جائزہ لیجئے۔ آپ کو تین (۳) باتیں یاد رکھنی ہیں۔

۱۔ حُرُوفِ نَاصِبہ (۵) پانچ ہیں، جن کے بعد اُنے دالِ یخِلِ مُضَارِعِ خَفِیْف یعنی منصوب ہو جاتا ہے۔ لَنْ، اِذَنْ، كُنْ، اَنْ ظَاہِرۃ، اَنْ مُضْمَرۃ۔

۲۔ پانچ الفاظ کے بعد **اَنْ مُضْمَرۃ** ہوتا ہے۔ اَنْ مُضْمَرۃ بھی حُرُوفِ نَاصِبہ میں سے ہے۔ اَنْ مُضْمَرۃ کا مطلب ہے اَنْ مخفی یعنی **چھپا ہوا اَنْ**

۱۔ حَبِیْی کے بعد **اَنْ مُضْمَرۃ** (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۲۔ لَامِ تَخْلِیْل (ل) کے بعد اَنْ مُضْمَرۃ (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۳۔ گئی کے بعد **اَنْ مُضْمَرۃ** (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۴۔ اَوْ یَمَعْنِ اِلَّا کے بعد اَنْ مُضْمَرۃ (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۵۔ فَاغْی سَبِیْئَۃ (ف) کے بعد **اَنْ مُضْمَرۃ** (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات وَ اور فَا کے بعد اَنْ مُضْمَرۃ ہوتا ہے، جب وہ نفی

نہی، امر، اِسْتِفْہَام، تَنْہِی، عَذْض اور تَرْجِی کے جواب میں آئیں۔

سبق نمبر ۱۱۱

مضارع کی تیسری قسم

فِعْلٌ مُضَارِعٌ خَفِيفٌ (مَنْصُوبٌ)

۱۔ فعل مُضَارِعٌ، خَفِيفٌ یعنی مَنْصُوبٌ ہوتا ہے۔ جب وہ [کُنْ] کے بعد آئے۔

مثلاً کُنْ [يَفْعَلْ] وہ کبھی ذکرے گا / وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

۲۔ فعل مُضَارِعٌ، خَفِيفٌ یعنی مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب فعل مضارع [اَتَى] کے

کے بعد آئے۔ مثلاً اَتَى [يَفْعَلْ] تاکہ وہ کرے۔

۳۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ، خَفِيفٌ ہوتا ہے، جب اِذَنْ کے بعد آئے۔ (اِذَنْ، اِذَا)

۱۔ اِذَنْ [يَفْعَلْ] تب وہ کرے گا۔

۲۔ اِذَنْ [يَسْقُطُ] فِي الْاِمْتِحَانِ تب وہ امتحان میں فیل ہوگا۔

۴۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ، خَفِيفٌ یعنی مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب وہ اَنْ ظَاہِرَةً کے

بعد آئے۔ مثلاً اَنْ [يَفْعَلْ] کہ وہ کرے۔

۵۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ خَفِيفٌ یعنی مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب وہ اَنْ مُضْمَرَةً

(چھپے اَنْ) کے بعد آئے۔

جیسے [حَتَّىٰ کے بعد] فِعْلٌ مُضَارِعٌ سے پہلے، اَنْ (مُضْمَرَةً) مَخْفِي ہوتا ہے۔

أَجْلِسْ حَتَّىٰ تَرْجِعَ میں بیٹھوں گا، تمہارے لوٹنے تک۔

لَا أَيْرَحُ حَتَّىٰ [تَأْكُلَ] یعنی میں نہ ہوں گا، جب تک کہ آپ مجھے اجازت نہ دیں۔

۱۔ کُنْ کے بعد آنے والا فعل مضارع، منصوب (خفیف) ہوتا ہے۔
 قاعدہ: کُنْ بھی (کُنْ کی طرح) فونِ انحرابی کو ساقط کر دیتا ہے، اور فونِ فِثْوۃ کو برقرار رکھتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (رَأَيْحَسِبُ أَنْ لَنْ يُعْقِدَ عَلَيْكَ أَحَدٌ) (البلد: ۵)

کیا وہ بھنپتا ہے، کہ اُس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا؟

۲۔ (قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّا لَنُكَلِّمُكَ) أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا (الاعاشۃ: ۲۷)

”انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم وہاں ہرگز کبھی نہ جائیں گے، جب تک وہ (طاقتور) وہاں ہیں۔“

۳۔ (كُنْ تَكَلَّمُوا) مِنْ دُونِهِ إِلَهًا (الکہف: ۱۴)

”ہم اُس کے علاوہ کسی معبود کو، ہرگز نہیں پکاریں گے۔“

۲۔ أَنْ مَضَرَّیْہ (ظاہرۃ) کے بعد آنے والا فِعْلٌ مُضَارِعٌ بھی خفیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے۔

۱۔ (أَنْ تَذْهَبُوا) یہ (یوسف: ۱۳)

”کہ تم لوگ یوسف کو ساتھ لے جاؤ۔“

(یہاں تَذْهَبُونَ خفیف ہو کر، تَذْهَبُوا ہو گیا۔)

۲۔ (دَآنْ تَصُومُوا) خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ: ۱۸۴)

”اور اگر تم روزہ رکھو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(یہاں تَصُومُونَ خفیف ہو کر، تَصُومُوا ہو گیا۔)

۳۔ (أَنْ تَبِيدَ) يَكُونُ (النحل: ۱۵)

”کہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے۔“

۴۔ (أَنْ تَوَلَّى) إِحْدَاهُمَا (البقرۃ: ۲۸۲)

”کہ دونوں میں سے ایک بھول جائے۔“

۵۔ (وَاللّٰهُ يُرِيدُ اَنْ **يَتُوبَ** عَلَيْكُمْ) (النساء: ۲۷)

”اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔“

۶۔ (يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ **يُخَفِّفَ** عَنْكُمْ) (النساء: ۲۸)

”اللہ تم پر سے (پابندیوں کو) ہلکا کرنا چاہتا ہے۔“

۳۔ گئی اور لگئی بھی فعل مضارع کو، مَنْصُوب (خفیف) کرتے ہیں۔

۱۔ (گئی لَا **يَكُوْنُ**) ذُوْلَةُ بَيْنِ الْأَعْنِيَاءِ مِنْكُمْ) (الحشر: ۷)

”تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان، گردش نہ کرتی رہے۔“

۲۔ (لگئی لَا **يَكُوْنُ**) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَرْجٌ) (الاحزاب: ۳۷)

”تاکہ مومنین پر کوئی تنگی نہ رہے۔“

۴۔ اِذَنْ بھی فعل مضارع کو مَنْصُوب (خفیف) کرتا ہے۔

۱۔ (جواباً لِمَنْ قَالَ : سَأُزَوِّجُ) اِذَنْ **اَللّٰهَ**

(جواب سے کہے، میں آپ کی عنقریب زیارت کروں گا۔) کے جواب میں ”تب تو پھر

میں آپ کا اکرام کروں گا۔“

اِذَنْ (تب تو پھر) کسی جملے کے جواب میں استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ اَنْ مُّصْمَرَةٌ بھی فعل مضارع کو مَنْصُوب (خفیف) کرتا ہے۔

اس کی پانچ (۵) صورتیں ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۱۔ فِعْلٌ مُّضَارِعٌ، مَنْصُوب ہوتا ہے۔ جب وہ حَتّٰی کے بعد آئے، کیونکہ ایسی صورت

میں حَتّٰی اور فِعْلٌ کے درمیان اَنْ مُّصْمَرَةٌ (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

حتیٰ کے بعد، مخفی اُن کی مثالیں

۱۔ اَجْلِسْ، حَتَّى [تَرْجِعَ] میں آپ کے لوٹنے تک بیٹھوں گا۔

(یعنی یہ دراصل حَتَّى اُن تَرْجِعَ ہے۔)

۲۔ رَكَلْنِ اَبْرَحَ الْاَرْضِ حَتَّى [يَاذَنَ] (یعنی آپنی) (یوسف ۸۰)

”اب تو میں یہاں سے ہرگز نہ ٹلوں گا۔ جب تک کہ میرے والدہ اجازت نہ دیں“

۳۔ (نَقَاتِلُوا الْيَتٰى تَتٰى، حَتَّى [تَفِىءَ] إِلَى اَمْرِ اللّٰهِ) (الحجرات: ۹)

”ترزیادتى کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے“

۴۔ (حَتَّى [يَسْمَعَ] كَلَامَ اللّٰهِ) (التوبہ: ۶)

”یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے“

۵۔ (حَتَّى [اَبْلَغَ] مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ) (الکھف: ۶۰)

”جب تک کہ میں دور دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں“

۶۔ اوپر کی تمام مثالوں میں، حَتَّى کے بعد آئی پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع منصوب ہو گیا ہے۔

۷۔ (حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ) (البقرة: ۲۱۴)

”یہاں تک کہ رسول کہہ اُٹھے“

۸۔ (وَاِنَّا لَنَ نَّدْخُلُهَا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْهَا) (المائدة: ۲۲)

”ہم اس بستی میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ جب تک کہ وہ اُس میں سے نکل نہ جائیں“

اس مثال میں کُن کی وجہ سے تَدْخُلُ مَنْصُوب ہے اور حَتَّى کے بعد مخفی

اُن کی وجہ سے يَخْرُجُونَ مَنْصُوب ہو کر يَخْرُجُوا ہو گیا ہے۔

۹۔ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ، حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: ۹۲)

”تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے، جب تک، اپنی عزیز چیز خرچ نہ کرو۔“

۹۔ (حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) (التوبة: ۲۹)

”جب تک یہ لوگ اپنے ہاتھ سے جزیہ نہیں دیتے اور چھوٹے بن کر نہیں رہتے۔“

نوٹ :- اوپر کی تین مثالوں میں، مخفی آن کی وجہ سے، يَخْرُجُونَ ، تُنْفِقُونَ

اور يُعْطُونَ کا فون اعدا ہی گریا ہے اور فعل مضارع منصوب ہو گیا ہے۔

کئی کے بعد، مخفی آن کی مثالیں

۲۔ فَعِلَ مُضَارِعٌ مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب وہ لَام گئی ر لَام تَعْلِيل، لَام

سَبَبِيَّة، لَام مَكْسُور کے بعد آئے۔ کیونکہ فعل اور لَام گئی کے

درمیان اُنْ مخفی ہوتا ہے۔

۱۔ (وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ **لِتُبَيِّنَ** لِلنَّاسِ) (النحل: ۴۴)

”اور ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو صاف صاف بتائیں۔“

لِ + (آج) + تَبَيِّن = لِتُبَيِّن

یہ دراصل اِنَّ تَبَيِّن ہے اور لَام مَكْسُور کے بعد اُنْ چھا ہوا ہے۔

اسی چھے اُنْ کی وجہ سے فعل مُضَارِعٌ تَبَيِّن منصوب ہو کر تَبَيِّن ہو گیا ہے۔

۲۔ (لَا تَقْتُلْكَ) (المائدہ: ۲۸) ”تاکہ تجھے قتل کروں۔“

(یہاں، أَقْتُلْ مَنْصُوب یعنی خفیف ہو کر أَقْتُلْ ہو گیا۔)

۳۔ (لِتَعْلَمَ) (الکہف: ۱۲) ”تاکہ ہم جانیں۔“

(یہاں، تَعْلَمْ مَنْصُوب یعنی خفیف ہو کر تَعْلَمْ ہو گیا۔)

۴۔ (لَعَلَّآ **يَكُونُ** لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ) (البقرة: ۱۵۰)

”تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے“

(يَكُونُ مَنصُوبٌ يَعْنِي خَفِيفٌ هُوَ كَرِيكُونَ هُوَ كَرِيكٌ)

۵۔ (وَأَمْرًا لِّنُسَلِّمَ) لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام: ۱۰)

”ہمیں یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے جھک جائیں“

۶۔ (لِيُخَفِّرَ) لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح: ۲۰)

”تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے“

۷۔ (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ) عَلَى الْغَيْبِ (آل عمران: ۱۷۹)

”اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے۔“

۸۔ (فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّهُمْ) (التوبہ: ۷۰)

”پھر یہ اللہ کا کام ہی نہ تھا، کہ اُن پر ظلم کرتا“

۹۔ حَضَرْتُ، اِسْتَأْنَسْتُ عَنْ خَالِكَ

میں آپ کا حال پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔

۱۰۔ (لِتَعْلَمُوا) عَذَابَ السَّيِّئِينَ وَالْحَسَابِ (یونس: ۵)

”تاکہ تم برسوں اور تاریخوں کا عذاب معلوم کرو“

(بیان) [ل] کی وجہ سے، تَعْلَمُونَ، مَنصُوبٌ ہو کر تَعْلَمُوا ہو گیا۔

أَوْ بِعَنَى إِلَّا كَـ بَعْدَ، مَخْفَى أَنْ كِي مَثَالِي

۱۱۔ [أَوْ] بِعَنَى إِلَّا كَـ بَعْدَ، أُنْوَ لَا يَغْلُ مَضَارِعَ خَفِيفٌ يَعْنِي مَنصُوبٌ

ہوتا ہے۔ (کیونکہ أَوْ اور يَغْلُ کے درمیان أَنْ مُضْمَرٌ ہوتا ہے۔)

۱۔ يَجْهَرُ النَّجَّاسُ أَوْ يَجْهَدُ

”وہ کامیابی سے محروم ہوگا، مگر (Unless) یہ کہ وہ محنت کرے“
 یہاں، اُد کے معنی میں نہیں استعمال ہوا ہے، بلکہ اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
 بالفاظ دیگر، یہاں یہ اُد انگریزی لفظ (Unless) کے معنی میں ہے۔ اس سے پہلے
 اُن چھا ہوا ہے۔

۴۔ اَلْكَافِرُ يَدْخُلُ النَّارَ اَوْ [يُسَلَّمَ]

”کافر آگ میں داخل ہوگا، مگر (Unless) یہ کہ وہ اسلام قبول کرے“

فائے سببیہ کے بعد، مخفی اُن کی مثالیں

فِعْلٌ مُضَارِعٌ، مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب تھیں، تَغِي، اِلَّا سَتَقْدَامُ، تَمَرِّقُ
 عَزَمَ اور تَرْجِي کے جواب میں [فَاء] آئے اور [فَاء] کے بعد فِعْلٌ مُضَارِعٌ
 ہوا کیونکہ فِعْلٌ مُضَارِعٌ اور [فَاء] کے درمیان اَنْ مُضَبَّرَةٌ (مخفی) ہوتا ہے۔
 یہ فاء (فَ)، فائے سببیہ کہلاتا ہے۔

۴۔ فائے سببیہ کے بعد، فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَنْصُوبٌ ہوتا ہے، جب
 وہ اَمْر کے جواب پر داخل ہو۔

جیسے: اِلْخِدَامُ اَمْتَكَ، [تَتَخَدَّم]

”اپنی قوم کی خدمت کر! تو مزدوم بن جائے گا۔“

یہاں فعل امر اِلْخِدَامُ ہے۔ اس کے جواب میں [فَ] استعمال ہوا ہے۔ یہ ف

فائے سببیہ کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کے بعد آنے والا فعل مضارع چھے [اَنْ]
 کی وجہ سے منصوب ہو گیا ہے اور [تَتَخَدَّم] سے [تَتَخَدَّم] بدل گیا ہے۔

فاء کے بعد، مخفی اُن کی مثالیں

۱۔ ان مضمرة **فِ** کے بعد جب وہ **نَہی** کے جواب پر داخل ہو۔

۱۔ لَا تَكْذِبْ **فَتَا كُفْرًا** ”جھوٹ مت بول، ورنہ گناہ گار ہوگا۔“

یہاں لَا تَكْذِبْ فعل نہیں ہے۔ اس کے جواب میں **فِ** استعمال ہوا ہے۔ **فِ** کے بعد اُن مخفی ہے۔ اور مخفی اُن کی وجہ سے فعل مضارع تَا كُفْرًا منصوب ہو گیا ہے۔ یہاں **فِ** کا ترجمہ **ورنہ** کیا گیا ہے۔ اس پر نظر رکھیے۔

۲۔ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ **فَتَفْعَلًا** مَلُومًا مَّخْشُورًا

(بنی اسرائیل: ۲۹)

”اپنے ہاتھوں کو بالکل کھلا دے اور عاجز رہ جاؤ۔“

یہاں لَا تَبْسُطْهَا **فَعِيلٌ نَهْيٌ** ہے۔ **فِ** کے بعد اُن مخفی ہے۔ اور اس وجہ سے **فَتَفْعَلًا** منصوب ہو گیا ہے۔

۲۔ ان مضمرة **فِ** کے بعد جب وہ **نَہی** کے جواب پر داخل ہو۔

مثلاً۔ كَرُّ تَرْحَمٍ **فَتُؤْخَذُ** ”تو نے رحم نہیں کیا، کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔“

یہاں كَرُّ تَرْحَمٍ حرف نفی ہے۔ اس کے بعد **فِ** استعمال ہوا ہے۔ **فِ** کے بعد اُن مخفی ہے۔ اس وجہ سے تَرْحَمٍ منصوب ہو گیا ہے۔

(لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ **فَيَمُوتُوا**) (فاطر: ۳۶)

”اُن پر یہ فیصلہ نہ ہوگا! کہ وہ مر جائیں۔“ (یہاں بھی يَمُوتُونَ کا نون اعرابی گر گیا ہے)

۳۔ اُن مضمرة **فِ** کے بعد جب وہ **استفہام** کے جواب پر داخل ہو۔

مثلاً۔ هَلْ تَرْحَمُ ؟ **فَتُؤْخَذُ** ”کیا تو رحم کرتا ہے؟ کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔“

یہاں ھَل حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد ف استعمال ہوا ہے۔

ف کے بعد اُن پر شیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع تَرْجَم منصوب ہو گیا ہے۔

۴۔ اُن مضمومہ ف کے بعد جب وہ تَمَتَّی کے جواب پر داخل ہو۔

۱۔ کَیْتِیَ لَی مَالًا **فَاَبْذَلْ** «کاش میرے پاس مال ہوتا اور میں خرچ کرتا۔

یہاں کَیْتِیَ حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد ف استعمال ہوا ہے۔ ف کے بعد

اُن پر شیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع اَبْذَلْ منصوب ہو گیا ہے۔

۲۔ (يَا كَيْتِي كُنْتِ مَعْصُورًا **فَاَنْوَرُ** كَوْزًا عَظِيمًا) (النساء: ۷۳)

کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا اور بہت اہم بڑی کامیابی حاصل کر لیتا۔

یہاں کَیْتِیَ حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد ف استعمال ہوا ہے۔

ف کے بعد اُن پر شیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع اَنْوَرُ منصوب ہو گیا ہے۔

۵۔ اِن مضمومہ ف کے بعد جب وہ **عَرَضْ** درخواست ہو۔

۱۔ اَلَا تَسْأَلُنِي مَجِي ؟ **فَاَخَذَا مَكَ**

کیا آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے؟ کہ میں آپ کی خدمت کروں!

یہاں اَلَا حرف عرض ہے۔ اس کے بعد ف استعمال ہوا ہے۔

ف کے بعد اُن پر شیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع اَخَذَا منصوب ہو گیا ہے۔

۲۔ اِن مضمومہ ف کے بعد جبکہ وہ **تَرْجَم** کے جواب پر داخل ہو۔

لَعَلَّه ذَاهِبٌ **فَتَنَصَّحَبَه**

شاید وہ جائے توہم اُس کے ساتھ ہوں گے۔

یہاں لَعَلَّه حرف ترجیح ہے۔ اس کے بعد ف استعمال ہوا ہے۔

ف کے بعد اُن پر شیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع تَنَصَّحَبَ منصوب ہو گیا ہے۔

واو کے بعد منصوب فعل مضارع کی مثالیں

ہ۔ فَعِلَ مُضَارِعٌ، خَفِيفٌ يَعْنِي مَنْصُوبٌ ہوتا ہے۔ جب نہی، نَفی، امر، اِسْتَفْهَام، تَمَنٍّ، عَرَضٌ اور تَوَجُّعٌ کے جواب میں واؤ (و) آئے اور واؤ کے بعد، فَعِلَ مُضَارِعٌ ہو۔ کیونکہ فَعِلَ مُضَارِعٌ اور واؤ کے درمیان اُنْ مُضَمَّةٌ (صَحْفِی) ہوتا ہے۔

ۛ ذیل میں بھی اور نفی کی دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

۱۔ نہی (لا) کے جواب میں و کے استعمال کی مثال

لَا تَأْمُرْ بِالْوَثَاقِ وَ **تَكْذِبَ**

سچ بولنے کا حکم مت دے، جب کہ خود جھوٹ بولے۔

ۛ یہاں لَا تَأْمُرْ جملہ نہیہ ہے۔ اس کے بعد **وَ** استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد اُنْ پرشیدہ ہے۔ اس لیے فَعِلَ مُضَارِعٌ تَكْذِبَ منصوب ہو گیا ہے۔

۲۔ نفی (لَمَّا) کے جواب میں و کے استعمال کی مثال

(وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مَعَكُمْ وَ **يَعْلَمُو** الصَّابِرِينَ)

(آل عمران ۱۴۲)

”حالانکہ اللہ نے ابھی یہ دیکھا نہیں کہ تم میں سے کون مجاہدین ہیں اور کون صابریں؟“

ۛ یہاں لَمَّا يَعْلَمِ منفی جملہ ہے۔ اس کے بعد **وَ** استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد اُنْ پرشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع يَعْلَمُو منصوب ہو گیا ہے۔

سبق نمبر ۱۱۲

ثَقِيلٌ اور اَثَقَلَ اَفْعَالِ مُضَارِع سے پہلےاستعمال ہونے والے حُرُوف

ثَقِيلٌ وَاَثَقَلَ فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے استعمال ہونے والے
حُرُوف

حَرْفِ مَا وَمَا	حَرْفِ تَمَنِّي كَيْتَ	حَرْفِ شَرَط إِمَّا	حَرْفِ إِسْتِفْهَام هَلْ	حَرْفِ لَاءِ نَفْيِ لَا	لَامِ اَمْرِ لَامِ مَكْسُورِ لِ	لَامِ تَاكِيدِ لَامِ مَفْتُوحِ لَ

مندرجہ بالا سات (۷) حُرُوفِ فِعْلِ مُضَارِع

اَثَقَلَ وِثَقِيل سے پہلے، استعمال ہوتے ہیں۔

مثالیں اگلے صفحات پر آ رہی ہیں۔

سبق نمبر ۱۱۳

فعل مضارع کی چوتھی قسم

فِعْلٌ مُضَارِعٌ أَثْقَلُ

۱۔ **ثَقِيلٌ** فِعْلٌ مُضَارِعٌ اور **أَثْقَلُ** فِعْلٌ مُضَارِعٌ، دونوں سے، فِعْلٌ میں تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ فِعْلٌ أَثْقَلُ **يَفْعَلُ** میں، زیادہ زور ہوتا ہے، یہ نسبت فِعْلٌ ثَقِيلٌ **يَفْعَلُ** کے۔

۳۔ فِعْلٌ أَثْقَلُ اور فِعْلٌ ثَقِيلٌ سے پہلے، پچھلے صفحے پر دیے گئے سات (۷) حروف میں سے کسی ایک کا آنا ضروری ہے۔

۴۔ **رُبَّ** (بسا اوقات) حَرْفٌ جَزْءٌ ہے لیکن جب اُس کے بعد مَا آتا ہے تو یہ **رُبَّمَا** بن جاتا ہے۔ مَا کی وجہ سے حَرْفٌ جَزْءٌ کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

۵۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ سے پہلے لام تاکید (لَامٌ مَفْتُوحَةٌ) لگا کر آخر میں نون مُشَدَّدٌ لگانے سے فِعْلٌ، أَثْقَلُ ہو جاتا ہے اور مستقبل میں تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔
جیسے **لَ** + يَنْصُرُوْا + نَ = لَيَنْصُرُوْنَ (وہ لوگ ضرور مدد کریں گے۔)

۶۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ سے پہلے، لَامٌ اَمْرٌ (لَامٌ مَكْسُورَةٌ) لگا کر آخر میں **نُونٌ مُشَدَّدٌ** لگانے سے، کرنا چاہیے، کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے

لَ + يَنْصُرُوْا + نَ = لَيَنْصُرُوْنَ (اُن کو ضرور، مدد کرنی چاہیے۔)

فعل مضارع اَثَقَلَ کی مثالیں

فعل اَثَقَلَ میں ایک اہم بات جو نوٹ کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مؤنث
تَفَعَّلِينَ اَثَقَلَ ہو کر **تَفَعَّلِينَ** ہو جاتا ہے۔ یاء (ی) حذف ہو جاتی
 ہے۔ جمع تَفَعَّلُونَ، اَثَقَلَ ہو کر تَفَعَّلِينَ ہو جاتا ہے اور واؤ (و) حذف ہو جاتی ہے۔

- ۱۔ لَيَنْصُرَنَّ (وہ ضرور مدد کرے گا۔)
- ۲۔ قَالَ لَئِنْ نَصَرْتُكَ (خدا کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا)
- ۳۔ لَأَقْعُدَنَّ (میں ضرور بیٹھوں گا۔)
- ۴۔ لَأَقْتُلَنَّكَ (میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔)
- ۵۔ لَأَغْلِبَنَّ (میں ضرور غالب ہو کر رہوں گا۔)
- ۶۔ لَيَعْلَمَنَّ (وہ ضرور جان کر رہے گا۔)
- ۷۔ لَيَزِيدَنَّ (وہ، اُن لوگوں کو ضرور بڑھائے گا۔)
- ۸۔ لَتَذُلَّنَّ (تم لوگ، ضرور داخل ہو کر رہو گے۔) یہ جمع ہے۔

قاعدہ : اَثَقَلَ اَنْفَعَال کو اَدَم بھگتہ کی حرکت سے پہچاننا پڑتا ہے۔

- ۱۔ زبر، واحد مذکر کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدَنَّ (ذ)
- ۲۔ زیر، واحد مؤنث کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدَنَّ (ذ)
- ۳۔ پیش، جمع کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدَنَّ (ذ)

- ۱۔ لَتُفْسِدَنَّ تم ضرور (واحد) فساد برپا کرو گے (دال پر **زبر** ہے)
- ۲۔ لَتُفْسِدَنَّ تم لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کرو گے (دال پر **پیش** ہے)
- ۳۔ لَتُفْسِدَنَّ وہ لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کریں گے۔

- ۴۔ کَتَفْسِدَانِ (وہ عورت ضرور فساد برپا کرے گی) (دال پر زیر ہے۔)
 ۵۔ لَا تُسْجِدَنَّ میں ضرور، سجدہ کروں گا۔
 ۶۔ لَنْتَسْجِدَنَّ ہم ضرور سجدہ کریں گے۔
 ۷۔ لَتَنذُ خُلَايَاً تم دونوں ضرور داخل ہو گے۔ (مثنیٰ)
 ۸۔ كَيْدًا خُلَايَاً وہ دونوں ضرور داخل ہوں گے۔ (مثنیٰ)
 ۹۔ كَيْدًا خُلَيَّ وَہ ضرور، داخل ہو گا۔
 ۱۰۔ لَتَنذُ خُلَيَّ تم ضرور، داخل ہو گے۔ (جمع)
 ۱۱۔ لَيَقْتُلَنَّ وہ عورتیں، ضرور قتل کریں گی (جمع مؤنث غائب)
 ۱۲۔ لَتَقْتُلَنَّ تم عورتیں، ضرور قتل کرو گی (جمع مؤنث حاضر)

۲۔ لَامِ اَمْرِ كَيْدًا خُلَيَّ

جیسے ۱۔ **لَيَتَرَحَّمَنَّ** الْمَسَاكِينِ

”تم کو مسکینوں پر ضرور رحم کرنا چاہیے“

یہ دراصل لَ + تَرَحَّمُ + نَ ہے۔ لَ، لامِ امر ہے۔

۲۔ **لَيَتَحَفَّظَنَّ** شَرَفَ آبَائِهِمْ

”تم لوگوں کو اپنے آباء کے شرف کی، ضرور حفاظت کرنی چاہیے۔“

یہ دراصل لَ + تَحَفَّظُ + نَ ہے۔ لَ، لامِ امر ہے۔

۳۔ لَائے نہی کے بعد فِعْلٍ اَتَقَلَّ کی مثالیں

لائے نہی، منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی اس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے۔

لَا يَخْرُتُكَ تَقَلُّبُ الدِّينِ كَقَدْوَانِي الْبِلَادِ (آل عمران: ۱۹۶)

”نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے“

۱۔ لَا يَخْرُتُ مِیں، نعل مضارع سے پہلے **لائے** بھی ہے۔

۲۔ لَا يَخْرُتُ کو، نُونُ مُشْتَدَّد لگا کر أَثْقَلَ کیا گیا ہے۔

۳۔ لَا يَخْرُتُ تمہیں دھوکے میں ہرگز نہ ڈالے یہاں **لاء** پر کُتْبہ ہے

یعنی یہ **واحد** کے لیے ہے جمع کے لیے ہوتا تو پیش ہوتا۔

(قُلْ إِنَّهُ لَعِلْمُهُ السَّاعَةِ كُلَّامًا تَمْتَرُونَ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ)

”اور وہ (یعنی ابن مریم) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے، پس تم اس میں شک ہرگز

نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے“ اس مثال میں

۱۔ کلامی سے اِمْتَرُی ہے۔ یعنی شک کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔

تَمْتَرُو سے أَثْقَلَ ہو کر تَمْتَرُونَ بنا۔

۲۔ لا پر پیش ہے۔ اس لیے یہ **جمع** کے معنی میں ہے۔

۴۔ اِمَّا کے بعد فِعْلٍ مُضَارِعٍ أَثْقَلَ کی مثالیں

اِمَّا، دراصل اِنْج + مَا ہے اور حَزَنٌ شَرْط ہے۔

۱۔ (قُلْ اِمَّا تَخَافُكُنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيفَاكُمْ) (الانفال: ۵۸)

”اور اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو“

(فِعْلٍ مُضَارِعٍ خَافَ۔ يَخَافُ سے تَخَافُ ہوا، پھر تَخَافُکُنَّ ہے۔

فِ پر زبر ہے، اس لیے یہ **واحد مذکر** کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ (فَاِمَّا تَرْتَرِينَ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا) (مريم: ۲۶)

”پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے“

فَعَلْ مَقْدَرِ رَأَيْ، یاری سے تَرِیْق تھا (تو دیکھتی ہے)

یہ اَنْقَل ہو کر تَرِیْق ہو گیا۔ تاکید کے ساتھ۔

یہاں یاء کے نیچے زیر ہے، اس لیے یہ [واحد مونث] کے لیے استعمال ہوا ہے۔

لَامِ تَاكِيْد (مَفْتُوح) کے بعد فِعْلِ اَنْقَل کی مثالیں

۱۔ [لَنُخْرِجَنَّكَ] وَنَ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوذُنَ فِيْ وَلَتِنَا (ابراہیم: ۱۳۰)

”ہم یقیناً تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا“

(یہاں لَتَعُوذُنَ جمع کے لیے ہے)

۲۔ وَلَيَعْلَمَنَّ سَأَلْتَهُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَيَقُوْلُنَّ (الزمر: ۳۸)

”اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ خود ضرور کہیں گے کہ

اللہ ہی نے“

یہاں لَيَقُوْلُنَّ کے لام پر پیش ہے۔ اس لیے یہ [جمع] کے لیے مابا جائے گا۔

۳۔ لَتَدْخُلَنَّ [الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ] (الفتح: ۲۴۰)

”تم لوگ ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے“

یہاں لَتَدْخُلَنَّ کے لام پر پیش ہے۔ یہ [جمع] کے لیے ہے۔

۴۔ وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرٰءِيْلَ فِي الْكِتَابِ

[كُتِبَ] فِي الْاَرْضِ مَوَدِّينَ (بنی اسرائیل: ۴۰)

”پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ تم لوگ، دو مرتبہ ضرور زمین میں

فدا دہرپا کرو گے“

۵۔ (لَئِنْ شَكَرْتُمْ [أَزِيدَنَّكُمْ]) (ابراہیم: ۷)

”اگر تم شکر گزار بنو گے، تو تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔“

۶۔ (وَقَالَ اللَّهُ [أَكِيدَنَّكُمْ] أَصْنَاكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ) (الانبیاء: ۵۷)

”اور خدا کی قسم میں تمہاری غیر موجودگی میں، تمہارے بتوں کی ضرورت ختم کر دوں گا۔“

۷۔ (وَلَا ضَلَالَتَهُمْ [وَلَا مُمِيتَتَهُمْ] وَلَا مَرُتَهُمْ [فَلَيُبَيِّنَنَّكُمْ])

إِذَا نَالَ الْأَنْعَامَ [وَلَا مَرُتَهُمْ] [فَلَيُبَيِّنَنَّكُمْ] خَلَقَ اللَّهُ (النساء: ۱۱۹)

”میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوں میں الجھاؤں گا میں انہیں حکم دوں گا (اور میرے حکم سے) جانوروں کے کان پھاڑ دیں گے اور انہیں حکم دوں گا (اور وہ میرے حکم سے وہ) خلائی ساخت میں رد و بدل کریں گے۔“

۸۔ اس مثال میں چھ افعال استعمال کیے گئے ہیں جن میں چار [واحد] کے صیغے میں ہیں۔ اور [فَلَيُبَيِّنَنَّكُمْ] اور [فَلَيُبَيِّنَنَّكُمْ] جمع کے صیغے میں ہیں۔

۵۔ حَرْفِ اسْتِفْهَام کے بعد فِعْلٍ مُضَارِعٍ اَنْثَقْل کی مثال

نیچے کی مثال پر غور کیجئے۔ حرف استفہام کے بعد فعل اَنْثَقْل استعمال ہوا ہے۔

هَلْ [تَرْجِعَنَّ] الْيَوْمَ؟ کیا تو آج ضرور واپس آئے گی۔

۶۔ لَيْت کے بعد فِعْلٍ مُضَارِعٍ اَنْثَقْل

نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجئے۔ حرف تمنیی کے بعد فعل اَنْثَقْل استعمال ہوا ہے۔

۱۔ لَيْتَ [يَفْعَلَنَّ] (یہ مذکر واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور کرتا۔

۲۔ **لَیَّتَ یَذْهَبُ** (یہ جمع کے لیے ہے۔)

کاش وہ لوگ ضرور جاتے۔

۳۔ **لَیَّتَ تَفَرَّعَ** (یہ مونث واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور پڑھتی۔

خلاصہ قواعد فِعْلٍ مُّضَارِعٍ ثَقِیلٍ وَ أَثْقَلِ

۱۔ **فِعْلٍ أَثْقَلِ** سے تاکید کا مضمون (ضرور) پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ **فِعْلٍ أَثْقَلِ**، دو شرطوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ جب مُضَارِعِ مثبت ہو اور مستقبل کے لیے خاص ہو۔

۲۔ لَامِ تاکید سے مُضَارِعِ مُتَّحِلِ ہو۔

۳۔ **فِعْلٍ أَثْقَلِ وَ ثَقِیلِ** سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ لَامِ تَأْکِیدِ (لَامِ مَفْتُوحَہ) جیسے : **لَنْخْرِجَنَّکَ**

۲۔ لَامِ اَمْرِ (لَامِ مَكْسُورَہ) جیسے : **لَتَحْطَطَنَّ**

۳۔ لائے نہی (لَا) جیسے : **لَا یُخْرُکُکَ**

۴۔ الفاظ شرط (إِذَا) جیسے : **إِذَا تَخَافَنَّ**

۵۔ حَرْفِ اسْتِعْہَامِ (هَلْ) جیسے : **هَلْ تَرْجِعَنَّ**

۶۔ دیگر الفاظ جیسے **مَا** یا

۷۔ **رُبَّمَا** (بسا اوقات)

۸۔ **لَیَّتَ** جیسے : **لَیَّتَ یَفْعَلَنَّ**

۹۔ **فِعْلٍ أَثْقَلِ**، **مَجْہُولِ** بھی ہوتا ہے جیسے **لَتُسَلَّیَنَّ**

تم لوگوں سے ضرور پوچھا جائے گا۔

لَتُسَلَّیَنَّ

سبق نمبر ۱۱۴

فعل مضارع کی پانچویں قسم

فِعْلٌ مُضَارِعٌ ثَقِيلٌ

۱۔ فِعْلٌ مُضَارِعٌ سے پہلے، لام لگا کر، آخر میں [نُونٌ سَاكِنَةٌ] بڑھانے سے فعل مُضَارِعٌ [ثَقِيلٌ] بن جاتا ہے جس سے تاکید کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے

لَ + يَنْصُرُوْا + نَ = كَيْنَصُرُوْنَ = كَيْنَصُرُوْا
وہ لوگ، ضرور مدد کریں گے۔

۲۔ کتابت میں [كَيْنَصُرُوْا] تکرار کے ساتھ بھی لکھا جاسکتا ہے، لیکن تَلْفِظٌ وہی رہے گا۔
۳۔ صیغوں کی پہچان، لام گھمے کی حرکت پر ہوگی۔

۴۔ فِعْلٌ ثَقِيْلٌ اور فِعْلٌ اَثَقَلَ کے استعمالات ایک جیسے ہیں۔

۵۔ فِعْلٌ ثَقِيْلٌ میں [مُثَنَّى نہیں آتا]

۶۔ فِعْلٌ ثَقِيْلٌ میں [نُونٌ شِدَّةٌ کے دو صیغے بھی نہیں آتے۔]

اس پر توجہ نہایت ضروری ہے۔

فِعْلٌ مُضَارِعٌ ثَقِيْلٌ کی مثالیں

• مندرجہ ذیل مثالوں کے اعراب پر غور سے توجہ دیجئے۔
بالخصوص لام کلمے کی حرکت پر۔

- ۱۔ لِيَخْرُجَنَّ (زیر، واحد مذکر کے لیے) وہ ضرور نکلے گا۔
 - ۲۔ لِيَخْرُجَنَّ (پیش، جمع کے لیے) وہ ضرور نکلیں گے۔
 - ۳۔ لَتَخْرُجَنَّ (زیر، واحد مؤنث کے لیے) تو ضرور نکلی گی۔
 - ۴۔ لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا) ۵۔ لَيَفْعَلَنَّ (وہ سب، ضرور کریں گے)۔
 - ۶۔ لَتَفْعَلَنَّ (تم لوگ ضرور کرو گے) ۷۔ لَتَفْعَلَنَّ (تو ضرور کرے گی)۔
 - ۸۔ لَأَفْعَلَنَّ (میں ضرور کروں گا) ۹۔ لَنَفْعَلَنَّ (ہم ضرور کریں گے)۔
- مُضَارِعٌ ثَقِيلٌ کی دو قرآنی مثالیں**

- ۱۔ (كَلَّا لَإِنْ لَّمْ يَنْتَوِا، كَسَفًا) بِالنَّاصِيَةِ (العلق: ۱۵)
- ”ہرگز نہیں، اگر وہ باز نہ آیا، تو ہم اس کی پیشانی کے بال، پکڑ کر ضرور کھینچیں گے“
- نوٹ: یہاں **كَسَفًا** استعمال ہوا ہے۔ جو دراصل **كَسَفَعَنَّ** ہے۔
- ۱۔ سَفَعًا، يَسَفَعُ (ف) سَفَعًا، سَفَعًا (طا پڑھنا، ہاں کھینچنا) سے سَفَعًا بنا۔ (ہم کھینچیں گے)۔
- ۲۔ پھر **كَسَفًا** سے **كَسَفَعَنَّ** بنا اور اُس میں تاکید کے معنی پیدا ہوئے۔
- ۳۔ پھر اُس سے پہلے لام تاکید (ل) لگا رہ **كَسَفَعَنَّ** ہو گیا۔
- ۴۔ لَمْ کی وجہ سے **يَنْتَوِي** مجزوم ہو کر **يَنْتَوِ** رہ گیا ہے۔
- ۲۔ (وَلْيَكُونَا مِنَ الصَّادِقِينَ) (یوسف: ۲۲) ”اور وہ بہت زیادہ، ذیل و خوار ہو جائے گا“
- ۱۔ دراصل یہ **يَكُونَنَّ** ہے۔ کتابت اس کی **يَكُونَا** (توین کے ساتھ) کی گئی ہے۔
- ۲۔ اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔
- ل + يَكُونُ + ن = كَيَكُونَنَّ (وہ ضرور ہو جائے گا)۔
- ۳۔ لام کلمہ فُون ہے **فُون** پر زیر ہے۔
- جو واحد مذکر کی علامت ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا ہے۔

خلاصہ فعل مضارع کی پانچ قسمیں

معروف	أَخَفْتُ (مَجْزُوم)	خَفِيف (مَنْصُوب)	أَثْقَلْتُ	ثَقِيلُ
۱۔ لَ	۱۔ لَ (لامِ أَمْر)	۱۔ أَنْ ظَاهِرَةٌ	۱۔ لَ	۱۔ لَ
۲۔ سَ	۲۔ (مَكْسُور)	۲۔ كُنْ	۲۔ يَ	
۳۔ سَوْفَ	۲۔ كُنْ	۳۔ كَيْ	۳۔ لَا (نَهْي)	
۴۔ لَا (نَهْي)	۳۔ لَا (نَهْي)	۴۔ إِذَنْ	۴۔ مَا	
۵۔ فَدَ	۴۔ إِنْ	۵۔ أَنْ مُضَمَّرَةٌ	۵۔ إِمَّا	
۶۔ كَذُ	۵۔ كَيْمَا	۶۔ هَلْ		
۷۔ گانَ		۷۔ رُبَّمَا		
		۸۔ لَيْتَ		

وہ الفاظ جو فعل مضارع سے پہلے آتے ہیں

❖ لَوْنُ أَخْرَاجِي گرجانا ہے۔

❖ لَوْنُ سِتْوَةٍ برقرار رہتا ہے۔

❖ فِخْلٌ تَأْقِصُ کی (ی) حذف ہو جاتی ہے۔

مُضَارِعٌ مَعْرُوفٌ : مندرجہ بالا (۷) سات حروف، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔

(ظاہری نہیں)۔ فعل مُضَارِعٌ، مَعْرُوفٌ ہی رہتا ہے۔

حُرُوفٌ جَازِمَةٌ : حروف جازمہ پانچ (۵) ہیں، جو فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو جَزْم دیتے ہیں۔

لَامِ اَمْر (لَامِ مَكْسُور) كَحْر، لائے تھی، اِنْ اور كَمَّا۔
حُرُوفِ نَاصِبہ :

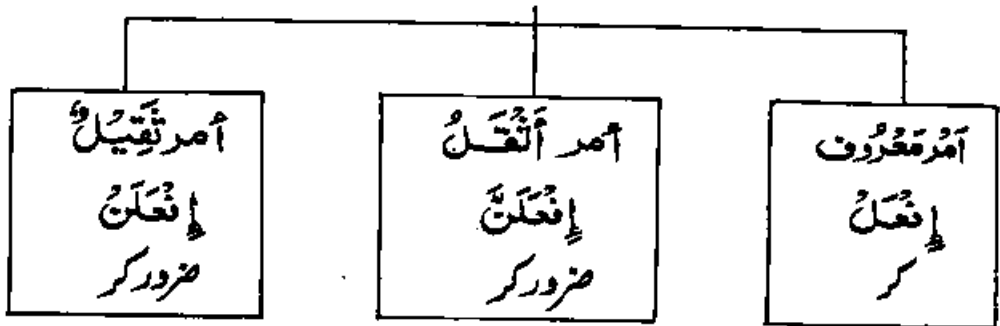
حُرُوفِ نَاصِبہ بھی پانچ (۵) ہیں جو فعل مضارع کو، نَصَب دیتے ہیں۔ اَنْ ظاہرہ، اَنْ مضممرہ، كَنْ، گئی اور اِذَنْ لَامِ تَاكِيْد، مُضَارِعِ ثَقِيْل اور اَثْقَل سے پہلے، تَاكِيْد کے لیے لَامِ تَاكِيْد (لَامِ مَفْتُوح) آتا ہے۔ كہی قَدْ پہلے آجاتا ہے۔ اَثْقَل سے پہلے اوپر کے اُمُّ حُرُوف آسکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۱۵

The Importive Verb

فِعْلُ أَمْرٍ کی تین قسمیں

فِعْلُ أَمْرٍ کی قسمیں



فِعْلُ أَمْرٍ کی تین قسمیں	واحد مذکر	واحد مؤنث	مثنیٰ	جمع مذکر	جمع مؤنث
۱۔ فِعْلُ أَمْرٍ مَعْرُوفٌ جیسے	اِفْعَلْ	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلْنَ
۲۔ فِعْلُ أَمْرٍ أَثْقَلُ جیسے	اِفْعَلْ	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلْنَ
۳۔ فِعْلُ أَمْرٍ ثَقِيلٌ جیسے	اِفْعَلْ	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلْنَ

فعل امر کے قواعد

- ۱۔ فِعْلُ أَمْرٍ مَعْرُوفٌ میں حُکْم سادہ ہوتا ہے۔ (کر)
- ۲۔ فِعْلُ أَمْرٍ أَثْقَلُ و ثَقِيلٌ میں تاکید ہوتی ہے، (ضرور کرو۔)
- نیکن اِثْقَلُ میں زیادہ تاکید ہوتی ہے۔

۲۔ فعل امر ثقیل کی صرف تین (۳) قسمیں ہیں، جو لام کلمے کی حرکت زبر (واحد مذکر) زیر (واحد مؤنث) اور پیش (جمع مذکر) سے پہچانی جاتی ہیں۔

فعل أمر أَثْقَلُ وَثَقِيلُ کے لام کلمے کی حرکت پر غور کیجئے۔

۱۔ واحد مذکر کے لیے زَبَر کُنْ

۲۔ واحد مؤنث کے لیے زَبَر لُجْ

۳۔ جمع مذکر کے لیے پیش لُجْ

۴۔ أمر یعنی حُكْم، صرف حاضر (Second Person) کو دیا جاتا ہے۔

۵۔ عربی زبان میں، صیغۂ غائب اور صیغۂ متکلم سے پہلے [لَا مَ اَمْرَ] (لاؤم)

مکسور ل) لگا کر اَمْرِیہ بنایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا مفہوم [کرنا چاہیے] ہوتا ہے۔

فِعْلُ اَمْرٍ مَعْرُوفٍ کی قرآنی مثالیں

فعل امر واحد مذکر

۱۔ (ادْهَبْ يَكْتَابِي هَذَا) (العمل: ۲۸) ”میرا یہ خط لے جا“

۲۔ (آيْ اَصْرِبْ يَعْصَاكَ الْحَجَرَ) (الاعراف: ۱۶۰)

”کہ چٹان پر اپنی لامٹی مارو“

۳۔ (اجْعَلْ هَذَا بَكَّةً اَمْكًا) (البقرہ: ۱۲۶)

”مے ایک پر امن شہر بنا دے“

۴۔ (وَ اَرْزُقْ اَهْلَكَ مِنَ الثَّمَرَاتِ) (البقرہ: ۲۶)

”اور یہاں کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے“

فعل امر واحد مونث

۵۔ (يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ) [اَنْجِیْ] اِلٰی رَبِّکَ (الفجر: ۲۷-۲۸)

”اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف“

۶۔ (يَا مَدْيَنُ) [اَقْنِیْ] لِرَبِّکِ وَ [اَسْجِدْیْ] وَ [اَرْکَبْیْ] مَعَ التَّارِكَيْنِ

(آل عمران: ۴۳)

”اے مدین! اپنے رب کی تابع ہو کر رہ، سجدہ کر اور بھگنے والوں کے ساتھ بھاگ جا“

فعل امر مثنیٰ

۷۔ (اِذْهَبَا) [اِلٰی فِرْعَوْنَ] (طہ: ۴۳) ”تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ“

فعل امر جمع

۸۔ (وَ اَدْخُلُوا) [مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ] (یوسف: ۶۷)

”مختلف دروازوں سے داخل ہوتا“

۹۔ (كُونُوا) [تَعَاوِمِينَ بِالْقِسْطِ] (النساء: ۱۳۵)

”تم سب انصاف کو قائم کرنے والے بن جاؤ“

۱۰۔ (وَ اِذَا قُلْتُمْ) [فَاعْبُدُوا] وَ كُوكَبَانَ ذَا قُرْبَىٰ (الانعام: ۱۵۲)

”جب بات کہو تو انصاف کی، چاہے معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو“

۱۱۔ (اَعْبُدُوا) [رَبَّکُمْ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ] (البقرة: ۲۱)

”اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا“

لَا اَمْرَ کے ذریعے فِعْلُ اَمْر کی مثال

یہ تو بتایا جا چکا ہے کہ اَمْر، صرف حاضر کو دیا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں کرنا چاہیے

مفہوم کو ادا کرنے کے لیے مُتَكَلِّم اور غائب سے پہلے بھی لَا اَمْر (لَا اَمْرٌ مَّكْشُورٌ لِّ)

استعمال کیا جاتا ہے اور اسے فعل مضارع سے پہلے لگا کر مضارع کو معجزوم کر دیا جاتا ہے۔

یہی: ۱۔ لَا فَعَلَ مجھے کرنا چاہیے۔

۲۔ لَا دُخِلَ مجھے داخل ہونا چاہیے۔

۳۔ لَا سُجِدَ مجھے سجدہ کرنا چاہیے۔

۴۔ لَيْدُ خُلَ اُسے داخل ہونا چاہیے۔

اس طرح مُتَكَلِّم اور غائب کے لیے بھی اَمْر کے صیغہ بن جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ کو بغور دیکھیے

فعل مضارع معروف	For Third Person فعل اَمْر غائب کے لیے	ترجمہ فعل اَمْر
يَذْهَبُ	لِيَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے (He)
يَذْهَبَانِ	لِيَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے۔
يَذْهَبُونَ	لِيَذْهَبُوا	اُن سب کو جانا چاہیے
تَذْهَبُ	لِتَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے۔ (She)
تَذْهَبَانِ	لِتَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے
يَذْهَبْنَ	لِيَذْهَبْنَ	اُن عورتوں کو جانا چاہیے

For First Person

مُتَكَلِّم کے لیے

أَذْهَبُ	لَا ذْهَبْ	مجھے جانا چاہیے
نَذْهَبُ	لِنَذْهَبْ	ہمیں جانا چاہیے

لَامِ اَمْرُ کے قواعد : فِعْلٌ مَجْزُومٌ کے باب میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ اب دوبارہ انہیں تازہ کر لیجئے۔

۱۔ مُضَارِعٌ سے پہلے لَامِ اَمْرُ (لِ مَكْسُور) لگائیے اور فِعْلٌ مُضَارِعٌ کو مَجْزُومٌ کیجئے۔ فِعْلٌ اَمْرٌ بن جائے گا۔ **ادا کرنا چاہیے** کے معنی دے گا۔

۲۔ لَامِ اَمْرٌ چونکہ حُرُوفِ جَازِمَہ میں سے ہے۔ یہ **لَوْنٌ عَرَابِیٌّ گرا دیتا ہے** جیسے یَتَذَهَّبَانِ تم دونوں کو جانا چاہیے۔

۳۔ لَامِ اَمْرٌ زَوْنٌ یَسْتَوِی کو برقرار رکھتا ہے۔

جیسے یَسْتَعْمِدُنَ ان عورتوں کو سجدہ کرنا چاہیے۔

یَشْكُرْنَ تم عورتوں کو شکر ادا کرنا چاہیے۔

۴۔ اگر فِعْلٌ ناقص ہو (یعنی جس کے آخر میں حُرُوفِ عِلَّتِ ہو۔)

تو **حُرُوفِ عِلَّتِ کو حذف کر دیتا ہے**

جیسے : دَعَى، يَدْعُو، اُدْعُ، خَشِيَ، يَخْشَى، اِخْشَی سے

لِیَخْشَ (اُسے ڈرنا چاہیے) **لَاِخْشَ (مجھے ڈرنا چاہیے۔)**

۵۔ لَامِ اَمْرٌ سے پہلے، وَاو، ثُمَّ یا **فَلَمَّا** آجائے تو

لَامِ اَمْرٌ سَاكِنٌ ہو جاتا ہے۔

لِیَكْتُبْ (اُسے لکھنا چاہیے) سے وَلِیَكْتُبْ (اور اُسے لکھنا چاہیے۔)

لِیَشْهَدْ (وَلِیَشْهَدْ (اور اُسے گواہ بننا چاہیے۔)

لِیَعْمَلْ (وَلِیَعْمَلْ (اور اُسے عمل کرنا چاہیے۔)

لِیَعْبُدَا (وَلِیَعْبُدَا (اور ان لوگوں کو، عبادت کرنی چاہیے۔)

سبق نمبر ۱۱۶

فَعِلْ أَمْرٌ ثَقِيلٌ اور فَعِلْ أَمْرٌ أَثْقَلُ

۱۔ لَامٌ أَمْرٌ مَكْسُورٌ ہوتا ہے۔ (ل)

۲۔ تَاكِيد، ذُوْنِ ثَقِيْلَتِه (ن) سے بھی ہوتی ہے اور ذُوْنِ خَفِيْفَتِه (ن) سے بھی۔
 مندرجہ ذیل مثالوں میں، پہلے لَامٌ أَمْرٌ اور آخر میں ذُوْنِ مُشَدِّدِیَا ذُوْنِ سَاكِنِ
 لگا کر غائب اور متکلم دونوں صیغوں کو، اَمْرٌ میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ تاکید مفہوم
 پیدا ہو۔

غائب کے لیے فَعِلْ أَمْرٌ
For Third Person

ضَمِيْرٌ	أَمْرٌ أَثْقَلُ	ترجمہ ثَقِيْلٌ وَأَثْقَلُ	أَمْرٌ ثَقِيْلٌ
هُوَ	لِيَفْعَلَنَّ	اُسے ضرور کرنا چاہیے	لِيَفْعَلَنَّ (واحد مذکر)
هُمَا	لِيَفْعَلَا	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے	-----
هُمْ	لِيَفْعَلُنَّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے	لِيَفْعَلُنَّ (جمع مذکر)
هِيَ	لَتَفْعَلَنَّ	اُس کو ضرور کرنا چاہیے	لَتَفْعَلَنَّ (واحد مؤنث)
هُمَا	لَتَفْعَلَا	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے	-----
هُنَّ	لِيَفْعَلَنَّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے	-----

متکلم کے لیے For First Person

صَمِيْرٌ	أَمْرٌ أَثْقَلَ	ترجمہ ثقیل وَاثْقَلَ	أَمْرٌ ثَقِيْلٌ
أَنَا	رَأَيْتُكَ	مجھے ضرور کرنا چاہیے	رَأَيْتُكَ
نَحْنُ	لِنَفْعَلَنَّ	ہیں ضرور کرنا چاہیے	لِنَفْعَلَنَّ

لام تاکید کے ساتھ، فِعْلٌ مُسْتَقْبِلٌ

- ۱۔ لام تاکید و منفروح، ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع سے پہلے لگایا جاتا ہے۔
 ۲۔ لام تاکید مستقبل کا معنی دیتا ہے (حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں)۔

ضامیر	عاقب	أَثْقَلَ وَثَقِيْلٌ کا اُردو ترجمہ	مضارع ثقیل
هو	لَيَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گا۔	لَيَفْعَلَنَّ
ہم	لَيَفْعَلَنَّ	دونوں ضرور کریں گے	لَيَفْعَلَنَّ
ہم	لَيَفْعَلَنَّ	وہ سب ضرور کریں گے	لَيَفْعَلَنَّ
ہی	لَتَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گی	لَتَفْعَلَنَّ
ہم	لَتَفْعَلَنَّ	وہ دونوں ضرور کریں گی	لَتَفْعَلَنَّ
ہن	لَيَفْعَلَنَّ	وہ سب ضرور کریں گی	لَتَفْعَلَنَّ

1st Person

متکلم

مُضَارِعُ ثَقِيلٍ	أَثْقَلُ وَثَقِيلُ كَا اُردو ترجمہ	غَائِبٌ ضَمِيرٌ مُضَارِعُ أَثْقَلُ
لَا فُعَلُ	میں ضرور کروں گا۔	أَنَا لَا فُعَلُ
لَنْفَعَلُ	ہم ضرور کریں گے۔	نَحْنُ لَنْفَعَلُ

IInd Person

حاضر

لَتَفْعَلُنَّ	تم ضرور کرو گے	أَنْتَ لَتَفْعَلَنَّ
.....	تم دونوں ضرور کرو گے	أَنْتُمَا لَتَفْعَلَانِ
لَتَفْعَلُنَّ	تم سب ضرور کرو گے	أَنْتُمْ لَتَفْعَلُنَّ
لَتَفْعَلِينَ	تم ضرور کرو گی	أَنْتِ لَتَفْعَلِينَ
.....	تم سب ضرور کرو گی	أَنْتُنَّ لَتَفْعَلْنَ

سبق نمبر ۱۱

The Negative Imperative Verb

فِعْلِ نَهٰی کی تین قسمیں

۱۔ فعل نہی کی تین قسمیں ہیں	واحد مذکر	واحد مؤنث	مثنیٰ	جمع مذکر	جمع مؤنث
۱۔ فِعْلِ نَهٰی معروف جیسے	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبِي	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبُوا	لَا تَضْرِبْنَ
۲۔ فِعْلِ نَهٰی اَنْفَعْل جیسے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبِيَنَّ	لَا تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبُوْنَ	لَا تَضْرِبْنَ
۳۔ فِعْلِ نَهٰی تَقْيِيْل جیسے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبِيَنَّ	لَا تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبُوْنَ	لَا تَضْرِبْنَ

۲۔ فِعْلِ نَهٰی تَقْيِيْل اور فِعْلِ اَنْفَعْل دونوں سے، جملے میں نہی مُؤَكَّد کا

مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یعنی مستقبل کے لیے منفی تاکید ہوتی ہے۔

۳۔ لام کلے پر	لریر	واحد مذکر کی	(لَا تَضْرِبَنَّ)
لام کھٹے پر	لریر	واحد مؤنث کی	(لَا تَضْرِبِيَنَّ) اور
لام کھٹے پر	پیش	جمع مذکر کی	(لَا تَضْرِبُوْنَ) علامت ہوتی ہے۔

فِعْلُ نَهَى کی تین قسمیں

For Second Person

صیغہ حاضر کے لیے نہی

- ۱۔ لائے نہی (لا) ، فِعْلُ کو مَجْزُوم کرتا ہے۔
 - ۲۔ لائے نہی (لا) نُونِ اَعْدَایِ کو گرا دیتا ہے۔
 - ۳۔ لائے نہی (لا) نُونِ ضَمیر یعنی نُونِ نِسْوۃ کو برقرار رکھتا ہے۔
 - ۴۔ آخر میں نُونِ مُشَدَّد لگا کر یا نُونِ سَاکن لگا کر تاکید کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے۔
- مندرجہ ذیل جَدَّوَل کا بغور جائزہ لیجئے

فعل نہی کی تین قسمیں

ضمیر	مُضَارِع	نہی معروف	نہی اَثَقَل	نہی ثَقِيل	مضارع اور نہی کا فرق
أَنْتَ	تَضَرَّبْ	لَا تَضَرَّبْ	لَا تَضَرَّبْ	لَا تَضَرَّبْ	----
أَنْتُمَا	تَضَرَّبَا	لَا تَضَرَّبَا	لَا تَضَرَّبَا	—	نون اعرابی گر گیا
أَنْتُمْ	تَضَرَّبُوا	لَا تَضَرَّبُوا	لَا تَضَرَّبُوا	لَا تَضَرَّبُوا	نون اعرابی گر گیا
أَنْتِ	تَضَرَّبِي	لَا تَضَرَّبِي	لَا تَضَرَّبِي	لَا تَضَرَّبِي	نون اعرابی گر گیا
أَنْتُمَا	تَضَرَّبَا	لَا تَضَرَّبَا	لَا تَضَرَّبَا	—	نون اعرابی گر گیا
أَنْسُ	تَضَرَّبْ	لَا تَضَرَّبْ	لَا تَضَرَّبْ	—	یہ نون منیر یعنی نونِ نِسْوۃ ہے

صیغہ غائب کے لیے نہی

For Third Person

عربی زبان میں،

فِعْل غَائِب کے لیے بھی [لائے نہی] استعمال کیا جاتا ہے۔

اس صورت میں [وہ نہ مارے] کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

أَتَقْتَلَ اور تَقْتُلُ أَمْر میں [ہرگز نہیں کرنا چاہیے] کا تاکیدی مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے

مُضارع	نہی سادہ	اُردو ترجمہ	نہی اَتَقْتَلَ أَمْر	نہی ثقیل	
هُوَ يَضْرِبُ	لَا يَضْرِبُ	وہ نہ مارے	لَا يَضْرِبَنَّ	لَا يَضْرِبَنَّ	-
هُمَا يَضْرِبَانِ	لَا يَضْرِبَانِ	وہ دونوں نہ ماریں	لَا يَضْرِبَانِ	-	نون اعرابی
هُمْ يَضْرِبُونَ	لَا يَضْرِبُونَ	وہ سب نہ ماریں	لَا يَضْرِبُونَ	لَا يَضْرِبُونَ	نون اعرابی
هِيَ تَضْرِبُ	لَا تَضْرِبُ	لڑکی نہ مارے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنَّ	نون اعرابی
هُمَا تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَانِ	وہ دونوں نہ ماریں	لَا تَضْرِبَانِ	-	نون اعرابی
هُنَّ يَضْرِبْنَ	لَا يَضْرِبْنَ	عورتیں نہ ماریں	لَا يَضْرِبْنَ	-	نون نسوة
أَنْتَ أَضْرِبُ	لَا أَضْرِبُ	میں نہ ماروں	لَا أَضْرِبَنَّ	لَا أَضْرِبَنَّ	
نَحْنُ نَضْرِبُ	لَا نَضْرِبُ	ہم نہ ماریں	لَا نَضْرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنَّ	

فعل نہی معروف کی قرآنی مثالیں

فِعْلُ نَهْيٍ مِیں ، حَرْفِ نَهْيٍ کے بعد فِعْلُ مَجْزُوم ہوتا ہے۔

۱۔ (لَا تَحْزَنْ) [تَحْزَنْ] إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (التوبة: ۴۰)

”غم نہ کر! یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

۲۔ (وَلَا تَأْكُلُوا) [تَأْكُلُوا] مِمَّا لَكُمْ يُدْخِلُكُمْ فِيهِ الْكُفْرُ وَلَئِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ (الانعام: ۱۴۱)

”جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو، اُس کا گوشت نہ کھاؤ۔“

یہاں تَأْكُلُونَ مجزوم ہو کر تَأْكُلُوا ہو گیا۔

۳۔ (لَا تَدْخُلُوا) [تَدْخُلُوا] مِنْ بَابِ قَاصِدٍ (یوسف: ۶۷)

”تم لوگ! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔“

یہاں تَدْخُلُونَ مجزوم ہو کر تَدْخُلُوا ہو گیا۔

۴۔ (وَلَا تَقْرَبُوا) [تَقْرَبُوا] الْمُتَوَاعِشَ (الانعام: ۱۵۱)

”تم لوگ! بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔“

۵۔ (فَلَا يَقْرَبُوا) [يَقْرَبُوا] الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا (التوبة: ۲۸)

”اس سال کے بعد یہ لوگ (مشرکین) مسجد حرام کے قریب پھٹکنے نہ پائیں۔“

۶۔ (لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ) (الحجرات: ۱۱)

”کوئی قوم دوسری کا مذاق نہ اڑائے۔“

۷۔ (وَلَا يَخْرُجْكَ) [يَخْرُجْكَ] قَوْلُهُمْ (یونس: ۶۵)

”اور ان لوگوں کی باتیں تمہیں رنجیدہ نہ کریں۔“

فِعْلُ نَهَى أَثْقَلَ كِى قُرْآنِی مَثَالِیں

۱۔ لَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا (ابراہیم: ۲۲)

”تم ہرگز گمان نہ کرنا کہ اللہ غافل ہے۔“

۲۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا (آل عمران: ۱۶۹)

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو۔“

۳۔ لَا يَغْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ (الاعراف: ۲۷)

”شیطان تم لوگوں کو، آزمائش میں ہرگز نہ ڈالے۔“

۴۔ لَا يَحْطِمْكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ (النمل: ۱۸)

”کہیں تم لوگوں کو سلیمانؑ اور ان کا لشکر کھل کر نہ رکھ دیں۔“

سبق نمبر ۱۱

مَادَّہ، مَصْدَر اور ابوابمَادَّہ

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مَادَّہ، کسی لفظ کے [أَصْلِي حُرُوف] کو کہتے ہیں۔ یہ حروف ہر حال میں باقی رہتے ہیں۔ انہیں [حُرُوفِ اَصْلِيہ] بھی کہتے ہیں۔ جیسے [مُتَّفِكُو] میں حُرُوفِ اَصْلِيہ ف، ک، ر ہیں۔

مَصْدَر

مَصْدَر کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ کام کرنے کا نام ہے۔ جیسے [زَرْعٌ] کاشت کرنے کو کہتے ہیں۔ مَصْدَر سے بے شمار [أَفْعَال] اور [أَسْمَاء] نکلتے ہیں۔ جیسے افعال كَذَبَ، يَذْذَعُ، ذَرَعُ (باب مُتَعَرِّع) اور [اسماء] جیسے نَارِعٌ، مَزْرُوعٌ، مَذْرَعَةٌ

ابواب

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ فِعْل ثَلَاثِي مُجَرَّد کے چھ ابواب ہیں جن کی بنیاد، عین کلمہ کی حرکت پر ہے۔ اب ہم آپ کی دیگر دو اہم نکتوں کی طرف رہنمائی کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ایک ہی مادے سے مختلف ابواب ہو سکتے ہیں اور ایک ہی باب سے مختلف مصادر آسکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۱۹

ایک ہی مادے سے مختلف ابواب

عربی زبان کے طالب علم کو اس بات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ایک ہی مادے سے مختلف ابواب آتے ہیں اور مختلف المعانی ہوتے ہیں۔ جیسے پہلی مثال

ماضی	مضارع	آمر	مصدّر	باب اور معانی
۱ آذَنُ	يَاذُنُ	إِعْزِزْ	أَذِنُ	باب سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی سنا، اجازت دینا آرام کرنا، کھانے کو جی چاہنا۔
۲ أَدِنُ	يَأْدِنُ	أَعْدِنُ	أَذِنُ	باب نَصَرَ سے ہے بمعنی بیچ کا اگنا یا کسی کے کان کو زخمی کرنا۔

دوسری مثال

۱ بَصِيرٌ	يَبْصُرُ	بَصُرٌ	بَصَرٌ	باب سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی آنکھوں سے دیکھنا
۲ بَصُرٌ	يَبْصُرُ	أَبْصُرُ	بَصَارَةٌ	باب كَرَّمَ سے ہے۔ بمعنی سمجھنا

تیسری مثال

۱ حَسَبَ	يَحْسِبُ	أَحْسَبُ	حَسَابٌ	باب نَصَرَ سے ہے۔ بمعنی گنتی کرنا
۲ حَسِبَ	يَحْسِبُ	إِحْسَبُ	حِسْبَانٌ	باب سَمِعَ سے ہے بمعنی گمان کرنا
۳ حَسَبَ	يَحْسِبُ	أَحْسَبُ	حَسَبٌ	باب كَرَّمَ سے ہے۔ بمعنی خاندانی طور پر شریف و محترم ہونا

سبق نمبر ۱۲۰

ایک ماقرے اور ایک باب سے مختلف مصادر

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ مادہ بھی ایک ہوتا ہے اور باب بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن مصادر مختلف ہوتے ہیں۔ اور ہر مصدر مختلف المعانی ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر سیاق و سباق ہی رہنمائی کرتا ہے۔ عربی لغات سے استفادہ کرنے والوں کو اس بات کا خاص خیال کرنا پڑتا ہے (مصدر) کے باب میں، ہم بتا چکے ہیں کہ ایک ہی مادے کے مختلف مصادر آسکتے ہیں اور وہ ہم معنی ہوتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ نہیں ہوتا یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ مصدر کے ۴۰ سے زیادہ اوزان ہیں۔ اور ایک ہی مادے سے سارے مصدر نہیں آتے مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال غبرا۔ ایک ہی مادے سے پانچ مصدر

- ۱۔ خَلَعَ (مَاضِي) يَخْلَعُ (مُضَارِع) أَخْلَعُ (أَمْر) سے
- ۱۔ خَلَاقَةٌ (پہلا مصدر) ہے (باب نَصَرَ) بمعنی ناب یا جانشین ہونا۔
- ۲۔ اسی مادے اور اسی باب نَصَرَ سے، دو اور مصدر ہیں۔
- ۲۔ خُلْفَةٌ (بچے اور بعد میں آنا) ۳۔ خِلْفَةٌ (اختلاف کرنا)
- ۳۔ اسی مادے سے اور اسی باب سے، دو اور مصدر ہیں۔
- ۴۔ خَلَاقَةٌ اور ۵۔ خُلُوفٌ جس کے معنی ہیں بے وقوف ہو جانا۔
- (یہاں یہ بات یاد رہے کہ خَلَعَ، باب نَصَرَ کے علاوہ باب سَمِعَ اور باب

صَرَب سے بھی آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی زبان کے طالب علم کو ابتداء میں بار بار لغات سے رجوع کرنا کس قدر ضروری ہے۔

مثال نمبر ۲۔ ایک ہی مادے سے دو مصدر

۱۔ باب فَنَحَرَ میں، فَلَخَرَ، يَفْخَرُ، اِفْخَرْتُ، پہلا **مَصْدَر ظَهَرُ** ہے۔
بمعنی کسی کی پیٹھ پر مارنا۔ کسی کی پشت پناہی کرنا۔

۲۔ اسی باب اور اسی مادے سے، ایک اور مصدر **فَلْهُوُ** ہے جس کے معانی چڑھنا اور ظاہر ہونا ہیں۔

مثال نمبر ۳۔ ایک ہی مادے سے دو مصدر

۱۔ باب نَصَرَ میں عَاذَ، يَعْوِذُ، عَاذَ سے پہلا مصدر **عَوِذُ** ہے جس کے معانی چھوڑی کام کرنا، اعادہ کرنا، بار بار آنا، ملاقات کیلئے جانا اور علاج کیلئے جانا ہے۔

۲۔ اور اسی باب اور اسی مادے سے، **دوسرا مَصْدَر اِعْيَاذٌ** ہے جس کے معانی ہیں، بیمار پرسی کرنا۔

خلاصہ

- ۱۔ ایک ہی مادے سے، مختلف ابواب ہو سکتے ہیں۔
- ۲۔ باب کے بدل جانے سے، معنی بدل سکتے ہیں۔
- ۳۔ ایک ہی مادے اور ایک ہی باب سے، مختلف مصادر ہو سکتے ہیں۔ مصادر کے بدل جانے سے بھی، معنی بدل سکتے ہیں۔

۴۔ مَصْدُور، سَمَاعِی بھی ہیں اور قیاسی بھی

۵۔ لُغَات سے اِسْتِفَادَہ کرنے کے علاوہ میاق و سباق کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

سبق نمبر ۱۲۱

عربی لغت سے استفادہ کیسے کیا جائے

عربی لغات (Dictionaries) جسے مُعْجَم بھی کہتے ہیں، دو قسم کی ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کی ڈکشنریوں میں مادے کے پہلے حروف کا لحاظ کرتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے سلسلہ وار مادوں کو رکھا جاتا ہے۔ فرض کیجئے آپ کو **عَلَامَةُ** دیکھنا ہے اور اس کا مادہ **(ع ل م)** ہے تو

۱۔ آپ **پہلے ع کے باب** میں جائیں گے۔

۲۔ پھر آپ **ع کے باب** میں **لام کی فصل** ڈھونڈیں گے۔ وہاں **ع ل م** کا مادہ ملے گا۔ اس میں **عَلَامَةُ** کے معنی تلاش کریں گے۔ اس قسم کی ڈکشنریوں میں **الْمُنْجِدُ**، **وَصْبَاغُ اللُّغَاتِ**، **الْمُبْتِغِیُّ** اور **مُخْتَارُ الصِّحَاحِ** مشہور ہیں۔

آپ کے پاس، مصباح اللغات مرتبہ مولانا عبد الحفیظ صاحب بلیاویؒ یا القاموس الوحید مرتبہ مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانویؒ کا ہونا لازمی ہے۔

۳۔ دوسری قسم کی ڈکشنریوں میں، الفاظ کو مادے کے **آخری حرف** کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ یعنی یہی لفظ **عَلَامَةُ** کو دیکھنا ہو تو آپ **ع ل م** کے مادے کی تلاش میں۔

۱۔ **پہلے م کے باب** میں جائیں گے۔

۲۔ پھر **م کے باب** میں سے **ع کی فصل** میں ڈھونڈیں گے۔

یہ دوسرا طریقہ، **القَامُوسُ المَحِیطُ** اور **لِسَانُ الْعَرَبِ** میں اختیار کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ان میں (یا) اور (و) کو ایک ہی باب میں رکھا گیا ہے۔ یعنی **وَعَا (د ع و)** اور **صَدَى (د ی)** ایک ہی باب میں ہیں۔

ڈکٹریوں میں ابواب کی علامتیں

فِعْل ثَلَاثِي مُجَرَّد کے چھ ابواب کی نشاندہی کے لیے ڈکٹریوں میں، دو طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ جیسے [نَزَلَ] ہی کو لیتے

۱۔ پہلے طریقے میں، [نَزَلَ (ض)] کے بعد قَوْسین میں (ض) ہوگا۔ آپ سمجھ جائیں

کہ یہ باب صَدَب ہے اور یہ [نَزَلَ، يَنْزِلُ، اِنْزَلَ] ہوگا۔

اَبواب کے مُحَقِّقَات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باب فَتَحَ کے لیے (ف) ۲۔ باب صَدَب کے لیے (ض)

۳۔ باب نَصَرَ کے لیے (ن) ۴۔ باب سَمِعَ کے لیے (س)

۵۔ باب حَسِبَ کے لیے (ح) ۶۔ باب كَرَّمَ کے لیے (ك)

۲۔ دوسرے طریقے میں نَزَلَ (ـ) کے بعد قَوْسین میں (ـ) زیر ہوگی۔

آپ سمجھ جائیں کہ یہ باب صَدَب ہے۔

دوسرے معنوں میں پہلے ثَلَاثِي مُجَرَّد کا فِعْل مَاضِي، اَعْدَاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے

اور پھر قَوْسین میں فِعْل مُشَارِع کے عَيْن کلمے کی حرکت لکھی جاتی ہے۔ جس سے خود بخود

باب کا تعین ہو جاتا ہے۔ جیسے ۱۔

۱۔ [وَقَعَ (ـ)] سے مراد ہے باب فَتَحَ، يَفْتَحُ

۲۔ كَتَبَ (ـ) سے مراد ہے باب نَصَرَ، يَنْصُرُ

۳۔ [وَلِيَ (ـ)] سے مراد ہے باب حَسِبَ، يَحْسِبُ

۴۔ بَخِلَ (ـ) سے مراد ہے باب سَمِعَ، يَسْمَعُ

۵۔ حَسَنَ (ـ) سے مراد ہے باب كَرَّمَ، يَكْرُمُ

۶۔ نَزَلَ (ـ) سے مراد ہے باب صَدَبَ، يَصْدِرُ

The Weak Verb

فعل مُعْتَلّ اور اُس کی قسمیں

- ۱۔ 'واؤ'، 'یاء'، 'یاء' (ی) اور 'الف' (ا) [حروفِ عِلّت] کہلاتے ہیں۔
- ۲۔ [فعل صحیح] وہ فعل ہے جس میں کوئی حرفِ عِلّت نہ ہو۔
فعل صحیح کی تین قسمیں ہیں۔ سَالِم، مَقْمُوز اور مُضَاعَف۔
- ۳۔ [فعل مُعْتَلّ] وہ فعل ہے جس میں کوئی حرفِ عِلّت و واء، الف، و یاء، میں سے کوئی ہو۔
فعل مُعْتَلّ کی تین قسمیں ہیں۔
مثال، اُجُوت اور قاقص۔
- ۴۔ [فعل مُعْتَلّ] بعض اوقات [مُرکّب] ہوتا ہے۔ یعنی اس میں ایک سے زیادہ حروفِ عِلّت ہوتے ہیں۔

فعل مُعْتَلّ

- فعل مُعْتَلّ کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کی دو قسمیں۔ اس طرح کل چھ قسمیں ہوں گی۔
- ۱۔ [فعل مُعْتَلّ] وہ فعل ہے جس کے مارے میں فاعل کلمہ (پہلا حرف)، واء (و) یا یاء (ی) ہو۔ مُعْتَلّ الفاء کو و مثال، کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ

فعل شال کا ماضی، فعل صحیح کی طرح ہوتا ہے۔

۱۔ مثال الواوی: واؤ سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے [وَصَلَ] (وَصَلَ)، وَصَلَ، وَصَلَ

۲۔ مثال الیائی: یاء سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے [یَسَّرَ] (یَسَّرَ)، یَسَّرَ، یَسَّرَ

۳۔ فِعْلٌ أَجَوْتُ وہ فعل ہے جس کا عین کلمہ (درمیانی حرف) واؤ (و) یا یاء (ی) ہو۔

چونکہ اس کا درمیانی حرف، حرف صحیح سے خالی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو دَاجَوْتُ، کا نام دیا گیا ہے۔

۱۔ أَجَوْتُ الواوی: درمیان میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے: [قَالَ] (قَالَ)، قَالَ، قَالَ (رَتَابِ)

۲۔ أَجَوْتُ الیائی: درمیان میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے [بَايَ] (بَايَ)، بَايَ، بَايَ (كَادَ)

۳۔ فِعْلٌ نَاقِصٌ وہ فعل ہے جس کے مادے میں لام کلمہ (آخری حرف) واؤ یا یاء ہو۔

بعض صورتوں میں اس کے آخری حرف میں کمی واقع ہوتی ہے اس لیے مُعْتَلٌ اَللَّام کو دَاقِص، کا نام دیا گیا ہے۔

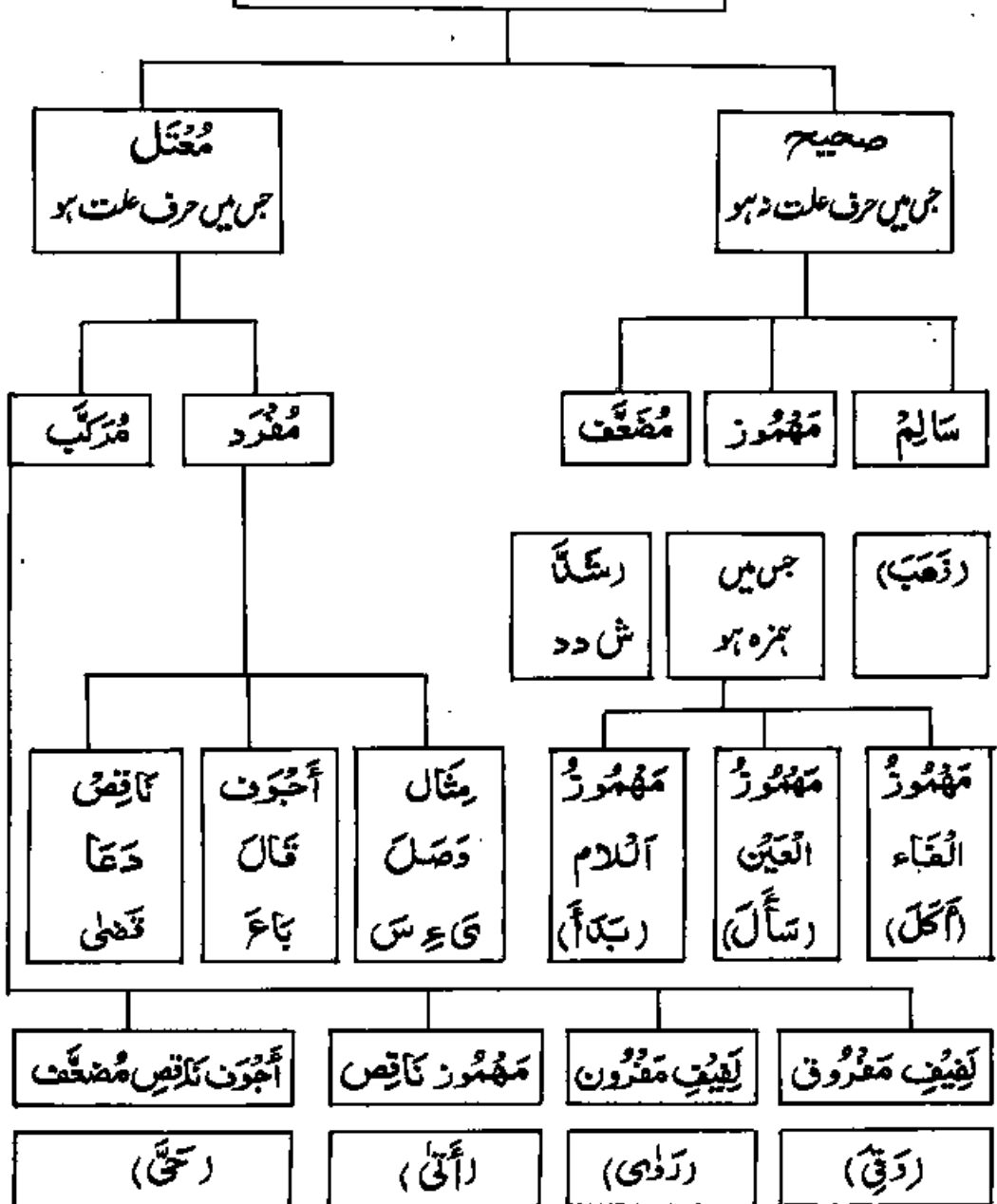
۱۔ الناقص الواوی: مادے کے آخر میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے: [دَعَا] (دَعَا)، دَعَا، دَعَا (رَبَّلَا)

۲۔ الناقص الیائی: مادے کے آخر میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے: [قَضَى] (قَضَى)، قَضَى، قَضَى (خَشَى)

فِعْلٌ مُعْتَلٌ كِی قِسمیں



فعل صحیح

فعل صحیح کی تین (۳) قسمیں ہیں۔

۱۔ سَالِم ۲۔ مَهْمُوز ۳۔ مُضَاعَف

۱۔ فعل سالم : وہ فعل ہے جس کے مادے میں، نہ کوئی حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو
ذہن مکرر ہو جیسے

ذَهَبَ ، سَبَقَ ، نَصَرَ ، صَنَعَ ، سَمِعَ [فَتَح]

۲۔ المَهْمُوز : وہ فعل ہے جس کے مادے میں کہیں 'هَمْزَة' ہو
اس کی تین (۳) قسمیں ہیں۔

۱۔ مَهْمُوزُ الْفَاو : پہلا حرف هَمْزَة ہوتا ہے۔

جیسے [اَكَلَ] (أَكَلَ) ، أَمَرَ ، اِثْرَ ، ادب

۲۔ مَهْمُوزُ الْعَيْنِ : درمیانی حرف هَمْزَة ہوتا ہے۔

جیسے سَأَلَ (سَأَلَ) ، جَعَلَ

۳۔ مَهْمُوزُ اللَّامِ : آخری حرف هَمْزَة ہوتا ہے۔

جیسے بَدَأَ (بَدَأَ) ، بَرَعَ ، ذَرَعَ

۳۔ الْمُضَاعَفُ یا الْمُضَاعَفَةُ : وہ فعل ہے جس کے مادے میں، کوئی حرف مکرر ہو۔

جیسے [شَدَدَ] (شَدَدَ) یہ دراصل یہ دُومرتبہ ہے۔ دراصل یہ [شَدَدَ] ہے۔

[كُرَّرَ] یہاں حرف 'ر' دُومرتبہ ہے۔ دراصل یہ [كُرَّرَ] ہے۔

[ظَنَّ] یہاں حرف 'ن' دُومرتبہ ہے۔ دراصل یہ [ظَنَّ] ہے۔

سبق نمبر ۱۲۳

مُرْكَبٌ فِعْلٌ مُعْتَلٌّ

أَفْعَالٌ مُعْتَلٌّ کہی باہم مرکب ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اُن کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں۔
 ۱۔ لَفِیْفٌ مَّفْرُوقٌ : یہ مثال اور ناقص کا مرکب ہے۔ یعنی اس کا پہلا اور آخری حرف،
 دونوں حُرُوفِ عِلَّتِ ہوئے ہیں۔

جیسے [وَقَى] (وَقَى - یَقِی - قِ)

دونوں حروف علت ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ درمیان میں حرف صحیح ہوتا ہے۔
 ۲۔ لَفِیْفٌ مَّفْرُوقٌ : یہ 'أَجَوَفٌ' اور 'تَاقِصٌ' کا مرکب ہے۔ یعنی اس کا درمیانی اور
 آخری حرف، دونوں حُرُوفِ عِلَّتِ ہوتے ہیں۔

جیسے [رَوَى] یَرَوِی اور [قَوَى] یَقْوِی

یہاں دونوں حروف علت کے ساتھ ساتھ ہیں۔

۳۔ مَهْمُوزٌ تَاقِصٌ : وہ فعل ہے جس کا پہلا حرف 'هَمْزٌ' اور آخری حُرُوفِ عِلَّتِ ہو

جیسے [أَتَى] (أَتَى - یَأْتِی)

۴۔ أَجَوَفٌ تَاقِصٌ مُضَعَّفٌ : وہ فعل ہے جس کے بیچ کا اور آخری حرف، حرف

علت مکرر ہو۔ اَلْكَافِغِلِ مَا ضَعْفٌ، مُضَعَّفٌ کی طرح

اور فِعْلِ مُضَارِعٍ، تَاقِصٌ کی طرح بدلتا ہے۔

جیسے : (۱) [تَحَى] (تَحَى ، یَحِیْ)

(۲) [حَیَّی] (حَیَّی ، یَحِیْ)۔ یہ باب سَمِعَ سے ہے۔

سبق نمبر ۱۲۷

إِدْغَام، تَخْفِيف اور تَعْلِيل

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ حُرُوفِ عِلَّت رکھنے والے اَفْعَال کو فَعْل مُعْتَل کہتے ہیں اور فَعْل مُعْتَل میں، عام قاعدوں کے خلاف، اَفْعَال ملتے ہیں۔ اہل زبان زبان کو رواں بنانے کے لیے بعض اوقات تَصَوُّفَات کرتے ہیں تاکہ تَلَفُّظ میں گوانی اور ثِقَل محسوس نہ ہو۔ عربی مدارس میں، طلبہ کو تعلیلات اور تخفیفات کے بارے میں جس طرح سمجھایا جاتا ہے اور جس طرح پوچھا جاتا ہے اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس اتنا بتا دیا جانا کافی ہے کہ اہل زبان اسے یوں ہی ادا کرتے ہیں۔

تخفیف

تخفیف میں **هَمْزَة** کو، **حَرْفِ عِلَّت** سے بدل دیتے ہیں یا **هَمْزَة** کو **حَذَف** کر دیتے ہیں۔ جیسے **أَخَذَ** (اس نے حاصل کیا) باب نَصَرَ سے فَعْل ہے۔ **أَخَذَ** (مَاضِي)، **يَأْخُذُ** (مُضَارِع)، **خُذْ** (أَمْر) **أَخُذْ** (مَصْدَر) میں فَعْلِ أَمْر، دراصل **أَخُذْ** تھا۔ جسے تخفیف سے **خُذْ** کر لیا گیا ہے۔

أَخُذْ کو رواں بنانے کے لیے، پہلے دونوں **هَمْزَة**، **حَذَف** کر دیے گئے۔ اور **خُذْ** رہ گیا۔ یہ عمل **تَخْفِيف** کہلاتا ہے۔

تخفیف اہل زبان کا ایک فطری عمل ہے۔

إِدْغَام

کسی فعل میں، ایک حروف، مکرر آجائے تو انہیں ملا دیا جاتا ہے جیسے:

فَرَرَ کو فَرَّ کر دیا گیا ہے۔ یہاں وراء، دومرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح، بعض

اوقات دو دھم متخرج، حروف کو بھی آپس میں ملا دیا جاتا ہے۔

اس عمل کو بھی إِدْغَام کہتے ہیں۔

بعض اوقات إِدْغَام کھل جاتا ہے۔ جسے فَكَّ إِدْغَام کہتے ہیں۔

جیسے قَنَی کی جمع فُنُون ہے۔ فَنَی میں نون دومرتبہ ہے۔

جمع مکتسریں، یہ إِدْغَام کھل گیا ہے۔ دونوں الگ الگ ظاہر ہو گئے ہیں۔

إِدْغَام عموماً، فِعْل مَصْنَعَف میں ہوتا ہے۔

تَعْلِيل

کسی فعل میں، ایک حرف علت کو، دوسرے حروف علت سے بدل

دینے کے عمل کو تَعْلِيل کہتے ہیں۔ علمائے صرف و نحو نے یہ وضاحتیں کی ہیں۔ درجہ

زبانوں میں ایک فطری ذوق ہوتا جو خود بخود تعریفات کر لیتا ہے۔ جیسے

۱۔ قَوْل کو قَالَ کر دیا۔ (یہاں واؤ کو آلف سے بدل دیا۔)

۲۔ بَيَّع کو بَاع کر دیا۔ (یہاں یاء کو آلف سے بدل دیا۔)

۳۔ دَقَوْ کو دَحَا کر دیا۔ (یہاں واؤ کو آلف سے بدل دیا۔)

۴۔ رَحَى کو رَحَى کر دیا۔ (یہاں یاء کو آلف سے بدل دیا۔)

فعل معتل سے متعلق ہدایات برائے معلمین

عام طور پر ہمارے اساتذہ، صُروف و نَحْو کی کتابوں کے ایڈیٹس میں، طالب علموں کو تَعْدِیْلَات کے مختلف مراحل بتاتے ہیں۔

جیسے: دراصل [قُلْ] [اَقُولُ] تھا۔ پھر اَقُولُ میں سے واو کو ساکن کیا۔ پھر قات کو متحرک کیا۔ پھر حمزہ کو حذف کیا۔ اس طرح یہ [قُلْ] بن گیا۔ تو آخری یہ شکل بنی۔

طلبہ کے لیے یہ چیزیں بالکل غیر فطری ہیں۔ زبانیں، سائنس دانوں کی تجربہ گاہوں میں نہیں بنتیں۔ بلکہ اہل زبان، اپنی سہولت اور روانی کے لیے، مختلف تصرقات کر لیتے ہیں۔ ایک اچھے استاد کا کام یہ ہے کہ وہ مختلف تصرقات کی، زیادہ سے زیادہ مثالیں دے کر بات سمجھائے۔ تَعْدِیْلَات اور اُن کی تحلیل کے بجائے، اُمی وزن پر اُگنے والے بے شمار اَفْعَال کی مشق کروائے۔

جیسے: گان۔ یَکُونُ۔ کُنْ تاب۔ یَثُوبُ۔ ثُب۔

ذاق۔ یَذُوقُ۔ ذُقْ زار۔ یَزُودُ۔ زُرْ

قام۔ یَقْدُمُ۔ دُمْ خاص۔ یَخْصُنُ۔ خَصْنُ وغیرہ

دوسری اہم بات یہ کہنی ہے کہ استاد طلبہ سے گردانوں کو نہ رٹائے، بلکہ رونما ہونے والے تَعْدِیْلَات کو زیادہ سے زیادہ مثالوں سے سمجھائے۔

سبق نمبر ۱۲۵

فِعْلِ مِثَال

- ۱۔ فِعْلِ مِثَال، وہ فعل ہے، جس کا فاء کلمہ، حَرْفِ عِلّت پر مشتمل ہوتا ہے۔
جیسے وَعَدَ، كَسَرَ، يَكْتَنَ، وَدَعَ، وَزَرَ، وَرِثَ وغیرہ۔
۲۔ مثال کی دو قسمیں ہیں۔

- ۱۔ مثالِ قَاوِی (جو واؤ سے شروع ہوتے ہیں)۔ جیسے وَعَدَ
۲۔ مثالِ یَاثِی (جو می سے شروع ہوتے ہیں)۔ جیسے يَكْتَنُ
۳۔ قرآن مجید میں فِعْلِ مِثَالِ قَاوِی کا زیادہ استعمال ہوا ہے۔
۳۔ فِعْلِ مِثَال، زیادہ تر بابِ صَدَب سے آتا ہے اور دوسرے ابواب سے
بس ایک دو مثالیں آتی ہیں۔

۴۔ فعلِ مثال میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

- ۱۔ بابِ صَدَب میں (وَعَدَ، يَكْتَنُ، وَعَدَ) ”واؤ“ حذف کر دیا جاتا ہے۔
فعلِ مُضَارِع يَكْتَنُ کے بجائے يَعِدُ آتا ہے۔
۲۔ فِعْلِ اَمْر میں هَمْزَةُ اور واؤ دونوں حذف کر دیے جاتے ہیں۔
فعلِ امر، اَوْعِدْ کے بجائے عِدْ آتا ہے۔
۳۔ فِعْلِ مُضَارِع ۱۔ فِعْلِ اَمْر میں جو حذف ہوا ہے۔ اُس کو اچھی طرح نوٹ کریں۔
۵۔ دوسرے ابواب کی تبدیلیاں حسب ذیل ہوتی ہیں۔

باب	فعل ماضی	مضارع	امر
۱ باب حَبِیْب	وَرَبَّیْ	یَرْبِیْ	رَبِّیْ
۲ باب کَرُم	وَحَدَّ	یُوَحِّدُ	حُدِّ
۳ باب فَتَحَ	وَدَعَا	یَدْعُو	دَعُوْ
۴ باب سَمِعَ	وَجَلَّ	یُوجِلُّ	اِیْجَلِّ
۵ باب صَرَبَ	لَیْمَنَ	یَلْیِمُنْ	مِنْ

۴۔ فعل مثال کا مصدر :-

فِعْلُ مِثَال سے جو دیگر مصدر بنتے ہیں اُن میں بھی واو (و) حذف کر دیا جاتا ہے جیسے وَحَدَّ سے وَحْدًا پہلا مصدر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا مصدر جَدَّ جُوَّگا۔ مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔ اور دونوں مصدروں کو نوٹ کیجئے۔

مادہ	پہلا مصدر	دوسرا مصدر	معانی
و ع د	وَعَدٌ	عِدَّةٌ	وعدہ کرنا
و ح د	وَحْدًا	جَدَّ	اکیلا ہونا
و ج د	وَجْدًا	جَدَّ	پانا
و ز ن	وَزْنٌ	زِنَةٌ	وزن کرنا
و س ع	وَسْعٌ	سِعَةٌ	فراخی کرنا
و س ن	وَسْنٌ	سِنَةٌ	ادنگھنا
و ص ل	وَصْلٌ	صَلَةٌ	ملنا

۷۔ فَعِلٌ مِثَالُ سِمِ

فَعِلٌ مِثَالُ سِمِ آلہ، اسیم ظرف اور اسیم مصدر **مِفْعَالٌ** کے بجائے **مِثْعَالٌ** کے وزن پر آتے ہیں اور واؤ (و) حذف ہو جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ بطور اسیم استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

وَعَدَے مِیْعَادُ	(وعدے کی جگہ)	(مَوْعِدُ کے بجائے)
قَدَن سے مِیْرَانُ	(وزن کرنے کا آلہ)	(مَوْزَانُ کے بجائے)
وَقْت سے مِیْقَاتُ	(مقررہ وقت یا جگہ)	(مَوْقَاتُ کے بجائے)
وَلَد سے مِیْلَادُ	(ولادت کا وقت)	(مَوْلَادُ کے بجائے)
وَرِیْق سے مِیْنَانُ	(ریشم، دستاویز)	(مِوْنَانُ کے بجائے)
وَرِک سے مِیْرَاتُ	(ترک)	(مِوْرَاتُ کے بجائے)

۸۔ فَعِلٌ مِثَالُ سِمِ ظَرْفِ :-

فَعِلٌ مِثَالُ سِمِ ظَرْفِ **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَوْرِدُ (اُترنے کی جگہ) گھاٹ

مَوْضِعُ (رکنے کی جگہ)

مَوْقِعُ (ٹھہرنے کی جگہ)

مَوْلِدُ (پیدائش کی جگہ)

مَوْسِمُ (وقت۔ ظرفِ زمان)

۹۔ اگلے صفحات میں، ہم نے آپ کی مشق کے لیے، فِعْلِ مِثَال کی بہت سی مثالیں دی ہیں۔ جو مختلف ابواب سے ہیں۔ خالی کالموں کو پُر کیجئے تاکہ آپ کو ہونے والی تبدیلیوں کا اچھا خاصا علم ہو جائے۔
نئے الفاظ کے معانی یاد کیجئے۔

فعل مثال کی مشق (باب سَمِعَ سے)

معانی	ماضی	مُضارع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دل میں ڈرنا	وَجَلَّ	يُوجَلُّ	اِيَجَلُّ	وَاجِلٌ	مَوْجُولٌ	وَجَلٌّ
گنجائش کرنا	وَسِعَ					سَعَةً
ادھونگنا	وَسِنَ					يَسَنَةً
بوجھ اٹھانا	وَقَرَّ					وَقَرٌ
شک ہونا	يَبِيسُ					يُبْسُ
قاصر رہنا، تنگ جانا	يَتِمُّ					يُتِمُّ
بیدار ہونا	يَقُظُّ					يَقْظُ

فعل مثال کی مشق (باب حَسِبَ سے)

معانی	ماضی	مُضارع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
اعتماد کرنا	وَثِقَ					ثِقَةً
وارث ہونا	وَرِثَ					وَرَاثَةً

فعل مثال کی مشق (باب گزوم سے)

یہ باب گزوم ہے اس کا خاص خیال رکھیے

معانی	ماضی	مضارع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
حکم اور مضبوط ہونا	وَثَّقَ	يُوثِقُ	اُوثِقْ	وَاثِقٌ	مَوْثُوقٌ	وَكَاثِبَةٌ
صاحب قدر و منزلت ہو جانا	وَجَّهَ	يُوجِّهُ				وَجَاهَةٌ
تنہا رہ جانا	وَحَدَّ					وَحَادَةٌ
ہلکا اور کم ہو جانا	يُسْرَ		اُسْرَ			يُسْرَ

فعل مثال کی مشق (باب فتنح سے)

یہ باب فتنح ہے اس کا خاص خیال رکھیے

معانی	ماضی	مضارع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دینا	وَهَبَ	يَهَبُ	هَبْ	وَاهِبٌ	مَوْهَبٌ	وَهَبٌ
چھوڑ دینا	وَدَعَ			وَادِعٌ	مَوْدُوعٌ	وَدْعٌ
ترتیب سے رکھنا	وَزَعَ					وَزْعٌ
رکھنا۔ چننا	وَضَعَ					وَضْعٌ
گنا ثابت ہونا	وَقَعَ					وَقْعٌ

فعل و مثال کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فاعل	مفعول	المصدر
وعدہ کرنا	وَعَدَا	يَعِدُ	عِدْ	وَاعِدٌ	مَوْعُودٌ	وَعْدٌ
تیز بارش	وَبَلَّ	يَبِلُّ	بِلْ	وَابِلٌ	مَوْبُولٌ	وَبْلٌ
میخ ٹھونکنا	وَنَدَا					وَنَدٌ
حق تلفی کرنا	وَتَرَّ					وَتْرٌ
مرکز گردانا	وَجَبَّ					وُجُوبٌ
پانا	وَجَدَا					وَجْدَانٌ
دھڑکن	وَجَفَّ					وَجِيفٌ
اکیلا ہونا	وَحَدَا					وَحْدَاةٌ
پانی برسانا	وَدَقَّ					وَدَقٌ
بوجھ اٹھانا	وَزَرَ					وِزْرٌ
درمیان ہونا	وَسَطَا					وَسْطٌ
وزن کرنا	وَزَنَ					وَزْنٌ
داغ لگانا	وَسَمَّ					وَسْمٌ
دائم ہونا	وَصَبَّ					وُصُوبٌ
صفت کرنا	وَصَفَّ					صِفَةٌ
جوڑنا	وَصَلَ					وَصْلٌ

۱۔ فِعْلٌ مِثَالُ مَا ضَىٰ کی صرف کبیر

مادہ	وَاحِدًا	مُثَنًّى	جمع	واحد	مُثَنًّى	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب
وَعَدَ	وَعَدَا	وَعَدَا	وَعَدُوا	وَعَدَتْ	وَعَدَتَا	وَعَدْنَ
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						
وَجَّهَ						

فِعْلٌ مِثَالُ مَا ضَمِيَ كِي مَرْفٍ كَبِيرٍ

مادّة	وَاحِدٌ	مُثَنَّى	جَمْعٌ	وَاحِدٌ	جَمْعٌ
مذكر حاضر	مذكر حاضر	مذكر و مؤنث حاضر	مؤنث حاضر	مذكر حاضر	مؤنث حاضر
وَعَدْتُ	وَعَدْتُ	وَعَدْتُمَا	وَعَدْتُنَّ	وَعَدْتُ	وَعَدْتُنَّ
وَعَزَّظْتُ					
وَبَلَّ					
وَتَدَّ					
وَطَارَ					
وَجَبَّ					
وَجَفَّ					
وَدَقَّ					
وَدَّرَ					
وَسَطَ					
وَصَلَ					
وَصَفَّ					
وَصَبَّ					
وَسَمَّ					

۲۔ فِعْلٌ مِثَال (مُضَارِع) کی مشق

مادہ	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	مادہ
مذکر	مؤنث	مثنیٰ	جمع	جمع	جمع	واحد	جمع
واحد	واحد	مذا + مٹ	مذکر	مؤنث	مذا + مٹ	مذا + مٹ	مذا + مٹ
وعد	تَعِدُ	تَعِدَانِ	تَعِدُونَ	تَعِدْنَ	أَعِدُّ	تَعِدُ	وعد
وعد							وعد
دبل							دبل
وتد							وتد
وطر							وطر
وجب							وجب
دجد							دجد
دجف							دجف
ودق							ودق
وزر							وزر
وسط							وسط
وصل							وصل
وصف							وصف
وصب							وصب
دَسَمَ							دَسَمَ

۲۔ فَعَلَ مِثَال (مُضَارِع) کی مشق

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	مؤنث	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	واحد	مؤنث	مؤنث
	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب
دعد	يَعْدُ	يَعْدَانِ	يَعْدُونَ	تَعْدُ	تَعْدَانِ	يَعْدْنَ
وجہ						
وجہ						
وزر						
دس ط						
وزن						
دصل						
وصف						
دع ظ						
وصب						
دس م						
ودق						
دج د						
وطر						
دجفی						

۳۔ فَعَّلَ أَمْرَ (مثال) کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	جمع
مؤنث	مؤنث	مؤنث	مؤنث	مؤنث	مؤنث
وعد	عَدَّ	عَدَا	عَدَّوْا	عَدَّی	عَدَّان
وعدظ					
وعدل					
وعدصل					
وعدصف					
وعدصا					
وعدسم					
وعدزن					
وعدسط					
وعدزر					
وعدق					
وعدج					
وعدجف					
وعدج د					
وعدج ب					

مثال کی قرآنی مثالیں

نیچے چار ابواب سے فعل مثال کی قرآنی مثالیں درج کی جا رہی ہیں۔ ان پر توجہ دیجئے۔

باب صَرَبَ

۱۔ وَزَرَ - يَزُرُ - زَرَّ باب صَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَزَرَ ہے۔ اس میں اسم فاعل

وَارِزٌ ہے۔ اور مؤنث اسم فاعل [وَارِزَةٌ] ہے۔

(وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ) (الانعام: ۱۴۲)

”اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا“

۲۔ یہاں فاعل [نفس] مضاف ہے۔ نفس عربی میں مؤنث ہے اور اردو میں مذکر

وَهَنَ - يَهِنُ - هِنَ باب صَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَهِنٌ ہے۔

اس مثال میں فعل نہیں لگا تِهِنُوا استعمال کیا گیا ہے۔

(لَا تِهِنُوا) وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ (آل عمران: ۱۳۹)

دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے۔

باب فَتَحَ

۳۔ وَذَرَّ - يَذَرُّ - ذَرَّ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَذَرَّ ہے۔

(لَا تَذَرُوا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ ذِيَارًا) (نوح: ۲۶)

”میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ“

۴۔ وَدَعَا - يَدْعُو - دَعَا باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر [دَعِ] ہے۔

(دَا دَعَا) إِذَا هُمْ وَتَوْكَّلْ عَلَى اللَّهِ (الاحزاب: ۳۸)

”اور ان کی اذیت رسانی کی پروا نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو“

۵۔ وَهَبَ - يَهَبُ - هَبَ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر [هَبْ] ہے۔

(فَهَبْ) لِي مِنْ لَدُنْكَ ذَلِيلًا (مدیم: ۵)

”تو مجھے اپنے فضلِ خاص سے ایک وارث عطا کر دے“

باب حَسَبْ

۶۔ وَرِثٌ - يَرِثُ - رِثٌ باب حَسَبْ سے ہے۔

(يَرِثُ) وَ (يَرِثُ) مِنْ آلِ يَعْقُوبَ (ماریجہ: ۶)

”جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوب کی میراث بھی پائے“

۷۔ باب حَسَبْ کے فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

باب سَمِعَ

۷۔ يَسْمَعُ - يَسْمَعُ - يَسْمَعُ باب سَمِعَ سے ہے۔

یہی کی مثال میں فعل نہیں (لَا تَسْمَعُوا) استعمال ہوا ہے۔

(لَا تَسْمَعُوا) مِنْ رُوحِ اللَّهِ (یوسف: ۸۷)

”اللہ کی رحمت سے یا کوس نہ ہونا“

(يَسْمَعُ) (يَسْمَعُ) مثال یائی مہوز العین ہے۔ عین کلمہ ہمزہ پر مشتمل ہے۔

پہلا کلمہ حرف علت ہے، اس لیے یہ مثال بھی ہے۔

بکھ اور قرآنی مثالیں

۸۔ وَجَلَّ - يُوَجَّلُ - يُوَجَّلُ باب سَمِعَ سے ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔

(وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (وَجَلَّ) (الانفال: ۲)

”جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔“

۹۔ (قَاتِلُوا) (لَا تُؤْجَلُ) (الحجر: ۵۲) ”انہوں نے کہا: ڈرو نہیں“

۱۰۔ (إِنَّا وَمَنْكُمُ) (وَجَلَّوْنَا) (الحجر: ۵۲) ”ہمیں آپ سے ڈر لگتا ہے“

(المؤمنون : ۶۰)

۱۱۔ (وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ)

”اور ان کے دل کا پتہ پتہ رہتے ہیں۔“

ذکر - یود - باب فتح سے ہے۔

(النساء : ۱۰۲)

۱۲۔ (الَّذِينَ كَفَرُوا)

”کفار اسی تک میں ہیں“ (کفر کرنے والے یہ چاہتے ہیں)

(آل عمران : ۳۰)

۱۳۔ (وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ كَوُتْ)

”جو کچھ وہ برا کام کرے گا۔ وہ چاہے گا۔“

(النساء : ۲۲)

۱۴۔ (يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ كَفَرُوا)

”اس روز کفار متنا کریں گے۔“

(الانشقاق : ۱۷)

۱۵۔ (وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقِ)

”اور رات کی قسم اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے۔“

ذکر - یعد - باب صرب سے ہے۔

(البقرة : ۲۶۸)

۱۶۔ (الشَّيْطَانُ يَعْلَمُ كُفْرَ الْفَقْرِ)

”شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے۔“

ذکر - یعظ - باب صرب سے ہے۔ فعل امر استعمال ہوا ہے۔

(النساء : ۶۳)

۱۷۔ (فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ و عِظْهُمْ)

”ان سے تعرض مت کرو اور انہیں بھاؤ۔“

ذکر - یقع - باب فتح سے ہے۔

۱۸۔ (وَيُنِيسُكَ السَّمَاءُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ)

”اور وہ آسمان کو اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہیں گر سکتا۔“

سبق نمبر ۱۲۶

فِعْلُ أَجَوَفٍ

۱۔ فِعْلُ أَجَوَفٍ : وہ فعل ہے، جس کا درمیانی حرف یعنی عین نکلتا ہے، حَرْفِ عِلْتِ ہو۔ جیسے قَالَ، بَاغَ، خَافَ، تَابَ، دَامَ، طَابَ، كَالُ۔

۲۔ اَنْعَالِ أَجَوَفٍ زیادہ تر بابِ تَصَرُّ (قَالَ - يَقُولُ - قُلْ) یا دِبابِ ضَرْبِ (بَاغَ - يَبِيعُ - يَحُ) سے آتے ہیں۔ اور کبھی کبھار دِبابِ فَتَحَ اور دِبابِ سَمِعَ سے۔

۳۔ فِعْلُ أَجَوَفٍ میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں، ان پر آپ کی نظر ہونی چاہیے۔

۱۔ قَوْلَ، قَالَ ہو جاتا ہے اور يَقُولُ، يَقُولُ میں اور أَقُولُ (أَمْرُ)، قُلْ میں بدل جاتا ہے یعنی وَاوُ اور ہمزہ دونوں حذف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ بَيْعَ، بَاغَ ہو جاتا ہے اور يَبِيعُ، يَبِيعُ میں اور يَبِيعُ، يَحُ میں بدل جاتا ہے ہم نے آپ کی ہولت کے لیے، بابِ عَلِمَہ کر دیے ہیں۔ مادہ کھ دیا ہے۔ دوچار مثالیں حل کر دی ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں، باقی مادوں سے آنے والے الفاظ بنائیے اور تبدیلیوں پر نظر رکھیے۔

۴۔ أَجَوَفُ کے **إِسْمُ قَائِلٍ** میں، حرفِ عِلْتِ کے بجائے هَمْزَہ آتے ہیں جیسے: قَائِلٌ، خَائِلٌ، خَائِفٌ، خَائِجٌ، دَائِمٌ، زَائِدٌ، **تَائِيحٌ**

تَائِيحٌ، طَائِرٌ، **قَائِمٌ** کَائِيحٌ وغیرہ

أَجَوَفُ كَالِإِسْمِ مَفْعُولٍ

۵۔ أَجَوَفُ کا **إِسْمِ مَفْعُولٍ** دو اوزان پر آتا ہے۔

۱۔ **مَقُولٌ** یعنی عین کلمہ حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے **مَقُولٌ** ، **مَدَاوْمٌ** ، **مَنُومٌ** ، **مَلُومٌ** وغیرہ

۲۔ **مَفْعِلٌ** یہ مکسور العین صورتوں میں ہوتا ہے۔

جیسے **مَزِيدٌ** ، **مَبِيْعٌ** ، **مَهِيْبٌ** ، **مَطِيْرٌ** ، **مَلِيْقٌ** وغیرہ

اَجَوَفٌ کا اِسْمِ ظَرْف

۶۔ اَجَوَفٌ کا اِسْمِ ظَرْف **اِسْمِ ظَرْفٍ** مَفْعَلٌ کے بجائے **مَفْعَالٌ** کے وزن پر آتا ہے۔

یعنی عین کلمہ حذف ہو کر، اُلف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے :

مصدر سے ظرف	مصدر سے ظرف
دَوْر سے مَدَاوْمٌ (گھومنے کی جگہ)	زَاوِے سے مَزَاوِے (زیادت کی جگہ)
تَوْمٌ سے مَقَامٌ (ٹھہرنے کی جگہ)	کُوْنٌ سے مَمْكَانٌ (رہنے کی جگہ)
طَيْرٌ سے مَطَاوِی (اُڑنے کی جگہ)	جَاوِے سے مَجَاوِے (گزرنے کی جگہ)
جَوَلٌ سے مَجَالٌ (چکر لگانے کی جگہ)	نَوْرٌ سے مَنْارٌ (روشنی کی جگہ)
اَوَلٌ سے مَالٌ (لوٹنے کی جگہ۔ نتیجہ)	اَوْبٌ سے مَأْبٌ (لوٹنے کی جگہ)

اَجَوَفٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ گان۔ ۲۔ یسکون۔ ۳۔ کُن۔ ۴۔ کُوْنِی۔ باب نَصَرَ

یَا کَاوِ **کُوْنِی** بَرِّدًا وَ سَلَامًا (الانبیاء : ۶۹)

”اے اگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا“

کَاوِ مونث ہے، اس لیے فعل امر مونث **کُوْنِی** استعمال ہوا ہے۔

ۛ قَالَ - يَقُولُ - قُلْ - بِابِ نَصَرَ

قُلْنِ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هَذَا بَشَرًا (یوسف: ۳۱)
 ”وہ عورتیں پکارا اٹھیں۔ حَاشَ لِلّٰهِ! یہ شخص نہیں ہے۔“
 ۛ یہ **قُلْنِ** فعل غائب جمع موزن ہے۔

ۛ ظَنَ - يَظُنُّ - ظُنُّ - بِابِ نَصَرَ

(إِنَّهُ **ظَنَّ** كَيْفَ لَنْ يَحْوَ) (الانشقاق: ۱۴۰)
 اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔“
 ظَنَّ فعل ماضی ہے۔

ۛ تَابَ - يَتُوبُ - تَبَّ - بِابِ نَصَرَ

(لَمَنْ **تَابَ** مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ) (الماطحة: ۳۹)
 ”پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کر لے۔“ یہ تَابَ فعل ماضی ہے۔

(دَ **يَتُوبُ** اَللّٰهُ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ) (الاحزاب: ۷۳)
 ”اور اللہ تعالیٰ مومنوں کی توبہ قبول کرے گا۔“ یہاں يَتُوبُ فعل مضارع ہے۔

(وَاَرٰنَا مَتَّٰسِكٰنَا دَ **تَبَّ** عَلَيْنَا) (البقرة: ۱۲۸)
 ”اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما۔“
 یہاں تَبَّ فعل امر ہے۔

(عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ **مَتَّابٌ**) (الرعد: ۳۰)
 ”اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی میرا ملجا و مادی ہے۔“
 ۛ یہاں **مَتَّابٌ** اسم ظرف ہے۔

ۛ خَاضَ - يَخُوضُ خُضًّا - بَابُ نَصَرٍ

(إِنَّمَا كُنَّا [نَخُوضُ] وَنَلْعَبُ) (توبہ: ۶۵)
 ”ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔“
 ۛ یہاں نَخُوضُ فعل مضارع ہے۔

(و [خَضَّيْنَاهُ] كَالْبَدْيِ [خَاضُوا]) (توبہ: ۶۹)
 ”تم بھی ویسی ہی بحثوں میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے۔“
 ۛ یہاں خَضَّيْنَاهُ فعل ماضی ہے۔

(حَتَّى [يَخُوضُوا] فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ) (الانعام: ۶۸)
 ”یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں۔“
 ۛ یہاں فعل مضارع يَخُوضُونَ کی وجہ سے منصوب ہو کر يَخُوضُوا بن گیا ہے۔
 (وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْفَاضِلِينَ) (المدثر: ۴۵)
 ”اور ہم بھی حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بنانے لگتے تھے۔“

ۛ بَاعَ - يَبِيعُ - بَعًّا - بَابُ ضَرْبٍ

(رَبَّانِ لَا تُلْهِمُهُمْ تِجَارَةً وَلَا [بَيْعًا] عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور: ۳۷)
 ”وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔“
 (فَاسْتَبَشِرُوا [بِبَيْعِكُمْ]) (التوبة: ۱۱۱)
 ”پس خوشیاں مناؤ اپنے سودے پر۔“

ۛ لَانِ - يَلِيْنِ - لِنْ - بِابِ ضَرْبِ

(يَمْنًا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ [نِيْتُ] لَهُو) (آل عمران: ۱۵۹)
 ”یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہو سکتے ہو۔“
 (شَوْ [تَبِيْن] جَدِيْهِمْ زَشَوْجُوْهُمْ اِنَّ زَكْوًا لِلّٰهِ) (الزمر: ۲۳)
 ”اللہ کے ذکر کی طرف ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر راغب ہو جاتے ہیں۔“
 (اَوَّلًا [اَلَا] لَهٗ الْحَدِيْدُ) (سبا: ۱۰)
 ”ہم نے اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔“
 (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ [لِيْنَةٍ]) (الحشر: ۵)
 ”جو نرم کجور کے درخت تم نے کاٹے۔“
 (نَقُوْلًا لَهٗ قَوْلًا [لِيْنًا]) (طلہ: ۴۷)
 ”تم دونوں اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔“

ۛ غَاثٍ - يَغِيْثُ - غِثٌ - بِابِ ضَرْبِ

(تَمَّ بَابِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ [يَغَاثُ] النَّاسُ) (يوسف: ۴۹)
 ”اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارش سے لوگوں کی فریاد رسی کی جلے گی۔“

ۛ طَابَ - يَطِيْبُ - طِبٌ - بِابِ ضَرْبِ

(فَاَتَكَلَّمُوا مَا [طَابَ] نَكَلُوْا مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: ۳)
 ”تو نکاح کر لو ان عورتوں سے جو تم کو پسند آئیں۔“

(سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَبْتُمْ) فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (الزمر: ۷۳)

”سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے“

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ) (النساء: ۴۷)

”البتہ اگر وہ عورتیں خود اپنی خوشی سے کچھ حصہ (ہر کاماف کر دیں)“

❖ خَافَ - يَخَافُ - خَفَ - بَابُ فَتَحَ

(لَا تَخَفْ) إِنْ كُنْتَ الْغَالِي (طہ: ۶۸)

”مت ڈر! تو ہی غالب رہے گا“

(وَلَيْتَ خَافَ) مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ (الرحمن: ۴۶)

”اور ہر اس شخص کے لیے، جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں“

(إِنِّي مَعَكُمْ أَسْمَعُ وَأَرَى) (طہ: ۴۶)

”تم دونوں ڈر ومت، میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں“

(كَذَلِكَ يُلْقُونَ مِنَ الْخِطَابِ) (ق: ۴۵)

”بس تم اس قرآن کے ذریعے سے، ہر اس شخص کو نصیحت کرو، جو میری تنبیہ سے ڈرے۔“

❖ نَالَ - يَنَالُ - نَلَّ - بَابُ فَتَحَ

(لَنْ تَنَالُوا) الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (آل عمران: ۹۲)

”تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی عزیز چیزیں راہِ خدا میں خرچ نہ کرو“



فِعْلُ أَجْوَفَ كِى مَشَقِّ

نمبر	باب	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَرُ
۱	بَابُ كَصَرَسَ	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْلٌ
۲	بَابُ صَدَبَ	هَاءٌ	يَبِيعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيعٌ	بَيْعٌ
۳	بَابُ فَتَحَ	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
۴	بَابُ سَمِعَ	عَوَجَ	يَعْوِجُ	عَوِجْ	عَائِجٌ	مَعْوِجٌ	عَوِجٌ

فِعْلُ أَجْوَفَ كِى مَشَقِّ (بَابُ فَتَحَ)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَرُ
	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
واپس ہونا، لوٹنا	خَارَ					خَيْرَانٌ
ہٹنا، علیحدہ ہونا	كَالَ					كَوَالٌ
قریب ہونا ارادہ کرنا	كَادَ					كَوْدٌ
سونا	كَامَ					كَوْمٌ

فِعْلُ أَجْوَفَ كِى مَشَقِّ (بَابُ سَمِعَ)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَرُ
ٹیڑھا ہونا	عَوِجَ					عَوِجٌ

فِعْلُ أَجَوَفٍ كِی مَشَق (بَابُ نَصَرَةٍ)

مَعْنَى	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
کہنا	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْلٌ
ضائع ہونا، ہلاک ہونا	بَارَ					بَوْرٌ
توبہ کرنا	تَابَ					تَوْبٌ
چیرنا، چھاڑنا	جَابَ					جَوْبٌ
زیادتی کرنا، پھر جانا	جَارَ					جَوْرٌ
منظور ہونا، آگے گزر جانا	جَاذَ					جَوْزٌ
تلاش کرنا	جَاسَ					جَوْشٌ
بھوکا ہونا	جَاعَ					جَوْعٌ
واپس ہونا	حَارَ					حَوْرٌ
سال گزر جانا، حاصل ہونا	حَانَ					حَوْلٌ
غوطہ لگانا	خَاصَّ					خَوْضٌ
خیانت کرنا	خَانَ					خَوْنٌ
گھومنا	كَارَ					دَوْرٌ
جاری رہنا	دَامَ					دَوْمٌ
چکھنا	ذَاقَ					ذَوْقٌ
دل میں ڈرنا	رَاعَ					رَوْعٌ
زیارت کرنا	رَارَ	يَزُورُ				رَوْرٌ
ہانکنا	سَاقَى					سَوَقٌ

فِعْلُ أَجَوَفٍ كِى مَشَق (بَابِ ضَرْبِ س)

مَعْنَى	مَاضِى	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
بیچنا	بَاعَ	يَبِيعُ	يَع	بَائِعٌ	مَبِيعٌ	بَيْعٌ
مائل ہونا	مَالَ					مَيْلٌ
زاد راہ، تیار کرنا	مَارَ					مَيْرٌ
نیچے سے ہلا کر گرانا	هَالَ					هَيْلٌ
نرم ہونا	لَانَ					لَيْنٌ
غلمہ ماپنا	كَالَ					كَيْلٌ
تدبیر کرنا	كَادَ					كَيْدٌ
قبولہ کرنا	قَالَ					قَيْلُولَةٌ
پانی بہہ جانا	فَاضَ					فَيْضٌ
غائب ہو جانا	غَابَ					غَيْبٌ
بارش برسنا	خَالَ					خَيْبٌ
غصہ دلانا	عَاظَ					عَيْظٌ
مفلس ہونا	عَالَ					عَيْلٌ
زندگی بسر کرنا	عَاشَ					عَيْشٌ
اڑنا	طَارَ					طَيْرٌ
پاک ہونا حلال ہونا	طَابَ					طَيْبٌ
تنگ ہونا	ضَاقَ					ضَيْقٌ

۱۔ فِعْلٌ أَجْوَفُ (مَاضِي) کی صرف کبیر

مادہ	فَاعِلٌ	مذکر	جمع	واحد	مونث	جمع
	مذکر	مثنیٰ	مذکر	مونث	مثنیٰ	مونث
	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ
ق و ل	قَالَ	قَالَ	قَالُوا	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
ب و ر						
ت و ب						
ج و ب						
ج و ر						
ج و ز						
ج و ع						
ب ی ع	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوا	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
م ی ل						
ک ی ل						
ک ی د						
ق ی ل						
غ ی ث						
غ ی ظ						
ع ی ش						

فعل اجوف ماضی کی صرف کبیر

مادۃ	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	مادۃ
	واحد	واحد	واحد	واحد	واحد	واحد	
	متکلم	متکلم	متکلم	متکلم	متکلم	متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	
ق دل	قُلْتُ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْنَا
س وق							
ر ور							
ر رع							
و وق							
دوم							
خ ون							
خ وض							
ب ی ع	يَعْتُ	يَعْتِ	يَعْتُمَا	يَعْتُمَا	يَعْتُمُ	يَعْتُنَّ	يَعْتَنَا
ض ی							
ق							
ط ی ب							
ط ی ر							
ع ی ش							
م ی ل							

۲۔ فَعَلَ أَجَوَفَ (مُضَارِع) کی صرف کبیر

مادہ	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	واحد	جمع
	واحد	واحد	مثنیٰ	جمع	مذکر	مؤنث	مذکر
ق و ل	تَقُولُ	تَقُولِينَ	تَقُولَانِ	تَقُولُونَ	تَقُلْنَ	أَقُولُ	تَقُولُوا
ب و ر							
ت و ب							
ج و ب							
چ و ر							
چ و ز							
ح و ل							
دوم							
ب ی ع	تَبِيعُ	تَبِيعِينَ	تَبِيعَانِ	تَبِيعُونَ	تَبِيعْنَ	أَبِيعُ	تَبِيعُوا
م ی ل							
م ی ر							
ہ ی ل							
ل ی ن							
ک ی ل							

فِعْلُ أَجَوَى (مُضَارِع) کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب
ق و ل	يَقُولُ	يَقُولَانِ	يَقُولُونَ	تَقُولُ	تَقُولَانِ	يَقُولْنَ
س و ق						
د و ر						
ذ و ق						
د و م						
د و ر						
ا و ن						
ح و ل						
ق و ل						
ب ی ع	يَبِيعُ	يَبِيعَانِ	يَبِيعُونَ	تَبِيعُ	تَبِيعَانِ	يَبِيعْنَ
م ی ل						
م ی ر						
ک ی ل						
ق ی ل						
ک ی د						

۳۔ فَعَلَ أَجَوَفَ (أَمْرٌ) کی صرف کبیر

مادہ	واحد مذکر	واحد مونث	جمع مذکر	جمع مثنیٰ مذکر مونث	جمع مونث
ق دل	قُلْ	تُولِي	تُولُوا	تُولَا	قُلْنَ
ب در					
ت دب					
ج دپ					
چ ور					
ج وز					
دوم					
زور					
ب ی ع	يَعِ	يَبِيحِي	يَبِيحُوا	يَبِيحَا	يَعْنِ
ک ی ل					
ق ی ل					
غ ی ب					
غ ی ث					
ع ی ل					
ع ی ش					

سبق نمبر ۱۲

فَعْلٌ نَاقِصٌ

۱۔ **فَعْلٌ نَاقِصٌ** وہ فعل ہے، جس کا آخری حرف یعنی دلام تَحْمَلَةُ، حَذَفِ عِلَّتْ ہو۔ ناقص کا لفظی مطلب ہے کم کرنے والا۔
جیسے: دَعَا، مَدَّی، تَخَشَّی۔

چونکہ اس میں نقص (رک) ہوتا ہے اس لیے اس کا نام نَاقِصٌ رکھا گیا ہے۔

۲۔ نَاقِصٌ کے اَفْعَال، زیادہ تر، بَابِ نَصْر سے آتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے بعد، بَابِ صَرْب سے اور پھر بَابِ سِمَع سے۔

۳۔ ناقص کے اَفْعَال بَابِ كَرَم، بَابِ حَسَب اور بَابِ فَتَح سے بہت کم آتے ہیں۔

۴۔ **فَعْلٌ نَاقِصٌ کا فاعِل** **فَاعِل** کے وزن پر آتا ہے۔ یاء (ی) حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے،

بَاقٍ (الْبَاقِ) باقی رہنے والا ، **فَاقٍ** (الْفَاقِ) فیصلہ کرنے والا۔

فَاقٍ (الْفَاقِ) گزر جانے والا۔ **فَاقٍ** (الْفَاقِ) چلنے والا وغیرہ

فَاعِل کی جمع مُفَاعِل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے فَاقٍ (جمع قُصَاةٌ) ،
فَاقٍ (جمع غُزَاةٌ) ، دَالٍ (جمع وُلَاةٌ) ، عَاقٍ (جمع عُمَاةٌ)

۵۔ **فَعْلٌ نَاقِصٌ کے مُضَارِع** کے اوزان یہ ہیں۔

۱۔ بَابِ نَصْر میں **يَفْعُو** کے وزن پر (دَعَا، يَدْعُو)

۲۔ بَابِ سِمَع اور فَتَح میں، **يَفْعِي** کے وزن پر (تَخَشَّی، يَتَخَشَّی)

۳۔ بَابِ حَرْبِ مِی [یَفْعِی] کے وزن پر آتا ہے جیسے بَعِی، [یَبْعِی]

۴۔ فِعْلُ تَاْقِصْ کے اُمُر میں، اُغْرَی حَرْفِ عَلَتْ مَذْفُ ہو جاتا ہے۔

جیسے [أَدْعُ]، [إِخْشَ]، [إِمْشَ]، [أَقْلُ]، [إِزِمَ]، [إِسْقَ]، [إِغْنِ] وغیرہ

۵۔ فِعْلُ تَاْقِصْ سے [إِسْمُ ظَرْفِ]، [مَفْعَلُ] کے وزن پر [مَفْعِی] آتا ہے۔

جیسے مَأْدِی، [مَرْجِی]، [مَدْعِی]، [مَبْنِی]، [مَثْوِی]، [مَزْعِی] (چراگاہ)

۸۔ فِعْلُ تَاْقِصْ سے [إِسْمُ آلَ]، [مَفْعَلُ] کے وزن پر [مَفْعِی] آتا ہے۔

جیسے [مَدْعِی]، [مَبْنِی] وغیرہ

۹۔ فِعْلُ تَاْقِصْ سے [اسم تفضیل (مذاکر) اَدْعِی]، [أَدْعِیَانِ]، [أَدْعَوْنِ]،

[اسم تفضیل (مونث) دُعِی]، [دُعِیَّانِ]، [دُعِیَّاتِ] کے وزن پر

آتے ہیں۔

۱۰۔ مشق کے لیے ہم نے، الاباب علیہ کر کے، بہت سی مثالیں دے دی ہیں تاکہ

طالب علم کو سب سے الفاظ کا علم ہو جائے اور تبدیلیوں پر مہارت بھی

حاصل ہو جائے۔

۱۱۔ ناقص کا [فِعْلُ مجزوم] یَدْعُ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: لَعِیْدُ، لَعِیْبُ، لَعِیْثُ، لَعِیْثُ، لَعِیْثُ

۱۲۔ ناقص کا [فِعْلُ منصوب] یَدْعُو کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: کُنْ یَدْعُو، کُنْ یَبْلُو، کُنْ یَشْلُو، کُنْ یَحْلُو

فِعْلُ تَاْقِصْ كِی مَشَق (بَابِ نَصَرَ)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
پکارنا	دَعَا	يَدْعُو	ادْعُ	دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	دُعَاءٌ
ظاہر ہونا	بَدَى					بُذَاؤٌ
آزمانا	بَلَا					بِلَاؤٌ
تیچھے چلنا	تَلَا					تُلُوٌّ
پڑھنا	تَلَا					تِلَاوَةٌ
مک سے نکلنا	جَلَا					جِلَاؤٌ
چلنا	خَطَا					خَطْوٌ
خالی ہونا	خَلَا					خَلَاؤٌ
ڈھیل پڑنا پھیلنا	دَحَا					دَحْجٌ
نزدیک ہونا	دَنَا					دَنَاوَةٌ
ہوایں بکھیر دینا	دَرَا					دَرَوٌ
بڑھنا	رَبَا					رَبَوٌ
اُمید رکھنا	رَجَا					رَجَاءٌ
بڑھنا، اہل ہونا	زَكَا					زَكَاؤٌ
غافل ہو جانا	سَهَا					سَهْوٌ
خواہش کرنا	شَهَا					شَهْوَةٌ

فِعْلُ تَاْقِصْ كِی مَشَق (بَابِ ضَرْبِ س)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
ہدایت دینا	هَدَى	يَهْدِي	اهْدِ	هَادٍ	مَهْدِيٌّ	الْمَهْدَار
اعتماد سے ہٹنا	بَغَى					بَغْيٌ
رونا	بَكَى					بُكَاءٌ
تعمیر کرنا	بَنَى					بِنَايَةٌ
جاری ہونا چلنا	جَرَى					جَرْيٌ
پورا بدلہ دینا	جَزَى					جَزَاءٌ
گناہ کرنا۔ میوہ توڑنا	جَبَى					جَبَايَةٌ
حمایت کرنا	حَمَى					حِمَايَةٌ
جانتا	دَرَى					دِرَايَةٌ
پھینکنا، تیر چلانا	رَمَى					رِمَايَةٌ
ذنا کرنا	زَنَى					زِنَاءٌ
رات کا سفر کرنا	سَرَى					سِرَايَةٌ
بیچنا	شَرَى					شِرَاءٌ
بیماری دور کرنا	شَفَى					شِفَاءٌ
نافرمانی کرنا	عَصَى					عَصِيَانٌ
پانی پلانا	سَقَى					سَقْيٌ
حکم دینا۔ فیصلہ دینا	قَضَى					قَضَاءٌ

فعل ناقص کی مشتق (باب سیمح سے)

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فاعل	مفعول	المصدر
ڈرنا، ناپسند کرنا	خَشِيَ	يَخْشَى	اِخْشَ	خَائِش	مَخْشِيٌّ	خَشْيَةٌ
امیر ہونا	عَزِيَ					عَزَاءٌ
باقی رہنا	بَقِيَ					بَقَاءٌ
ننگے پاؤں چلنا	حَفِيَ					حَفَاً
گرم ہونا	حَمِيَ					حَمِيٌّ
ذیل ہونا	خَزِيَ					خَزِيَّةٌ
چھپانا	خَفِيَ					خَفِيَّةٌ
آسودہ ہونا	رَخِيَ					رَخَاءٌ
ہلاک ہونا	رَدِيَ					رَدِيٌّ
رامنی ہونا	رَضِيَ					رَضَوَانٌ
چڑھنا	رَفِيَ					رَفِيٌّ
بد حال ہونا	شَقِيَ					شَقَاءٌ
آگ میں جھوٹا جانا	صَلِيَ					صَلِيٌّ
ننگا ہونا	عَرِيَ					عَرِيَّةٌ
بلند ہونا	عَلِيَ					عَلَاءٌ
اندھا ہونا	عَوِيَ					عَوِيٌّ

۱۔ فعل ناقص (ماضی) کی صرف کبیر

مادہ	واحد مذکر	مثنیٰ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	مثنیٰ مؤنث	جمع مؤنث
دع و	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
بال و						
دن و						
ذک و						
شک و						
تل و						
آل و						
رب و						
رم ی	رَمَى	رَمَيَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَيْنَ
ہ دی						
ہ غ ی						
ہ کی						
ج زی						
س ق ی						
ع ص ی						

ماده	حاضر واحد مذكر	حاضر واحد مونث	حاضر مثنی مذا + ماث	حاضر جمع مذكر	حاضر جمع مونث	واحد متکلم مذا + ماث	جمع متکلم
دع و	دَعَوْتُ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
بل و							
ت ل و							
آ ل و							
دن و							
رب و							
ذ ک و							
ر م ی	رَمَيْتُ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْنَنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا
ه دی							
ب غ ی							
بق ی							
ج ز ی							
ع ص ی							
س ق ی							

۲۔ فعل ناقص (مضارع) کی صرف کبیر

مادہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنیٰ مذ + مؤنث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم	جمع متکلم
دع و	تَدْعُو	تَدْعَيْنِ	تَدْعُونَ	تَدْعُونِ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	أَدْعُوْ	تَدْعُوْ
بال و								
تل و								
آل و								
دن و								
رب و								
زک و								
رمی	تَرْمِي	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيْنَ	أَرْمِي	تَرْمِي
ہ دی								
بغی								
زنی								
بکی								
ج زی								

فعل ناقص مضارع کی صرف کبیر

مادہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنیٰ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
دع و	يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ	تَدْعُو	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
بدو						
چفو						
چلو						
آطو						
دحو						
ذرو						
ربو						
شعو						
رمی	يُرْمِي	يُرْمِيَانِ	يُرْمُوْنَ	تُرْمِي	تُرْمِيَانِ	يُرْمِيْنَ
ادی						
بغی						
بکی						
چری						
چزی						

۳۔ فَعَلَ نَاقِصٌ أَمْرٌ كَبِيرٌ

مادہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مثنیٰ مذکر مؤنث	جمع مؤنث
د ع د	أَدْعُ	أَدْعِي	أَدْعُوا	أَدْعُوا	أَدْعُون
ب ا د و					
ب ل و					
ت ل د					
ج ف و					
آ ل و					
د ن و					
ر ب و					
ر ج و					
ر م ی	إِزِم	إِزِمِي	إِزِمُوا	إِزِمِيَا	إِزِمِينَ
ع د ی					
ب غ ی					
ب ق ی					
ز ن ی					
ش ر ی					

ناقص کی قرآنی مثالیں

دَعَا - يَدْعُو - اُدْعُ - باب كَصَرَ

۱۔ (هُنَالِكَ دَعَا) ذَكْرِيَا رَبِّهِ (آل عمران: ۳۸)

”یہ حال دیکھ کر ذکریا نے اپنے رب کو پکارا“

یہاں فعل ماضی دَعَا استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذْ دَعَا) دَعَانِ ()

”پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں“

اس مثال میں دعوة مصدر ہے۔ الداعی، ام فاعل ہے اور دعا فعل ماضی ہے۔

۳۔ (فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا) (الزمر: ۴۹)

”پہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے تو یہیں پکارتا ہے“

۴۔ (كَلِمَاتٍ أَتَتْكَ دَعْوَا) اللَّهُ رَبَّهُمَا (الاعراف: ۱۸۹)

”پھر وہ جب بوجھل ہو گئی تو دونوں نے مل کر اپنے رب سے دعا کی“

یہاں مثنوی فعل ماضی دَعَا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (إِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِ دَعَا) اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (العنکبوت: ۶۵)

”جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں، تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا

مانگتے ہیں“

۶۔ (قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ) قَوْمِي كَيْلًا وَتَهَارًا (نوح: ۵)

”حضرت نوح نے کہا! اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو شب و روز پکارا“

۷۔ (فَدَعَوْهُمْ) فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ (الکہف: ۵۲)

”قیامت کے دن یہ ان کو پکاریں گے، مگر وہ ان کی مدد کو نہ آئیں گے“

۸۔ (قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي [أَدْعُوا] إِلَى اللَّهِ) (یوسف : ۱۰۸)

”کہہ دو! میرا راستہ تو یہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔“
یہاں فعل مضارع واحد متکلم اَدْعُوا استعمال ہوا ہے۔

۹۔ (وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) (القصص : ۸۸)

”اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔“
یہ لائے نہی سے مجزوم فعل مضارع لَا تَدْعُ ہے۔ واو حذف ہو گئی ہے۔

۱۰۔ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ هَاسِتَدْعُ الزَّوْبَانِيَّةَ) (العلق : ۱۸، ۱۷)

یہ لام امر کی وجہ سے مضارع فَلْيَدْعُ مجزوم ہے۔ واو (و) حذف ہو گئی ہے۔
”وہ اپنے مایموں کی ٹولی کو بلا لے، ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے۔“

۱۱۔ (لَنْ تَدْعُو مِنْ دُونِهِ إِلَهًا)

”یہ تَدْعُو لن کی وجہ سے منصوب ہے۔“

”ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔“

۱۲۔ (وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ) (غافر : ۲۶)

یہ بھی لام امر کی وجہ سے مجزوم فعل مضارع وَلْيَدْعُ کی مثال ہے۔
”اور فرعون نے کہا! چھوڑ دیجئے۔ میں موسیٰ کو قتل کیے دیتا ہوں اور وہ پکار دیکھے اپنے رب کو۔“

۱۳۔ (أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ) (النحل : ۱۲۵)

”اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو۔“

یہ اَدْعُ فَعِل امر واحد کی مثال ہے۔

۱۴۔ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) (غافر : ۶۰)

”اور تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“

یہ اُدْعُوْنِیْ فِعْلِ امر جمع کی مثال ہے۔

۱۵۔ (وَلَا يَأْتِ الشَّهَدَاءُ إِذًا مَّا دُعُوا) (البقرة: ۲۸۲)

”اور گواہوں کو جب بلایا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔

یہ دُعُوا فعل مجہول کی مثال ہے۔

۱۶۔ (إِذَا دُعِيَ) اللّٰهُ وَخَدَّاهُ كَقَوْلِهِ (غافر: ۱۲)

”جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے و

یہ دُعِيَ بھی فعل مجہول کی مثال ہے۔

۱۷۔ (كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعِي) إِلَىٰ كِتَابِهَا (الجاثیہ: ۲۸)

” (اس دن) ہر امت کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامہ اعمال دیکھے“

یہ تُدْعِي مؤنث مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

۱۸۔ (وَهُوَ يُدْعِي) إِلَىٰ الْإِسْلَامِ (الصف: ۷)

جکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو۔

یہ يُدْعِي مذکر مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

۱۹۔ (أَدْعُوْهُ) إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ يَا نَحْكُمُهُ (النحل: ۱۲۵)

”اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو“

یہ أَدْعُوْهُ فعل امر واحد کی مثال ہے۔

۲۰۔ (رَأَيْتُ دَعْوَتَ) كَوْنِي كَيْلًا دَنَهَا (نوح: ۵) ”میں نے اپنی قوم کو شب دروز پکارا“

یہ دَعْوَتُ فعل ماضی واحد متکلم کی مثال ہے۔

بِ عَفْوٍ - يَعْفُو - أَعْفَ - بَابُ نَصَرَ

۲۱۔ (رَتَعُوا عَفْوَنَا) (البقرة: ۵۲) ”اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا“

یہ عَقَوْنَا فعل ماضی جمع کی مثال ہے۔

یٰ زُرِّی - یٰ زُرِّی - اِزْمِر - یَابْ ضَرْب

۲۲- (وَمَا رَمَّیْتَ اِذْ رَمَّیْتَ وَکَانَ اللّٰهُ رَمِّی) (رَمِّی)

”اے نبی ﷺ آپ نے نہیں پھینکا، بلکہ اللہ نے پھینکا“

۲۳- (اِنَّهَا تَرْمِی بِشَرِّ غَالِظٍ) (المرسلات: ۳۲)

”وہ آگ، مل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی“

۲۴- (وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِیْهَا) (النساء: ۱۱۲)

”اور جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے، اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا“

یہاں جزائے جملے کا فعل مضارع یَرْمِی بھی مجزوم ہے یا حذف ہو گئی ہے۔

۲۵- (وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُ الْمُحْصَنَاتِ) (النور: ۴)

”اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں“

تَبٰی - یَبٰیجی - اِبٰیخ - یَابْ ضَرْب

۲۶- (اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسٰی فَبٰی) (القصص: ۷۶)

”یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون، موسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا، پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہو گیا“

۲۷- (وَکَانَ بَعَثَ اِحْدَاهُمَا عَلٰی الْاُخْرٰی) (الحجرات: ۹)

”پھر اگراں میں سے، ایک گروہ، دوسرے گروہ پر زیادتی کرے“

۲۸- (وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّیْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ) (الشوری: ۲۷)

”اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رِق دے دیتا، تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان

برپا کر دیتے ہیں“

۲۹۔ (وَلَا تَبْخِرْ) الْفَسَادُ فِي الْأَرْضِ (القصص: ۷۷)

”اور (اے قارون) زمین پر فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر!“

۳۰۔ (قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا) (تَبْخِرْ) (الکہف: ۶۴)

”حضرت موسیٰؑ نے کہا! اسی کی تو ہمیں تلاش تھی“

۳۱۔ (أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ) (يَبْعُثُونَ) (آل عمران: ۸۳)

”اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں۔“

۴۔ سَقَى - يَسْقِي - إِسْقَى - بِأَبِ صَرَبٍ

۳۲۔ (وَلَا تَبْخِرْ) رُبُّهُمُ شَرَابًا طَهُورًا (الانسان: ۲۱)

”اُن کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا“

یہاں فعل ماضی سَقَى استعمال ہوا ہے۔

۵۔ قَضَى - يَقْضِي - إِقْضَى - بِأَبِ صَرَبٍ

۳۳۔ (وَلَا تَبْخِرْ) رَبُّكَ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِلَهًا (الاسراء: ۲۳)

”تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی“

یہاں فعل ماضی قَضَى استعمال ہوا ہے۔

۶۔ مَشَى - يَمْشِي - إِمْشَى - بِأَبِ صَرَبٍ

۳۴۔ (وَلَا تَمْشِ) فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (الاسراء: ۳۷)

”اور زمین میں اگر نہ چلو“

یہاں تَمْشِ میں لائے نہی کی وجہ سے تَمْشَى کی ”ی“ حذف ہو گئی ہے۔

۷۔ قَضَى - يَقْضِي - إِقْضَى - بِأَبِ صَرَبٍ

۳۵۔ (فَاقْضِ) مَا أَنْتَ (فَاحِضٍ) إِنَّمَا (تَقْضِي) هَذِهِ الْحَبْلُوكَ الدُّنْيَا (طہ: ۷۲)

”تو جو کچھ کرنا چاہے کرے تو زیادہ سے زیادہ بس اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔“

یہاں اِقْضِ، فِعْلِ اَمْرٍ ہے۔ قَاضٍ، اسم فاعل ہے اور تَقْضٰی، فعل مضارع معروف

ۛ گُفِی۔ یُکْفِی۔ اِکْفُ۔ باب صَوَّب

۳۶۔ (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا) (الزمر: ۳۶)

”کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔“

یہاں کافٍ، اسم فاعل ہے۔

ۛ طَغٰی۔ یَطْغٰی۔ اِطْغٰ۔ باب فَتَحَ

۳۷۔ (اِذْ هَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰی) (طہ: ۲۳)

”فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ سرکش ہو گیا ہے۔“

ۛ سَعٰی۔ یَسْعٰی۔ اِسْعٰ۔ باب فَتَحَ

۳۸۔ (فَاَسْتَعٰ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: ۹) ”اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

ۛ رَضِیَ۔ یَرْضٰی۔ اِرْضٰ۔ باب سَبَحَ

۳۹۔ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ) (المائدہ: ۱۱۹)

”اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ راضی ہوئے اللہ سے۔“

ۛ خَشِیَ۔ یَخْشٰی۔ اِخْشٰ۔ باب سَبَحَ

۴۰۔ (ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ) (البینہ: ۸)

”یہ سب کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔“

۴۱۔ (اِنَّمَا یَخْشٰی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: ۲۸)

”حقیقتاً صرف علم رکھنے والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں (اُن کے بندوں میں سے)۔“

سبق نمبر ۱۲۸

فِعْلٌ مَهْمُوزٌ

۱۔ **فِعْلٌ مَهْمُوزٌ** اس فعل کو کہتے ہیں جس کے حُرُوفِ اَصْلِی میں کہیں **هَمْزَة** آئے۔

هَمْزَة، **فِعْلٌ ثَلَاثِي مُجَرَّد** کے آغاز، وسط اور آخر میں آ سکتا ہے۔

۱۔ **مَهْمُوزُ الْقَاءِ** اگر پہلا حرف **هَمْزَة** ہو تو اسے **مَهْمُوزُ الْقَاءِ**، فعل

کہتے ہیں۔ جیسے **أَكَلَ**، **أَمَرَ**، **أَخَذَ** **[أُذِنَ]** **أَكْرَهَ**، **أَيْسَفَ** وغیرہ

۲۔ **مَهْمُوزُ الْعَيْنِ** اگر درمیانی حرف، **هَمْزَة** ہو تو اسے **مَهْمُوزُ الْعَيْنِ**

فعل کہتے ہیں۔ جیسے **سَأَلَ**، **يَعِيشُ**، **دَابَّ** **سَيْمَ**، **رَدَعَتْ**، **ذَعَمَ**۔

۳۔ **مَهْمُوزُ اللَّامِ** اگر آخری حرف **هَمْزَة** ہو تو اسے **مَهْمُوزُ اللَّامِ** **فِعْلٌ**

کہتے ہیں۔ جیسے **قَرَعَ**، **بَدَأَ** **[نَبَأَ]** **دَرَعَا**، **مَلَأَ**، **بَرِئَ** وغیرہ

۲۔ **فِعْلٌ مَهْمُوزٌ** میں بھی فعل کا قص کی طرح بعض حروف کو حذف کیا جاسکتا ہے۔

جیسے (باب **فَتْحَ** سے) **سَعَلَ**۔ **يَسَعَلُ**۔ **إِسْعَلُ** یہاں امر ہے۔

(**إِسْعَلُ** کے بجائے **سَعَلُ** بھی جائز ہے۔

(باب **نَصَرَ** سے) **أَمَرَ**۔ **يَأْمُرُ**۔ **أَعْمُرُ** یہاں امر ہے۔

(**أَعْمُرُ** کے بجائے **مُرُوا** بھی جائز ہے۔)

۱۔ **مَهْمُوزٌ** کا **فِعْلٌ أَمْرٌ**، جملے کے آغاز میں، **هَمْزَة** کے حذف کے ساتھ استعمال ہوگا۔ جیسے۔

سَلِّ **بَنِي إِسْرَآئِيلَ**، **مُرُوا** **صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا**۔

۲۔ فعل **أَمْرٌ** **مَهْمُوزٌ**، اگر جملے کے وسط میں ہو تو **هَمْزَة** حذف نہیں ہوگا۔

جیسے **فَاسْأَلُوا** **أَهْلَ الذِّكْرِ** (یہاں **سَلِ** کا استعمال صحیح نہیں)۔

۳۔ باب گدَم کے مَہْمُوز اَفْعَال کا **فَاعِل** **فَعِيل** کے وزن پر بھی آتا ہے۔

جیسے اَصِيلٌ، اَمِينٌ اَدِيْبٌ وغیرہ

ورنہ عام قاعدے کے مطابق دیگر ابواب سے فاعل کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے **اِكَلٌ**، اَجَرٌ، اَذِنٌ، اَمَرٌ، اِثْمٌ وغیرہ۔

۴۔ مہْمُوز کے **فِعْل** **اَمْر** کے اوزان یہ ہیں: کُلٌ، کُلِي، کَلَا، کُلُوا، کُنْ

فِعْل **مَہْمُوز** **اَلْقَاء** کی مشق (باب **اَنْسَر** سے)

مشق، خالی خانوں کو پُر کیجئے:-

معانی	ماضی	مضارع	اَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المصدر
کھانا	اَكَلَ	يَاكُلُ	كُلْ	اَكَلٌ	مَاكُولٌ	اَكْلٌ
مزدوری دینا	اَجَرَ					اَجْرٌ
لینا	اَخَذَ					اِخْذٌ
حکم دینا	اَمَرَ					اَمْرٌ

فِعْل **مَہْمُوز** **اَلْقَاء** کی مشق (باب **اَسْعَى** سے)

مشق، خالی خانوں کو پُر کیجئے:-

معانی	ماضی	مضارع	اَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المصدر
گزر گارہا	اَسْعَى	يَاَسْعَى	اَسْعَ	اَسْعَى	مَاَسْعَى	اِسْعَى
اجازت دینا	اَذِنَ					اِذْنٌ
رجید ہونا	اَسْفَى					اَسْفٌ
تکلیف پانا	اَلَمَ	يَاَلَمُ	اَلَمْ	اَلَمٌ	مَاَلَمُ	اَلَمٌ

أَمِنَ					بے خوف ہونا
أَنَسَ					مانوس ہونا
أَزَى					قریب ہونا

فعل مہموز العین کی مشق (باب **فَتَحَ** سے)

مَا ضَ	مُضَارِعَ	أَمَرَ	فَاعِلَ	مَفْعُولَ	الْمَصْدَرُ
سَأَلَ	يَسْأَلُ	سَلَّ	سَاعِلٌ	مَسْئُولٌ	سُئِلَ
شَامَ					شَامٌ
ذَعَمَ					ذَعَمٌ
رَعَفَ					رَافَةٌ
جَعَرَ		جَرَّ			جَارٌ

مہموز العین باب **سَمِعَ** سے

سَمِعَ	يَسْمَعُ	سَمِعَ	سَمِعَ	سَمِعَ	سَمِعَ
بَشِيَ	يَبْشِي	بَشِيَ	بَشِيَ	بَشِيَ	بَشِيَ

مہموز العین باب **كَرَمَ** سے

كَرُمَ	يَكْرُمُ				سخت ہونا، بیاد رہنا

فعل مہوز اللام کی مشق (باب فتح ۳)

مشق: خالی خانوں کو پُر کیجئے۔ نئے الفاظ کو یاد کیجئے۔

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فاعل	مفعول	المتصنّف
ابتدا کرنا	بَدَأَ	يَبْدَأُ	ابْدَأْ	بَادِعٌ	مَبْدُوءٌ	بَدَأَ
پیدا کرنا	بَرَأَ					بَرَأَ
چھپانا	خَبَأَ					خَبَأَ
کمزور در ماندہ پڑنا	خَسَأَ					خَسَأَ
رفع کرنا، ہٹانا	دَرَعَ					دَرَعَ
پیدا کرنا۔ بڑھانا	ذَرَعَ					ذَرَعَ
مہیا کرنا۔ پروا کرنا	عَبَأَ					عَبَأَ
پڑھنا	قَرَعَ					قَرَأَ
حفاظت سے رکھنا	كَلَأَ					كَلَأَ
پناہ لینا	لَجَأَ					لَجَأَ
خوشگوار ہونا	مَرَّءَ					مَرَّءَ
جھرنا	مَلَأَ					مَلَأَ
بُھر دینا	نَبَأَ					نَبَأَ
لٹو دینا، بڑھانا	نَشَأَ					نَشَأَ
مجبور کرنا۔ ڈالنا	شَاءَ					شَاءَ

مَهْمُوزُ اللَّامِ، بَابُ سِيَرٍ سے

بَرَاءٌ				يَبْرَأُ	بَرِيءٌ	خلاصی
خَطَأٌ					خَطِيءٌ	گناہ کرنا، غلطی کرنا
دَفَاءٌ					دَفِيءٌ	گرمی حاصل کرنا
ظَنَأٌ					ظَلِيءٌ	پیاسے ہونا
هَرَأٌ					هَرِيءٌ	ہنسی اڑانا

مَهْمُوزُ اللَّامِ بَابُ نَصَرٍ سے

بَوْرٌ				يُبْوَرُ	بَاءٌ	اپنے اوپر لانا
سَوْرٌ					سَاءٌ	بدنامی، دھبہ لگانا
صَوْرٌ					صَبَاءٌ	رکشن ہونا

مَهْمُوزُ اللَّامِ بَابُ كَرَمٍ سے

بَطَأٌ				يَبْطَأُ	بَطْءٌ	کیلنا
دَكَاءٌ				يَدْكُو	دَكْوٌ	گرم ہو جانا

۱۔ یَعْلُ مہموز (ماضی) کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	غائب	غائب	غائب	واحد	جمع
مذکر	غائب	مذکر	غائب	مذکر	غائب	مذکر	غائب	مذکر
أَكَلَ	أَكَلَا	أَكَلُوا	أَكَلْتُ	أَكَلْتَا	أَكَلْنَا	أَكَلْتَ	أَكَلْتُمَا	أَكَلْتُمْ
أَجَرَ								
أَذَرَ								
أَمَرَ								
أَمَلَ								
سَوَّلَ	سَوَّلَا	سَوَّلُوا	سَوَّلْتُ	سَوَّلْتَا	سَوَّلْنَا	سَوَّلْتَ	سَوَّلْتُمَا	سَوَّلْتُمْ
شَأَمَ								
ذَعَمَ								
رَعَى								
جَعَرَ								
بَدَأَ	بَدَآ	بَدَؤُوا	بَدَأْتُ	بَدَأْتَا	بَدَأْنَا	بَدَأْتَ	بَدَأْتُمَا	بَدَأْتُمْ
دَرَأَ								
نَبَأَ								
نَشَأَ								
مَلَأَ								
قَرَعَ								

فعل مہمود (ماضی) کی صرف کبیر

ماؤذہ	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	واحد	جمع
	واحد	واحد	مثنیٰ	جمع	جمع	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر
ا ک ل	أَكَلْتُ	أَكَلْتِ	أَكَلْتُمَا	أَكَلْتُمْ	أَكَلْنَا	أَكَلْتِ	أَكَلْنَا
ا ج ر							
ا ذ							
ا م ر							
ا م ل							
س ع ل	سَعَلْتُ	سَعَلْتِ	سَعَلْتُمَا	سَعَلْتُمْ	سَعَلْنَا	سَعَلْتِ	سَعَلْنَا
ش ع م							
ذ ع م							
ر ع ف							
ج ع ر							
ب د ا	بَدَأْتُ	بَدَأْتِ	بَدَأْتُمَا	بَدَأْتُمْ	بَدَأْنَا	بَدَأْتِ	بَدَأْنَا
د ر ع							
ق ر ع							
م ل ع							
ن ب ع							

۲۔ فعل مہموز (مضارع) کی صرف کبیر

ماذہ	واحد	واحد	مثنیٰ	جمع	جمع	واحد	جمع
	مذکر	مؤنث	حاضر	مذکر	مؤنث	متکلم	متکلم
	حاضر	حاضر	مذا + می	حاضر	حاضر	مذا + می	مذا + می
آکل	يَأْكُلُ	تَأْكُلِينَ	يَأْكُلَانِ	يَأْكُلُونَ	يَأْكُلْنَ	أَكُلُ	تَأْكُلُ
أجر							
اخذ							
امر							
امر							
سئل	تَسْأَلُ	تَسْأَلِينَ	تَسْأَلَانِ	تَسْأَلُونَ	تَسْأَلْنَ	أَسْأَلُ	تَسْأَلُ
شاء							
ذاع							
رف							
جاء							
بدأ	تَبَدَّأَ	تَبَدَّأَيْنِ	تَبَدَّأَا	تَبَدَّأُوا	تَبَدَّأْنَ	أَبْدَأُ	تَبْدَأُ
درع							
قرع							
ملع							
نبع							

فعل مہموز (مضارع) کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب
ا ک ل	يَأْكُلُ	يَأْكُلَانِ	يَأْكُلُونَ	يَأْكُلْنَ	يَأْكُلْنَ	يَأْكُلْنَ
ا ج ر						
ا خ ذ						
ا م ر						
ا م ل						
س ع ل	يَسْعَلُ	يَسْعَلَانِ	يَسْعَلُونَ	تَسْعَلُ	تَسْعَلَانِ	يَسْعَلْنَ
ش ع م						
ذ ع م						
ر ع ف						
ج ع ر						
ب د ا	يَبْدَأُ	يَبْدَأَانِ	يَبْدَأُونَ	تَبْدَأُ	تَبْدَأَانِ	يَبْدَأْنَ
د ر ع						
ب ا ر ع						
آ ب ا ع						
آ س ع						

۳۔ فعل مہموزاً مُر کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	جمع
	مذکر	مذا + مث	مذاکر	مؤنث	مؤنث
اکل	کَلِمَ	کَلَا	کَلُوا	کَلِمِی	کَلْنَ
اج ر					
اخ ذ					
ام ر					
امل					
س عل	سَلَمَ	سَلَا	سَلُوا	سَلِمِی	سَلْنَ
ش ع م					
ذ ع م					
ر ع ف					
ج ع ر					
ب د ا	اِبْدَأَ	اِبْدَعَا	اِبْدَعُوا	اِبْدَعِی	اِبْدَعْنَ
د ر ع					
م ل ع					
ق ر ع					
ن ش ع					
ن ب ع					

مہموز کی قرآنی مثالیں۔ باب نصر سے

۱۔ اَمَرَ۔ یَا مَرْ۔ مَرْ باب نصر سے ہے۔

(وَامَرَ) اَهْلَكَ بِالْمَلَوَةِ (رطلہ ۱۳۲۰)

”پانے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو“

ۛ یہاں مَرْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اَخَذَ۔ یَا خُذْ۔ خُذْ باب نصر سے ہے۔

(یَا یَحْیٰی) خُذْ (اَلْکِتَابَ یَقُوْۤتُوْۤہِ) (مریجوہ ۱۲)

”اے یحییٰ کتاب الہی کو مضبوطی سے تھام لو“

ۛ یہاں خُذْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۳۔ اَکَلْ۔ یَا کُلْ۔ کُلْ باب نصر سے ہے۔

(وَکُلُوْۤا) وَاشْرَبُوْۤا وَ لَا تُسْرِفُوْۤا (الاعراف ۳۱)

”اور کھاؤ پیا اور حد سے تجاوز نہ کرو“

ۛ یہاں کُلُوْا فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔

۴۔ کَلَّا۔ مِنْهَا رَعَدًا حَیْثُ یَشْتُمُوْنَ (البقرة ۳۵)

”اور دونوں بفرغت جرجا ہو (اس جنت) میں سے کھاؤ“

ۛ یہاں فعل امر مُشْتَمٰی کَلَّا استعمال ہوا ہے۔

مہموز کی مثالیں۔ باب فتح سے

۵۔ سَأَلَ۔ يَسْأَلُ۔ سَلَّ۔ اِسْأَلَ باب فتح سے ہے۔

(فَاَسْأَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) (الانبیاء: ۷)

”اگر تم لاعلم ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو“

۶۔ یہاں اَسْأَلُوْا فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔

۷۔ قَرَأَ۔ يَقْرَأُ۔ اِقْرَأْ باب فتح سے ہے۔

(اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) (العلق: ۱)

”پڑھے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا“

۸۔ یہاں اِقْرَأْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۹۔ كَتَبَ۔ يَكْتُبُ۔ كُتِبَ باب فتح سے ہے۔

(عَنِ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ) (النَّبأ: ۲۱)

”ایک بڑی خبر کے بارے میں“

۱۰۔ یہاں اَلنَّبَأُ مصدر استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۱۲۹

فِعْلٌ مُضَعَّفٌ

۱۔ **فِعْلٌ مُضَعَّفٌ** یا مُضَاعَفٌ اُس فعل کو کہتے ہیں جس میں عین یکمہ اور لام یکمہ، دونوں میں ایک ہی حرف کی تکرار ہو۔ یعنی دونوں **ہم جنس حرف** پر مشتمل ہوں۔

جیسے مَدَد میں دوسرا حرف بھی [د] ہے اور تیسرا بھی [د] ہے۔

۲۔ اِذْغَام : جب دو مکرر حروف یکجا متحرک ہوں (جیسے مَدَد میں) تو پہلے حرف کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ یعنی مَدَد = مَدَّا۔

فِعْلٌ مُضَاعَفٌ کے اس عمل کو اِذْغَام کہتے ہیں۔

جیسے **مَارَرٌ** سے **مَارَرٌ** یعنی **مَارَرٌ** (یہاں پہلے راء کو ساکن کر دیا)۔ اہل زبان خود بخود اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔

۳۔ فِعْلٌ مُضَاعَفٌ کی صورتیں **مختلف الیاب میں** حسب ذیل ہوتی ہیں۔

فعل ماضی	مضارع	امر یا فعل امر	
قَرَّ	يَقْرُو	اِقْرُ = قَرَّ	۱۔ باب صَدَب سے
مَدَّ	يُمَدُّ	اُمَدِّد = مَدَّ	۲۔ باب نَصَو سے
مَسَّ	يَمَسُّ	اِمَسَّس = مَسَّ	۳۔ باب سَمِع سے
لَبَّ	يَلْبُ	اَلْبَبْ = لَبَّ	۴۔ باب گَوْم سے

فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ فَاعِلٌ

۴۔ فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ فَاعِلٌ، **فَاعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے۔
 (کیونکہ عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ ایک ہی حرف ہیں۔)
 جیسے مَاذٌ، حَادٌ، هَامٌ، حَاسٌ، بَارٌ وغیرہ

فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ ظَرْفٌ

۵۔ فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ ظَرْفٌ، مَفْعَلٌ کے وزن پر **إِدْعَام** کے بعد
 ۱۔ **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتا ہے۔
 جیسے مَحَلٌ (اُترنے کی جگہ)، مَطْبَعٌ (علاج کی جگہ)
 مَقَرٌ (فرار ہونے کی جگہ)
 ۲۔ کبھی **مِفْعَلَةٌ** کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے **مَحَلَّةٌ** (ٹھہرنے کی جگہ)

فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ أَنْفَعُلُ التَّفْضِيلُ

۶۔ فِعْلٌ مُضَاعَفٌ كَالِاسْمِ أَنْفَعُلُ التَّفْضِيلُ، أَنْفَعُلُ کے بجائے **أَفْعُلُ**
 کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے أَهَمُّ (أَهَمُّ)، أَشَدُّ (أَشَدُّ)،
 أَحَبُّ، أَحَقُّ، أَشَرُّ، أَصَحُّ، أَهْزُ، أَمَدٌ وغیرہ۔

فِعْلٌ مُضَعَّفٌ كِى مَشَقِّ (بَابُ نَصَرٍ سَ)

معانی	مَاضٍ	مُضَارِعٌ	أَمْرٌ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	الْمَصْدَرُ
بکھیرنا۔ پھیلانا	بَكَى	يَبْكُ	اُبْكُ	بَاكٌ	مَبْكُوٌّ	بَيْكٌ
نیک ہونا	بَرَّ					بِرٌّ
ریزہ ریزہ ہونا	كَبَسَ					كَبْسٌ
ہلاک ہونا	تَبَّ					تَبٌّ
گرا نا، ڈالنا	تَلَّ					تَلٌّ
درخت کو اکھاڑنا	جَتَّ					جَتٌّ
عظمت کا ہونا	جَدَّ					جَدٌّ
ٹکڑے ٹکڑے ہونا	جَدَّ					جَدٌّ
زیادہ ہونا	جَعَّرَ					جَعْرٌ
چھپ جانا	جَبَنَ					جُبُونٌ
ارادہ کرنا	حَجَّرَ					حَجْرٌ
تباہ کرنا	حَسَّ					حَسٌّ
گھیر لینا	حَفَّ					حَفٌّ
درست ہونا	حَقَّ					حَقٌّ
اُجھارنا	حَصَّ					حَصٌّ
حل کرنا، کھونا	حَلَّ					حَلٌّ

فِعْلٌ مُّضَعَّفٌ كِى مُشَقِّ (بَابُ ضَرْبِ سِ)

خالى جگہوں کو پُر کیجئے:

معانی	ماضٍ	مُضَارِعٍ	أَمْرٌ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	الْمَصْدَرُ
بلندی سے گرنا	تَحَوَّ	يَحْجُو	اِحْجِدْ	حَجَّارٌ	مَحْجُورٌ	حُرُورٌ
کم ہونا - ہلکا ہونا	تَخَفَّ					تَخَفُّةٌ
زمین پر آہستہ چلنا	دَبَّ					دَرِيْبٌ
دب جانا - کمزور ہونا	ذَلَّ					مَذَلَّةٌ
سڑا ہوا - گلا ہوا	رَمَّ					رَمِيْحٌ
پاؤں کا ڈگمگا جانا	زَلَّ					زَلٌّ
چھپنا، بہک جانا	ضَلَّ					ضَلَالَةٌ
سایہ برقرار رہنا	ظَلَّ					ظَلَالَةٌ
طاقت ور ہونا	عَزَّ					عِزَّةٌ
بُری چیزوں سے بچنا	عَفَّ					عِفَّةٌ
بے خبر رہنا	عَدَّ					عَدَارَةٌ
ڈر سے بھاگنا	قَدَّ					قِدَاكٌ
کم ہونا	قَلَّ					قِلَّةٌ
کمزور ہونا	كَلَّ					كَلَالَةٌ
پورا ہونا	تَمَّ					تَمَامٌ

مُضَعَّف کی مثالیں (بَابِ فَتْحَ سے)

معانی	مَاضٍ	مُضَارِعٌ	أَمْرٌ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	الْمَصْدَرُ
فُتِّحَ ہونا	تَحْصِلُ	يَحْصِلُ	اِحْصِصْ	خَاصٌّ	مَحْصُورٌ	خَصَاصَةٌ
ناف میں تکلیف ہونا	سَرَّ					سَرَرٌ
بہرا ہونا	صَوَّ					صَوٌّ
بخل کرنا	صَنَعَ					صَنِيعٌ
حلق میں اکلنا	عَصَّ					عَصَصٌ
مٹھنڈا ہونا۔ خوش ہونا	قَرَّ					قَرَرٌ
سخت جھگڑالو ہونا	كَدَّ					كَدَادٌ
مزے دار ہونا	لَذَّ					لَذَائِذٌ
ہاتھ سے چھوٹنا	مَسَّ					مَسٌّ

۱۔ فِعْلُ مُضَاعَفٍ مَاضِي کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب	غائب
م د د	مَدَّ	مَدَّا	مَدَّوْا	مَدَّتْ	مَدَّتَا	مَدَدْنَ
ظ ن ن						
ح ق ق						
ح ل ل						
ح ج ج						
ع ز ز	عَزَّ	عَزَّا	عَزَّوْا	عَزَّتْ	عَزَّتَا	عَزَزْنَ
ف ر ر						
ع ن ن						
آ ص ص	خَصَّ	خَصَّا	خَصَّوْا	خَصَّتْ	خَصَّتَا	خَصَصْنَ
س ر ر						
ل ذ ذ						
غ ض ض						
ص م م						
م س س						

فعل مضاعف ماضی کی صرف کبیر

مادہ	واحد	واحد	جمع	جمع	مثنی	جمع	واحد	جمع
مذکر	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	حاضر	مذکر	مؤنث	مذکر
حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	مذا + مش	مذا + مش	مذا + مش	مذا + مش
مَدَد	مَدَدْتُ	مَدَدْتُ	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُنَّ	مَدَدْتُ	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُ	مَدَدْتُمْ
ظن								
حقیق								
حل								
حج								
عز	عَزَرْتُ	عَزَرْتُ	عَزَرْتُمْ	عَزَرْتُنَّ	عَزَرْتُ	عَزَرْتُمْ	عَزَرْتُ	عَزَرْتُمْ
ضل								
ف								
غ								
رل								
خ	خَصَمْتُ	خَصَمْتُ	خَصَمْتُمْ	خَصَمْتُنَّ	خَصَمْتُ	خَصَمْتُمْ	خَصَمْتُ	خَصَمْتُمْ
غض								
م								
ق								
س								

۲۔ فعل مضاعف (مضارع) کی صرف کبیر

مادہ	واحد	واحد	مثنیٰ	جمع	جمع	واحد	جمع
مذکر	مؤنث	مؤنث	مذکر	مؤنث	مؤنث	مذکر	مؤنث
حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر	حاضر
تَعْدُو	تَعْدِيْنَ	تَعْدَانِ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ
ظن							
حق							
جج							
بث							
عز	تَعْدِيْنَ	تَعْدَانِ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ	تَعْدُوْنَ
زل							
نر							
ضل							
خص	تَخْصِيْنَ	تَخْصَانِ	تَخْصُوْنَ	تَخْصُوْنَ	تَخْصُوْنَ	تَخْصُوْنَ	تَخْصُوْنَ
قر							
غض							
سر							

فعل مضاعف مضارع کی صرف کبیر

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
	مذکر	مذکر	مذکر	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غَائِب	غَائِب	غَائِب	غَائِب	غَائِب	غَائِب
م د د	يَعْمَدُ	يَعْمَدَانِ	يَعْمَدُونَ	تَعْمَدُ	تَعْمَدَانِ	يَعْمَدُونَ
ظ ن ن						
ت ب ب						
ح ل ل						
ع ز ز	يَعِزُّ	يَعِزَّانِ	يَعِزُّونَ	تَعِزُّ	تَعِزَّانِ	يَعِزُّونَ
غ ر ر						
ف ر ر						
ع ق ق						
ظ ل ل						
خ ص ص	يَخْصُمُ	يَخْصُمَانِ	يَخْصُمُونَ	تَخْصُمُ	تَخْصُمَانِ	يَخْصُمُونَ
ص م م						
غ ض ض						
م س س						
ق ر ر						

۳۔ فَعِلْ مُضَاعَفٌ أَمْرٌ كِي مَرَفٌ كَبِيرٌ

مادہ	واحد مذکر	مثلی مذکر + مؤنث	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
م د د	مَدَّ	مَدَّا	مَدُّوا	مَدَّتْ	أَمَدَدْنَ
ظ ن ن					
ت پ پ					
ب ث ت					
ع ز ز	عَزَّ	عَزَّا	عَزُّوا	عَزَّتْ	أَعَزَّزْنَ
غ ر ر					
ف ر ر					
غ ص ص					
ر م م					
غ ف ف					
خ ص ص	خَصَّ	خَصَّا	خَصُّوا	خَصَّتْ	أَخَصَّصْنَ
ق ر ر					
غ ض ض					
غ ص ص					
ض ن ن					

فَعْلٌ مُضَاعَفٌ كِی قرآنی مثالیں

۱۔ قَصَّ - يَقْصُ - قَصٌّ - باب نصر سے ہے

- ۱۔ تَحْجُ [نَقْصٌ] عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (یوسف: ۲)
 ”ہم بہترین پیرائے میں تم سے واقعات اور حقائق بیان کرتے ہیں“
 ۲۔ أَقْصَصْ فَعْل امر ہے۔ لَا تَقْصُصْ فَعْل نہیں ہے۔

۳۔ لَا تَقْصُصْ [رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ] (یوسف: ۵)
 دو اپنا یہ (طرب) اپنے بھائیوں کو نہ سنانا

۴۔ غَضَّ - يَغْضُ - أَغْضَضْ باب نصر سے ہے

- ۳۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ [يَغْضُؤُوا] مِنْ أَبْصَارِهِمْ (النور: ۳۰)
 ”مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں“
 ۴۔ (قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ [يَغْضُضْنَ] مِنْ أَبْصَارِهِنَّ) (النور: ۳۱)
 ”اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں“

۵۔ بَثَّ - يَبِثُّ - ابْثَثْ باب نصر سے ہے

- ۵۔ (دَبِثْ) مِنْهُمْ تَارِحًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (النساء: ۱)
 ”اور ان دونوں (آدم و حوا) سے بہت مرد و عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیے“
 ۶۔ (وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا [يَبِثُّ] مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ) (الجاثیہ: ۴۱)
 ”اور تمہاری پیدائش میں اور ان حیوانات میں جن کو اللہ پھیلا رہا ہے، بڑی نشانیاں ہیں“
 ۷۔ (يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ [الْبَثْثَاتِ]) (القاریہ: ۴۷)
 ”وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے“

۸۔ (وَكَارَاهِيْ مَبْنُوْقَةً) (الغاشیہ : ۱۶)

”اور بچائے گئے نفیس فرش ہوں گے“ یہ اسم مفعول مؤنث ہے۔

ۛ حَضَنَ - يَحْضُنُ - اُحْضُنُ باب نصر سے ہے

۹۔ (وَلَا يَحْضُنُ عَلَى طَعَامِ الْيُسْلِكِيْنَ) (الماعون : ۳)

”اور جو مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکٹا“

ۛ تَبَّ - يَتَبُّ - اُتَبُّ باب نصر سے ہے

۱۰۔ (تَبَّ يَدَا اَيِّ لَهَبٍ وَ تَبَّ) (اللہب : ۱)

”ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ نامراد ہو گیا“

۱۱۔ (وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ) (غافر : ۳۷)

”فرعون کی ساری چال بازی (اس کی اپنی)

تباہی کے راستے ہی میں صرف ہوئی۔

ۛ قَرَّ - يَفْرُ - اِفْرُ باب ضرب سے ہے

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ باب بدل گیا ہے۔

اوپر کی مثالیں باب نصر سے تھیں اور نیچے کی مثالیں باب ضرب سے ہیں۔

۱۲۔ (كَا تَهُمُّ حُمُوْ مُّسْتَفِرَّةً) (قُرْآنٌ) (من قُورَق) (المدثر : ۵۱، ۵۰)

”گو یا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں“

۱۳۔ (فَفَرَّتْ) (مَنَعُوْا كَمَا خِفْتُمْ) (الشعراء : ۲۱)

”پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا“

۱۴۔ (يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ) (عبس : ۳۴)

”اس روز آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا“

۱۵۔ (كُنْ يَنْفَعَكَمُ الْفِرَارُ) اِنْ قَرَرْتُمْ (الاحزاب: ۱۶)
 ”اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو“ یہ بھاگنا تمہارے لیے کچھ بھی نفع بخش
 نہ ہوگا“

(فِرَار یہاں مصدر کے طور پر استعمال ہوا ہے۔)
 ۱۶۔ (يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَلَمْ أَكُنْ) (القيامة: ۱۰)
 اسی وقت یہی انسان کہے گا ”کہاں بھاگ کر جاؤں؟“
 مَفْعَل کے وزن پر مَفْرُؤ ظرف ہے۔

ۛ مَسٌّ - يَهْسُ - مَسٌّ - يَا مَسَّسُ باب فتنہ ہے

۱۷۔ (كُنْ تَهْتِنَا) التَّائِي لَا أَيَّامًا مَعْدُودَةً (البقرة: ۸۰)
 ”دورخ کی آگ میں ہرگز چھونے والی نہیں۔“
 الا یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے“
 یہاں لن کی وجہ سے فعل منصوب تَهْتِنَا ہے۔

۱۸۔ (كَلِمَاتٍ يَمْسَسُكَ اللَّهُ بِضُرٍّ) فَلَا تَكْشِفُ لَكَ (الانعام: ۱۷)
 ”اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائے تو اُس نقصان سے بچانے والا کوئی نہیں“
 یہاں يَمْسَسُكَ حرف شرط کی وجہ سے مجزوم ہے اور دوسرا فعل مضاعف
 ضَرَّ - يَضُرُّ - ضَرَّ - المصدر: ضَرَّ / ضَرَّ باب نصر سے ہے۔

سبق نمبر ۱۳

فَعْلٌ مُعْتَلٌّ مُرَكَّبٌ

مُرَكَّبٌ فَعْلٌ مُعْتَلٌّ کا ذکر پہلے مختصراً ہو چکا ہے۔ اب مختلف الاباء سے، اس کی مختلف قسموں کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ آخر میں مشتق ہیں۔ قرآن مجید سے، ان مثالوں کو نکال کر، ان پر غور کیجئے۔ ان مشغول پر، جس قدر آپ کی ہمارت زیادہ ہوگی، اُسی قدر، فہم قرآن کی منزلیں آسان ہوتی جائیں گی۔

فَعْلٌ مُرَكَّبٌ - مَهْمُوزٌ وَأَجَوَفٌ (بَابُ نَصْرِ س)

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلا حَرْفٌ هَمْزٌ کا پر مشتمل ہے اور درمیانی حرفِ حَرْفٌ عِلَتْ ہے۔ گویا یہ فَعْلٌ، مَهْمُوزٌ وَأَجَوَفٌ کا مُرَكَّبٌ ہے۔
مادۃ: مندرجہ ذیل افعال کا مادہ [عول] [عوب] اور [عود] ہے
فعل مُقتارح بتا رہا ہے کہ یہ کتاب نَصْر سے ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضی	مقتارح	أمر	فاعل	مفعول	المصدر
پناہ لینا	أَلَّ	يَتَوَلَّى	أَلَّ	أَوَّلُ	مَتَوَلَّى	مَتَالٌ
پلٹنا، رجوع کرنا	أَبَّ				أَوْبَّ	
گراں ہونا	أَلَّ				أَوْدَّ	

مشتق: قرآن مجید سے، مندرجہ ذیل آیات میں، مَهْمُوزٌ وَأَجَوَفٌ مُرَكَّبٌ فعل تلاش کیجئے۔ اور فعل کی قسم اور اسم کی قسم بتائیے۔

۲۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵

۱۔ سورۃ الرعد آیت ۲۹

۳۔ سورۃ البقرہ آیت ۴۹۔

فِخْلٍ مُّوَكَّبٍ

مَہْمُوز وَّ أَجَوْنَ (بابِ ضَرْبِ سے)

مندرجہ ذیل مثال بھی مَہْمُوز وَّ أَجَوْنَ ہی سے مُوَكَّب ہے۔
لیکن **بابِ ضَرْبِ** سے ہے۔ اس کا مادہ عی د ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
توی ہوتا	اَدَّ	يَعِدُّ				اَعْدَّ

مشق: سورہ ص، آیت نمبر ۱ میں، مندرجہ بالا فعل کو یا اس سے نکلنے والے مشتقات کو پہچانیے

مُوَكَّبٍ وَمِثَالٍ مَّهْمُوزِ الْعَيْنِ (بابِ ضَرْبِ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ پہلا حرف واؤ اور دوسرا ھَمْزَہ۔
گویا یہ مثال اور مَہْمُوزِ الْعَيْنِ کا مُوَكَّب ہے۔

معانی	ماضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
زندہ درگزر کرنا	وَأَدَّ	يَعِدُّ	اَدَّ	وَأَشَدَّ	مَوْؤُودٌ	وَأَدَّ

مشق: (وَرَادَا) **الْمَوْؤُودَةُ** (سُيِّلَتْ) (التكوير: ۸)

مندرجہ بالا آیت کی تحلیل کیجئے اور بتائیے کہ اسم کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے۔ آیت کا ترجمہ کیجئے۔

مُوَكَّبٍ مِثَالٍ مَّهْمُوزِ اللَّامِ (بابِ سِتْمِ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ پہلا حرف واؤ ہے اور آخری ھَمْزَہ

گویا یہ مثال مہموز السلام کا مرکب ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
پامال کرنا، کچنا	وَطَّأ	يَطْأُ				وَطْءٌ

مشق: (إِنَّ كَاشِفَةَ الْعَيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَثْوَمُ قَيْلًا) (المزمل: ۶)
مندرجہ ذیل آیت کی تحلیل کیجئے۔ لغت دیکھ کر مشکل الفاظ کے معنی کیجئے اور ترجمہ کیجئے۔

مُرْكَبٌ مَّهْمُوزُ الْفَاءِ وَتَاقِصٌ (باب ضَرْبِ سَ)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلا حرف ہمزہ ہے اور آخری حرف علت ہے۔ گویا یہ مہموز الفاء اور ناقص کا مرکب ہے۔

ابتدائی مثالیں **باب ضَرْبِ سَ** سے ہیں۔ یہ نہ بھولیے۔
آخر کی تین مثالیں مختلف **دیگر ابواب** سے ہیں۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
کسر شان بچنا (ض)	أَبَى	يَأْبَى				إِبْيَاءٌ
آنا (ض)	أَتَى	يَأْتِي				إِتْيَانٌ
ادا کرنا (ض)	أَدَى	يَأْدِي				
(ض)	أَلَى	يَأْلِي				أَلْيٌ
وقت آنا (ض)	أَنَى	يَأْنِي				أَنْيٌ
تکلیف دینا (باب فتحة)	أَذَى	يَأْذِي				أَذْيٌ
نگین ہونا (باب سیم)	أَسَى	يَأْسِي				أَسْيٌ
(باب قصر)	أَلَى	يَأْلُوا				أَلْوٌ

مشق: قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات درج کیجئے۔
ان آیات میں سے، فعل مُذَكَّب یا اُن کے مُشْتَقَات تلاش کیجئے۔

۱۔ البقرة آیت ۳۴	۲۔ الانعام آیت ۳۴
۳۔ البقرة آیت ۱۹۶	۴۔ البقرة آیت ۱۱۸
۵۔ الحديد آیت ۱۶	۶۔ المائدة آیت ۲۶

اُتی یا اُتی کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ (اُتِیْ) اَمْرٌ بِاللّٰهِ کَلَّا تَسْتَعْجِلُوْهُ (النحل : ۱)
”اگیا اللہ کا فیصلہ، اب اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ۔“
- ۲۔ (هَلْ) اَتَاكَ حَدِیْثُ مُوسٰی (التّٰوْحٰت : ۱۵)
”کیا تمہیں موسیٰ کے قصے کی خبر پہنچی ہے۔“
- ۳۔ (قَالَتِیْ) بِهٖ قَوْمَهَا
”پھر وہ اپنے بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔“
- ۴۔ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَغْرِخُوْنَ یَمٰنًا) اَتَوْا (آل عمران : ۱۸۸)
”تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر غرور میں ہیں۔“
- ۵۔ (رَحٰی اِذَا) اُنْیَا اَهْلَ کَرْیَةٍ (الکہف : ۷۷)
”یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں پہنچے۔“
- ۶۔ (فَاِنْ) اَتٰتِیْ بِفَاحِشَةٍ (النساء : ۲۵)
”اور اگر وہ کسی بدچلنی کی مرتکب ہو جائیں۔“
- ۷۔ (اِنِّیْ) طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اٰنِیْنَا (فصلت : ۱۱)

”اس نے آسمان اور زمین سے کہا۔ تم دونوں وجود میں آ جاؤ۔
خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ دونوں نے کہا ہم (وجود میں) آ گئے۔“

فَعْلٌ مُّزَكَّبٌ - مَهْمُوزٌ وَمُضَاعَفٌ (بَابُ نَصَرَةٍ)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

پہلا حرف مہموزہ ہے۔ دوسرا اور تیسرا حرف ایک ہی ہے
یعنی یہ مَهْمُوزُ الْقَاءِ اور مُضَاعَفٌ کا مُزَكَّبٌ ہے۔
یہ نہ بھولیے کہ یہ **بَابُ نَصَرَةٍ** ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضی	مضارع	أمر	فاعل	مفعول	المصدر
بنیاد رکھنا	أَسَّ	يَسُّوْنَ				أَسَاسٌ
قریب ہونا	أَلَّ					إِلَاقٌ
سخت کھادی ہونا	أَلَجَّ					أَجْوَجٌ
نامعقول ہونا	أَدَّ					إِدَادٌ
ورغلانا۔ اکسانا	أَزَّ					أَزٌّ
مثال ہونا	أَمَّ					أَمٌّ

مشق: قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات تلاش کیجئے۔ اور ان میں مَهْمُوزٌ وَمُضَاعَفٌ
کے مُزَكَّبٌ کی مثالیں ڈھونڈیے۔ اور پھر یہ بتائیے کہ قرآن میں فعل ماضی استعمال
ہوا ہے یا مضارع یا أمر یا پھر اسم فاعل استعمال ہوا ہے یا اسم مفعول یا پھر
اسم مصدر

۱۔ سورۃ الفرقان آیت ۵۳۔

۲۔ سورۃ مدیحہ آیت نمبر ۸۳

۳۔ سورۃ مدیحہ آیت نمبر ۸۹

۴۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۸

۵۔ سورۃ یسین آیت نمبر ۱۲

فعل مُرکَّب أَجَوَفٌ نَاقِصٌ مُضَاعَفٌ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

یہ اجوف ہے اور ناقص مضاعف کا مرکب ہے۔ [جوف] اس لحاظ سے کہ درمیانی حرف، حرف علت ہے۔ [ناقص] اس لحاظ سے کہ آخری حرف، حرف علت ہے اور [مضاعف] اس لحاظ سے کہ درمیانی اور آخری حرف ایک ہی ہے۔

۱۔ [حیی] یحییٰ۔ حیاءٌ۔ یہ باب [سیم] سے ہے جس کے معنی زندہ رہنا ہے۔

۲۔ [حی] یحییٰ۔ یہ مرکب مضاعف ہے۔

حیاء کا مطلب شرمندہ ہونا اور شرمانا ہے۔

تَحَى، اِسْتَمِ الْفِعْلُ بھی ہے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ کتاب کے دوسرے حصے میں ہوگا۔ اس صورت میں اس کا مطلب ”جلدی کرو“ متوجہ ہو جاؤ، ہوگا۔

جیے : [تَحَى] عَلَى الصَّلَاةِ

سبق نمبر ۱۳۱

لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ (بَابُ ضَرْبٍ سَ)

۱۔ مندرجہ ذیل افعال پر غور کیجئے

دَقَى، [دَقَى] وَطَى [وَرَى] وَرَى

ان میں دو حروف علت مفروق (ایک دوسرے سے جدا) پائے جاتے ہیں جب تین حروف میں سے [دو حروف علت] ہوں اور ان کے درمیان میں حَرْفٌ صَحِيحٌ ہو تو ایسے فعل کو [لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ] کہتے ہیں۔ جیسے دَقَى میں پہلے دواو، حَرْفٌ علت ہے اور آخر میں می، حرف علت ہے۔ درمیان میں [ق] حرف صحیح ہے۔
در اصل یہ مثال اور ناقص کا مُؤَكَّبٌ ہوتا ہے۔

۲۔ لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ افعال کے فِعْلٌ اَمْرٌ میں کئی حروف حرف کر دیے جاتے ہیں۔
پہلے [دَقَى] کا فِعْلٌ اَمْرٌ [ق] (واحد مذکر) ہے۔ قی (واحد مؤنث)،
قِیَا (مثنیٰ)، قُوا (جمع مذکر)، قِیْنِ (جمع مؤنث)۔

فِعْلٌ لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ کی صَرْفٌ صَغِيرٌ

ذیل کے تمام افعال بابِ ضَرْبٍ سے ہیں

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
پچنا	وَقَى	يَقِي	قِ	وَاقِ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ
وفا کرنا	وَفَى	يَفِي	فِ	وَاپِ	مَوْفِيٌّ	وَفَاءٌ
وصیت کرنا	وَصَّى	يُصِي	صِ	وَاصِ	مَوْصِيٌّ	وَصِيَّةٌ

وَعَايَةً	مَنْعِيَّتِي	قَاعٍ	عِ	يَعِي	وَعَلَى	جمع کرنا
وَأَمِّي	مَنْعِيَّتِي	وَأَعِ	لِ	يَعِي	وَأَمِّي	گمان

لفیف مفروق کی قرآنی مثالیں

- ۱۔ (كُوفَاكَ) اللّٰهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكُرُوا (غافر: ۳۵)
”آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو لوگوں کی بری چالوں سے بچالیا“
- ۲۔ (فَمَنْعَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا) عَذَابَ السَّمُومِ (الطور: ۲۷)
”آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا“
- ۳۔ (وَقَاهُمْ) عَذَابَ الْجَحِيمِ (الدخان: ۵۶)
”اور اللہ نے ان لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچالیا“
- ۴۔ (وَجَعَلَ لَكُمُ سَرَائِيلَ تَقِيَكُمْ) الْحَرَّ (النمل: ۸۱)
”اور تمہیں ایسی پوشائیں عطا کیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں“
- ۵۔ (وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِن قَائِقٍ) (غافر: ۲۱)
”اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا“
www.KitaboSunnat.com
یہ قَائِقِ اسم فاعل کی مثال ہے۔
- ۶۔ (وَ قِنَا) عَذَابَ النَّارِ (البقرة: ۲۰۱)
”اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچاؤ“
- ۷۔ (فَنُؤَا) أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: ۶)
”اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ“

ۛ اوپر کی دو مثالوں کا تعلق امر سے ہے۔

۸۔ (وَ مَن [تَقِ] السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ) (غافر: ۹)

”اس دن جس کو تو نے برائیوں سے بچا دیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا“

ۛ یہ فعل مجزوم کی مثال ہے۔ حرف شرط کی وجہ سے ی حذف ہو گئی۔

۹۔ (وَ مَن [يُوقِ] شَرَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: ۹)

”اور جو لوگ دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں“

۱۰۔ (فَوَقَّاهُمْ [اللَّهُ] ذَٰلِكَ الْيَوْمِ) (الانسان: ۱۱)

”پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا“

اوپر کی تمام مثالیں وقی۔ یقی۔ یقی۔ باب ضَرْب سے ہیں

لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ (باب حَسِب سے)

مندرجہ ذیل دو مثالیں باب حَسِب سے ہیں۔

معانی	مَا فِي	مُقَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دوست	وَلِيّ	يَلِي	لِ	وَالِ	مَوْلِيّ	وَلَايَةٌ
آگ دہکانا	وَرِيّ	يِرِي	رِ	وَارِ	مَوْرِيّ	وَرِيّ

لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ کی قرآنی مثالیں

(قَاتِلُوا الَّذِينَ [يَلُونَكُمْ] مِنَ الْكُفَّارِ) (التوبہ: ۱۲۳)

”ان منکرین حق (منافقین) سے جنگ کرو جو تمہارے پاس ہیں“

(وَمَا تَهْجُرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ [وَالِ]) (الرعد: ۱۱)

”اور نہ اللہ کے مقابلے میں ان لوگوں کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

(قُلُوبُكَ الْاَرْحَامُ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ) (الانفال: ۷۵)

”اور اللہ کی کتاب میں، خون کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔

(فَاَخْوَانٌ یَّقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقُّ عَلَیْهِمْ) (الذکر: ۱۰۷)

(المائدہ: ۱۰۷)

”تو ان کی جگہ، دو اور شخص جو ان کی بہ نسبت، شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں، کھڑے ہو جائیں“

(یَوْمَ لَا یُعْنِیْ مَوْلٰی عَنْ مَوْلٰی شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ) (الدخان: ۴۱)

”وہ دن جب، کوئی قریبی عزیز، اپنے کسی قریبی عزیز کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

(اَنۡذَا یُنۡشِئُ الشَّارِ الِیۡهِ تَوَرُّوْنَ) (الواقعة: ۷۱)

”کبھی تم نے خیال کیا؟ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو“

(وَالْعَادِیَاتِ صَنِیۡحًا فَالْمُورِیَاتِ قَدَحًا) (العدیات: ۲-۱)

”قسم ہے ان (گھوڑوں) کی، جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں، جو اپنی

ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں“

مشق: مندرجہ ذیل آیات کا بغور جائزہ لیجئے اور بتائیے کہ باب بحسب سے کونسا

فعل لفیف مفعول استعمال ہوا ہے؟ یا اسم کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے۔

۱۔ الرعد: ۱

۲۔ البقرة: ۱۰۷

۳۔ آل عمران: ۲۸

۴۔ الکہف: ۴۴

۵۔ البقرة: ۲۸۶

۱۔ نِعْلُ لَفِيفٍ مَفْرُوقٍ مَاضِيٍّ كِي صَرْفِ كَبِيرِ

مادہ	واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
	مُذَكَّرٌ	مُذَكَّرٌ	مُذَكَّرٌ	مؤنث	مؤنث	مؤنث
	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ
وقی (ض)	وَقِيَ	وَقِيَا	وَقَوْا	وَقَتٌ	وَقَتَا	وَقَيْنَ
وفی (ض)						
وصی (ض)						
وعی (ض)						
وای (ض)						
وکی (ض)						
ونی (ض)						
ودی (ض)						
وخی (ض)						
وخی (ض)						
وری (س)						
ی دی (س)						
ونی (س)						
ولی (ح)						

واحد	واحد	جمع	جمع	مثنیٰ	واحد	واحد	
مُذَكَّرٌ	مُذَكَّرٌ	مَوْثِقٌ	مَذَكَّرٌ	حَاضِرٌ	مَوْثِقٌ	حَاضِرٌ	
حَاضِرٌ	حَاضِرٌ	حَاضِرٌ	حَاضِرٌ	مَذَكَّرٌ + مَوْثِقٌ	حَاضِرٌ	حَاضِرٌ	
وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وَقَيْتُ	وقی (ض)
							وفی (ض)
							وصی (ض)
							وعی (ض)
							وای (ض)
							ونی (ض)
							ودی (ض)
							وحی (ض)
							وغی (ض)
							وری (س)
							یدی (س)
							ونی (س)
							ولی (ح)

۲۔ فعل لفیف مفروق مضارع کی مشق

مادۃ	حاضر واحد	حاضر جمع	حاضر جمع	حاضر مثنیٰ	حاضر جمع	حاضر واحد	جمع
واقی (ض)	تَقِی	تَقِیْنَ	تَقُوْنَ	تَقِیَانِ	تَقِیْنَ	تَقِی	تَقِی
وفی (ض)							
وصی (ض)							
وعی (ض)							
وکی (ض)							
ونی (ض)							
ودی (ض)							
وحی (ض)							
وخی (ض)							
وری (ض)							
یدی (س)							
ونی (س)							
وری (س)							
ولی (ح)							

فِعْلٌ لَفِيفٌ مَفْرُوقٌ مُضَارِعٌ كِى مَرْفِ كَبِير

مَادَّة	واحد	مثنیٰ	جمع	مؤنث	مثنیٰ	جمع
غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	غَائِبٌ	مؤنث
وقى (ض)	يَقِي	يَقِيَانِ	يَقُونُ	تَقِي	تَقِيَانِ	يَقِينَ
دفعى (ض)						
دعى (ض)						
وعى (ض)						
واى (ض)						
وكى (ض)						
دونى (ض)						
ودى (ض)						
وحى (ض)						
وغى (ض)						
ورى (ض)						
ى دى (س)						
ونى (س)						
ورى (س)						
ولى (ح)						

۳۔ فَعَلَ لَفِيفٌ مَّفْرُوقٌ أَمْرٌ کی صرف کبیر

مادہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	جمع مؤنث	مثنیٰ مذ + مؤنث
دقی (ض)	قِ	قِی	قُوا	قِیْنَ	قِیَا
دفی (ض)	فِ				
وصی (ض)	صِ				
وعی (ض)	عِ				
دای (ض)	اِ				
وکی (ض)	کِ				
ددی (ض)	دِ				
وحی (ض)	حِ				
وغی (ض)	غِ				
وری (ض)	رِ				
یدی (س)	دِ				
دنی (س)	نِ				
وری (س)	رِ				
دلی (ح)	لِ				

سبق نمبر ۱۳۲

فِعْلٌ لَفِيفٌ مَقْرُونٌ

لَفِيفٌ مَقْرُونٌ، مُرَكَّبٌ أَفْعَالٌ کی وہ قسم ہے جس میں **دو حُرُوفِ عِلَّت** ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ **أَجُوفٌ** اور **نَاقِصٌ** کے مُرَكَّب ہوتے ہیں۔ انہیں **مَقْرُون** اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے **رَوَى** **يُرَوَّى** **رِئِي** (باب سیم)

لَفِيفٌ مَقْرُونٌ کی مثالیں

معانی	ماضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
بیراب ہونا (سیم)	رَوَى	يُرَوَّى	ارَو	رَأَوْ	مَرُوءِيٌّ	رِئِيٌّ
روایت کرنا (من)	رَوَى	يُرَوَّى	ارَو	رَأَوْ	مَرُوءِيٌّ	رِوَايَةٌ
(س)	قَوَّى					

مُرَكَّبٌ مَهْمُوزُ الْعَيْنِ وَنَاقِصٌ (باب فتح)

معانی	ماضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دیکھنا (فتح)	رَأَى	يَرَى	رَ	رَأَى	مَرُوءِيٌّ	رُؤْيَةٌ

مشق: مندرجہ ذیل آیات میں رائی کی مختلف صورتوں کو پہچانیے۔

۱۔ الانعام: ۷۸

۲۔ البقرة: ۱۶۶

۳۔ النساء: ۶۱

۵۔ النساء: ۴۴

۴۔ الانفال: ۴۸

رائی۔ یرلی۔ ر۔ باب فتح سے ہے

۱۔ (الرَّائِي) كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ (الفيل: ۱۰)

”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا“

(لحہ کی وجہ سے تڑی، مجزوم ہو کر تڑ ہو گیا)

۲۔ (الرَّائِي) فِي الْمَنَامِ اِنِّي اُذْ بَحْكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَنزِي (النمل: ۱۰۲)

(الصافات: ۱۰۲)

”میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے۔“

۳۔ (رَبِّ) اَرِنِي اَنْظُرْ لِيْكَ قَالَ لَنْ تُرَ (الاعراف: ۱۴۳)

”میرے رب! مجھے یا رب! نظر دے کہ میں تجھے دیکھ سکوں، فرمایا تم مجھے نہیں

دیکھ سکتے۔“

۴۔ (اَعْبُدِ اللّٰهَ كَمَا تَرَ) فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّكَ (يُزَاك)

(صحيح مسلم)

”اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو (دیکھ

نہ پاؤ) تو اس طرح کرو جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

اسماءے مشتقہ ایک نظریں

قسم	مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفضیل
صحیح	ن ص ر	نَصَرُ	نَاصِرٌ	مَنْصُورٌ	مَنْصُورٌ	مَنْصُورٌ	نَصِيرٌ	نَصَاوٌ	أَنْصَرُ
	ف ت ح	فَتَحَ	فَاتِحٌ	مَفْتُوحٌ	مَفْتُوحٌ	مِفْتَاحٌ	فَتِيحٌ	فَتَّاحٌ	أَفْتَحُ
	س م ح	سَمِعَ	سَامِعٌ	مَسْمُوعٌ	مَسْمُوعٌ	مَسْمُوعٌ	سَمِيعٌ	سَمَّاعٌ	أَسْمَعُ
	ض ر ب	ضَرَبَ	ضَارِبٌ	مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبٌ	ضَرَابٌ	أَضْرِبُ
	گ ر م	گَرَمَ	گَرِيمٌ	مُكْرِمٌ	مُكْرِمٌ	مُكْرِمٌ	مُكْرِمٌ	ن ا ا	أَكْرَمُ
	ح س ب	حَسَبَ	حَاسِبٌ	مَحْسُوبٌ	مَحْسُوبٌ	مَحْسُوبٌ	حَاسِبٌ	حَاسِبٌ	أَحْسِبُ
مثال	و ع د	وَعَدَ	وَاعِدٌ	مَوْعُودٌ	مَوْعُودٌ	مَوْعُودٌ	وَعِيدٌ		أَوْعِدُ
أجوف	ق و ل	قَوْلٌ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	مَقُولٌ	مَقُولٌ	مَقُولٌ	قَوَالٌ	أَقُولُ
	ب ی ع	بَيَّعَ	بَائِعٌ	مَبِيعٌ	مَبِيعٌ	مَبِيعٌ	مَبِيعٌ		
	ق ض ی		قَائِنٌ	مَقْضَى	مَقْضَى	مَقْضَى	مَقْضَى		
	د ع و		دَاعٍ	مَدْعُوٌ	مَدْعُوٌ	مَدْعُوٌ	مَدْعُوٌ		
مہموز	ع ک ل		أَكَلَ	مَأْكُولٌ	مَأْكُولٌ	مَأْكُولٌ	مَأْكُولٌ		أَكَلُ
مضاعف	ت و ب	تَوَبَّ	تَابٌ	مُتَوَبٌّ	مُتَوَبٌّ	مُتَوَبٌّ	مُتَوَبٌّ	تَوَابٌ	
لہیف	و ق ی	وَقَايَةُ	وَقِيٌّ	مَوْقِيٌّ	مَوْقِيٌّ	مَوْقِيٌّ	مَوْقِيٌّ		
مقرون									
لہیف	ر و ی	رَوَايَةُ	رَادٍ	مَذْوِيٌّ	مَذْوِيٌّ	مَذْوِيٌّ	مَذْوِيٌّ		
مقرون									

مُعْتَلِّ اَفْعَالِ مُسْتَقَّة اِک نظریں

قسم	یاب	ماده	مصدر	نعل ماضی	نعل مضارع	نعل امر
صحبہ	نَصَرَ	ن ص ر	كَصْرُ	كَصَرَ	يَنْصُرُ	اَنْصُرْ
	كَرَبَ	ك ر ب	كَرَبَ	كَرَبَ	يَكْرِبُ	اِكْرِبْ
	سَمِعَ	س م ع	سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ
	فَتَحَ	ف ت ح	فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
	كَرَمَ	ك ر م	كَرَمَ	كَرَمَ	يَكْرُمُ	اَكْرُمْ
	حَسِبَ	ح س ب	حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مثال	كَرَبَ	و ع د	وَعَدَ	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ
اجوف	نَصَرَ	ق و ل	قَوْلُ	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ
	كَرَبَ	ب ي ع	بَيْعُ	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ
ناقص	كَرَبَ	ق م ی	قَمَاءُ	قَضَى	يَقْضِي	اِقْضِ
	نَصَرَ	د ع و	دُعَاءُ	دَعَا	يَدْعُو	اُدْعُ
مہموز	نَصَرَ	ا ک ل	اَكْلُ	اَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مضاعف	نَصَرَ	ت ب ب	تَوْبَةُ	تَابَ	يَتُوبُ	تُبْ
لفیف مفروق	كَرَبَ	و ق ی	وَقَايَةُ	وَقَى	يَقِي	قِ
لفیف مقرون	كَرَبَ	ر و ی	رَوَايَةُ	رَوَى	يُرْوِي	وِ

سبق نمبر ۱۳۳

فعل ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید کا فرق

فعل ثلاثی سے آپ واقف ہیں۔ اس کی مختلف قسموں، صحیح، سالم، مہموز ناقص، آجوف، اور مثال سے بھی آپ واقف ہیں۔ مہموز الفاء کی درج ذیل مثال پر دوبارہ غور کیجئے۔

أَلِفَتْ - يَأْكُلُ - يُكَلِّفُ، باب سیمۃ سے، فعل ثلاثی مجرد ہے۔ ان کا مادہ (ا۔ل۔ف) ہے۔ اس کا فاعل أَلِفَتْ (مانوس کرنے والا) اور مفعول مَأْكُوفٌ (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے اور اسم مصدر أُلْفَتْ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا، مانوس ہونا۔ یہ تو فعل ثلاثی مجرد کی مثال تھی۔

لیکن مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجئے۔ اصل مادے کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہوگی۔ یہ فعل ثلاثی مزید ہے۔

فعل ثلاثی مزید سے، بہت سارے افعال اور مصادر وجود میں آتے ہیں۔ اس کے بارہ (۱۲) ابواب ہیں۔ ا ل ف ہی کے مادے سے مندرجہ ذیل مصادر اور افعال بن رہے ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد کی مثال

باب	ماضی - مضارع - امر	معانی	مصدر
سَمِعَ	أَسَمِعْتُ - يَسْمَعُ - سَمِعْ	خوگر ہونا	أَلْفَهُ

فعل ثلاثی مزید کی مثالیں

باب	ماضی - مضارع - امر	معانی	مصدر
إِنْعَلَّ	أَنَعَلْتُ - يُؤْنَعُ - أْنَعِ	خوگر ہونا	إِنْعَلَّ
تَفْعِيلُ	أَفْعَلْتُ - يُؤَفِّعُ - أَفْعِلْ	جمع کرنا - دہلجی کرنا	تَفْعِيلُ
مُتَاعَلَّةٌ	أَفْعَلْتُ - يُؤَاعِلُ - أَعِلْ	باہم الفت کرنا	مُتَاعَلَّةٌ
تَنَاءَلُ	تَنَاءَلْتُ - يَتَنَاءَلُ - تَنَاءَلْ	اکٹھا ہونا	تَنَاءَلُ
تَنَاءَلُ	تَنَاءَلْتُ - يَتَنَاءَلُ - تَنَاءَلْ	اکٹھا ہونا	تَنَاءَلُ
إِنْتِلَافٌ	إِنْتَلَفْتُ - يَنْتَلِفُ - إِنْتَلِفْ	متحد ہونا	إِنْتِلَافٌ
إِسْتِلَافٌ	إِسْتَلَفْتُ - يَسْتَلِفُ - اسْتَلِفْ	الفت چاہنا	إِسْتِلَافٌ

فعل ثلاثی مزید کی تفصیل اور مشتق ان شاء اللہ حصہ دوم میں آئے گی۔ البتہ اگلے صفحے پر مزید کی صرف صغیر دی جا رہی ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجئے۔

مختصر گردان ثلاثی مزیداً صرف صغیر

باب	ماضی	مضارع	اسم قاعِل	ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	آمر	مصدر
إِنْعَال	أَنْعَلَ	يُنْعِلُ	مُنْعِلٌ	أُنْعِلَ	يُنْعَلُ	مُنْعَلٌ	أَنْعِلْ	إِنْعَالٌ
تَنْعِيلٌ	نَعَلَ	يُنْعِلُ	مُنْعِلٌ	نُعِلَ	يُنْعَلُ	مُنْعَلٌ	نَعِلْ	تَنْعِيلٌ
مُفَاعَلَه	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوِعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فُعَالَةٌ
تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفَاعَلُ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
إِنْفِعَالٌ	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
إِنْفِعَالٌ	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	أُنْفَعِلَ	يُنْفَعَلُ	مُنْفَعَلٌ	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
إِنْفِعَالٌ	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
إِسْتِفْعَالٌ	اسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	أُسْتَفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اسْتَفْعِلْ	إِسْتِفْعَالٌ
إِنْعِبْعَالٌ	إِنْعَبَعَ	يَنْعَبِعُ	مَنْعَبِعٌ	×	×	×	إِنْعَبِعْ	إِنْعِبْعَالٌ
إِنْعِبَالٌ	يَنْعَبُ	يَنْعَبُ	×	×	×	×	إِنْعَبْ	إِنْعِبَالٌ
إِنْعِبَالٌ	يَنْعَبُ	يَنْعَبُ	×	×	×	×	إِنْعَبْ	إِنْعِبَالٌ

ثلاثی مزید میں اسم فاعل اور اسم مفعول کا فرق

گزشتہ صفحے پر دیے گئے چارٹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر غور کیجئے۔

۱۔ اسم فاعل کا عین کلمہ، مکسور ہے۔ جیسے، مُفْعِلٌ، مُفْعَلٌ، مُفَاعِلٌ۔

مُتَفَعِّلٌ، مُتَفَاعِلٌ، مُنْفَعِلٌ، مُفْتَعِلٌ، مُسْتَفْعِلٌ

۲۔ اسم مفعول کا عین کلمہ، مفتوح ہے۔ جیسے: مُفْعَلٌ، مُفَعَّلٌ، مُفَاعَلٌ

مُتَفَعَّلٌ، مُتَفَاعَلٌ، مُفْتَعَّلٌ، مُسْتَفَعَّلٌ

۳۔ اس فرق سے مفہوم پر اثر پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مُرْسِلٌ	(جس کو بھیجا جائے)	مُرْسَلٌ	(جس کو بھیجا جائے)
مُقَدِّسٌ	(تقدس کرنے والا)	مُقَدَّسٌ	(جس کی تقدیس کی جائے)
مَوْثِقٌ	(اثر ڈالنے والا)	مَوْثِقٌ	(جس پر اثر ڈالا جائے)
مُكْمِلٌ	(پورا کرنے والا)	مُكْمَلٌ	(جو پورا کیا گیا ہو)
مُدَّيْلٌ	(دیل دینے والا)	مُدَّالٌ	(دلائل سے بھرپور)
مُعْتَمِدٌ	(اعتماد کرنے والا)	مُعْتَمَدٌ	(جس پر اعتماد کیا جائے)
مُنْتَظَرٌ	(انتظار کرنے والا)	مُنْتَظَرٌ	(جس کا انتظار کیا جائے)
مُنْتَخَبٌ	(انتخاب کرنے والا)	مُنْتَخَبٌ	(جس کا انتخاب کیا جائے)

تائیدواں باب

سبق نمبر ۱۳۴

فَعْلٌ رُبَاعِيٌّ مُجَرَّدٌ وَمَزِيدٌ

رُبَاعِيٌّ وہ لفظ ہے جس کے حروف اصلیہ چار ہوں یعنی جس کے مادے

ہی میں چار حروف پائے جاتے ہوں۔ مثلاً

۱۔ وَمَنْ **زُحِرَ** عَنِ النَّارِ

ز ح زح حروف اصلیہ ہیں۔ یہ **رُبَاعِيٌّ مُجَرَّدٌ** ہے۔

۲۔ مثلاً **فُتِّعَ** میں حروف اصلیہ ق ش ع ر ہیں۔

ان چاروں حروف میں کوئی بھی حرف، دس حروف زائدہ میں سے نہیں ہے۔ ورنہ یہ ثلاثی مزید ہوجاتا۔

فُتِّعَ ثلاثی مجرد ہے اور ثلاثی مزید بلکہ **رُبَاعِيٌّ مَزِيدٌ** ہے۔

یہاں **فُتِّعَ** میں **ف** اور **ع** حروف زائدہ ہیں۔

۳۔ **رُبَاعِيٌّ مُجَرَّدٌ** وہ لفظ ہے جو صرف چار (۴) اصلی حروف سے بنا ہو۔ اس کا باب

فَعْلٌ ہے۔ اسی وزن پر فعل ماضی آتا ہے جیسے **دَمَمَ** **دَبَدَبَ**

سَلَسَلْ **وَسَّوَسَ** وغیرہ وغیرہ

اور اس کا مصدر **فَعَّلَ** کے وزن پر آتا ہے جیسے **دَمَّمَ**

دَبَّدَبَ، **سَلَّسَلَ**، **وَسَّوَسَ**، **فَعَّلَ**، **زَلَّزَلَ**، وغیرہ

سبق نمبر ۱۳۵

فَعْلٌ رُبَاعِيٌّ مَزِيدٌ

فعل رباعی مزید کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں پہلی قسم میں، ایک حرف زائد ہوتا ہے۔
ذُو زَائِدَاتُ کہلاتا ہے۔ دوسری قسم میں دو حروف زائد ہوتے ہیں۔ ذُو زَائِدَتَيْنِ کہلاتا ہے۔

فعل رباعی ذُو زَائِدَةٍ

یہ ذُو زَائِدَاتُ وہ رباعی مزید ہے جس کے ماؤے پر ایک حرف زائد ہو۔ اس کے شروع میں [تاء] (ت) زائد ہوتی ہے۔ یہ باب [تَفَعَّلَ] کہلاتا ہے۔ جیسے تَسْلَسَلُ اور [تَدَبَّذَ]۔

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ یہاں پہلا حرف (ت) زائد ہے اور باقی (۴) چار حروف اصلہ ہیں۔

فعل رباعی ذُو زَائِدَتَيْنِ

یہ ذُو زَائِدَتَيْنِ وہ رباعی مزید ہے، جس کے ماؤے پر دو حروف زیادہ ہوتے ہوں۔ اس کے دو (۲) باب ہیں۔

۱۔ پہلا باب [إِفْعَعَلَ] ہے۔ مثلاً

إِفْعَرَجَمَ (جمع ہوا) حُرُوفِ اَصْلِي ح ر ج م ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ

حُرُوفِ زَائِدَاتُ [ا] اور [ن] ہیں۔

۲۔ دوسرا باب [إِفْعَعَلَّ] ہے۔ مثلاً

إِفْشَعَّرَ (کانپ اٹھا) حُرُوفِ اَصْلِي ق ش ع ر ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ

حُرُوفِ زَائِدَاتُ [ا] اور [ر] ہیں۔

خلاصہ

۱۔ فَعْلِلْ رُبَاعِی میں، چار حروف اصلیہ کا ہونا لازمی ہے۔

۲۔ فَعْلِلْ رُبَاعِی کے (۴) ابواب ہیں۔

۳۔ پہلا باب :- رُبَاعِی [مَجْرُود] سے فَعْلِلْ ہے جیسے [وَسَّوَسَ]

۴۔ دوسرا باب :- رُبَاعِی [مَزِيد] سے تَفَعَّلْ ہے جیسے تَتَذَبَذَبُ

۵۔ تیسرا باب :- اِفْعَعْلَلْ ذُو نَاثَعَيْنِ مزید سے ہے، جس میں دو حروف زیادہ ہیں۔

جیسے [اِخْرَجْتُمْ]

۶۔ چوتھا باب :- اِفْعَعْلَلْ ہے، یہ بھی ذو ناثعین ہے۔ جیسے اِقْشَعَرَ

رُبَاعِی مجرد کی قرآنی مثالیں

[زح زح (دور رکھنا)]

۱۔ [زَحَزَحَ] عَنِ النَّارِ وَادْخُلَ الْجَنَّةَ فَعَلًا فَازَ (آل عمران: ۱۸۴)

اور جو شخص عذاب سے پھریا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

اس مثال میں زَحَزَحَ، فَعْلِلْ مَجْهُول ہے۔ معروف زَحَزَحَ ہے۔

[وس وس (بے فائدہ خیال)]

وَسَّوَسَ فعل ماضی ہے۔

۲۔ [وَسَّوَسَ] اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ (رطلہ: ۱۲۰)

”تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ کیا۔“

[لعل لعل (موتی)]

(الرحمن: ۲۲)

۳۔ (يَخْرُجُ مِنْهُمَا) [الْوَلُودُ]

”ان دونوں سمندروں سے موتی نکلتے ہیں۔“

ق م ط ر (سخت)

۴۔ (عَبُوسًا) قَطْرِیْرًا (الاشان: ۱۰۰)

” (وہ دن) جو بہت سخت اور نہایت پریشانی والا ہوگا“

ق ط م ر (گٹھلی پر باریک جلی)

قَطْمِیْرٌ۔ وہ سفید جلی جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے۔

۵۔ (كَالَّذِينَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قَطْمِیْرٍ) (قاطر: ۱۳۰)

” وہ ہستیاں جن کو تم پکارتے ہو گٹھلی پر باریک جلی تک کی بھی مالک نہیں“

ع ب ق ر (نادر)

۶۔ (وَعَبْقَرِیٌّ) حَسَانٌ (الرحمن: ۷۶)

اور نادر المثل، حسین و جلیل قالین۔

ش م ع ز (انقباض)

۷۔ (اِسْمًا ذُوْیَ قَلْبٍ) (الزمر: ۴۵)

ان کے دل متقیض ہو جاتے ہیں۔ کڑھنے گتے ہیں (یہ موت ہے)

ش ر ذ م (چھوٹی جماعت)

شِرْذِمَةٌ۔ تھوڑی سی جماعت۔

۸۔ (اَلْشِرْذِمَةُ) قَلِیْلُوْنَ (الشعراء: ۵۴)

یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

س ر ذ ق (شامیانہ)

سَرَادِقٌ فارسی سے مُعَرَّب ہے بَیْتٌ مُسَرَّدَقٌ

شامیانے کی طرز کے بنائے گئے مکان کو کہتے ہیں۔

۹۔ (وَأَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا) (الکھف: ۲۹)
 ”جس کے شامیانے اُن کو گھیر رہے ہوں گے“

س ر ب ل (کپڑے)

السُّرَادِقُ : کرتہ قمیض

۱۰۔ (سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قِطْرَانٍ) (ابراہیم: ۵۰)
 ”اُن کے لباس تارکول کے ہوں گے۔“

د م د م (ہلاک کرنا)

دَمَدَمَ فعل ماضی ہے۔

۱۱۔ (فَدَمَدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ) (الشس: ۱۴)
 چنانچہ اُن کے رب نے انہیں پس کر رکھ دیا۔

د ر م (رکتے)

دَرَمَ (چاندی کا سک) کی جمع دَرَاهِمُ ہے۔

۱۲۔ (وَسَرَدَجُهُ بَئِئِنَّ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ) (یوسف: ۲۰)
 ”اور ان کو تھوڑی سی قیمت چند درہموں میں بیچ ڈالا۔“

ب ع ث ر (الٹنا پلٹنا)

۱۳۔ (وَلَا ذَا الْقُبُورِ بُعْثِرَتْ) (الانفطار: ۴)

”اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔“

یہ بُعْثِرَتْ فعل مجہول مونث ہے۔

ب ر ز خ (اڑ)

بَرَزَ دو چیزوں کے درمیان حد فاصل۔ اڑ کو کہتے ہیں۔

۱۲۔ (بَيِّنَهُمَا) [بَرَزَح] لَا يَبْخِيَانِ (الرحمن: ۲۰)

”ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے“

[ان م ل (پورے)]

اُمْلَةُ کی جمع اُتَامِل (انگلیوں کے پورے) ہے۔

۱۵۔ (عَصَا عَلَيْكُمْ) [اَلْاَتَامِل] مِنَ الْخِيْطِ (آل عمران: ۱۱۹)

”تم پر غصے کے سبب اپنی انگلیوں کے پورے کاٹ کھاتے ہیں“

[اص ب ع (انگلیاں)]

اَصْبَعُ انگلی کی جمع اَصَابِعُ ہے انگلیاں۔

۱۶۔ رَ يَجْعَلُوْنَ [اَصَابِعُهُمْ] فِيْ اَآذَانِهِمْ (البقرة: ۱۹)

”وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔“

[ق ش ع ر (کانپنا)]

۱۷۔ [تَقْشَعِرُّ] مِنْهُ جُلُودُهُمْ (الزمر: ۲۳)

”اُن کے روئنے کھڑے ہو جاتے ہیں“

یہ تَقْشَعِرُّ فعل مضارع مؤنث ہے۔

خلاصہ فِعْلِ رُبَاعِي

رُبَاعِي مَزِيد

رُبَاعِي مُكْتَبَر

رُبَاعِي

ذُو

زَائِدَيْنِ

رُبَاعِي

ذُو

زَائِدِ

۱۔ بَابِ فَعَّلَ

زَحَزَحَ وَسَوَسَ

دَمَدَمَ سَلَسَلَ

ذَبَذَبَ قَشَقَشَ

طَمَطَمَ مَضْمَضَ

زَلَزَلَ

۲۔ بَابِ افْعَلَ

افْشَعَرَ

اِطْمَأَنَّ

اِدْرَهَمَ

اِهْوَأَنَّ

۳۔ بَابِ افْعَلَلَ

اِحْرَنْجَرَ

اِفْعَنْفَرَ

اِقْرَنْفَعَ

اِدْرَنْفَعَ

۴۔ بَابِ تَفَعَّلَ

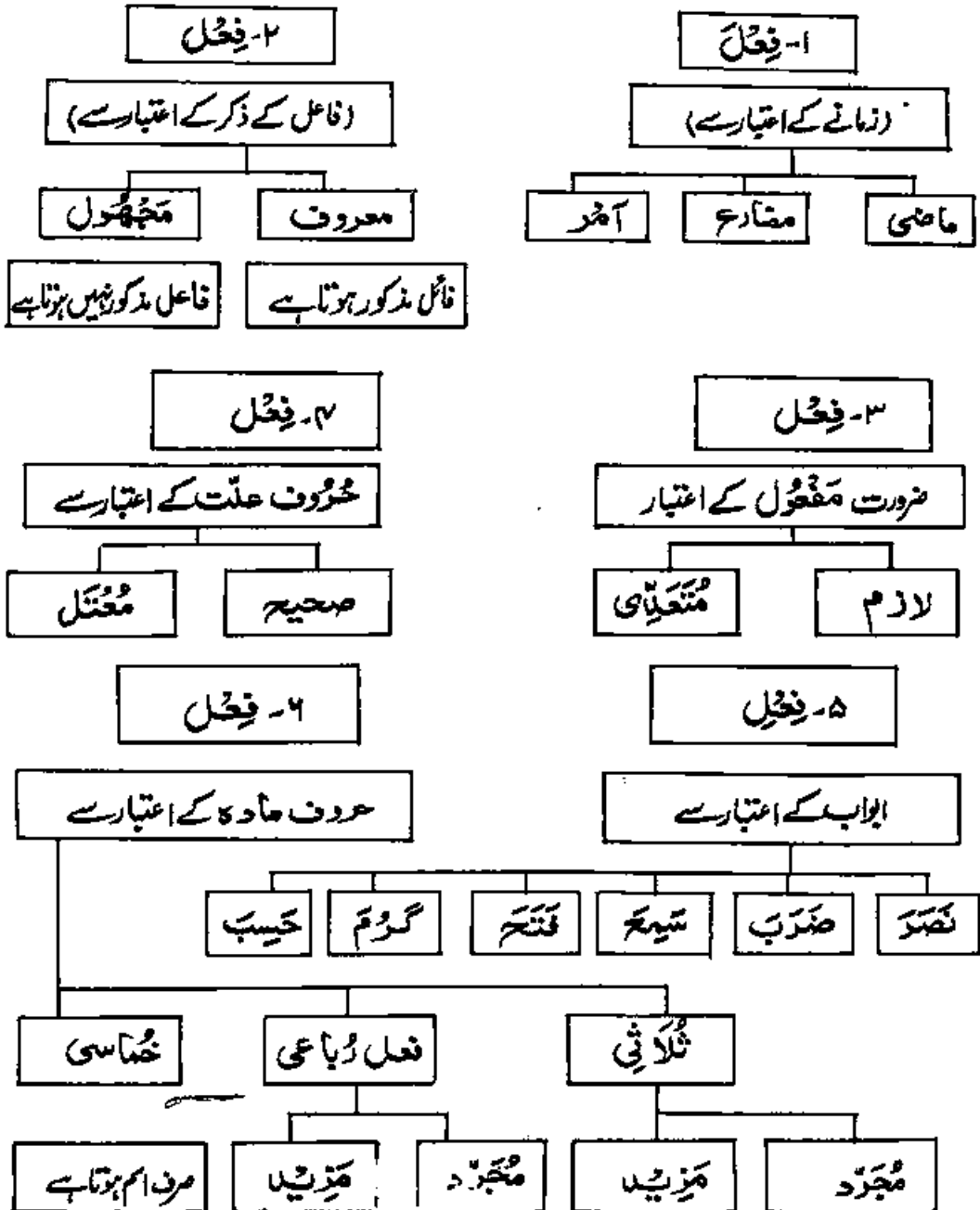
تَسَلَسَلَ

تَذَبَذَبَ

تَزَلَزَلَ

تَمَضْمَضَ

خلاصہ۔ فعل کی قسمیں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَحْفَةُ الْأَعْرَابِ

مولانا حمید الدین فراہیؒ نے نحو جدید کے اصول پر، اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے، جو کہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراہیؒ کی کتاب ”اسباق النحو“ کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے۔ اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بعد تَسْبِيحِ خَالِقِ الْكَبَرِ	اور تسلیم فخرِ جَنِّ وَبَشَرِ
پیش کش ہے یہ تحفۃُ الْأَعْرَابِ	تا کریں اس کو مُبْتَدِیْ اَدَبِ
قَدْ مَاءِ كَا تَحْلَا سَتَه دُشَوَارِ	بیٹھ جاتا تھا راہِ رَوْتَحْ کَرِ
راہ تاریک اور منزل دُورِ	اور پھر، ہر قدم پہ رَاکِ ٹھوکرِ
اب ہے اعراب کی نئی تعریفِ	اور ترتیبِ قَنِّ بَطْوَرِ دُگرِ
فعل، اعراب سے ہوئے آزادِ	اور عوامل ہیں سارے شہرِ بکدَرِ
قَنِّ میں اب کوئی بیجِ دُخْمِ نہ رہا	راہ مشکل رہی، نہ طُولِ سَفَرِ

۲۔ تعریفِ اعراب

گرچہ اَبْوَابِ نَحْوِ، اور بھی ہیں	لیک اعراب ہے مُقَدِّمِ تَرِ
ہے یہ تغیرِ اَخْوِ اَسْمَاءِ	اِسْمِ کا رتبہ، جس سے آئے نظرِ
کثرتِ مرتبہ ہے خاصۃً اِسْمِ	فعل و حرف اس سے ہیں بَرِّ یَلِکُو

۳۔ مراتبِ ثلاثہ اسم

رفع ہے رُتَبۃً مَّکَارِ سَخْنِ	جس پہ ہے، گفتگو میں اَصْلِ نَظَرِ

جو کہ بے واسطہ، میں آ کر
جو کہ ہوں، حرفِ جَو کے دَسْتِ نِگَر
رَفْع، پھر نَصْب، پھر رُتْبہ جَو
تا علامت ہو، اصلِ شےء کی خبر

نَصْب ہے رُتْبہ اُن رَفَاعِ کا
جَر ہے، اُن نائحات کا رُتْبہ
ہیں یہی تین، اسم کے رُتْبے
نامِ اعراب بھی، یہی ہیں تین

۴۔ صور مختلفہ، اعراب

ہیں وہ چودہ باختلافِ صور
عُذْن اور عَيْن دیکھ لو گن گر
ہوں گے، آخر کی نوں گرا دو گر
اور اضافت سے، سب کے سب یکسر
يَعْلَم جیسے عَامِر بن عُمَر

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب
عُذْن پھر عَيْن اور عَيْن
سات ہیں سب ثقیل، پر یہ خفیف
آل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف
يَا عِلْم مَثُوف بِلَا بن مَضَاف

۵۔ مواقع اعراب مختلفہ

عُذْن، عَيْن، عَيْن ہے رَفْع و نَصْب و جَو
عَيْن ہوگی وہ نَصْب و جَو میں مگر
از برائے سلیم جَمْعِ ذَکَر
اور اس کا نَصْب ہے اور جَو
چند اسموں میں ہوں مضاف اگر
میم کو کم کی، حَذْف کر دو اگر
اور عَيْن ہے بحالِ نَصْب و جَو
ان پر اعراب کا نہ ہوگا گُذَر
پر وہ تعلیل سے ہوئے مُضَمَّر

واحد اور جمع کسریں اعراب
ہے مَثُوف میں عَيْن ان صورتِ رَفْع
رَفْع ہے عُوذْن نَصْب و جَو عَيْن
عَيْن ہے رَفْعِ سلیم جَمْعِ اُنَاث
رَفْع اور نَصْب و جَو ہے عَيْن و عَيْن
یعنی آت، اَلْخ، وَحْم و حَنْ، ذُو، قَم
رَفْع ہے غیر مُضَمَّر میں
وَمَثَلِ بُشْرَى و یا مضاف بیا
مَثَلِ قَاتِل، هُدَى میں ہیں اعراب

مُصْطَفَوْنَ، بَنِي کے بھی مثل یوں ہی، تعلیل کے ہیں زیرِ اثر
۶۔ اقسامِ خمسہ، غیرِ مُنْصَرَفِ

أَوَّلًا غَيْرِ مُنْصَرَفٍ ہے عَکَم
یا کہ آخر میں ة ہو جو طَلَحَہ
یا ہو آخر میں ءان، جوں عُثْمَان
یا کہ مَعْدِیَا کِی ب سی ہو تَرِکِیْب
ثَانِيًا وَصَفٍ جِکَہ ہو نَعْلَان
یا ہو أَفْعَلٌ کہ اصل میں ہو صِفَت
ثَالِثًا صَدَلٌ جُوں اُخْر و جَمْع
اور اَحَاد ہے یوں ہی تا بہ عُشَار
رَابِعًا مَنْتَهَى الْجَمْعِ کے وَزْن
جُوں قَوَارِیرِ جَمْعِ فَا رُوْرَہ
خَامِسًا جِی زیادہ آخر میں
مُنْصَرَفِ ہوں گے سب، یہ جب ہوں مضاف

جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنَجَر
یا مُؤَنَّثٌ ہو جس طرح سے سَقَر
یا بَوَزْنِ نُحْل ہو، جیسے عَمَر
یا ہو دراصل فَعْل، چوں شَمَر
اور مؤنث ہو وَزْنِ فَعْلٰی پر
مثلاً أَحْمَد، آسُود و أَحْمَر
یا کُتَح اور يُثْع۔ بَصَح و سَحَر
اور مَوْحَد ہے یوں ہی تا مَعْشَر
ان کے آخر میں ة نہ آئے اگر
اور عَسَاکِرِ جَمَاعَتِ عَشْکَر
الف وَهَمْزَہ دونوں اُنیں نَظَر
یا ہُوَالِ اِن پہ یا ہو وَزْنِ اَقْصَر

۷۔ مَعْرَبَاتِ عَشْرَہ اَصْلِيَّہ، مَرْفُوعَان

إِسْم مَرْفُوعٌ دو ہیں، بے کم و بیش
ہے مثال ان کی حَيْدَارُ اَسَدُ
یا کہ الْخَصْنُ يَانِعُ ثَمَرُہ
یہ کہ اَلْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ
یا کہ زَيْدُونَ حَاضِرُونَ هُنَا

مستند ایک، دوسرا ہے حَبَرُ
جس کے معنی ہیں شیر ہے حَيْدَارُ
یعنی یہ شلع ہے رَسِيدُ ثَمَرُ
یعنی دونوں جھگڑتے ہیں تَوَکَّرُ
یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر

۸۔ منصوباتِ ستہ

چھ ہیں منصوبات مال اور مفعول
جیسے الْمَرْءُ سَائِدٌ عَجَلًا
یا کہ الشَّيْخُ قَاطِعٌ شَجَرًا
یا کہ زَيْدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا
یا کہ عَشْرُونَ خَاوِمًا عُنْدَ نِي
یا کہ الْطَعْلُ مُطْرِقٌ خَجَلًا
یا کہ ذَا الْمَرْءِ ذَاهِبٌ سِرًّا

ظروف و تَمییز و علت و مَصَدَر
ہے شَتَابًا یہ مَزْد، رَاہِ سَیَر
یعنی بوڑھا کاٹا ہے شَجَر
زَيْد، تَبِیحِ غُلَاں ہے دَقْتُ سَحَر
یعنی ہیں بیس، میرے یاں نوکر
شَرْم سے سرفگندہ ہے یہ پَسَر
جانے والا وہ مرد ہے، چُھپ کر

۹۔ مَجْذُورَانِ

دو ہیں مَجْذُورَانِ مُضَافٌ إِلَيْهِ
فِي، عَلَى، مِنْ، إِلَى، لَ، عَنْ، حَتَّى
جیسے بَيْتُ الرَّشِيدِ فِي جَبَلٍ
یا کہ مَرَّتِي إِلَى الْحَبِيبِ سَلَامٍ
یا کہ حَتَّى الْوُشَاءِ لِي دَا لَلَّهِ
یا کہ بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ لِلَّهِ

دوسرا حرفِ جَزَا لگے جس پر
دَ، پ، ا، ت، مُنْذُ، ا، ک ہیں حرفِ جَزَا
يَا عَكِيهَ مِنَ السَّمَاءِ مَطَرٍ
یا کہ مَا لِي عَنِ الرَّقِيبِ مَقَرٍ
شَعْلٌ بِالْأُمُورِ مُنْذُ سَحَرٍ
مَا يَبْدَأُ الْيَمُورَ كَالسَّعِيدِ الْبَشَرِ

۱۰۔ تَوَابِعُ خَمْسَةِ

پہر تا پنج ہے پُتْبَہ متبوعہ
ہے وہ تَاكِيد و وصف و عطف و بَدَل
جیسے أَلْعَلُّ نَافِعٌ نَافِعٌ
يَا أَخُو زَيْدٍ الصَّغِيرُ هُنَا

ایک پیرو ہے، دوسرا تَهْبِیْر
اور بیان جو ہے ذِکْر بِالْأَشْهَر
نیز الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ مُصَدَر
یا کہ فِي الْبَيْتِ عَامِرٌ وَعُمَرُ

یا کہ صَیْحٰی الثَّقَاتِ کَثُرُوْهُمۡ یا کہ عِندَیْ اَبُو الشَّمَیْلِ زُفَرٌ
۱۱۔ مُعَرَّیَاتٌ حَمْسَهُ مَآوِلَہ

مُعَرَّیَاتِ مَآوِلَہ دَاصِل پانچ ہیں، جن میں نصب ہے اکثر
مُسْتَنَدٌ بَعْدَ مُشَبَّہَاتِ الْفِعْلِ فعل کون اور مَآوِلَہ کی خبر
پہر مُتَادِی ۲ ہے اور مُسْتَثْنٰی نکرہ مُسْتَنَدٌ پہ لا ہو اگر
پہر تَسَاوِیٰی ہیں چند منصوبات جو حقیقت میں حَذَف کے ہیں صُور
۱۲۔ مُسْتَنَدٌ بَعْدَ مُشَبَّہَاتِ الْفِعْلِ

اِنَّ، اَنَّ، کَانَ، لَکِنَّ یا کہ لَیْتَ، لَعَلَّ اَیْنَ اگر
مُسْتَنَدٌ پر تو ہوگا وہ مَنصُوب پر نہ ہوگا خَبَر پہ اِنَّ کا اَثَر
جیسے اِنَّ اَلْمَسِيْحَ اِنْسَانٌ یعنی سچ ہے، کہ ہے مَسِيْحٌ بَشَرٌ
يَا لَعَلَّ الْاَخِيْنَ صَبِيَا دَان میں شکاری یہ دونوں بھائی مگر
یا کہ لَیْتَ الْبَنِيْنَ مُصْطَلِحُوْنَ کاش کہ ہوتے، صُلَحٌ جُوہِ پَسُو

۱۳۔ خَبَرِ اَفْعَالِ کُوْنٍ وَمَاوِلَہ

کَانَ اور صَارَ، اَصْبَحَ، اَصْبَحٰی ظَلَّ، اَمْسٰی وَبَاتَ سِوِ دُغَرِ
مِثْلُ مَا اَلْفَلَکَ، مَا بَرَحَ، مَا زَالَ مَا فِیْہِ، کَیْسَ، مَاوِلَہ کی خَبَر
ہوگی مَنصُوب کیونکہ یہ اَخْبَار ہیں مَقَاعِلِ، پِیشِ اَهْلِ نَظَرِ
مِثْلًا کَانَ خَالِدٌ نَہْمًا یا کہ صَارَ السَّعِیْدُ مِثْلَ حَمَرَ

۱۴۔ مُتَادِیٌ وَمُتَعَجَّبٌ مِثْلُہ وَمُسْتَفْخَاتٌ وَمُتَدَوِّبٌ

ہو مُتَادِیٌ مُضَافٌ یَا نَکْرَہ نَصْبٌ دُو، جیسے یَا اَبَا جَعْفَرِ
وَرَدٌ مَبْنٰی ہے بِرِ عَلَامَتِ رَفْعِ جیسے یَا زَیْدُ، اَیُّہَا النَّصَرُ

يَعْلُو يَا مضاف بعد الكُرِّ
اور یونی یا مساور بن حجر
لیک ان میں روا ہے نیز ذکیر

پر عَلمُ مُنْصِفٌ یَا بَنُ مُصَنَّفَات
یعنی یا سَعْدُ سَعْدُ الْأَدْوَس کے مثل
مثل یا ذَیْدُ گرچہ ہیں مَبْنِی

ہو مُنَادِی پہ تو ضرور ہے جَر
یا لا مُصْحَابِنَا وَا لَلْبَشَرِ
یا عَلَا مَا وَا یَا عَلَا مٌ دگر

لَ عَجَبُ یَا کہ اِسْتِغَاثَہ کی
جیسے یا لَلرَّشِیدُ یا لَلْمَاءِ
یا عَلَا مِ کے مثل میں ہے روا

وَاسْعِیدُ اِہْ نُدْ بہ کے ہیں مُوَد
کیونکہ ہے وقف، ناگزیر اس پر
کہ وَاعْمَتَا اُمُّ ذُفَر

وَاسْعِیدُ وَا سَعِیدُ اِ نِیز
ہائے نُکْ بہ کواؤ آخر میں
جیسے وَامْطَحُو اَلْمَسَاکِینَا

۱۵۔ تَوَابِحِ مُنَادِی

ہوگا تَابِحِ بھی، اس کی صَوَدَتْ پَر
اس کے تَابِحِ کے مختلف ہیں صَوَر
یہ اِضافت ہو مَعْتَوِیَّہ مَکْر
جیسے یا ذَیْدُ یَشْرُو ابْنِ عَمَد
جیسے یا خَالِدُ الشَّذِیْدُ اَلْکُر

جب مُنَادِی ہو مُوَدُو اِ عَدَاب
پو مُنَادِی ہو جب کہ خود مَبْنِی
عطف بے ال بَدَل ہر یا ہو مَعْنَات
مستقل کا سا، ان سے ہوگا سُلُوک
مَا سوا میں ہے نصب و رَفْع رَوَا

۱۶۔ مُسْتَثْنٰی

چند ثعلبیں ہیں، خارج اس سے مَکْر
یا مُقْلَمٌ یا ہو غیر اَلْکُر

اَدْقِیْلُ بَدَل ہے مُسْتَثْنٰی
قَوْلِ مُثَبَّت سے گر ہو مُسْتَثْنٰی

نَضْبٌ وَاجِبٌ هِيَ لِيكَ مُسْتَشْنَى
 قَوْلٌ مَثْنِيٌّ هُوَ قَوْلٌ رَقَا هِيَ نَضْبٌ
 جِيسَ مَا فِي جَوَارِثَا إِلَّا
 يَاكَ أَلْجَسْتُ ذَاهِبٌ إِلَّا
 يَاكَ مَا فِي رَجَا يَكُرُ إِلَّا
 يَاكَ لَا عَيْبٌ فِي أَخِي إِلَّا
 يَاكَ لَا عَيْبٌ فِيهِ هُوَ إِلَّا
 غَيْرُ هَوَا بِحَالٍ مُسْتَشْنَى

۱۷۔ مُسْتَشْنَى بَعْدَ لَا فِي عُموم

مُسْتَشْنَى بَعْدَ لَا فِي عُموم
 ہوگا مَبْنِيٌّ وہ بر علامت نَضْبِ
 مثلاً لَا عَلَامَ لِنَهَادِي
 يَاكَ لَا شَاهِدِينَ لِلْعَوِي
 غَيْرُ مُفْرَدٍ كَر نَضْبِ دَوِيكِن
 رَفْعِ دَوَاوَرِ رَفْعِ مِيں ہے مَفْرُور
 جِيسَ لَا نَاصِرًا لَهُ عَدُوِي
 يَاكَ لَا لِي أَبُكَ وَلَا أُمُّ

۱۸۔ تَوَابِعِ مُسْتَشْنَى مَبْنِيٌّ بَعْدَ لَا

عَظِيمٌ مَبْنِيٌّ پَر ہویہ لَا تَوَا
 جِيسَ لَا نَاصِرًا وَلَا أَخِي لِي
 ہے بِنَا اور رَفْعِ دَوَاوَرِ پَر
 يَاكَ لَا تَرَسِي لِي وَلَا مَعْفَرِ

مُتَّصِلٌ وَصُفٌّ، مُتَّفَرِّدٌ هُوَ الْغَرُّ
يَا كَلَا مَاءَ بَارِدًا فِي الْبَرِّ
نَصَبٌ يَا رَفْعَ آئِسَةٍ كَانَتْ
يَا كَلَا رَوْحَ دَابِكَةٍ لِرُفْدٍ

ہے بناء، رَفْعٌ وَنَصَبٌ سب جائز
جیسے کَلَا مَاءَ عَذَابٍ فِي بَحْرِ
مُتَّصِلٌ وَصُفٌّ وَعَطْفٌ لاکے بغیر
جیسے لَا مَرَّةً فِيهِمْ هَرَمًا

۹۔ نَصَبٌ بِرَحَنَاف

وَصُفٌّ وَتَبْيِيهُ وَحَضْرٌ بِالْمَصْدَرِ
شَرْطٌ وَتَوْصِيحٌ جُكَلَمَاءُ خَبَرٌ
يَا كَلَا سَقْبًا لِدَاكِ الْعَشْرِ
وَالطَّرِيقِ الطَّرِيقِ يَا أَعْوَرَ
يَا كَلَا مَا نَتَ دَايَا مَعْمَرِ
يَا إِلَهَ الْهَوَا وَآنَتَ فَيُضَوِّرُ
وَيْجِهَ، إِنْ دَا فَيُحْيِي وَإِنْ مُعْتَرِ
وَعَوَّةَ الْحَقِّ مِنْ لِسَانِ فِطْرِ
وَمَثَلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَكْبَرِ

نَصَبٌ بِرَحَنَاف دُلَّ ہیں اَمْرٌ دَعَا
عَطْفٌ صُحْبَةٍ، إِجَابَةٍ، اسْتِنكَارٌ
مَثَلُ صَبْرًا عَلَى الْإِذْهِ صَبْرًا
يَا كَلَا هُمْ رُفَقَتِي أَوْ لِي الْأَبْصَارِ
إِنَّمَا هُوَ لَاءِ سَيْرًا سِيرِ
يَا كَلَا كَيْفَ رَبِّكَ وَسَعْدَايَكَ
يَا يَكُنْ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيبُكَ
يَا كَلَا اللَّهُ رَبُّنَا الرَّحْمَنُ
اور بھی چند ہیں مَصَادِرِ خَاصِ

يَا إِلَهِي بِهِ تُحَقِّقُهُ هُوَ مَقْبُولٌ
ہے دُعَائے تَوَارِہی مَضْطَر

انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگ رہا ہے کہ کہیں انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سو فیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں ناگزیر ہو۔

متفرق

The Conjection	الصرف
The Syntax	النحو
The inflection of the conjugaion	تصریف
The Derivation	الإشتقاق
The Science of Derivation	علم الإشتقاق
The Derivations , The Derive	مُشتَقَّات
The Gender	تذکیر و تانیث (جنس)
Masculine	مذکر

Feminine	مؤنث
From	صیغہ
Word	کلمہ
Word	مفرد
The Noun	اسم
The Verb	فعل
The Letter , The Particle	حرف
Compund	مرکب
The Subject , The primate	مبتداء
The Predicate	خبر
The Nominal Sentence	جملہ اسمیہ
The Verble Sentence	جملہ فعلیہ
Acitve	معروف
Possive	مجهول
Positive	مثبت
Negative	منفی
Empirical	سماعی
Methodical	قیاسی
The Feminine by usage	المؤنث السماعی

The Declensions of Noun	إعراب
The signs of Noun at the end	
The Supposed Declensions	إعراب تقدیری
The Position of Noun in a Sentence	اعرابی حالت
The sign of Noun showing its Position	التشکیل
The Nominative Case , Regularity	حالت رفعی
The Accusative Case, Openness	حالت نصبی
The Genitive Case	حالت جری
The Vowel	حَرَکَت
The Vowels	حَرَکَات
The Short Vowel U	ضَمَّةٌ (پیش)
The Short Vowel I	کَسْرَةٌ (زیر)
The Short Vowel A	فَتْحَةٌ (زیر)
	أَلِفٌ
The Long Vowel I	يَاءٌ
The Long Vowel U	وَاءٌ
The Vowelless	سَاکِنٌ
The Doubling Sign	تَشْدِيدٌ
The Lenthining Sign	مَدَّةٌ

The nunation , The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Citerion	میزان
Exercise	مشق، تمرین
Root	مادّہ
Singular	واحد، مفرد
The Duel	ثنیۃ، مثنی
Number	واحد جمع
Plural	جمع
Hallow	أجوف
Trilateral	ثلاثی
Quadrilateral	رباعی
Pirmate , Denuded , Abstract	مجرد
Interdiction	نہی
Emphatic	موکّد

The Noun	اسم

The Definite Noun ,	اسم معرفہ
The Indefinite Noun, or Common Noun	اسم نکرہ
The Proper Noun	اسم علم
The subject	فاعل
The Object	مفعول
The Agent Noun , The Subject	اسم فاعل
The patient Noun , The Object	اسم مفعول
The Pro- Agent	اسم نائب الفاعل
The Infinitive , The Noun of Origin	اسم مصدر
The Prescribed Noun	اسم موصوف
The Qualified Noun	اسم منعوت
The Adjective , The Qualificative Noun	اسم صفت یا اسم نعت
The Noun of Preference	اسم تفضیل
The Adjective superiority	اسم افعال الصفہ
The Superlative Noun	اسم مبالغۃ
The Noun of Instrument	اسم آلۃ
The Adverb of Circumstantial of Time Time	اسم ظرف زمان
The Adverb Place , Circumstantial of Place	اسم مشارف الیہ
The Demonstrated Noun	اسم اشارۃ

	اسم اشارہ
The near Demonstrative Noun	اسم اشارہ قریب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسم اشارہ بعید
The conjunctive Noun.	اسم موصول
The Interrogative Noun	اسم استفہام
Person Pronouns	اسم ضمائر
The Pronoun	اسم ضمیر
The Prominent Pronoun	اسم ضمیر ہار
The Apparent Pronoun	اسم ضمیر ظاہر
Latenet Pronoun	اسم ضمیر مستتر
The Connected Pronoun	اسم ضمیر متصل
The Detached Pronoun	اسم ضمیر غیر متصل
The Inert Noun	اسم جامد
The derived Noun	اسم مشتق
The Singular Noun	اسم واحد
The Duel Noun	اسم مثنیٰ
The Plural Noun	اسم جمع
Noun with Short Ending	اسم مقصور (لیلیٰ)
Noun with Extended Ending	اسم ممدود (سما)

Noun With Curtailed Ending	اسم منقوص (قائض)
The Minuature Alif	الف مقصورة (بیلی)
Noun of Genus	اسم جنس
Noun of One Act	اسم مکرر
Noun of Exclusion	اسم استثناء
The Excluded Noun	اسم مستثنیٰ
The plural Noun from wich Exclusion if made	اسم مستثنیٰ منه
The person being called	اسم منادى
The Called Euphonic Noun	اسم منادى مرقم
The Augmented Noun	اسم مذید
Firs annexing Noun, Construct Noun	اسم مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسم مضاف الیه
The Annexed Comoiste	مركب اضافی
The Relative compound, The Construct State	
The Adjective compound or The Adjective Phrase	مركب توصیفی
The Conjunctional Compound	مركب عطفی
The Plural	اسم جمع
The Intect Plural Noun	اسم جمع سالم

The Intact Feminine Plural Noun	اسم جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسم جمع مذكسر
The Declinable Noun	اسم مَعْرَب
The Indelinable Noun	اسم مَبْنِي
The structured Noun	
Fully declinable Noun	اسم منصرف
Partially Declinable Noun ,The Diptote	اسم غير منصرف
فعل	
Verb	فعل
Perfect of Past Tense Verb	فعل ماضی
	فعل حال
Imperfect Tense Verb	فعل مضارع
The Imperative	امرو نہی
The Imperative Affirmative Verb	فعل امر
The Negative Command	فعل نہی
The Active Verb	فعل معروف
The Passive Verb, The ignored Verb	فعل مجهول
The intransitive Verb	فعل لازم
The transitive Verb , The Stem	فعل متعدي

The Trilateral Verb	فعل ثلاثی
The Quadri- lateral Verb	فعل رباعی
The Obstract Verb	فعل مجرد
Augumented Verb, Intensive Verb	فعل مزید فیہ
The Pirmate Tri- Lateral Verb	فعل ثلاثی مجرد
The Abstract Tri-lateral Verb,	
The Excessive Trilateral Verb	فعل ثلاثی مزید فیہ
The Primate Quadrilateral Verb	فعل رباعی مجرد
The Excessive Quadri-lateral Verb	فعل رباعی مزید فیہ
The Defective Verb	فعل ناقص (معنوی)
The Compelete Verb	فعل تام
The Defective Verb	فعل معتل
The Moddle Verb	فعل مثال
The Hollow Verb	فعل اجوف
The Deficient Verb	فعل ناقص (لفظی)
The Double Verb	فعل مضاعف
The Verb with a Hamzah.	فعل مہموز
Compound Deficient Verb	فعل لقیف
Deficient Verb With detached Voweles	فعل لقیف مفروق

Deficient Verb with attached Vowels	فعل لقیف مقرون
Past Continuous Tens Verb	فعل ماضی استمراری
Present Perfect Tense Verb	فعل ماضی قریب
Verb with Regular Ending	فعل مضارع معروف
Verb with Light Ending	فعل مضارع خفیف (منقول)
Verb With Lighter Ending	فعل مضارع أخف (مجزوم)
Verb wiht Heavy Ending	فعل مضارع ثقیل
Verb With Heavier Ending	فعل مضارع أثقل
Confirmation , Stress	توکید
Stress of Verbs	توکید الأفعال
Confirmed Verb	فعل مؤکد
Defective Verb (In Meaining)	فعل ناقص معنوی
Physically Deficient Verb ,	فعل ناقص لفظی
Verb Ending with a Vowel	

حُرُوف

Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروف تہجی
The Sound Letters	حروف صحیح
The Defective Leters	حروفی علت

The Lunar Letters	حروف قمریہ
The Solar Letters	حروف شمسیہ
The Definite Ar tical	ال (لام تعریف)
The Letter Nagation Particle Nagation	حرف نفی
The Letters of Negative Command	حروف نہی
The Letter of Interdiction	
The Letter of redcution , The Preposition	حرف جرّ
The Conjunctions, Letter of Attraction	حرف عطف
Letter of Condition	حرف شرط
Letter of smiilitude	حرف تشبیہ
Letter of Confirmation	حرف توكید
Letter of Authenticity	حرف تحقیق
Letter of Exclusion	حرف استثناء
Letter of Wish	حرف تمنی
Leter of Permonition	حرف تنبیہ
Letter of Rejection	حرف ردّ
The Radical Letters, The Root Letter	حرف أَصْلِيَّة
Letters of Augmentation , Additional	حروف زائده
The vocative Particle , The Vocative Letter	حرف ینداء
The Letter of Call	

The Letter of Lamentation	حرف تَدَابِیَہ
The Letter of Solicitation	حرف تَرْجِیْ
Letter of Astonishment	حرف تَعَجُّبِ
Letter of Cusuality	حرف تعلیل
Letter of Paucity	حرف تقلیل
Sound Letter	حرف صحیح
Extended Letter	حرف مَدّ
Letter Similar to the Verb	حرف مشبہ بفعل
Letter of Annualment	حرف ناسخ
Letter of Elision	حرف جازمہ
Letter of Opening	حروف ناصبہ
Letter of Confirmation	حروف توكید

کتابیات

- ۱۔ اسباق النحو۔ حمید الدین فراہیؒ
- ۲۔ اسباق النحو۔ مولانا خالد مسعود مدظلہ العالی
- ۳۔ تعلیم النحو۔ مولانا محمد ایوب اصلاحی مدظلہ العالی
- ۴۔ معلم الانشاء۔ مولانا عبد الماجد ندویؒ، مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ
- ۵۔ النحو الواضح علی الجارم و علامہ مصطفیٰ امین
- ۶۔ تمرین الصرف مولانا معین الدین ندویؒ
- ۷۔ تمرین النحو محمد مصطفیٰ ندویؒ
- ۸۔ المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم .. علامہ محمد نواد عبد الباقیؒ
- ۹۔ ہدیہ صغیر شرح نحو میز مولانا اصغر علیؒ
- ۱۰۔ مذاکرات فی النحو والصرف ... الاسلامیہ بالمدينة المنورة
- ۱۱۔ عزیز المبتدی خواجہ محمد عزیز اللہ غوری
- ۱۲۔ قواعد اللغة العربية للمبتدئين منی السامی
- ۱۳۔ عربی کا معلم عبد الستار خانؒ
- ۱۴۔ منهاج العربیہ مولانا سید نبی حیدر آبادیؒ
- ۱۵۔ علم النحو مشتاق احمد چرٹھا دی
- ۱۶۔ فروغ قرآن فروغ احمد مدظلہ العالی
- ۱۷۔ معجم تصريف الافعال العربیہ انطوان الدحداح
- ۱۸۔ آسان عربی مولانا محمد بشیر ایم اے
- ۱۹۔ قلمی مسودات مولانا عبد القدیر اصلاحی مدظلہ

اسم کی قسمیں (اعدادی حالت کے اعتبار سے)

مُعَرَّباتِ اَصْلِيَّةُ كُلِّ ۱۰ اِیْنَ



مَنْصُوبَاتِ أَصْلِيَّة (۶)

چھ بلا واسطہ اضافے Six Deirect Insertions

نصب کی علامتیں : دوزبر، ایک زبر، آین، اِین، آیت، آت

مَفْعُولُ مُطْلَق	تَمْيِيز	ظَرْفٌ	مَفْعُولٌ بِهِ
سَلِمُوا تَسْلِيمًا	رَدَفِي عِلْمًا	مَكَانٌ	الْأَرْضَ مَهَادًا
رَكِبَ تَرْكِبًا	أَشَدَّ حَرْجًا	يَوْمًا	الْجِبَالَ أَوْتَادًا
لَا تُبَدِّرْ تَبْدِيرًا	أَكْثَرُ مَا لَا	يَوْمًا	نَوْمَكُمْ سُبَاتًا
كَلِمَ تَكْلِيمًا	عَشْرَةَ عَيْنًا	تَحْتَ	النَّهَارَ مَعَاشًا
دَعَوْنَا تَدْمِيرًا	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا	الْبَيْتِ	اللَّيْلَ لَبَاسًا
فَاصْبِرْ صَبْرًا	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا	عِنْدَ	(مثنى) عَيْنَيْنِ
يُخْرِجُكُمْ خُرَاجًا	فَزَادُوهُمْ رَهَقًا	أَمَامَ	شَقَتَيْنِ
مَكْرُوا مَكْرًا	أَحْسَنَ قَوْلًا	بَعْدَ	(جمع) مُسْلِمِينَ
تَبَيَّنَ الْبَيْهَ تَبَيُّنًا	أَشَدَّ وَطًا	خَلْفَ	مُؤْمِنِينَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا	أَقْوَمُ تَبِيلًا	مَقَاعِدَ	خَلَقَ السَّمَوَاتِ
			سَاوَاتٍ

عِلَّتْ	حَالٌ
انْتِقَامًا	جَالِسًا
خَرَفًا	رَاكِبًا
حَسَدًا	جَالِسَةً
طَمَعًا	تَيَامًا
جَزَاءً	جَالِسِينَ
غَضَبًا	نَفْعًا
أَدَبًا	جَالِسِينَ
حَزَنًا	تَأْمِنًا

عِلَّتْ	حَالٌ
انْتِقَامًا	جَالِسًا
خَرَفًا	رَاكِبًا
حَسَدًا	جَالِسَةً
طَمَعًا	تَيَامًا
جَزَاءً	جَالِسِينَ
غَضَبًا	نَفْعًا
أَدَبًا	جَالِسِينَ
حَزَنًا	تَأْمِنًا

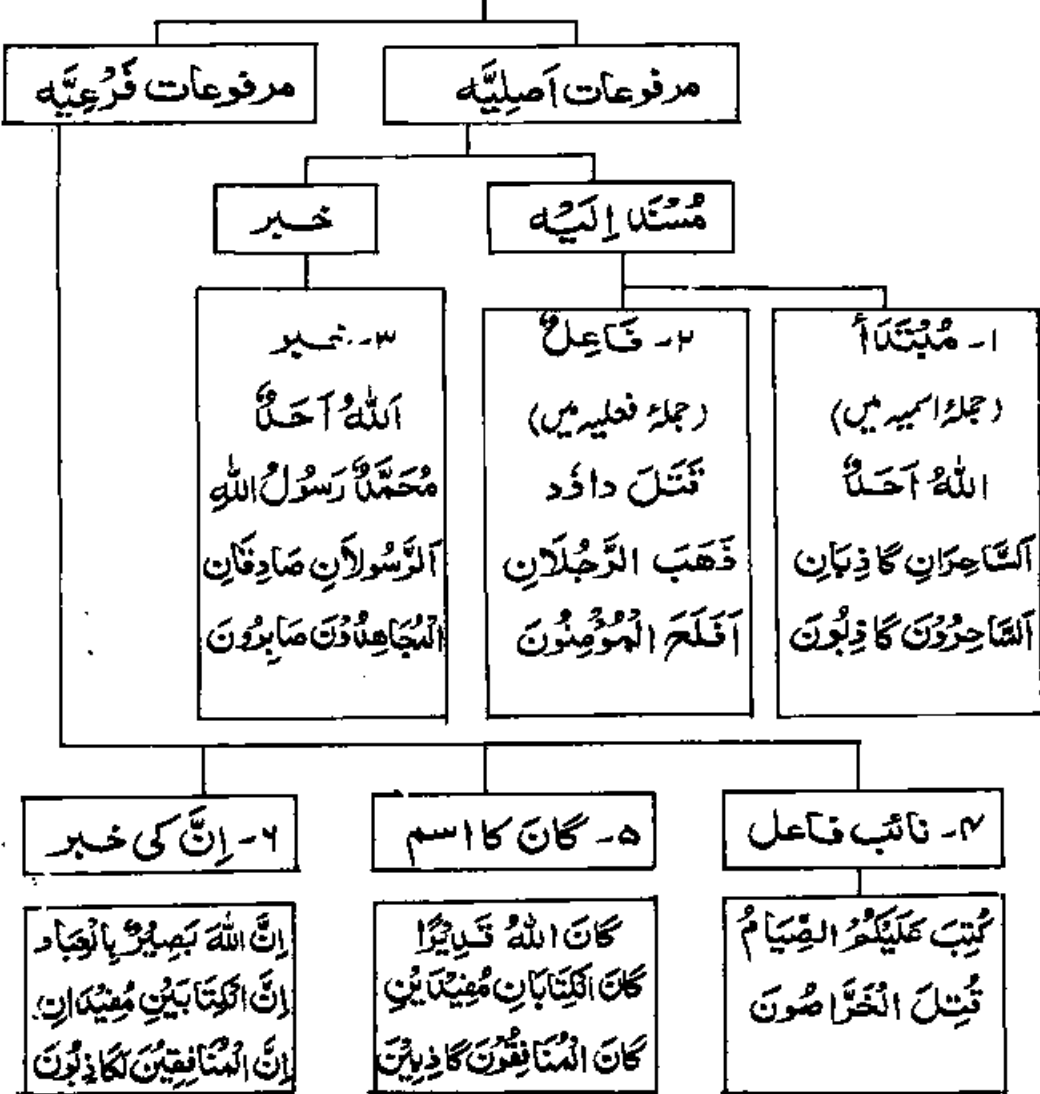
مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں			عدد اور جنس کے اعتبار سے
جَرّ	نَصْب	رَفْع	اسم کی نوعیت
طِفْلٍ	طِفْلاً	طِفْلٌ	۱۔ اِسْمٌ وَاحِدٌ
أَطْفَالٍ	أَطْفَالًا	أَطْفَالٌ	۲۔ اِسْمٌ جَمْعٌ مُكْسَرٌ
مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٌ	۳۔ جمع مؤنث سالم
مُسْلِمِينَ (إِيْن)	مُسْلِمِينَ (إِيْن)	مُسْلِمُونَ (أُوْن)	۴۔ جمع مذکر سالم
مُسْلِمِينَ (أَيِّن)	مُسْلِمِينَ (أَيِّن)	مُسْلِمَان (آِن)	۵۔ اِسْمٌ مثنًی
إِبْرَاهِيمَ	إِبْرَاهِيمَ	إِبْرَاهِيمَ	۶۔ اِسْمٌ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ

اِعْرَاب :

- ۱۔ ایک پیش، دو پیش، و آت، اُوْن، اور دَاِن، رفع کی علامتیں ہیں۔
- ۲۔ ایک زبر، دو زیر، دَاِن، وَاِیْن، اور وَاِیْن، نصب کی علامتیں ہیں۔
- ۳۔ ایک زیر، دو زیر، دَاِن، وَاِیْن، اور دَاِیْن، جَرّ کی علامتیں ہیں۔

نوٹ :- آخری چار صورتوں میں اسم کی منصبی حالت، اور وجہی حالت، بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے ملتا جائے کہ یہ منصبی حالت ہے یا جری حالت؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ بلا واسطہ آئے تو منصبی، حالت ہوگی اور اگر بلا واسطہ، آئے تو جہی حالت ہوگی۔ آِن۔ اِیْن، اُوْن، وَاِیْن، حُرُفِ اِعْرَاب، کہلاتے ہیں

مرفوعات ایک نظر میں



نوٹ :- نحو کی کتابوں میں، سمجھانے کے لیے نمبر ۵ اور نمبر ۶ کو بھی مرفوع بتا کر

مرفوعات کی فہرست میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک

۱۔ نمبر ۵۔ مبتدأ ہے، اور نمبر ۱ کے تحت ہی ہے۔

۲۔ نمبر ۶، خبر ہے اور نمبر ۳ کے تحت ہی ہے۔

خلیل الرحمن چشتی صاحب کی کتابوں کا مختصر تعارف

1- قواعد زبان قرآن (حصہ اول):

خلیل الرحمن چشتی صاحب کی قواعد زبان قرآن (اول و دوم) کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نہایت ہی کم وقت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے، جبکہ کتاب دو ضخیم جلدوں پر یعنی ہر جلد تقریباً آٹھ سو (800) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں عربی کے قواعد بیان کرنے کے بعد، کثرت سے قرآنی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لیے تعلیم یافتہ افراد میں پایا جانے والا شوق بے پایاں ہے۔ نئی زبان کو سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ گرائمر یعنی قواعد ایک خشک موضوع ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مرتب نے قواعد کی تمام پرانی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے شاگرد مولانا خالد مسعودؒ نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ مرتب نے طالب علم کی توجہ صرف اسی نکتے پر مرکوز رکھی ہے، جو وہ اسے پڑھانا چاہتا ہے۔ مرتب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ نکتہ، وہ قاعدہ اور وہ کلیہ پوری طرح گرفت میں آجائے۔ مثالوں کی کثرت سے اس میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حافظ قرآن کے لیے تو یہ کتاب اکسیر ہے۔ تھوڑی سی محنت کر لے تو وہ تمام قواعد پر دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ مرتب کے پیش نظر جدید تعلیم یافتہ افراد اور بالغ مبتدی ہیں۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انہی کے لیے مفید ہے، لیکن دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

2- قواعد زبان قرآن (حصہ دوم) www.KitaboSunnat.com

قواعد زبان قرآن حصہ دوم میں، خطائی مزید کے بارہ (12) ابواب میں ہر باب کی سات سات قسمیں، کئی کئی قرآنی مثالوں کے ساتھ کھول دی گئی ہیں اور حروف پر بحث کی گئی ہے۔ اردو زبان میں ہماری معلومات کی حد تک یہ پہلی مفصل کوشش ہے۔

3۔ قرآنی سورتوں کا نظم جلی:

اس کتاب میں قرآن کی تمام ایک سو چودہ (114) سورتوں کا نظم جلی (Macro-Structure) بیان کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کے مضامین کو مختلف پیرا گرافوں میں تقسیم کر کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے سورت کے زمانہ نزول کا تعین صحیح احادیث اور خود قرآن کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں بعض سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی سورت اور اگلی سورت سے کتابی ربط کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے اہم اور کلیدی الفاظ اور مضامین کو کھولا گیا ہے۔ ہر پیرا گراف کا مختصر خلاصہ پیش کر کے آخر میں سورت کے مرکزی مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

4۔ آسان اصول تفسیر:

قرآن فہمی کے سلسلے میں بعض اساتذہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا مقدمہ پڑھاتے ہیں، دوسری طرف ﴿الغز الکبیر﴾ میں بیان کردہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے اصول کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، تیسری طرف بعض اساتذہ نظم قرآن کے حوالے سے مولانا حمید الدین فراہیؒ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہیں اور چوتھے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے چار بنیادی اصطلاحوں اور تفہیم القرآن میں تفسیر کا جو نیا منہج اختیار کیا ہے، وہ بھی پیش نظر رکھتے ہیں، جس سے صحیح عقیدے اور اتباع سنت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، قرآن کا سماجی، سیاسی اور معاشی شعور بھی حاصل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا چار بزرگوں کے اصولوں کو جمع کر کے یہ رسالہ ﴿آسان اصول تفسیر﴾ مرتب کیا گیا ہے اور مثالیں دی گئی ہیں تاکہ قرآن کا طالب علم بڑی بڑی غلطیوں سے بچ سکے۔

5۔ درس قرآن کی تیاری کیسے؟

قرآن فہمی کے حوالے سے، ﴿تولید زبان قرآن﴾ کے علاوہ، غلیل الرحمن چشتی صاحب کی دوسری اہم کتاب ﴿درس قرآن کی تیاری کیسے؟﴾ ہے۔ الحمد للہ اس کتاب کو بھی عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مخصوص سورت کا ورہی دینا ہو، یا کسی موضوع پر قرآنی درس دینا ہو، دونوں سورتوں میں درس قرآن کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ چند مشہور اردو تفاسیر کا تعارف کرایا گیا ہے اور مدرس کے لیے معاون کتابوں کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

6۔ سورۃ لیس:

قرآنی سورتوں کے نظم جلی (Macro-Structure) اور نظم خفیف (Micro-Structure) کے تعارف کے لیے بطور مثال ﴿سورۃ لیس﴾ کی تفسیر شائع کی گئی ہے، جو کورسز کے دوران میں پڑھائی جاتی ہے۔ چونکہ (64) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ، سورت کے مرکزی مضمون، سورت کی صوتیات، سورت کی جلالی فضا، سورت کے مضامین اور سورت کی بلاغت پر بحث کرتا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ بین السطور ہے، درمیان میں عنوانات دے دیے گئے ہیں، تاکہ طالب علم مضامین کو بھی ساتھ ساتھ ذہن نشین کرتا جائے۔

7۔ قیادت اور ہلاکت اقوام:

فہم قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمن چشتی صاحب کی ایک اور اہم کتاب ﴿قیادت اور ہلاکت اقوام﴾ ہے۔ جو لوگ توجہ سے اس کتاب کو پڑھیں گے، وہ قرآن مجید سے جدید دور کے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے فن سے ان شاء اللہ آشنا ہو جائیں گے۔

دوسرو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات عدل پر روشنی ڈالتی ہے، پھر مختلف قوموں کی ہلاکت کی تاریخ بیان کرتی ہے، پھر ہلاکت کے بیس (20) سے زیادہ اسباب پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہلاکت کے اصول، ہلاکت کے مقاصد اور ہلاکت کا طریقہ کار بیان کرنے کے بعد مسلم قیادت کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں قیادت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔

8۔ حدیث کی اہمیت اور ضرورت:

اصول حدیث اور اصطلاحات حدیث بھی ایک اذوق مضمون ہے۔ صحیح حدیث کی تعریف کیا ہے؟ حسن کسے کہتے ہیں؟ ضعیف کی کتنی قسمیں ہیں۔ موضوع (Fabricated) احادیث کیا ہوتی ہے؟ یہ کتاب ان سب کی وضاحت کرتی ہے۔ روایت احادیث کے سلاسل کو سمجھنا بھی ایک مبتدی کے لیے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ اس فن کو بھی آسان کرنے کے لیے یہ کتاب ﴿حدیث کی اہمیت اور ضرورت﴾ مرتب کی گئی ہے۔

الحمد للہ اس کتاب کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور کئی مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل کر لی گئی ہے۔ انگریزی اور سندھی میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سلاسل احادیث کو سمجھنے کے لیے آسان چارٹ بنا دیے گئے ہیں، تاکہ کتب مشہورہ کے راویوں سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سند کے اتصال کو

واضح کیا جائے۔ صحابہؓ تابعینؓ اور تبع تابعینؓ اور دیگر مشہور محدثین کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ مگر بن حدیث کے چند مشہور اور بنیادی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ تین سو چوراسی (384) صفحات پر مشتمل دسواں ایڈیشن جدید اضافوں سے مزین ہے۔ مہران اکیڈمی شکارپور، سندھ نے اس کتاب کا سندھی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمہ امریکہ اور کینیڈا میں مقبول ہے۔

9۔ معارف نبوی ﷺ:

حفظ کے مقصد کے تحت پانچ سو (500) سے زائد مختصر احادیث کا مجموعہ ﴿معارف نبوی ﷺ﴾ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث مختصر ہوں اور متنوع ہوں، تاکہ دین کا مجموعی نظام سامنے آجائے۔ اسلام، ایمان، وحی، علم، دعوت و تبلیغ، ارکان اسلام، احسان، اذکار و اوراد، معاشرت، اخلاقیات، معاملات، اجتماعیت، مع و طاعت، امیر اور مأمور کے فرائض، شوریائیت اور جہاد کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تقریباً چار سو (400) صفحات پر مشتمل ہے۔ عربی متن کی کتابت کرائی گئی ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔ عام مسلمانوں کے علاوہ اردو میڈیم اور انگریزی میڈیم کے طلباء دونوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کر کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔

نوجوانوں کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے، وہ ان چھوٹی چھوٹی حدیثوں کو زبانی یاد کر کے رسول ﷺ اور آپ کی سنتوں سے محبت قائم کر سکتے ہیں۔

10۔ توحید اور شرک کی مختلف قسمیں:

عقیدہ توحید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اسلام کے نزدیک یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کے بغیر کوئی انسان جنت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ محمد بن عبد الوہابؒ کی کتابیں دنیا میں بہت مشہور ہوئیں۔ دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ﴿توحید اور شرک کی مختلف قسمیں﴾ اس لحاظ سے بہت ہی منفرد ہے کہ اس میں بنیادی طور پر قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، توحید ذات، توحید اسماء و صفات، توحید تنزیہ، توحید صفت، علم، توحید صفت اختیار، توحید الوہیت، توحید ربوبیت، توحید دعاء، توحید استغفار اور توحید تشریع یعنی توحید حاکمیت پر مفصل بحث کر کے اس کے مقابل شرک کی مختلف قسموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن میں مزید اضافے کیے

گئے ہیں۔

11۔ رسالت اور منصب رسالت:

دین اسلام کو سمجھنے کے لیے عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ مختصر رسالہ، سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ شاعر، عابد، جوگی، فلسفی اور نبی و رسول میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے۔ پھر رسولوں کے بارے میں قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ کون ہوتے ہیں؟ یہ دنیا میں کس لیے آتے ہیں؟ رسولوں کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ آخر میں نبی اکرامؐ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذمہ داریوں اور ان کی رسالت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

12۔ آخرت اور فکر آخرت:

اس رسالے کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد آخرت کے مختلف مراحل سے بحث کرتا ہے۔ قبر کی زندگی، روز قیامت کی عدالت، جنت کی مادی اور روحانی نعمتیں، دوزخ کی مادی اور روحانی سزائیں اس کتاب کے اہم ترین موضوعات ہیں۔ قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، اُن بڑے بڑے گناہوں کی وضاحت کی گئی ہے جو دوزخ کے عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

13۔ اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدہ شفاعت:

اسلام میں نجات (Salvation) کی تین (3) بنیادیں ہیں۔ اولاً ایمان اور صحیح عقیدہ توحید، ثانیاً آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق اعمال، جنہیں قرآن و افعال الصالحہ کا کہنا ہے اور ثالثاً اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی شفاعت عظمیٰ اور علماء، شہداء، صالحین وغیرہ کی شفاعت کیا مرتبہ اور مقام رکھتی ہے؟ یہ کتاب اس طرح کے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں شفاعت کی مختلف نوعیتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اُن اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، جو قیامت کے دن ایک مسلمان کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔

14۔ تزکیہ نفس:

اصلاح ذات، فروغ ذات اور تحسین ذات کے حوالے سے چشمی صاحب کی اہم ترین

کتاب ﴿ترکیہ نفس﴾ ہے۔ یہ کتاب متن مباحث پر مبنی ہے۔

(1) ترکیہ نفس کا مفہوم اور ماہیت۔ (2) ترکیہ کے اصول و قواعد

(3) ترکیہ نفس کے حصول کی بارہ (12) عملی تدبیریں

تصوف اور ترکیہ نفس کے سلسلے میں افراط و تفریط عام ہے۔ دوسو تیس (230) صفحات پر مشتمل اس کتاب میں قرآن مجید کے محکم دلائل اور مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں فروغ ذات اور تحسین ذات کے خالص مسنون طریقوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

15۔ نماز کی ظاہری ہیئت اور معنویت:

نماز کے موضوع پر دنیا میں کئی ہزار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی، لیکن ایک سواٹھارہ (118) صفحات پر مشتمل یہ کتاب، ایک منفرد چیز ہے۔ نہایت اختصار کے ساتھ نماز کے تمام ارکان کی ظاہری ہیئت کو صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ ہر رکن کی معنویت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اپنی نماز کے معیار (Quality) کو بہتر بنائے۔ جو شخص اس کتاب کی ساری مسنون دعاؤں کو یاد کر لے گا، ان کا ترجمہ ذہن نشین کر لے گا اور پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ یقیناً دن بدن اپنی نماز کو بہتر بناتا جائے گا۔

16۔ انفاق فی سبیل اللہ:

توحید اور نماز کے بعد، انسان سے خالق کائنات کا تیسرا مطالبہ ﴿انفاق﴾ کا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ایک سو بیالیس (142) صفحات پر مشتمل یہ کتاب اسماک، بخل، شح نفس وغیرہ کی تعریف کر کے عام انفاق اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرق کو نمایاں کرتی ہے۔ انفاق کے بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد، فضائل انفاق، فلسفہ انفاق، آداب انفاق، ترہیب انفاق، مقاصد انفاق، اوقات انفاق اور مقدار انفاق جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کے بعد عدم انفاق کے عواقب و نتائج پر روشنی ڈالتی ہے۔

17۔ نماز تہجد:

ساتھ (60) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ، نماز تہجد کی اہمیت، فضیلت اور احکام و مسائل پر مشتمل ہے۔ نماز تہجد ایک مسنون عبادت ہے، ایک وسیلہ تقرب ہے۔ یہ سامان فروغ ذات اور ذریعہ تحسین ذات ہے۔ ایک اعلیٰ جذبہ تشکر اور احساسِ عبودیت ہے۔ اپنی بے بضاعتی پر ایک احساسِ ندامت ہے۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار و اعتراف ہے۔ ایک وظیفہ خواص و صالحین ہے۔ ایک نصابِ قیادت ہے۔ ایک مجلسِ تفقہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔ ایک علمی نشست ہے۔ ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔ اسلامی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ترکیہ نفس اور فہم قرآن میں اضافہ کے لیے اس اہم ترین نفل، لیکن ضروری عبادت کی اہمیت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے۔

18۔ اعتکاف:

اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آخری عشرے کے اعتکاف کا لم سے کم فائدہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر مل جاتی ہے۔ چھتیس (36) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اعتکاف کی اہمیت اور اس کے فضائل و احکام پر بحث کرتا ہے۔ اُس کے فوائد کی روشنی میں اس اہم ترین نفل عبادت کی ترغیب دیتا ہے۔

خلیل الرحمن چشتی

کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریک محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

051-453-5334	مرکزی مکتبہ تحریک محنت بالمقابل نیوٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	واہ کینٹ
0321-492-0998	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور	لاہور
0321-295-3721	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی	کراچی
0301-981-5104	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	پشاور
061-458-6245	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	ملتان
0333-576-1766	الاکرام بلڈنگ، مرید حسن چوک، راولپنڈی	راولپنڈی
0333-655-7598	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، پکھری بازار، فیصل آباد	فیصل آباد
051-227-3300	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، بیکٹر 2/G-6 اسلام آباد	اسلام آباد
0300-574-6539	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	سوات

مولانا حمید الدین فراہیؒ کی کتاب اسباق النحو کی بنیاد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

عربی زبان کے قواعد ، آسان اور سلیس زبان میں
مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ **Solved Problems & Solutions**
مشقیں (یہ کتاب ایک **Work Book** بھی ہے۔)
قرآنی مثالیں اور قرآنی مشقیں
اسباق کے اختتام پر خلاصہ
لوحات و جداول **Tables & Charts**